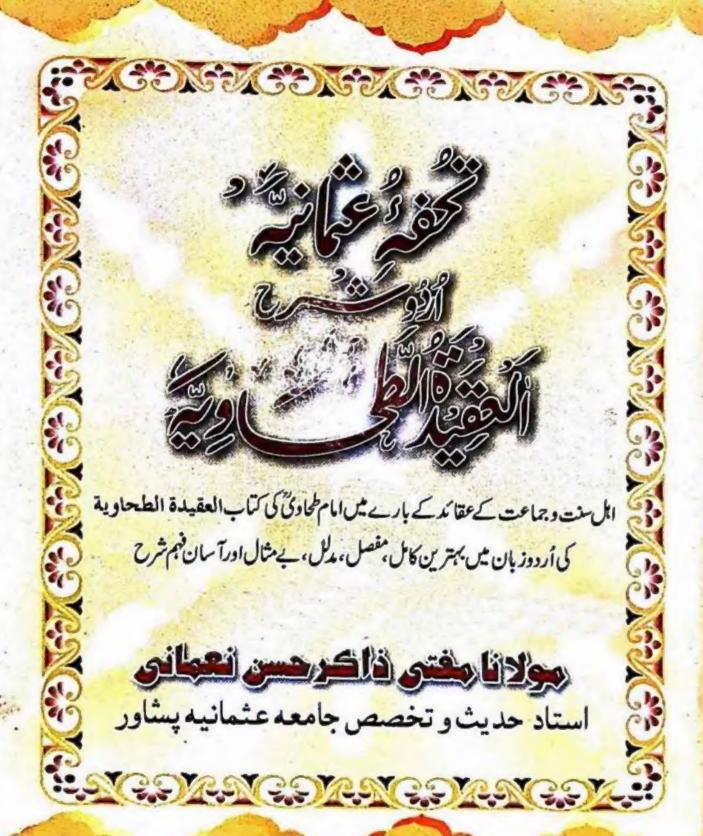
## الالله الدين الخالص (الأية)



#### دار التصنيف

جا معه عثمانيه پشاور پوست كود: 1209

سلسله مطبوعات نمبر المنافي المنافية الله الدين الخالص (الأية)



اہل سنت و جماعت کے عقائد کے بارے میں امام طحاوی کی کتاب العقیدة الطحاویة کی اُردوزبان میں بہترین کامل مفصل ، مدل ، بے مثال اور آسان فہم شرح



### مولانا مفتي ذاكر حسن نعماني

فاضل جامعة العلوم الاسلامية علامه بنورى ناؤن كراجى ومتخصص جامعه دارالعلوم حقانيه اكوره خنك نوشهره استاد حديث و تخصص حامعه عشمانيه پستاور

جا معه عثمانيه پشاور پوست كود: 1209

2500

منه حقوق بحق مصنف محفوظ سي	·	
***************************************		
تحفه عثانية شرح ارد والعقيدة الطحاويه	نام كتاب	
حضرت مولا نامفتی ذا کرحسن نعماتی	تعنيف	
r-91	صفحات	
عمر فيصل چتر الي	کمپوزنگ	
ایک ہزار	تعداد	
جادي الاولى ٢٠٠١ هجون ٢٠٠٥ء	تاریخ لمباعت	¥
مولوی محمر عباس کوثری مولوی سائر محمر	پروف ریڈنگ	÷
***********	قمت السي	
دارالتصنیف جامعه عثانیه پیثاور	ناشر	
ملنے کے پتے		
مانىيۇتھىيەر د دْ پشاورصىدر بوسٹ بىس نمبر ٩ ١٢٠	ا۔ جامعہ ع	
لقرآن محلّه جنگی پیثاور	۲ روضة ا	
نب خانه نز د دارالعلوم حقانيها كوژه ختك	٣_ حافظ	
روقیه بالمقابل جامعه فاروقیه ثناه فیصل کالونی نمبر ۹ کراچی نمبر ۲۵	۳ مکتبه فا	
كتب خانەعلامە بنورى ٹاؤن كراچى نمبر ۵ پوسٹ كوۋ • • ۲۸۸ -	۵۔ اسلامی	:
غانەرشىد بەراچە بازارراولينژى نمېر ب	۲۔ کت	

فهرمت عنوانات

صغح	عتوان	صغح	عنوان
	عقیدہ تمبر اس کے سواکوئی	1-	تقريظ مفتى غلام الرحمن صاحب
٣٢	معبودتين	ir	تقريظ مولانام خفورالله صاحب
٣٣	عقیدہ تبر۵ قدیم بلاابتداءہے	ir.	م کھٹر ہے بارے میں
91	تقيده ممرة اس كوفيا اور بلاك	10	امام طحاویؓ کے حالات
.00	نمی <i>ن</i> مین	14	علم الكلام كى تعريف
۲,	عقيده تمبرك موكاوي جوده جائے	14	موضوع
٣2	اراده اور محبت میں فرق	IA	فا كده
۳۸	اراد واور مشیت ایک چیز ہے	19	واضعين علم الكلام
۱۴۰	اراده کی حقیقت	19	ودرتميه
ďΙ	امرالله كي تغصيل	r.	نطبه <i>کتاب</i>
	عقيده تمبر ٨ الله وهم اورنهم	rm	عقيده تمبرا توحيد
سوس	ے بالا ہے	rr	توحيد كي قتمين
-	عقیدہ تمبرہ مخلوق اس کے	۲۸	عقيده بمرا ال كامثل نبيل
h.A	مشابہیں	<b>r</b> 9	عقيده تمبرا الشعاجز نبيل
Liv.	مقيده ممرول زنده ادر قيوم ب		سلف كاطريقه اثبات مفصل
. ,	ជា ជា	۳۱	اور نفی مجمل
		1	1

:

Will Concern

			<del></del>
	عقيده بمبرام مخلوق كي تخليق		عقيده بمراا رزاق بلاحاجت
4.	یے بل ان کی اعمال کاعلم	۵٠	ومشقت
	عقيده بمبرام طاعت كالحكم		عقيده بمبراا بلاخوف ومشقت
<u>ا</u> ا	اورنا فرمانی ہے منع	مره	بارنے والا اوراً ٹھانے والا
	عقیدہ مرام ہر چر تقریر کے	٥٣	عقيده بمبرسا قديم صفات والا
24	مطابق مصروف عمل ہے		عقیدہ مبرآا خالق اور باری کے
	عقیدہ مبر۲۲ جس کوجاہے	02	اساءمتفادنين
<b>A1</b>	ندایت دے		عقيده بمبرها رب بلامر بوب اور
	عقیدہ مردا سبای کے	۵۸	خالق بلامخلوق ہے
12. 11	مثیت کے مطابق عدل اور		عقيده بسراا محيى بلااحياءاور
۸۳	لفل کے مابین ہیں	۵۸	خالق بلاانشاء ہے
۸۳	عقیدہ میرودی ضدا درند سے بالا	۵۹	عقيده بمبرك الله قادر ب
(	عقیدہ مرکز اس کے فیصلہ کوکو کی		عقیدہ مبر ۱۸ کلوق کوائے علم کے
۸۵	ٹا لنے والانہیں	44	مطابق بيدا كيا
	الله الله ١٨٠٠ سب يكهالله		عقیدہ مبروا مخلوق کے
PA	كى طرف سے ہونے كايقين	ar	لياندازے متعين بي
	عدو برا محطف بركزيده		عقیرہ برج مخلوق کے لیے مدتمل
YA	بندہ ہے	42	مقررین

1

.

•

. .

		<u> </u>		·
		عقیدہ نمبر ۳۵ اہل جنت کے لیے	Λq	نبی اوررسول میں فرق
•.7	111	رؤیت باری حق ہے	9+	ثبوت نبوت
	110	د ليا نف <b>آ</b> ي		عقيره مبر ٢٠ آپيايية
1	112	سوال وجواب	91	خاتم الانبياء بي
	ПΛ	د نیامی <i>ن رو</i> یت	91	ختم نبوت کے دلائل
i	119	متكلم كى مرادكو بجھنے كے طریقے	97	ختم نبوت کی قتمیں
		عقيده كمبرات اسلام برثابت		عقیرہ کمبرا آپایے کے
	171	قدمى كيليے شليم واستسلام	94	بعدعوی نبوت باطل ہے
	۱۲۳۰	حضورعايض كي مثال		عقيده بمبر٣٢ آپنايسة كي
		عقيده بمبركم رؤيت كااقرار	<sup>2</sup> 99	بعثت عام ہے
	Irg	تثبیهاور تعطیل سے بچ کر	- 100 2004	عقيده بمبر٣٣ قرآن التدكأ
	الثا	كتاب وسنت مين تأويل كالمعنى	1+1	کلام ہے
	124	نفی وتشبیه	1.0	معتزله كاسوال اوراس كاجواب
i		عقيده بمبر ٣٨ حدوداوراعضاء	1+/	قرآن غير مخلوق ہے
	الملطا	ے الا	1+9	الله كيول متكلم ہے؟
	127	عقیدہ قبر۳۹ معراج حق ہے		عقیدہ کمبر ۳۳ اللہ کے لیے
	12	واقعهامراء	ette <del>.</del>	انسانی صفات کا اثبات
	1179	اسراءومعراج ممكن ہے	111	کفر ہے

		۴-	_	
	179	ح محفوظ کی حقیقت	١٩٦٠ لو	عقیدہ بمبر مہم حوض حق ہے
	14.	تقلم	۰۱۱۰	اوصاف حوض
	141	قلم كى قسميں	٠ الما	عقیدہ بمبرا مشفاعت من ہے
		عقيده بمبر ٢٨ لوح محفوظ كالكه	16.5	شرطشفاعت
	121	ہوانبیں بدلتا	ساما	شفاعت كى قتميں
7.	120	تقديرا ورمدبير	ICA	عقیدہ بمر۲۲ میثاق تی ہے
ļ		عقیده نمبر۴۹ عرش وکری	10•	تحكمت ميثاق
	141	حق بیں	121	عقیدہ بمرسم اللہ کوجنتیوں کاملم ہے
	_	عِقْبِدُهِ مِبْرِهِ ٥ اللهُ عُرشُ اور	-	عقیدہ قبر ۲۲ برقمل تقدیر کے
	ΙΔ•	غی <i>رعرش ہے مستغنی</i> ہے	10m	مطابق ہوتا ہے
		عقيره تمبراه الندمريزير	اعدا	عقیدہ تمبر۲۵ تقدیرایک رازے
	IAI	محیط ہے	100	الله كي جامت كادله
	۱۸۳	فوقيت	14.	الله كي محبوب چيزين
	۱۸۴	فوقیت کے دلائل	145	سوال وجواب
:	1/10	فوقيت كى شميس	*	تقدیمے بارے میں چند باتوں
	۱۸۵	علوكا ثبوت فطرى	145	كالحاظ
		عِقْيْدُهُ مُبِرًا ٥ الله في ابراتيم	144	علم موجودا ورعلم مفقود
·	IAT	كوليل اورموي كوليم بنايا	IYA	وعقيره بمبرك الون وقلم برائيان

			<del></del>
	عقيده تمبر ٥٥ التداوردين	m#	عقیده بمبر۵۳ فرضته انبیاء
191	کے بارے میں نہ جھکڑنا	امد	اور کتب وغیره برایمان
141	عقيده تمبر٥٦ قرآن مين نه جمَّلُونا	1/19	فلاسفه كاايمان بالكتب
	عقیدہ تمبر ۵۷ گناہ کی وجہ سے	19+	فلاسفه كاايمان بالمكنكة
F+ F"	ابل قبله کی تکفیر نه کرنا	19•	فلاسفه كاايمان بالآخرة
	عقیدہ نمبر ۵۸ ایمان کے ساتھ	14.	براہمہ کاانکار بعثت انبیاء
r•0	گنا ومصرب	191	روافض كااصول اربعه
	عقیدہ تمبر٥٩ نیکوکارکے لیے		ايمان بالله ١٩١
r+ 4	عفو کی امید	197	ايمان بالملئكة
r• 9	سقوط عذاب کے اسباب	197	انبيا وكرام پرايمان
	عقیده تمبر ۲۰ بخونی اور	IÁM	بعثة رسول كي مثال
rii	ناامیدی اسلام سے خارج کرتی ہے	1912	انبياء پرايمان كاطريقه
	عقيده مبرالا إنكار كي بغيرا يمان	190	كتابون برايمان
rim	ے خارج نہ ہونا	190	تقدير برائمان
÷	عقيده تمبر ٢٢ ايمان تقيد ايقلبي	197	آخرت پرائمان
112	اورا قرار لسانی کا نام ہے		عقيده مبراه ابل قبله كو
114	ایمان جمہور محققین کے مزد یک	194	مسلمان مجھنا
MA	کرامیہ کے نزدیک	☆	***

.

	ļ	عقیدہ تمبر کے اہل قبلہ میں ۔		جمهورمحدثين معتزلهاورخوارج
ŀ		کسی کوطعی جنتی یا جہنمی کہنا	719	کے زیک
1	سوبم.	صحیح نہیں		عقيده بمبر٦٣ شرعاً ثابت شده
		عقيده تمبراكم امت محمريه مير	77+	بحق ہے
7	۲۳٦ :	ہے کسی پر تلوار سونتا جائز نہیں	-	عقيده تمبر ٢٣ اصل ايمان ميس
		عقيره بمبراكم ولاة يرخروج	۲۲۳	سب برابر ہیں
	174	جائز نہیں		عقیرہ نمبر۲۵ مؤمنین اللہ کے
		عقيره بمبرساكم ابل السنة والجماعة	770	ولی ہیں
	10.	کی بیروی ضروری ہے		عقیده تمبر۲۲ ایمان نام ہاللہ،
		عقيده بمبر ٢٢ ابل عدل اور	779	ملائكه كتب اوررسول وغيره كاماننا
	rop ——	امانت کے ساتھ محبت	441	شرکی حقیقت
		عقيده تمبر 20 مشتبه باتول		عقیده تمبر ۲۷ رسولوں میں تفریق
	<u> </u>	کے بارے میں والنداعلم کہنا	rrr	ندكرنا
	1	عقیده کمبر۷۷ سفروحضر میں		عقیده تمبر ۱۸ ابل کبائز مخلد
	102	موزوں پرسح	المنا	فی النارنبیں
		عقیدہ تمبر ۷۷ مج اور جہاد	72	گناه کبیره میں اقوال
	10 <u>0</u>	ہمیشہ جاری رہیں گے		عقیرہ مبر19 اہل قبلہ کے ہرنیک
	☆	***	700	وبدکے پیچھے نماز جائز ہے

			2.75
MAM	بعث کی حقیقت		عقيده بمبر ٨٨ كراماً كاتبين
MY	قرأة الكتاب	141	پرايمان
MA	جزاءالأعمال		عقيده فمبروك ملك الموت
1/19	صراط	۲۲۳	پرايما <u>ن</u>
191	ميزان	י אוריף	عقیده تمبر ۸۰ عذاب قبر برایمار
rar	وزن اعمال کی حقیقت	. ۲۷۸	روح اور بدن كانعلق
	وزن اعمال برمعتز له كاأعتراض	244	دار کی قسمیں
191	اور جواب	121	ارواح كالحمكانه
	عقيده بمرسم جنت اور دوزخ	1/21	تنامح كى ترويد برولائل
190	في الحال موجود بين	r∠r	ارواح کے درجات
ray	وجود جنت کے دلائل	124	شہداء کی حیات
	جنت اور دوزخ کے ابدیت	-	عذاب قبر کے بارے میں
۳۰۰	كرد لاكل	144	سوال وجواب
P-14	آ گ کی ابدیت		عقيده تمبرا مقبر جنت كاباغيجيه
	بقائے دوزخ کے قاتلین	.129	یاجہم کا گڑھاہے
۲.۷	کے دلائل میں		عقيده تمبر ٨٢ لعث ، عرض ،
٣٠٨	بنده کی رائے	۲۸•	حساب وغيره پرايمان
☆	<mark>ተ</mark> ተ	<b>7</b> /17	اعادہ ممکن ہے۔

÷

rry	كا فركى ؤ عا		جنت کادا خلیمل یااس کے فضل
	عقيده تمبراه الله هر چيز کا	۳۱۰	کی وجہ ہے ہے
772	الکہ		عقیده نمبر۸۴ بندون کا خیر
	عقيده تمبر٩٢ الله خوش تجفى	MIT	اور شرمقدر ہے
771	ہوتا ہے اور ناراض بھی ہوتا ہے	rir	عقیده نمبر۸۵ استطاعت کی بحث
229	عقيره تمبر ٩٣ كب سحابه	1-11-	قدرت کی قتمیں
<b>P</b>	عقيده مبر٩٣ خلافت بين ترتيب		عقیدہ نمبر۸۲ بندوں کے افعال
ra•	عِقيده مجبر ٩٥ عشره مبشرهِ	<b>۳</b> ۱۷	كاالله خالق ہے
	مقيده بمبر٩٦ صحابه كي شان مين	۳۱۸	جمہور کے دلائل
rar	ا تھی گفتگو والا نفاق سے بری ہے	۳19	معتزله کے دلائل
ror	عقيده تمبر ٩٤ اسلاف كاذ كرخير		عقيده تمبر ٨٥ تكليف مالايطاق
	عقیده تمبر ۹۸ انبیاء کی اولیاء	277	كامنله
roy	پفضیلت		عقیده نمبر۸۸ قضاءوقدراس کی
ran	عقیده نمبر۹۹ اولیاء کی کرامات	227	مثیت کے ساتھ ہے
ran	كرامت كا ثبوت قرآن _	۲۳۲ ۵	عقيده بمرم ايسال تواب حق ب
209	احادیث ہے ثبوت		عقيده بمبر 19 للدوعا نيس قبول
FYI	گرامت کی قشمیں	ماجم	کرتاہے
-44	كرامت كي چنداور قسميں	rry	قبولیت ؤ عا کامعنیٰ
·	<u> </u>	<u>-</u>	<u> </u>

	the state of the s		
	عقيده تمبر ١٠٠٠ دين اسلام	FYI	معجزه کی حقیقت
۳۸.	آفاقی ندہب ہے	۳۲۲	كرامات كمال بي
	عقيده تمبر يموا اسلام مذهب	242	کرامت پرمنی مسئله
<b>17</b>	اعتدال .	٣٩٣	عقيده نمبر ١٠٠ اشراط الساعة
	عقیدہ تمبرہ اسلیم اسلام کے	۵۲۳	خروج دجال
۳۸۵	بغد باطل سے اعلان برأت	רץץ	نزول عيستى
<b>77</b> /	مشبه	<b>77</b> 2	ياجوج ماجوج
<b>77</b> /	معتزله	. ٣٧٨	طلوع شمس مغرب ہے
<b>77</b> /	معتزله کے اصول خمسہ		عقیده بمراوا کا بمن اور عرته اف
<b>17</b> /19	چېمچ	٣٧.	کی تصدیق نه کرنا
ra a	جري.	121	غيب كي قسمين
<b>17</b> 09	قاد یا نیت		عقيده بميزوا حق جماعت
<b>7</b> /19	بريلويت	727	کے ساتھ لزوم
<b>r</b> 9•	پرويزيت	726	اختلاف كى حقيقت
. 140	يچريت	<b>74</b> 1	موجوده ابل حديث
1-91	- سيكولرازم	749	برجمهدی پرے

### كلمات مباركة حفرت مولا نامفتى غلام الرحمٰن صاحب مدظله العالى بانى مهتم وشيخ الحديث جامعه عثمانيه بشاور صدر

"العقدة الطحاوية" أگر چه فقه حنی کے نامور عالم ابوجعفر احمد بن محمد الطحادی (التونی الاتونی الاتونی کی مایہ ناز کتاب ہے جس میں چوشی صدی تک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بب بنیادعقا کدر کھتے ہونے والوں کی تر دید ہے، لیکن آپ کی علمی عظمت ، حقیقت پندی اور مدلل انداز بیان کی وجہ ہے آپ کی کتاب کو اہل السنة والجماعة کے جملہ مکا تب فکر میں شہرت کی ۔عقا کد اسلام کا وہ گر انفذر سرمایہ ہے جس میں فقہی مذاہب میں بہت کم کسی کو اختلاف کی گنجائش ملی اس لیے عقا کد کے باب میں بلا انتیاز فقہی مذاہب کے ایک دوسرے کے اقوال نقل کے جاتے ہیں۔

موجودہ دور میں قادیا نیت، فتنا نکار حدیث، استشر اق اور دوسر نے فقہ ضالہ کو دیکھتے ہوئے جدید علم کلام کی تدوین کی ضرورت محسوں ہور ہی ہے لیکن پھر بھی قدیم علم کلام کی ضرورت سے انکار نہیں درس نظامی کی اکثر کتابیں قدیم علم کلام کی ضرورت سے انکار نہیں درس نظامی کی اکثر کتابیں قدیم علم کلام کی اصطلاحات اورافکار سے بھری پڑی ہیں اس لیے جدید علم کلام کی ضرورت کے باوجود قدیم علم کلام سے استغناء ممکن نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں شرح عقا کداور خیالی جیسی کتابیں درس نظامی کالازمی حصدرہی ہیں ۔ پچھ مدت سے وفاق المدارس الحربیة جیسی کتابیں درس نظامی کالازمی حصدرہی ہیں ۔ پچھ مدت سے وفاق المدارس الحربیة نے دالعقیدۃ الطحاویة "کونصاب کالازمی حصد قرار دیا ہے ۔ اختصار پندی اور علی رموز پر حاوی ہورنی تھی

، الحمد للدید کام اللہ تعالیٰ نے جامعہ عثانیہ بیثاور کے استاذ حدیث اور شعبہ تھنیف وتالیف کے رفیق حضرت مولا نامفتی ذاکر حسن نعمانی صاحب سے لیا، جنہوں نے تخفہ عثانیہ کے نام سے العقیدۃ الطحاویہ کی کھمل ، مدل اور مفصل شرح لکھ کر اہل علم کی خدمت میں چیش کردی ۔ دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی بیخدمت قبول فرمائے اور موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی علمی حلقوں میں قبولیت حاصل اور موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی علمی حلقوں میں قبولیت حاصل کرے،

( آمين) غلام الرحمٰن كلمات مباركه لفضيلة الشيخ حضرت العلامه مغفور الله صاحب مدظلّه العالى علمات مباركه لفضيلة الشيخ حضرت العلام حقانيه اكوژه ختك عامداً وَمُصلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً وَمُسلِّماً ومُسلِّماً ومِسلِّماً ومُسلِّماً ومُسلِّما ومُسلِّماً ومُسلِّماً ومُسلِّماً ومُسلِّماً ومِسلِّما ومُسلِّما ومُسلِّما ومُسلِّما ومُسلِما ومِسلِّما ومِسلِّما ومِسلِّما و

العقیدة الطیاوی جی الاسلام حافظ الحدیث ابوجعفراحمد بن محمد بن سلامه الازدی المصری الطیاوی المتوفی اسلاهی تصنیف لطیف ہے۔ عقائد کے باب میں ایک انمول، قیمتی اور بوی مفید کتاب ہے۔ اس کی عربی شرح ابوالعزعلی بن علی الدشقی نے انمول، قیمتی اور بوی مفید کتاب ہے۔ اس کی عربی شرح ابوالعزعلی بن علی الدشقی نے لکھی ہے کین اس سے استفادہ قدر ہے مشکل ہے۔ وفاق المدارس کے ارباب مل وعقد نے عصر حاضر کے نقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے العقیدة الطحاویہ کو داخل نصاب کردیا ہے۔ اس مختفر تالیف میں امام طحاوی نے اہم عقیدوں کا بیان اور وضاحت کی ہے۔

چونکہ عقیدہ عمل سے اہم اور مقدم ہے عقیدہ کی معرفت سے ہی انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوکر احکامات خداوندی پرعمل پیرا ہوتا ہے اور بہی عقیدہ صحیح یا غلط ہونے کی صورت میں انسان کی سعادت یا شقاوت کا سبب بن جاتا ہے ۔علم التوحید والصفات جو کہ عقائد کے مشہور مہا جث اور اشرف مقاصد میں سے ہے انہی کتابوں کی تعلیم وتعلم کی بدولت اس کے بہیا نے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

چونکہ امام طحاویؒ کی اس تصنیف پر ابھی تک بعض شروحات منصرَ شہود پر آ چکی ہیں لیکن فاضل مصنف کی میشرح مسٹی بہتخد عثانیہ کئی وجو ہات سے ممتاز ہے۔جس کا اندازہ ایک قاری مطالعہ ہی سے کرسکتا ہے۔اس سے قبل علم تفییر کے قیمتی موضوع پر ان كى دوتقنيفات "وجوه الكرار في القرآن" اورتطيق الأيات" عوام وخواص مين مقبولیت اور بذیرائی حاصل کرچکی ہیں ۔ بندہ نے مختلف مقامات سے جستہ جستہ مطالعه كيا - فاصل محقق نے انتهائي محنت سے تحقیق وقد قیق كاسهارا لے كرخواص وعوام کے لیے ایساتھ پیش کیا ہے جو کہ دیگر شروعات سے قاری کو بے نیاز کر دیتا ہے۔ دلی دُعاہے کہ اللہ تعالی اس تصنیف کوشرف قبولیت عطافر ما کرطلبہ وعوام کے لیے نافع بنائے اور آخرت میں مصنف کے لیے ذریعیہ نجات بنائے (آمین) كتبهالعبدالاحقرمغفورالثد خادم الحديث دارالعلوم حقانيها كوژه خنك אין צידון

# کے شرح کے بارے میں

العقيدة الطحاوية امام طحاويٌ كاعقائد ميں جہترين اور مفيد رساله ہے،اس مير، تقریبا۵•اعقا ئدندکور ہیں۔عقا ئد کی دیگر کتابوں کی طرح اس میں منطق اور فلسفہ کی آمیزشنبیں ہے جس کی وجہ ہے رسالہ مشکل نہیں۔اس رسالہ کے متن کی بہترین شرح الا مام القاضى على بن على بن محمد بن العز الدمشقيّ نے لکھی ہے،متن اور عربی شرح برجكه مهيا ب\_العقيدة الطحاوية وفاق المدارس كي طرف سے درجه سادسه ك نصاب میں شرح عقائد کے ساتھ شامل کی گئی ہے۔جامعہ عثمانیہ کے شعبہ بنات کے درجہ چہارم میں یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے۔دوسال اس کا درس احقرنے املاء کے طور بردیا جس کی کا پی طلبہ سے حاصل کی اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کتاب کی شرح لکھتا شروع کی۔ ہرعقیدہ کامتن نمبروار اعراب کے ساتھ لکھا پھراس کا ترجمہ کیااور پھرشر ح۔ متن کی تشریح میں قاضی ابوالعز الدمشقی کی عربی شرح سے بھر پور مدد لی گئی ہے۔اس کے علاوہ عقائد کی ویگر کمابوں سے بھی مدد لی گئی ہے، بعض تشریحات احقر کی اپنی ہیں۔شرح قدرے طویل ہوگئ ہے لیکن ان شاءاللہ بہت مفید ہوگی نفتی اور عقلی ولائل کی کافی رعایت رکھی گئی ہے۔ شرح کا نام مشورہ سے تخذع نانیہ تجویز ہوا۔ قار کین کرام ے عرض ہے کہ اپنی دعاؤں میں احقر کونہ بھولیں ۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس حقیر کاوش کوشرف قبولیت عطافر ما کردارین کی بھلائیوں کا ذربعہ بنادے (آمین) طالب دُعاذا كرحس نعماني

#### بسم الله الرحمن الرحيم

## العقيدة الطحاوية كمصنف كحالات:

امام ابو حعفر احمد بن محمد بن سلامة بن

نام ونسب:

سلمة بن عبدالملك الازدى الحجرى المصرى الطحاوى-

طحادی طحاکی طرف منسوب ہے مصر کے قری العصید میں طحاایک قرب ہے۔

ولادت اورنشوونما: آپے شاگردابن یونس کی روایت کے مطابق آپ 239 ھے ہیں پیدا ہوئے۔ ابن الندیم کے علاوہ سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا من وفات 321ھ ہے۔ ابن الندیم کے نزدیک 232ھ ہے۔ آپکی تربیت علم وضل کے گرانے میں ہوئی۔ آپکے والد اہل علم میں سے تھے۔ اور شعر میں بصیرت رکھتے گرانے میں ہوئی۔ آپکی والدہ کا شار امام شافعیؓ کے ان شاگردوں میں ہوتا ہے جو آپکی مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ امام مرفیؓ آپ کے ماموں ہیں جوام شافعیؓ کے شاگردوں میں سب سے ذیادہ افقہ تھے۔ اور امام شافعیؓ کے علوم کی خوب نشر واشاعت کی۔ آپ نے صحاح سب سے ذیادہ افقہ تھے۔ اور امام شافعیؓ کے علوم کی خوب نشر واشاعت کی۔ آپ نے صحاح ستے۔ اور امام شافعیؓ کے علوم کی خوب نشر واشاعت کی۔ آپ نے صحاح ستے۔ اور امام شافعیؓ کے علوم کی خوب نشر واشاعت کی۔ آپ نے صحاح ستے۔ اور امام شافعیؓ کے علوم کی خوب نشر واشاعت کی۔ آپ نے صحاح ستے۔ کا صحاب کا ذمانہ یا یا ہے۔

مسلك: - آپ يہلے شافعي تھے۔ بيس سال کي عمر ميں حفي بن گئے۔

حنی بنے کی وجہ:۔آپ کے ماموں امام مزنی ہمیشہ امام ابو صنیفہ کے مسلک کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے۔اور اس سے متاثر ہوتے تھے۔محمد بن احمد الشروطی نے آپ سے بوجھا کہ آپ نے اینے ماموں کے فدہب کو کیوں ترک کر کے ابو صنیفہ گا

ملک اختیار کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ اپنے ماموں کو حفی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھ آہوں۔

دوسری وجہ:۔آپ نے امام ابوصنیفہ اور امام شافعی کے شاگردوں کے مابین بڑے بڑے علمی معرکے اپنی آئکھوں کے سامنے دیکھے۔

تیسری وجہ:۔ آپ نے بکا رہن تنیبہ، ابن الی عمران اور انی خازم جیسے بڑے بڑے شیوخ کودیکھا جنہوں نے منصب قضا کے حصول کیلئے خودکو خفی ظاہر کیا۔

چوتھی وجہ:۔ آپ نے شافعی مسلک اور حنی مسلک کی وہ کتابیں دیکھیں جن میں ایک دوسرے کے مسلک کی تر دیدتھی۔ آپ کے ماموں امام مزنی نے ابوطنیفہ کے جملہ مسائل کے تر دید میں المحقرنا می کتاب کھی تو اپنے مسلک کے قاضی بکار بن قتیبہ نے المحقر کے دید میں کتاب کھی دی۔

امام طحاوی کے بارے میں علماء کے اقوال:

ابن بونس فرماتے ہیں: قابل اعماد عاقل نقیہ تھے۔

ابن النديم فرماتے ہیں علم اور زہر کے لحاظے بکتائے روز گار تھے۔

ابن عبدالبر قرماتے ہیں : کوفی فقہ اور النے حالات کے بارے میں سب سے زیادہ داقف ہونے کے ساتھ تمام فقہی ندا ہب کوجانتے تھے۔

امام ذهبی قرماتے ہیں: جوانکی تالیفات کا مطالعہ کرے توان کاعلمی مقام اور وسعت علم معلوم ہوجائے گا۔

یافعی فرماتے ہیں: فقداور حدیث میں فاکق تھے۔اورمفید کتب تصنیف کی ہیں۔

تصانیف: ۔ آپ نے عقیدہ، تغییر ، حدیث ، فقہ وغیرہ میں مفید تصانیف چھوڑی ہیں۔ مثلاً

(۱) شرح معانی الآثار (۲) شرح مشکل الآثار (۳) بختصر الطحاوی فی الفقه الحنفی (۳) سنن شافعی آسی المیل الآثار (۳) منن شافعی آسی المیل الم ثافق کی روایات بیل جو آین این مامول امام مزنی سے تی بیل در آین این مامول امام مزنی سے تی بیل در آلی العقیدة الطحاویة ۔ زیر نظر کتاب اوگول نے اس کی شروح کھی ہیں۔

## علم الكلام كى تعريف: \_

عِلْمُ يُقْتَدَرُ مَعَهُ عَلَى إِثْبَاتِ الْعَقَائِدِ الدِّيْنِيَّةِ بِإِيْرَادِ الْحِجَجِ وَدَفْع الشَّيَّبِ لِإِيْرَادِ الْحِجَجِ وَدَفْع الشَّيَبِ -

ایباعلم جس کے ساتھ انسان میں دین عقائد کو دلائل کے ساتھ ٹابت کرنے اوراس پر دارد شعمات کے دور کرنے کی قدرت حاصل ہو۔ عقائد ہیں نہ کھل اور دین سے مراددین محمدی ہے۔ عقائد ہیں نہ کھل اور دین سے مراددین محمدی ہے۔

وكن: - هُوَ وَضُعُ اللهِ ى يَدْعُو اَصْبَحَابَ الْعُقُولُ الى قُبُولِ مَا هُوَ عِنْدَ الرَّسُول بَطِيْمُ \_

رسول الله پاک الله کی طرف ہے وضع کردہ طریقہ جسکی طرف عقلا ء کودعوت دی جائے۔

موضوع: - اَلْمَعْلُومُ مِنْ حَيْثِ يَتَعَلَّقُ بِهِ إِثْبَاتُ الْعَقَائِدِ

الدِّيْنِيَّةِ تَعَلُّقاً قَرِيْباً أَوُبَعِيُداً-

معلوم ال حیثیت سے کہ اس کی ساتھ عقا کد دینیہ کا اثبات ہوخواہ اس معلوم کے ساتھ قریب کا تعلق ہویا بعید کا بعض کے نزدیک موضوع اللہ کی ذات ہے۔ کیونکہ اس علم میں اللہ کی صفات اور افعال سے بحث ہوتی ہے جنکا تعلق دنیا سے ہو حدوث عالم یا آخرت سے ہومثلاً حشر (دنیا کو حادث بنایا اور آخرت میں سب کا حشر فرما ئیں عالم یا آخرت سے ہومثلاً حشر (دنیا کو حادث بنایا اور آخرت میں سولوں کا کے ای طرح دنیا میں رسولوں کا بھیجنا اور نصب امام وغیرہ اور آخرت میں ثواب اور عذاب دینا۔

فَاكُمُهُ: ١- اَلتَّرَقِّىُ مِنُ خَفِيُضِ التَّقُلِيُدِ إِلَى ذَوُدَةِ الْإِيُقَانِ - تَعْلَيْهُ لِيَّالِي فَوَدَةِ الْإِيُقَانِ - تَعْلَيْهُ كَالِمُ فَ رَقِي اللَّهُ عَلَيْهِ فَي كَلِمُ فَ رَقِي - تَعْلَيْهُ كَالِمُ فَ رَقِي اللَّهُ عَلَيْهُ فَا إِلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْ

٢-إِرُشَادُالُ مُستَرُشِدِينَ بِإِيْضًا حِ الْحُجَّةِ وَإِلْزَامِ الْمُعَانِدِيْنَ بِإِيْضًا حِ الْحُجَّةِ وَإِلْزَامِ الْمُعَانِدِيْنَ بِإِقَامَةِ الْحُجَّةِ۔

صحیح عقیدہ کے متلاشیوں کی واضح جحت کے ساتھ راہنمائی کرنا اور معاندین کو جحت کے حت کے ذریعہ ملزم کھمرانا۔

س-حِفُظُ الْقَوَاعِدِ الدِّيْنِ عَنُ أَنْ تُزَلِّزِلَهَا شِبُهُ الْمَبْطِلِيْنَ - قواعددين كومحفوظ كرنا ـ قواعددين كومحفوظ كرنا ـ

٣-صِحَّةُ النَّيَّةِ وَالْإِعْتِقَادِ-

ال کیے کہاصل غامیہ یہی دو چیزیں ہیں۔انہی کی وجہ سے اعمال درجہ قبول کو پہنچتے

فائدہ:۔ شریعت کے جن احکامات میں عمل مطلوب ہوتا ہے اکواحکام فرعیہ کہتے ہیں۔
ہیں جن میں صرف اعتقاد مطلوب ہوتا ہے ان کواحکام اصلیہ کہتے ہیں۔
ہیں جن میں صرف اعتقاد مطلوب ہوتا ہے ان کواحکام اصلیہ کہتے ہیں۔
ہلوغ کے بعد صحیح اور شرعی عقیدہ رکھنے کیلئے صحیح نظر ضروری ہے علم التو حید اور شحیح
نظر کا سیکھنا ذکر اور مؤنث مسلمان پر فرض عین ہے۔ اگر چہا جمالی ادلہ سے ہو۔ تفصیلی
دلائل کیما تھ فرض کفا ہیہے۔

واضعین علم الکلام: الشیخ ابومنصورالمائریدی اوراالشیخ ابوسن الاشعری بہت شہرت رکھتے ہیں کہ اس علم میں انہوں نے کتابیں مدون کی ہیں اور مخالفین کے دلائل اور براھین کے ساتھ زوردار تر دیدگی ہے اسلے دونوں کا شاراس علم کے واضعین میں ہوتا ہے۔

وجدتسميد: اسعلم كانام كلام ركها إ-

ا۔ اس علم کے ابواب کاعنوان الکلام فی گذاہوتا ہے۔

۲۔ اس علم میں مسئلۃ الکلام نے بہت شہرت پکڑی ہے کہ کلام الطی مخلوق ہے یا غیرمخلوق۔

س- فلاسفہ نے اپ علم کا نام قدرت علی النطق کی وجہ سے منطق رکھا تو متکلمین نے اس کا نام کلام رکھا کیونکہ اس علم کے باعث کلام اور بحث مباحثہ کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔

س- اس علم کی وجہ سے شرعیات میں قادر الکلامی پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ اس علم کے دلائل استے تو ی ہیں کہ دوران گفتگو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دیرکلاموں کے مقابلہ میں صرف بھی ایک کلام ہے۔ مثلاً بہت سے مقررین کی تقریروں کے مقابلہ میں صرف بھی ایک کلام ہے۔ مثلاً بہت سے مقرر کی تقریر لوگوں کو اسکی خوبیوں کی وجہ سے پہند آ جائے تو لوگ کے بعد جس مقرر کی تقریر لوگوں کو اسکی خوبیوں کی وجہ سے پہند آ جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ تقریر تو بس بھی تقریرین کے ۔ حالانکہ وہ بھی تقریرین تھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ـ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْفَقِيْهُ عَلَمُ الْآنَامِ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ اَبُوْ جَعْفَرِ الْوَرَاقُ الطَّحَاوِى الْمِصْرِى رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَيْ الطَّحَاوِى الْمِصْرِى رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَى الطَّحَاوِى الْمِصْرِى رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَى الطَّحَاوِى الْمُعْرِيِّ فَرَالِوراقَ طَاوى مَعْرِي فَرَالُوراتِ طَاوى مَعْرِي فَرَالُوراتِ عِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّ

امام: ـ ندكرمؤنث دونوں كيلئے، بمعنى پيشوا، جس كى اقتداء كى جائے \_

ا سکے اور معنی بھی ہیں۔ مثلاً نمونہ، واضح راستہ، قرآن، خلیفہ، مسلح، امیر لشکر۔ فقیہ: ۔ بہت سمجھدار ذکی عالم علم فقہ کا ماہر جو دوسروں کوفقہی مسائل سمجھانے کا ملکہ رکھتا ہواس کی جمع فقہاء آتی ہے۔

> انام: ـ انام، ا'نام اورائیم مخلوق کو کہتے ہیں۔ جمت: ـ دلیل و برھان، جمع جج ، جی دلیل میں غالب 'آنے والا \_

> > اسلام:۔دین محمدی کا نام لقب۔ ابوجعفر:۔آ کی کنیت۔

الورّاق: \_روپے پیمے والا \_ کاغذ کا بیچنے والا \_ کاغذ بنانے والا \_ کا تب \_

ممکن ہے امام طحاوی مالدار ہو یا کاغذ کا کاروبارتھا۔ کا تب کامعنی تو ظاہر ہے گئ ضخیم کتابیں آ کیے قلم سے نگلی ہیں۔

الطحاوی المصری: مصرمین قربیطحا کی طرف نسبت ہے۔

رحمة الله عليه: -جمله دعاسيه

هذا ذِكُرُبَيَانِ عَقِيدةِ آهُلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَىٰ مَذْهَبِ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ الْمِلْقِيلَ وَالْجَمَاعَةِ عَلَىٰ مَذْهَبِ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ أَبِي حَنِيْفَةَ النَّعْمَانِ بُنِ ثَابِت الْكُوفِي وَابِي فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ أَبِي حَنِيْفَةَ النَّعْمَانِ بُنِ الْمُنْصَارِيِّ وَ أَبِي عَبُدِ اللَّهِ يُعُلِيلِ لَهِ مُنْفَ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْمِمُ مُحَمَّدِ بُنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رِضُوانَ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْمِمُ أَجُمَعِينَ۔

ترجمه - سيال سنت والجماعت كعقيده كابيان ب جوفقهاء ملت ابوحنيفه

نعمان بن ثابت الكوفى اوراني يوسف يعقوب بن ابراهيم الانصارى اورابي عبدالله محمد بن المحمد بن الحت الثيباني رضوان الله تعالى المحمد بن الحن اشيباني رضوان الله تعالى المحمد بن الحسن الشيباني رضوان الله تعالى المحمد بن الحسن الشيباني رضوان الله تعالى المحمد بن الحمد بن الحمد المحمد بن الحمد بن الحمد المحمد بن المحمد ب

سر تنا القالب بالنسبت كو كہتے ہيں كى دل ميں اليى گره لگانا جو كھلنے نہ ہے۔ دبط القلب بالنسبت كو كہتے ہيں كى نسبت كى دل ميں اليى گره لگانا جو كھلنے نہ باك تو عقيده كامعنى ہے جس بر پختہ يقين كيا جائے جس كوانسان اپنا دين بنائے اور باكا اعتقادر كھے۔

اہل سنت والجماعت: فرقہ ناجیہ جمکااس مدیث میں ذکر ہے سَااَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْدَ عَلَیْ ۔ اِنکواہل حَق بھی کہتے ہیں۔ ایسی قوم جوخود کوایسے حق کی طرف منہ ب کرتی ہے جودلائل وہراھین سے ثابت ہواورا نکے رب کے نزدیک صحیح ہو۔

مذہب:۔ان قضایا کا مجموعہ ہے جوالیے شخص سے حاصل ہوں جوان کواستدلال اور استباط کے ساتھ ثابت کرنے کا مدعی ہو۔

ملت ۔ ملت ودین دونوں متحد بالذات ہیں۔اعتباری فرق ہے۔شریعت اس اعتبار سے کہ اس پرلوگوں کا اجتماع ہوتا ہے یا کتابوں میں لکھی جاتی ہے ملت کہلاتی ہے۔

امام ابوحنیفہ مجتمد مطلق بیل ۔امام ابویوسف ادر امام محد کا شار مجتمدین فی المند بہب میں ہوتا ہے۔لیکن مولانا عبدالحی لکھنوی شرح وقاید کے حاشیہ عمدة الرعایة

کے مقدے میں فرماتے ہیں۔ تن ہے کہ یہ دونوں حضرات جہتد مطلق تھے۔ دونوں نے اجتہاد مطلق کا درجہ حاصل کرلیا تھا۔ گراستاد کی تعظیم کرتے ہوئے اور غایت اوب سے انھوں نے استاد ہی کے اصولوں کو اپنایا اور ان کی روش اختیا رکی اور ان کے ذہب کی نشر واشاعت و تا سکی و نفر ت میں لگ گئے اور اپنے آپ کو انکی طرف منسوب کردیا اسلئے ان کو جہتدین مطلق کے بجائے جہتدین فی المذہب شارکیا گیا۔

وَمَا يَعُتَقِدُونَ مِنُ أَصُولِ الدِّيْنِ وَيَدِيْنُونَ بِهِ لِرَبِّ الْعَلَمِينَ۔
اوراصول دین میں ان عقامہ کا بیان ہے جن کا اہل سنت والجماعت اعتقادر کھتے
ہیں اور ان کو رب العلمین کیلئے اپنا دین بنائے ہوئے ہیں ۔اصول دین سے مراد
اعتقادیات ہیں۔

## عقیدهنمبرا: \_

قوله: نَقُولُ فِي تَوْحِيُدِ اللهِ مُعْتَقِدِيْنَ بِتَوْفِيْقِ اللهِ أَنَّ اللهِ أَنَّ اللهِ وَاللهِ أَنَّ اللهِ وَاحِدُ لَا شَرِيُكَ لَهُ -

ترجمہ: ہم اللہ کی توفیق سے اللہ کی توحید کا اعتقادر کھتے ہوئے کہتے ہیں بے شک اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔

شرح: \_صرف توحید کابول نہیں بولتے بلکہ اس کا اعتقاد بھی رکھتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ توحید کا اقرار ہو جیسے منافقین کی ظاہری توحید کا اقرار ہو جیسے منافقین کی ظاہری توحید کلی ہوتا ہے جب دل سے اعتقاد بھی ہوتے حید کا قول اس وقت معتبر ہوتا ہے جب دل سے اعتقاد بھی ہوتے حید

انبیاء کرام کی سب سے پہلی دعوت، آخرت کی پہلی منزل اور سلمانوں کا پہلافرینر ہے۔ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام ، حضرت ہود علیہ السلام ، حضرت ہود علیہ السلام ، حضرت صالح علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کی پہلی دعوت تو حید کا ذکر ہے سب نے آ واز لگائی یلفو فی اغبائہ واللّه مَالَکُم مِن اللهِ غَیْرهٔ ۔ ترجمہ اے میری قوم بندگی کرواللہ کی کوئی معبود نہیں تمھار السیکے سوا۔ حضور علیہ نے نہی سب سے پہلے کلمہ شھا وت دل سے ماننا ضروری پہلے تو حید کی آ واز لگائی۔ مکلف پر سب سے پہلے کلمہ شھا وت دل سے ماننا ضروری ہے۔ اور پھر مرتے دم تک اس کلمہ تو حید پر قائم رہنا ہے۔ ای لئے حدیث میں آتا ہے ہے اور پھر مرتے دم تک اس کلمہ تو حید پر قائم رہنا ہے۔ ای لئے حدیث میں آتا ہے من کے مان الجو وہ جنت میں واغل ہوگا۔

إِنَّ فِي خَلُقِ السَّمُوٰتِ وَالْآرُضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَا رِالخ ( البقرة/١٢)

ترجمہ: بیشک آسمان و زمیں کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے

بدلتے رہنے میں نشانیاں ہیں عقلندوں کیلئے۔

یعنی الله کی طرح محیرالعقول کارناہے کوئی بھی سرانجام نہیں دے سکتا۔ مثلا بے شار عجیب عجیب مخلوقات کوصفت ترزیق کی وجہ سے عجیب عجیب طریقوں سے رزق دیتا ہے۔ صفت تخلیق کی وجہ ہے کے شارتم کی مخلوقات کو پیدا کیا۔ صفت تدبیر کی وجہ سے نظام عالم کی بقا کیلئے کیسی تدبیریں کردہا ہے۔ بارش برسانا ، موا چلانا، غلے اگانا، موسموں کو بدلنا وغیرہ۔ تمام ضروریات کوصرف وہی پیدا کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی تمام ضروریا جنکے بغیرنسل انسان کی بقا محال ہے ان کو پیدا کیا ۔انسان صرف سہولیات پیدا کرتا ہے۔مثلاً بیل کے عظمے،اےی،گاڑیاں، ہوائی جہاز وغیرہ جب بیہ چزیں نتھیں تو پھر بھی انسان موجو د تھالیکن اگر ہوا، یانی وغیرہ غائب ہوجائے توسب لوگ یک دم مرجائیں ۔اور اگر انسانی سہولیا ت مصنوعات وغیرہ ختم ہوجائیں تو انسان مرتانہیں صرف قدرے مشکلات پیداہونگی۔مصنوعات کی ایجاد بھی انسانی عقل اور الهام كا بتيجه باور دونول الله كي طرف سے بيل يها ايجاداناني عقل اور پھراللد کی طرف سے الہام کی وجہ سے ہوئی ،تو مصنوعات بھی در حقیقت اللہ کا کمال

توحیدی چنداور قسمیں: نوحیدالر بوبیت: یعنی اللہ تعالی ہر چیز کا اکیلا غالق ہے۔ کا مُنات کی ہر چیز کی بقا کا انظام کررہا ہے عالم کیلئے صفات وافعال کے اعتبار سے دو برابر صانع نہیں ہیں۔ بی آ دم میں سے کسی نے توحیدالر بوبیت کا انکار نہیں کیا ارشار باری ہے۔ قالت رُسُلُهُمُ اَ فِی اللهِ شَكُ فَاطِرِ السَّمُوٰتِ

وَالْاَرْضِ (ابراهيم/١٠)

ترجمہ بولے الحکے دسول کیا اللہ میں شہہ ہے جس نے بنائے آسان اور زمین فرعون بظاہر منکر تھالیکن باطن میں اللہ کی ربوبیت کا قائل تھا۔ موئ علیہ الله فرعون سے کہا لَقَدُ عَلِمُ سَتَ مَا أَنْسَزَلَ هُوُ لاّءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَوٰتِ وَالْارْضِ بَصَ آئِر (بَی اسرائیل ۱۰۲۰) ترجمہ؛ توجان چکا ہے کہ یہ چیزیں کسی نے مہیں اتاریں مگر آسان اور زمین کے مالک نے سمجھانے کو نصاری بھی قائل ہیں کہ صافع عالم ایک ہے وہ اپنی تثلیث کوتو حید کہتے ہیں۔ التوحید فی التنگیث والتنگیث فی التنگیث فی

توحید الالهیة: اسکاعاصلیه کرعبادت ای کاح ہے۔
توحید فی الامر: تمام اوامرکیلئے آمرصرف اللہ ہے۔
توحید فی النهی: تمام نوابی کیلئے نابی صرف اللہ ہے۔ دونوں کا مصل یہی ہے کہ شارع حقیقی صرف اللہ ہے۔

توحید فی الانبات: قرآن مجید میں اللہ کی ذات، صفات اور افعال کا ذات، صفات اور افعال کا ذکر ہے اپنی تو حید بیان کی ہے اپنے لئے صفات وافعال کا اثبات کیا ہے اسکوتو حید علمی وخبر ی مجمع کہتے ہیں ۔ یعنی اللہ تعالی نے لوگوں کو اپنی ذات ، صفات وافعال کی خبر اور اطلاع دی ہے۔

تسوحيد طلبي: لوگول كوائى عبادت كيطر دعوت دينا اورغيرالله

جيزانا-

توحید فی الصفات: فلاسفررے سے صفات کا اکارکرتے ہیں کوئلہ صفات کا اکارتو کیوئلہ صفات کا اٹکارتو کیوئلہ صفات کا اٹکارتو نہیں کرتے مرصفات کا اٹکارتو نہیں کرتے مرصفات کو عین ذات قر اردیتے ہیں کہتے اللہ عالم ہے کین آسمیں صفت علم نہیں اپنی ذات کی وجہ سے وہ عالم ہے صفات کا اثبات اور تو حید فی الصفات کا شعور بہت ضروری ہے ہرشے کی پہچان اور قدرو قیمت صفات کی وجہ سے ہوتی ہے صفات اعلیٰ اور پائیدار ہیں اعلیٰ اور پائیدار ہیں اسلیم سلمان کسی اور کے در پرنہیں جھکتے ۔ ونیا کے تمام کا فراقوام جو بتوں اور غیر اللہ اسلیم سلمان کسی اور کے در پرنہیں جھکتے ۔ ونیا کے تمام کا فراقوام جو بتوں اور غیر اللہ کے دربار میں جھکتی ہیں ایکے ہاں اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ اور دوای صفات کا تصور نہیں ۔

حقوق التوحيد: \_توحيدى جمله اور فدكوره اقسام كوجاننا اور ماننا توحيدكاح ت ب توحيد پرقائم رہنے والوں كو جب بہترين اور نيك بدله ديا جائے تو ميہ جزائے توحيد ہے۔ قرآن مجيد ميں توحيد اور حقوق توحيد اور جزائے توحيد كاكمل ذكر موجود ہے۔

توفق: اسعقیده میں توفق کا ذکر ہے۔ کلم توحیددل وزبان سے اقراراللہ کا توفیق سے ہوتا ہے اور توحید اپنانا بہت بڑی نیکی ہے۔ وما توفیق الا بااللّہ ۔ توحید کا لغوی معنی ہے دست دادن کے رادر کارے۔ اور اصطلاحی معنی ہے جست دادن کے رادر کارے۔ اور اصطلاحی معنی ہے جست کی الا سنت کا میں ہے کہ کام الکہ سنت کے استعداد ، اسباب ، آلات اور سہولیات وغیرہ مہیا کرویتا ہے۔ یہ لینا جا ہے استعداد ، اسباب ، آلات اور سہولیات وغیرہ مہیا کرویتا ہے۔ یہ

کہنا سیح معلوم نہیں ہوتا کہ اگر فلاں مخص کے پاس سہولیات ہوتی تو وہ بھی بیکام کرسکا تھا۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اسکوتو فیق نہیں ملی اللہ تعالیٰ سے ہرنیکی کیلئے تو فیق مانگنی چاہیئے اس کا کرم ہے نیکی کی تو فیق بھی دیتا ہے بھراس پراجر بھی عطا کرتا ہے۔

عقيده نمبرا:-

قوله وَلَا شَىءَ مِثُلُةً-رَجمه اوراس جيسے كوئى چيز نہيں۔

شرح: \_ابل سنت والجماعت كالمتفقة عقيده ہے كه الله تعالى كى ذات ،صفات اورافعال میں کوئی چیز اس کے مشابہ اور مثل نہیں مخلوق میں موجودات خارجیہ ، ذھنیہ کے جاننے اور سجھنے کیلئے مختلف چیزیں موجود ہیں موجو دات و صنیہ کیلئے جنس اور فعل ہے۔موجودات خارجید کیلئے حکما کے نزدیک ھیولی اورصورت ہے۔جبکہ متکلمین کے نزدیک اجزاء ہیں۔ پھر ہر چیز کیلئے مشبہ یہ یائی جاتی ہے۔ لیکن اللہ نہ جنس ہے نہ اسکا کوئی ہم جنس ہے۔اگر بالفرض کوئی ایسی چیز موجود ہو جو اسکی مثل ہوتو اللہ تعالیٰ کی حقیقت جاننا آ اسان ہوجا ئیگی۔حالانکہ اسکی حقیقت جاننے کیلئے سرے سے کوئی راسته ی بیس -ارشادے لیسس کے مشیله شی فی انکل صفات میں اسکامماثل ہے نہ بعض میں بایں معنی کہ کوئی اس کی قائم مقامی کرسکے کیونکہ اللہ کی ذات وصفات واجب باالذات ہیں اور اس کے ماسوا سبمکن بالذات ہیں تو ممکن کیسے واجب کی جگہ لے سکتا ہے بعض صفات میں صرف اسمی مشارکت ہے اس سے کوئی فرق نہیں بڑتا

شلاواجب تعالیٰ بھی سیج اور بصیر ہے اور بندہ بھی سیج اور بصیر ہے کیکن فرق واضح ہے اللہ کی صفات عارضی ، عطائی اللہ کی صفات عارضی ، عطائی اللہ کی صفات ذاتی ، دائی ، قدیم اور لامحدود ہیں اور بندہ کی صفات عارضی ، عطائی عادے ، زوال پزیراور محدود ہیں ۔ جب اسکامثل ہر لحاظ سے ذات ، صفت اور فعل میں نہیں تو ظاہر بات ہے کہ وہ جس طرح تصرفات کرتا ہے اس سے ہرفتم کی مخلوق عاجز ہے اس عقیدہ ہیں ان لوگوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کوکسی چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ۔ جب اللہ کی نظیر اور مشابہ کی نفی ہوئی تو اب اللہ تعالیٰ یاس کی صفات اور افعال کی کسی بھی چیز کیساتھ تشبیہ دیتا صحیح نہیں ۔

## عقيدهنمبرسا:\_

قوله :وَلَاشَىءَ يُعُجِزُهُ-ترجمه ـ كوئى چيزاسكوعا جزنہيں كرسكتى ـ ـ ـ

شرح: الله تعالی کمال قدرت اور کامل صفات کے وجہ سے ہر شم کے عیب اور عمر سے پاک ہے دنیا کے سپر یا ور بھی کمال قدرت نہیں رکھتی ۔ بلکہ بہت سے امور میں عاجز ہوجاتی ہے۔ بھی جنگ ہار جاتی ہے۔ لیکن الله تعالی الی طاقت اور قدرت کا مالک ہے کہ کوئی اسکے سامنے دم نہیں مارسکتا وہ کن فیکون کا مالک ہے اسکی قدرت اور قدرت کے مظاہرے ہمارے مشاہدے میں ہیں۔ ارشاد ہے اِنَّ الله علی کُلِّ شَیْءَ قَدِیْرٌ۔ (البقرہ۔ ۲۰) ترجمہ بیٹک الله ہر چیز پر قادر ہے۔ الله قادر ہے الله تا اور ہیں۔ کوئی چیز اس سے بے قابونہیں قادر ہے اسکے علاوہ تمام اشیاء اس کی مقدور ہیں۔ کوئی چیز اس سے بے قابونہیں قادر ہے اسکے علاوہ تمام اشیاء اس کی مقدور ہیں۔ کوئی چیز اس سے بے قابونہیں

ہوسکتی۔ارشادہے۔

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقَتَدِراً (الكَمن ١٥٨) ترجمہ: اور اللہ کو ہے ہر چیز پر قدرت۔

ارتاد جوَمَاكَانَ اللهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمُوتِ وَلَافِي السَّمُوتِ وَلَافِي الْاَرْضِ إِلَّهُ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمُوتِ وَلَافِي الْاَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيْماً قَدِيْرًا ـ (فَاطْرَامِم)

ترجمہ: اور اللہ وہ نہیں جسکو تھا سکے کوئی چیز آسانوں میں اور نہ زمیں میں وہی ہے سب چھ جانتا کرسکتا۔ ارشاد ہے وَ لَا يَـوُدُهُ حِـفُ ظُهُ مَا وَهُـوَ الْعَلِمَ الْعَلِمَ الْعَالَا كَرْسَكَا ارشاد ہے وَ لَا يَـوُدُهُ حِـفُ ظُهُ مَا وَهُـوَ الْعَلِمَ الْعَالَا الْعَالَا الْعَالَا الْعَالَا الْعَالَا الْعَالَا اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الل

وہ تی اور قیوم ہے اس پر کوئی چیز ہو جھنہیں نہ اسکوتھکا سکتی ہے کا نئات کے نظام چلانے میں کوئی شک اسکوعا جزنہیں کر سکتی ۔ بیٹی اپنی کامل ضد کو ثابت کرتی ہے۔ ای طرح کتاب وسنت میں جہاں بھی کسی صفت کی ایسی نفی ہے وہاں اس کی کامل ضد ثابت ہوگی مثلاً لَا يَظُلِمُ رَبُّكَ أَحَداً (الکھف/۴۹) ترجمہ: -اور تیرارب ظلم نہیں کرے گاکسی یر۔

لِكُمَالِ عَدْلِهِ - ا بِي كَامَل عدل كى وجه سے وہ كى پرظم نہيں كرتا -لَا يَعُزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمُوٰتِ وَلَا فِى الْآرْضِ (سبا/٣) ترجمہ: - عَائب نہى موسكا اس سے پچھ ذرا بھرا سانوں میں اور نہ زمین میں ۔ لكمال علمه - كمال علمى كى وجہ سے زمین اور آسان كى كوئى شے اس سے

#### بوشيده نبيل-

وَمَا مَسْنَا مِنُ لُغُوبِ (ق/٣٨) ترجمه: -اورجم كونه موا كچفتهكان -لكمال قدرته - كمال قدرت كى وجه اس كوچيز بيس تعكاستى -لاتَأْخُذُهُ سِنَةً وَلَا نَوُمَّ (القرة /٢٥٥) ترجمه: - نبيس پكرسكتى اسكوا وَكُها ورنه

نيز

لِكَمَالِ حَيواتِه وَ قَيُّوبِيَّتِه: كَمَالُ حَياةُ وَكَمَالُ قِيومِيت كَى وجهست اسكواوَنَّكُم الرغيز فَيِس آتي -

لَاتُذرِکُهُ الْابُصَارُ (الانعام/۱۰۳) ترجمہ:- نہیں پاسکتیں اسکوآ تکھیں۔ لِسَکَمَالِ جَلَالِهِ وَ عَظَمَتِهِ وَکِبُرِیَائِهِ: عظیم کبریائی اور کمال عظمت کی وجہ سے اس کاکوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ان آیات میں اگرنفی صفت کے ساتھ اسکی ضد بطریق کمال ٹابت نہ ہوت صرف نفی میں کوئی مدح نہیں۔

## سلف كاطريقة اثبات مفصل اورنفي مجمل:

اثبات صفات كتاب الله مين مفصل بهاور نفى اجمالاً اسلاف في يمي على القدافيداري بهالاً اسلاف في يميم القدافيداري بهالاً كلام كاجوطرية نفى مين تفصيلى طور پرافتياركيا به يحتى نبيس فرمات بين - لئيسَ بجسسم ولا شبيع ولا جُرَّة ولا صُورَة ولالكُوم ولادَم ولا شبيع ولا جُرَّة ولا صُورَة ولالكُوم ولادَم ولا شبيع ولا بذى لَوْن الخ-

ائی طرح کی تفصیل نفی سی جمیس ۔ بیصرف نفی ہے اس میں کوئی مدح نہیں۔ بلکہ ایک متم کی ہے ادبی ہے۔ مثلاً کسی بادشاہ سے کوئی کیے اُنست کسنست بزَبال وَلَا

كَسَّاح وَلَا حَجَّامٍ وَلَا حَائِكِ توبست قدنبيس، توجها رُوسُ بيس، توجهام (نائي) نہیں، توجولا ہانہیں ۔ یہ باتیں باوشاہ کے جق میں کچی ہیں لیکن ایسی تعریف کرنے والے کوسبق سکھائے گا۔تعریف اس وقت ہو گی جب بادشاہ سے اجمالاً یوں کے انت لست مثل احدمن رعيتك يتح جيم ارعايا مين كوئي نبين توظام ري باطنی عیوب سے پاک ہے۔ میر بادشاہ کی مدح بھی ہے اور اس سے خوش بھی ہوگا۔اللہ تعالی بھی فرماتے ہیں سجان اللہ \_ لیعنی وہ ہرتم کے عیوب سے پاک ہے لہذاعلم کلام کی کتابوں میں جوطریقة اختیا کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے شاید اسکی وجہ ریہ ہو کہ انکے مقابلہ میں حکماءاور فلاسفہ تھے۔جوصرف عقلی طور پر مقابلہ کرتے تھے۔اور غائب کو حاضر پر قیاس کرتے تھے۔نقلیات کوئیس مانتے تھے۔ممکن ہے صرف ان حکماء اور فلاسفہ کو شكست دينے كيلئے بيطريقة اختيا كيا ہو۔اس لئے كەمتكىمين اسلام كے بارے ميں بي نہیں کہرسکتے کدوہ تنزیہ باری تعالی میں بےادبی کرتے تھے۔ یا بےادبی کاارادہ تھا۔ عقيده تمبره:\_

قوله:ولااله غيره

ترجمہ ۔اوراس کے سواکوئی معبود نہیں۔

سر تنام انبیاء کرام نے دعوت دی ہے اس کی طرف تمام انبیاء کرام نے دعوت دی ہے اور تو حید اس عقیدہ میں تو حید کا شوت نفی اور اثبات کے طریقہ پر بطور حصر ہوا ہے نفی واثبات کے فریعے شوت بہتر ہے صرف اثبات کے طریقہ سے اسلئے معرب ہوا ہے نفی واثبات کے فریعے شوت بہتر ہے صرف اثبات کے طریقہ سے اسلئے

کے اس گھر میں زیدرہتا ہے آئیں احمال ہے کہ اسکے ساتھ اور احمال اکل آتے ہیں۔ شلاکوئی کے اس گھر میں زیدرہتا ہے آئیں احمال ہے کہ اسکے ساتھ اور بھی کوئی ہو لیکن اگر میں زید کے علاوہ کوئی نہیں رہتا۔ اب غیر کی رہائش کا احمال ختم ہوجائے گا' وَ إِلَّهُ کُمُ إِلَّهُ وَاحِدٌ " میں اثبات و حیوصرف شبت طریقے سے کیکن اسکے بعد فرمایا' لَا إِلَٰهُ وَاحِدٌ " میں اثبات و حیوصرف شبت طریقہ ہے کیکن اسکے بعد فرمایا' لَا إِلَٰهُ إِلَّا هُ وَ الرَّحْ مَنُ الرَّحِیْمُ " صرف شبت طریقہ سے بھی شیطانی وسوسہ ذبین میں آ جا تا ہے کہ ٹھیک ہے ہمارا الد تو ایک ہے کیکن ہمارے علاوہ کیلئے کوئی اور الد ہے تو اس لئے فرمایا لاَ إِلَٰهُ إِلَّا هُوَ۔

### عقيده نمبر۵: ـ

قوله: قَدِيمٌ بِلَا إِبْتِدَاءٍ دَائِمٌ بِلَا إِنْتِهَاءٍ ترجمہ: -قدیم بہ بلاابتداء کے اور بمیشہ رہے والا ب بغیر کی انتہا کے شرح: اللہ تعالی کا ارشاد ہے ہو آلا وَّلُ وَ الْاَ خِرُ (الحدید/۳) ترجمہ: -وی پہلے ہے اور وہی پیچھے۔

سب مخلوق سے پہلے ہے اور وہی سب مخلوق کے فنا ذاتی وصفاتی سے پیچے بھی رہے گا۔ بینی اس پر نہ عدم سابق طاری ہوا ہے۔ جیسے سب مخلوق پر عدم سابق واقع اور طاری ہوا ہے۔ جیسے سب مخلوق پر عدم سابق واقع اور طاری ہوا ہے۔ اور اللہ تعالی پر نہ عدم الاق طاری ہوگا۔ جیسے فناء عالم کے وقت سب پر عدم طاری ہوگا۔ اگر چہ اہل جنت کیلئے خلود ہے ان پر عدم طاری نہ ہوگا۔ کیکن مخلوق اپنی ذات کے اعتبار سے مکن ہے اگر اللہ تعالی جا ہیں تو سب کوفنا کر دیں کیکن اللہ تعالی ایسانہ کریئے۔ اللہ تعالی اپنی ذات کے اعتبار سے واجب ہے۔ اس پر عدم کا طاری

ہونا محال ہے۔ پھرتو واجب نہ ہوا۔ مخلوق پر عدم کا طاری ہونا دلیل ہے کہ قدیم نہیں اور قدیم نہ ہونادلیل ہے عدم وجوب کی ۔ مولانا اشرف علی تھا نوئ فرماتے ہیں جن روایا ت میں جنت ، دوزخ ، عرش ، کری کا فنا ہونا آیا ہے۔ تو اشکال وارد نہیں ہوتا کیونکہ فنا اور ہلاک عام ، ھالک الذات اور ھالک الصفات کو ، اور صفات سب کے یونکہ فنا اور ہلاک عام ، ھالک الذات اور ھالک الصفات کو ، اور صفات سب کے بدلتے ہیں بالحضوص تقید بالز مان کے۔ معلوم ہوا صرف اللہ جو واجب الوجود ہاں بدلتے ہیں بالحضوص تقید بالز مان کے۔ معلوم ہوا صرف اللہ جو واجد بخشا۔ بیر عدم طاری نہیں ہوتا۔ اللہ سب سے اول ہے اس نے سب کو وجود بخشا۔ بقیہ وجود عارضی ، عطائی اور حادث ہیں۔ یہ موال صحیح نہیں کہ اللہ کو وجود کس نے بخشا۔

آ گ جل رہی ہےاسکے اوپر بالٹی ہو۔ بالٹی میں یانی ہواور یانی میں کوئی کیڑا ہو بالٹی اوراسکے اندر کی سب چیزیں گرم ہوجائیں گی،کوئی پوچھے کہ کپڑا کیوں گرم ہے جواب ملے گاگرم پانی کی وجہ سے۔ سوال وارد ہوا کہ پانی کیوں گرم ہے۔ جواب ملے گاگرم بالٹی کی وجہ سے پھرسوال ہوا کہ بالٹی کیوں گرم ہے۔جواب ملے گا اسکے نیجے آ گ جل رہی ہے پھر کسی نے سوال کیا کہ آگ کیوں گرم ہے جواب ملے گا آگ بذات خودگرم ہے۔حرارت اور گرمی کاسلسلہ آگ پرختم ہوا۔ آپ کہدسکتے ہیں کہان چیزوں کی حرارت میں آگ اول ہے ای طرح تمام وجودوں میں اللہ کا وجوداول ہے الله کے بارے میں بیرسوال کرنا کہ اس کوکس نے وجود بخشا صحیح نہیں۔ کیونکہ آگ کی طرح بہت ی چیزیں ہیں جہاں آ کرآ دمی رک جاتا ہے کہ اصل علت اور مبدأ يہي ہے تو مخلوقات میں جب بریک لگائی جاتی ہے تو اللہ کے بارے میں بھی رُکنا عِلْمِينَ - كروبى فاعل بالاراده اور فاعل بالاختيار - حديث من الله مم أنت الاق لُ فَلَيْسَ قَبُلَكَ شَىءً وَا نُتَ الْاجِرُ لَيْسَ بَعُدَ كَ شَىءً" قال عقيده مِن قديم سے مراداول ہے اوردائم سے مرادا خرہے۔ اس کو 'لَے مَ يَزَلُ وَلَا عقيده مِن قديم سے مراداول ہے اوردائم سے مرادا خرہے۔ اس کو 'لَے مَ يَزَلُ وَلَا يَزَالُ بَعِي كَبِحَ مِن الله تعالیٰ كے اسائے حتی میں ہے۔ قدیم کامعی لغت عرب میں ہے کہ جوغیر پر مقدم ہو۔ یہ عی نہیں کہ میں ہیں ہے۔ قدیم کامعی لغت عرب میں ہے کہ جوغیر پر مقدم ہو۔ یہ عی نہیں کہ اس پر عدم مقدم نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے حَتّی عَادَ کَا لُعُرُجُونِ الْقَدِيْمِ (لُسی الله) ترجمہ: یہاں تک کہ ہوجائے جیے ٹہی پر انی۔

عرجون قدیم کامطلب ہے جوعرجون ٹانی کے وجود تک باتی رہے جب نیا
عرجون پایا جائے تو اوّل عرجون کوقدیم کہتے ہیں۔الحاصل قدیم جو غیر پر مقدم ہو
اسکے ساتھ لازم نہیں کہ بیہ مقدم پہلے معدوم نہیں تھا۔ بلکہ ممکن ہے پہلے معدوم ہو پھر
غیر پر مقدم ہو۔باپ بیٹے پر مقدم ہے لیکن باپ پر پہلے عدم طاری ہوا ہے۔اسلے
مہت سے سلف اور خلف القدیم کو اساء اللہ میں داخل نہیں مانتے۔ بلکہ اس کی جگہ اوّل
اور آخر آئی الفاظ میجے ہیں۔

عقیدهنمبر۲: ـ

قوله :وَلَا يَفُنيٰ وَلَايَبِيُدُ

ترجمه: - اور نه ده فنا بهوگا اور نه ده ملاک بهوگا\_

شرح: گزشته عقیدہ سے ثابت ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ لم یزل اور لایز ال ہے تو ظاہر ہائی ہے کہ اس پر فنا اور ہلاک طاری نہیں ہوسکتے۔ بیگزشتہ عقیدہ کا اقر ارہے۔ فنا اور ہلاک قریب المعنیٰ ہیں اور دوام کی تا کید کیلئے ہیں۔اس کے علاوہ ہر چیز فنا اور ہلاک

ہوگی۔ارشاد باری ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَانِ وَيَبُقىٰ وَجُهُ رَبُّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرَّمْن/٢٦/)

ترجمہ:-جوکوئی ہے زمین پرفنا ہونے والا ہے۔اور باقی رہے گا منہ تیرے رب کا۔ بزرگر اورعظمت والا۔

ارشادے کُلُّ شَیْء هَالِكُ إِلَّاوَجُهَهُ (القَّصَّ ۱۸۸) ترجمہ:-ہرچیزفناہے گراسکی ذات۔

عقيدهنمبر ۷: ـ

قوله وَلَا يَكُونُ إِلَّا مَايُرِيُدُ ۔ ترجمہ: - اور ہوگا وہی جووہ چاہے۔

شرح: ۔ یہ معزلہ اور قدریہ کارد ہے۔ معزلہ باطل فرقوں میں پہلا باطل فرقہ ہے جنہوں نے اسلامی عقائد کے مقابلہ میں اپنے اختلافی قواعد کی بنیادر کھی اوریہ قواعد فلاہر احادیث کے خلاف ہیں۔ معزلہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام بندوں سے ایمان کا ارادہ کرتے ہیں تو مؤمن اسکے الادے کے مطابق ایمان لے آتا ہے اور کافر کفر کا ارادہ کرتا ہے۔ اور ایمان نہیں لاتا۔۔ اسکے عقیدہ کے مطابق یہ مطلب نکلا کہ عیاذ آ باللہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ میں ناکام اور نا مراد ہوا۔ کافر اپنے کفر کا ارادہ خود کرتا باللہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ میں ناکام اور نا مراد ہوا۔ کافر اپنے کفر کا ارادہ خود کرتا ہے۔ اللہ کفر کا ارادہ خود کرتا ہو۔ اللہ کا ارادہ نہیں کرتے ورنہ اللہ مرید کفر ہوجائے گا۔ اور کفر کی نسبت اللہ کی

طرف ہوگی۔اوراہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ ہوگا وہی جو وہ چاہے۔اللہ وَمن اللہ وَارادہ اوراختیار ہے ایمان کا اور کا فرے کفر کا ارادہ کرتے ہیں۔اسکے بعد مؤمن اپنے ارادہ اوراختیار ہے ایمان لے آتا ہے اور کا فراپنے ارادہ اوراختیار سے کفر کرتا ہے۔ہم ہیہ کہتے ہیں کہا گرچا اللہ تعالیٰ تکوین طور پر معاصی کا اردہ کرتے ہیں لیکن معاصی کونہ پہند کرتے ہیں نہ ان کا حکم کرتے ہیں بلکہ ان کو تا پہند کرتے ہیں اور براجانے ہیں اور معاصی سے منع کرتے ہیں۔ یہ اسلاف کا متفقہ قول ہے فرماتے ہیں۔ منہ اللّٰه کان وَ سے منع کرتے ہیں۔ یہ اسلاف کا متفقہ قول ہے فرماتے ہیں۔ منہ اللّٰه کان وَ منہ ہوگا۔

#### اراده اورمحبت میں فرق: \_

ارادہ اور محبت میں فرق کی مثال ہے ہے اگرا کی شخص کے واللّٰہ لاَفْعَلَنَّ کَذَا اِنْ شَاءَ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ الرّائی شخص کے شم خدا کی اگراللہ چا ہے (ارادہ کرے) تو میں ضرور ہے کام کروں گا تو اگر وہ کام نہ کرے تو حانث نہ ہوگا اگر چہ وہ کام واجب اور متحب ہو ۔ کیونکہ حالف نے اپنا کام اللّٰہ کی مشیت پر معلق کر دیا اور اسکی مشیت کے ابنی کام اللّٰہ کی مشیت پر معلق کر دیا اور اسکی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا تو جب حالف نے وہ کام نہ کیا تو اس کا مطلب ہے ہوا کہ اللّٰہ نے اس حالف سے اس کا صدور نہ چاہا۔ اور اگر حالف یوں کے شم خدا کی میں ہے کام ضرور کروں گا اگر اللّٰہ اس کو پہند کرے اور محبوب رکھے تو حالف آگر اس واجب اور مستحب کام کونہ کر ہے تو جا نث ہوگا۔ کیونکہ اب حالف نے اپنے اس کام کومشیت پر معلق نہیں کیا۔ بلکہ اللّٰہ کی محبت پر موتوف کیا تو ظاہر بات ہے کہ اللّٰہ تو واجب اور مستحب کام کو بہند کی محبت پر موتوف کیا تو ظاہر بات ہے کہ اللّٰہ تو واجب اور مستحب کام کو بہند کر حق جیں۔ اب حالف ضرور اس کام کوکرے گا۔ جب نہیں کیا بہند کرے تر جی بوب رکھتے ہیں۔ اب حالف ضرور اس کام کوکرے گا۔ جب نہیں کیا

توحانث موجائيگا۔

سوال:-جب ہر کام اللہ کے ارادہ اور مشیت سے ہوتا ہے تو پھر لوگوں کو جز ااور سزا کیوں دی جاتی ہے؟

جواب: - الله تعالی کے ارادہ کے بعد بندہ اپنے ارادہ اور اختیار کے ساتھ ایھایا براعمل كرتا ہے - كى نيك ما برے اختيارى عمل ميں انسان نے خودكو باراده اورب اختیار محسوس نہیں کیا انسان مجبور نہیں اول اللہ ارادہ کرتاہے پھر بندہ اینے اختیارے ارادہ کرتا ہے انسان کا ارادہ اللہ کے ارادہ کے تالع ہے انسان کے فعل کیلئے اسکا اپنا ارادہ علّت ہے اور اس کے ارادہ کیلئے اللہ کا ارادہ علّت ہے لہذا انسان کے کی فعل كيك الله كااراده علت العلة ب\_انساني فعل كيك انساني اراده علت قريبه باور الله کاارادہ علّت بعیدہ ہے قانون میر ہمیکہ فعل کی نسبت علّت قریبہ کی طرف ہوتی ہے۔ مثال: \_ آگ سے گرم کئے ہوئے الجتے یانی سے اگر کوئی جل جائے تو یہی كہيں كے كہ كرم يانى سے جل كيا۔ يہ كہنا سي نہيں كه آگ نے جلاد يا اس ليے كه آ گ جلانے کیلئے علت بعیدہ ہے اور گرم یانی علّت قریبہ تو نبعت علّت قریبہ یعنی گرم یانی کی طرف ہوگی ۔ حالاتک اگرآ گ ندہوتی تویانی گرم ندہوتا۔ آگ نے پانی کوگرم کیا۔ الله کا ارادہ نہ ہوتا تو بندہ کا ارادہ بھی نہ ہوتا۔ارادہ اور مشیت ایک چیز ہے۔لیکن ان کی قتمیں ہیں۔

ا۔ ارادہ قدرت کونیہ خلقیہ۔(تکوینی وتخلیقی ارادہ) ۲۔ ارادہ دیدیہ امریہ شرعیہ۔اللّٰد کے تمام اوامراسی ارادہ کے تحت ہیں۔ ارادہ شرعیہ اللہ کی مجت اور رضا کو تضمن ہے۔ تکوینی ارادہ میں ہرشے مجبور ہے

اور تشریعی ارادہ میں انسان با اختیار ہے۔ یا یوں کہوکہ اللہ کے تکوینی ارادہ سے مراد کا تخلف صحیح ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت تخلف صحیح نہیں۔ اور تشریعی ارادہ سے مراد کا تخلف صحیح ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت کوگ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور تکوینی ارادہ سے سرتا بی مکن نہیں مثلاً کی انسان کوموٹا کی کود بلا بنایا۔ کی کوکالا کی کوکورا بنایا۔ کی کولمبا کی کو بست قد پیدا کیا۔ نہ کوئی اعتراض کرسکتا ہے نہ کوئی تکوینی ارادہ اور امر کورد کرسکتا ہے۔ ارشاد ہے۔ گل کے قاینتون (البقرة / ۱۱۱) ترجمہ: -سب ای کے تا بعدار ہیں۔ چا ند، سورج ، ستارے ، وغیرہ سب اپنی تکوینی ذمدداریاں پوری کررہے ہیں ایک ڈیوٹیوں میں آج تک ذرہ برابر فرق نہ آیا ہے نہ آگا۔

اسکے مقابلہ میں ارادہ دینیہ امریہ شرعیہ کے ساتھ اللہ کی رضا اور محبت شامل ہے قرآن مجید میں اسکی مثالیں موجود ہیں۔ ارشاد ہے۔ یُرِیُدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسُرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْیُسُرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسُرَ (البقرة /۱۸۵) ترجمہ: -اللّٰہ چاہتا ہے تم پرآسانی اور نہیں چاہتا تم پردشواری۔ تُم پردشواری۔

ارشاد ہے۔وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنُ يَتُوبَ عَلَيْكُمُ۔(النساء/٢٦) ترجمہ:-اوراللّٰد فِإِمِمَّاہِ كُمِّم پرمتوجہ وجائے۔

إِنْمَا يُرِيُدُاللَّهُ لِيُذَهِبَ عَنْكُمُ الرَّجُسَ اَهُلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمُ تَطُهِيُرًا (الاحزب ٢٣٣)

ترجمہ: -اللہ يمي جا بتا ہے كدوركرے تم سے كندى باتيس اے نبى كے كھروالو

اور سقرا کردےتم کوایک سقرائی ہے۔

ارادہ کونیہ والی مشیت تمام حوادث کوشامل ہے مثلاً ارشاد ہے۔

فَمَنُ يُرِدِاللّٰهُ أَنُ يَهُدِيَهُ يَشُرَحُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنُ يُرِدُ أَنُ يُضِلَّهُ يَجُعَلُ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَانَّمَا يَصَّعَدُفِي السَّمَآء يُضِلَّهُ يَجُعَلُ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَانَّمَا يَصَّعَدُفِي السَّمَآء

ترجمہ: -سوجس کواللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے ۔ تو کھول دیتا ہے۔ اسکے
سینہ کو واسطے قبول کرنے اسلام کے اور جسکو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے ، کر دیتا
ہے اسکے سینہ کو تنگ بنہایت تنگ گویا وہ زورے جڑھتا ہے آسان پر۔
ولکِنَّ اللّٰہ یَفْعَلُ مَایُرِیُدُ (البقرۃ ۱۲۵۳)
ترجمہ: -لیکن اللّٰہ کرتا ہے جو چاہے۔

ارادہ کی حقیقت: ۔ ارادہ صفت مربخہ کو کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے قدرت بھی اللہ کی صفت ہے قدرت کا تعلق ضدین سے ہوتا ہے۔ مثلاً زید کو بیٹا قدرت بھی اللہ کی ایک صفت ہے قدرت کا تعلق ضدین سے ہوتا ہے۔ مثلاً زید کو بیٹا عطا کرے یا بیٹی ۔ اللہ دونوں پر قادر ہے لیکن بیٹی کے بجائے بیٹا صفت مربخہ یعنی ارادہ کی وجہ سے عطا کرتا ہے۔

الحاصل احدالمقدورین میں سے ایک کوتر جیج دینے کا نام ارادہ ہے۔اللہ تعالیٰ جب دین اور شرعی ارادہ اور حکم کریتو بھی اس میں مخاطب کی مدد کرتا ہے اور بھی مدد نہیں کرتا اگر چہ مامور سے کسی فعل کا ارادہ کیا ہو۔ بھی آ دمی خود ایک فعل کا ارادہ کرتا ہے۔ جب کوئی آ دمی خود کی ادادہ کریے تو یہ ہے بھی کسی اور سے کوئی فعل جا ہتا ہے۔ جب کوئی آ دمی خود کسی فعل کا ارادہ کریے تو یہ

ارادہ خوداس کے فعل پر معلق ہوگا بھی دوسرے سے کوئی فعل جا ہے تو بیارادہ دوسرے کوئی فعل جا ہے تو بیارادہ دوسرے کے فعل کیلئے ہوگا۔ دونوں تئم کے اراد سے لوگوں کے نزد میک معقول ہیں اور دوسری قتم کے ارادہ کوستازم ہے۔ یعنی غیرسے فعل کا ارادہ کرنا۔

امراللہ کی تفصیل: ۔ اللہ تعالی انبیاء کرام کی زبان سے لوگوں کو ان کے نفع والی چیز وں کا تھم دیتا ہے اور ضرردہ چیز وں سے منع کرتا ہے ۔ بعض مامورین کے بارے میں اللہ چاہتے ہیں کہ ان کا فعل پیدا ہموجائے تو اللہ تعالی اس مامور کو اس کا فاعل بنا کراس فعل کو بیدا فرمادیتے ہیں ۔ اور بعض مامورین کے بارے میں ادادہ کرتے ہیں کہ انکافعل پیدا نہ ہو۔ ایک ہے اللہ کا کمی فعل کا تھم کرتا کہ اسکوکروایک ہے اس مامور کو فاعل بنا کراس فعل کو بیدا کرنا دونوں با تیں بندے کے مصلحت اور مضدہ کے لحاظ سے مختلف ہیں

الله تعالی نے فرعون، ابولھب، اور دیگر کفار کو ایمان لانے کا تھم دیا۔۔اوران کو ایمان لانے کا فاکدہ بھی بتلا دیا۔ لیکن اس سے بیدلازم نیس آتا کہ ان کے ایمان لانے میں انکی مدد بھی کر ہے۔ بھی انکی مامور بدفعل میں مدداوران سے صادر کرانے میں ایک منسدہ ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ بیما مور کا فعل ہے کیونکہ اللہ جس چیز کو وجود دیے ہیں اس میں ضرور کوئی تھمت ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ اگر مامور بدفعل میں مامور کیلے اس میں ضرور کوئی تھمت ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ اگر مامور بدفعل میں مامور کیلے کوئی مسلحت ہوا کر وہ اس فعل کو کر نے قرائیں امر کے لیے بھی وہی مسلحت ہوگی اگر وہ خوداس کو کرے یااس کوآ مرفاعل (مامور) سے کرائے۔ وہ خوداس کو کرے یااس کوآ مرفاعل (مامور) سے کرائے۔ اوگ بھی کس کو کسی کام کا تھم الحاصل جہت خلق جہت امر سے الگ چیز ہے۔ لوگ بھی کس کو کسی کام کا تھم

کرتے ہیں کہ بیکام کرو۔ پھراس کواس کام سے اس مامور کے نفع کی خاطر روک دیتے ہیں۔ ضرور کی نبیل کہ جومصلحت تھم دینے ہیں ہووہ ی مصلحت اس میں بھی ہوکر مامور کے ساتھ صدور فعل میں اس کا تعاون کیا جائے۔ بلکہ بھی مصلحت فعل مامور برکی ضعر سے ساتھ کی خاطر تھم کرنا غیر ہے۔ اس سے کہاں کامور کوخود کیا جائے۔

مخلوق میں جب بیمکن ہے کہ کی کوکسی کام کے کرنے کا تھم دیا جائے اور پھر اسکے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ای طرح اللہ تعالیٰ بھی کسی بات کا تھم کرتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ مامور کے ساتھ تعاون بھی فر مائے۔ار شاد ہے۔

إِنَّ الْمَلَّا يَا أَتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخُرُجُ إِنِّي لَكَ بِنَ النَّاصِحِينَ (القصص/٢٠)

ترجمہ:-درباروالے مشورہ کرتے ہیں جھ پر کہ جھ کو مارڈ الیں ۔سونکل جا میں تیرا بھلاجا ہے والا ہوں۔

موی علیہ السلام کو نگلنے کا تھم دیا۔ لیکن نگلنے میں تعاون نہیں کیا۔ نگلنے میں موٹی کا فائدہ تھا۔ اور تعاون نہ کرنے میں امر کا فائدہ تھا۔ کسی کو تھم کرے اس فعل مامور بہ میں اس کا تعاون بھی کیا جائے آتو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تھم کرنے والے کیلئے جہت مثل اس کا تعاون بھی کیا جائے آتو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تھم کرنے والے کیلئے جہت خاتی اور جہت امردونوں ایک جیں۔ جدا جدا جدا نہیں۔ اگر مامور کی مدد نہ کیجائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ مامور کیما تھ صرف امر کا تعلق ہیں۔ خاتی کا تعلق نہیں کیونکہ مامور بہ فعل کے ضاتھ کوئی تھے۔ خاتی کا تعلق نہیں کے ضاتھ کوئی تھکت نہیں۔ بلکہ مامور بہ فعل کی ضد کے ساتھ کوئی تھکت

معلق ہوگی۔ایک ضد کی تخلیق دوسری ضد کے منافی ہوتی ہے۔مثلاً کسی بندہ میں عاجزی بیدا کرنے کیلئے اللہ کا اسکو بھار کرنا۔ پھر بندہ اللہ سے دعا ما نگا ہے تو بہ کرنا ہور ہے۔ گناہ معاف ہوتے ہیں،دل نرم ہوجا تا ہے، تکبرختم ہوجا تا ہے۔ بید امور بیاری کی ضد صحت میں نہیں ہیں۔ای لئے اللہ نے ظلم کو بیدا کیا تا کہ اسکے ساتھ وہی مند باتیں پیدا ہوں جو بھاری میں پیدا ہوئیں۔ یہ جملہ مفید امور عدل میں نہیں مند باتیں پیدا ہوئیں۔ یہ جملہ مفید امور عدل میں نہیں ہیں۔اگر چہ دی کیلئے مصلحت یہ ہے کہ وہ عدل سے کام لے۔

خلق اورامردونوں میں اللہ تعالیٰ کی جوالگ الگ حکمتیں ہیں انکی تفصیلات سے علی انسانی عاجز ہے۔ الحاصل علم کرنے میں الگ مصلحتیں ہیں۔ پھر مامور بہ کے دجود میں آنے میں الگ حکمتیں ہیں۔ مامور بہ وجود میں نہ آئے۔ اس میں الگ حکمتیں ہیں۔ مامور بہ وجود میں نہ آئے۔ اس میں الگ حکمتیں ہیں۔ کوئی نہیں جانبا کہ خیر مطلق کس طرف ہے وہی علیم وخبیر جانبا ہے کہ حکم کرنے میں کیا حکمت ہے مامور بہ کو وجود نہ کرنے میں کیا حکمت ہے مامور بہ کو وجود بخشنے میں کیا حکمت ہے مامور بہ کو وجود نہ بخشنے میں کیا حکمت ہے۔ انسان صرف اپنے ارادہ اور اختیار سے اوامر اور نواحی پرعمل کر ایم

# عقیده نمبر۸:\_

قوله: لاَ تَبُلُغُهُ الاَوْهَامُ وَلَا تُدرِكُهُ الْاَفْهَامُ ترجمه: -انسانی اوهام کی رسائی اس تک نہیں ہوسکتی ۔اور نهانسانی عقلیں اور مجھ بوجھ اسکاا دراک کرسکتی ہیں۔ شرح:۔۔اوھام وھم کی جمع ہے۔دل میں جو خطرہ گزرے اسکو وھم کئے ہیں ۔قوت وھمیہ پربھی اسکااطلاق ہوتا ہے ای قوت وھمیہ کی وجہ سے بکری دل میں کہتی ہے کہ بھیٹر یا مجھ سے بھاگ جائے گا۔وھم انسان میں جسمانی قوت ہے ۔جم کاکام ان معانی جزئیر کا ادراک کرنا ہے جن کا تعلق محسوسات کے ساتھ ہے جیے ذیر کی شجاعت ،سخاوت ، بکری کی بزدلی ، ماں کی محبت وغیرہ۔

افھام می جمع ہے ، خاطب کے لفظ ہے معنی متصور کرنا۔ انسان کے پائ اللہ کا طرف سے دواہم علمی ذرائع ہیں عقل اور حوائ عقل کے مدرک و تعقل کہتے ہیں۔
اور حوائی کے مدرک کوا حسائی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تعقلات میں سے ہادر نہ حصوصات میں سے انسان کے اندر جو قوت و ہمیہ ہائی کا م بھی محسوسات میں موان کر تر آئی ہوگئی کہ اللہ محسوس ہوں نہیں۔ اور نہ معقول ہے۔ بلکہ معانی جزیہ کا ادراک ہا ورائی کا فی ہوگئی کہ اللہ محسوس نہیں۔ اور نہ معقول ہے۔ بلکہ وہ ایک خارجی حقیقت ہے جسکی اعلیٰ صفات کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ انسانی عقل میں اللہ کی ذات اور صفات کا جو تعارف ہے وہ انسان کو ایک خارجی ذریعے ہوا ہے اللہ کی حقیقت کا ادراک کوئی نہیں کرسکیا۔

ذریعہ محلی کے ذریعے ہوا ہے اللہ کی حقیقت کا ادراک کوئی نہیں کرسکیا۔

انسانی عقل حواس اور قوت و همیه کمز در اور محد دود بین الله کی ذات ہر لحاظ ہے لامحد دد ہے۔انسان کاعلم بھی کمز در اور محد ود ہوگا ۔ بھی یقینی بھی ظنی اور بھی وہی المحد دد ہوگا۔ انسانی عقل اور علمی ذرائع تو کسی دوسر انسان کی دل کی بات بھی نہیں جان ہوگا۔انسانی عقل اور علمی ذرائع تو کسی دوسر انسان کی دل کی بات بھی اسکو دی کے احوال جان سکتا ہے میرسب کھی اسکو دی کے دریا میں الله کے علاوہ کتنی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کے علاوہ کتنی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کے علاوہ کتنی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کے علاوہ کتنی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کے علاوہ کتنی محلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں الله کے دو الله میں الله کی دو الله میں الله کی دو الله کی دو

انسان نہیں کرسکتا مثلاً فرشتے ، جنات ، روح وغیرہ توان مجیرالعقول کے خالق کا ادراک

کیے ہو سکے گا۔ جو ہر شم کے مخلوق والی صفات سے پاک ہے۔ انسان کی عقل کی مثال

تو سار کے ترازو کی طرح ہے اس ترازو میں دو (۲) من کی بوری کیے تلے گی ۔ ترازو

ہی سرے سے ختم ہوجائے گا۔ ای طرح انسان کی محدود عقل میں لامحدود ذات کا
تصوراورادراک محال ہے وہ کیونکر خدا ہے جو مجھ میں آ دے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
وَلَا يُحِدُ عُلُونَ بِهِ عِلْماً (ط/۱۱) ترجمہ: -اور بیرقا ہو میں نہیں لاسکتے اسکودریا فت

وهم اورعلم سے اسکا احاط ممکن نہیں ۔ہم الله کو صرف اسکی صفات کے ذریعے جانتے ہیں کہوہ احد،صد، لم بلدولم بولد ہے۔وہ تی اور قیوم ہے اسکونہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔وہ رخمن اور دحیم ہے اسکے اساء حسنی ہیں ،صفات جانے سے اسکی قدرے معرفت حاصل ہوسکتی ہے۔لیکن ذات ہر لحاظ سے پوشیدہ ہے۔ کسی شے کی حقیقت جانے کیلئے اس ٹی کی ذاتیات کا جاننا ضروری ہے اللہ نہنس ہے نہ اس کیلئے جنس ہے مثلًا انسان کی ذاتیات حیوان اور ناطق ہیں۔جس سے انسان کی حقیقت آشکار اہوتی ب-موى عليه السلام سے فرعون نے يو جھا'' وَ مَسا رَبُ الْعُلْمِينَ " لفظ ما كے ذریعے کی چیز کی حقیقت کے بارے میں یو چھاجاتا ہے۔جیسے ماالانسان \_انسان کی حقیقت کیا ہے۔فرعون یو چھتا ہے رب العلمین کی حقیقت کیا ہے۔موی علیہ السلام في جواب ويا ق ال رَبُ السَّم واتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا - كَهارِ وردكار آسان وزمین کا اور جو کھال کے نے میں ہے پھرفر مایا ' قَالَ رَبُّكُمُ وَرَبُّ الْبَائِكُمُ الاَقلِینَ "کہا پروردگارتمها رااور پروردگارتمها رےاگے باپ داداؤں کا۔ پرفرایا الاقلین ن کہا پروردگارشرق ومغرب کا منتقہ ما "کہا پروردگارشرق ومغرب کا دخیات اللہ منتوب و منا بنینه منا "کہا پروردگارشرق ومغرب کا اور جو کھا نے بچ میں ہے موئی علیہ السلام نے رب العلمین کی مزید صفات بیان کرنا شروع کردیں۔ اکومعلوم تھا کہ رب العلمین کی حقیقت کو آج تک کسی نے ہیں جانا۔ عقیدہ نم سر و جو میں۔

قوله وَلَا يُشُعِهُ الْآنَامَ -ترجمه: اور مخلوق استحمشا بهيس -

مشرح: \_ مخلوقات میں ہے کوئی بھی نہائی ذات کے مشابہ ہے نہ کی صفت کے مشابہ ہے نہ کی صفات ذاتی ، مسرف اسی اشتراک ہے انسان بھی ہمیج ، بصیر وغیرہ ہے لیکن اللہ کی صفات ذاتی ، لامحد و داور پائیدار ہیں ۔ اور مخلوق کی صفات عطائی ، عارضی اور زوال پذیر ہیں ۔ ممکن کی صفات ہرگز واجب الوجود کی صفات کی طرح نہیں ہو سین ارشاد ہے۔ لیسس کے صفات ہرگز واجب الوجود کی صفات کی طرح نہیں ہو سین الراشاد ہے۔ لیسس کے مشابہ کارو ہے جو خالق کی تشیہ مخلوق کے ساتھ و سے ہیں۔ ملاعلی قاری الفقہ الل کر کی شرح میں فرماتے ہیں۔

لَا تُشَابِهُ نُعُوتَهُمْ وَإِنُ وَقَعَ الْإِشْتِرَاكُ الْإِسُمِى فِي صِفَاتِ الْسَمِقِ وَ نَعْتِ الْخَلْقِ مِنُ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالرُّوُّيَةِ وَالْكَلَامِ وَالسَّمْعُ وَنَحْوِهِ وَعَلَىمَ وَالْقُدْرَةِ وَالرُّوُّيَةِ وَالْكَلَامِ وَالسَّمْعُ وَنَحْوِهِ وَعَلَى الْعَلَمَ الْعَلَمَ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا تَعْمَا بَهِ مِنْ الْعَلَمَ وَنَعْره مِن وَيَدَ وَالْتَرَاكُ اللَّهُ كَمَا تَعْمَا بَهِ مِن اللَّهُ مَا وَقِودا شَرَاكُ اللَّهُ كَالِقَ كَمَا تَعْمَا بَهِ مِن اللَّهُ مَن اللَّهُ مَا وَقِودا شَرَاكُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مَعْ وَغِيره مِن وَمَا اللَّهُ مَا مَعْ وَغِيره مِن وَاللَّهُ مَا وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا وَعِيره مِن وَاللَّهُ مَا وَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا وَعِيره مِن وَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مُعْهُمُ وَلَى اللَّهُ مَا مُعْلَالُهُ مَا مُعْلَى مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مُعْلَقُولُ مَا مُن مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مُعْلَقُولُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مُعْلَقُولُ مَا مُعْلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللْمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مَا اللَّهُ مُن اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُلْمُ مَا اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ

الفقدالا كبري من من يعلم لا كعلمنا و يقدر لا كفدر تنا ، ويرى لا كروني تن الفقد الا كروني المن كروني تن المن كروني المن كروني المن كروني المن كروني المن كروني المن كروني كالمرح بيل المن كالمرح بيل المن المن كالمرح بيل المناد بادى م ولي المن المناد المناد المناد بادى م ولي المنال المناد المناد المناد بادى م والمرك المناد المناد المناد المناد المناد المناد المناد كالمراد الله كالمنان المناد المناد المناد المناد المناد المناد كالمراد الله كالمناد المناد المناد المناد المناد كالمراد الله كالمناد المناد كالمناد المناد كالمناد ك

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلَىٰ (الروم/ ٢٤) اوراكی شان سب ساوی ہے۔

تیم بن حادفرماتے ہیں جس نے اللہ کی تثبیہ مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ دی

تواس نے کفر کیا۔ اوراگر کسی نے ایسی صفت کا انکار کیا جواللہ نے اپنے لئے بیان کی

ہوتو یہ بھی کفر ہے۔ اللہ نے اپنی ذات کیلئے اگر کوئی صفت بیان کی ہے یا اسکے رسول

نے تو وہ تثبیہ سے پاک ہے۔ اکمی بن راحو یہ فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ کی کوئی

صفت بیان کی اور پھر اسکی صفات کی خلوق کی صفات کے ساتھ تشبیہ دی تو اس نے کفر

مخلوق کی اس کے ساتھ مشامجت کی نفی سے بیہ بات بھی ٹابت ہوگئی کہ اللہ بھی کسی مخلوق کے اللہ بھی کسی مخلوق اسکے مخلوق اسکے مشابہ بیں۔اسلئے ماتن نے صرف ایک جملہ پر اکتفاء کیا کہ مخلوق اسکے مشابہ بیں۔

انام سے مرادکل محلوق بیں ۔ صرف ذی روح یا تقلین مرادلینا می نہیں۔ کیونکہ ارشاد ہے ' وَالْاَرْضَ وَضَسعَهَا لِلْاَنْسامِ '' ۔ یعنی زمین کو بچھایا واسطے خلق کے۔ آیت میں انام سے پوری محلوق مراد ہے۔

#### عقيده نمبر • ا: ـ

قوله : حتى لَايَمُوتُ قيومٌ لاينامُ ترجمہ: ـزندہ ہےوہ مرتانبیں ۔ تھا منے دالا اور تکہبان ہے وہ سوتانبیں ۔

شرح: -انسان اورد میرمخلوقات بهت ی کمزور یوں اور عجز کا مجموعه ہیں جبکہ اللہ تعالی ہرتم کی اعلیٰ صفات کے ساتھ متصف ہے اور ہرتتم کے عیب سے ممرز اے گزشتہ عقیدہ میں تشبیہ کی نفی تھی انفی تشبیہ سے فی صفات لا زم نہیں آئی۔صرف بریکار اور کمزور صفات کی نفی ہے۔حیات اللہ تعالی کی ذاتی صفت ہے تو موت جواس کی ضد ہے خود بخو داس کی نفی ہوجائے گی۔اللہ تعالیٰ بڑی اعلیٰ تدبیروں کے ساتھ نظام عالم چلار ہے ہیں بورانظام عجیب اور محکم ہے۔انسان جس نظام یا مشینری کو چلاتا ہے اس میں غلطیاں بھی کرتا ہے، حوادث بھی بیش آتے ہیں، پریشانیاں بھی بہت آتی ہیں۔انان زندہ ہے، لیکن اس کوموت بھی آتی ہے کسی نظام کوتھامتا اور چلاتا ہے لیکن اونگھ اور نیند کی وجہ سے تھامنا اور نظام چلا نامشکل ہوجا تا ہے ۔ کئی ڈرائیوروں کے ساتھ ایباہوا كه كا ژى چلاتے وقت اونگھ آئى ياسو گيا تو گا ژى كوحاد شەپيش آگيا ليكن ہم ديكھتے ہيں كه كائنات كے تكوین نظام میں آج تك كوئى ايبا حادثه پیش نہیں آیا كه كائنات كو اییا نقصان پنچے کہ بالکل بے کار ہوجائے ،جس طرح بعض گاڑیاں ایکمیڈنٹ کے بعد کباڑ کی نذر ہوجاتی ہیں ۔ کا نئات میں اگر بظاہر بڑا حادثہ(مثلاً زلزلہ ،سیلاب وغيره) پيش آبھي جائے تووه اس لئے نہيں ہوتا كەعياذ أبالله الله كواوَنگھ يا نيندآگئ -يا سی اور وجہ سے نظام بے کنٹرول ہو گیا بلکہ وہ فعّال آمایُرید کے اختیاری پروگرام ہوتے ہیں کیونکہ کا نتات کا ذرہ ذرہ اس کی قدرت کے آگے بس ہے۔ دنیا میں ایک ایک فیکٹری کو ہزاروں ور کرزچلاتے ہیں پھر بھی گڑ برد ہوجاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی صحیح مکم ہان اور تھا منے والانہیں۔اوراللہ تعالی استے برے و سیح نظام عالم کوا کیلے تھا منے والے ہیں ارشاد ہے

اَلله لاَ اِلله اِللهُ وَالْحَى الْقَيْومُ لَاتَأْخُذُه سِنَةً وَلَانَوُمُ (بَقْره 100/) ترجمه الله الله الله الله الله الله عبود بين زنده بسب كا تفاضے والا ب بين پرسكتي اس كواونگه اورنه نيند-

ارشادہے۔

وَتَوَكَّلُ عَلَى الْحَىِّ الَّذِي لَايَمُوْتُ وَسَبِّح بِحَمْدِم (الفرقان / ۵۸)

ترجمہ:۔اور مجروسہ کراو پراس زندہ کے جونہیں مرتا اور یاد کراس کی

خوبيال

حضوراليك كاارشادب

إِنَّ الله لَا يَنَامُ وَلَايَنُبَغِي لَهُ ۚ أَنْ يَنامَ (مسلم شريف)

اللدند سوتا ہے اور ندسونا اس کے مناسب ہے۔

مفت حیاۃ تمام صفات کمال کوسٹزم ہے صفت قیوم کمال بھنیٰ اور کمال قدرت کو مسٹزم ہے دہ دوسروں کو تھامنے والاہے اس کو کوئی تھامنے والانہیں کویا ان رونوں صفات پردیگراسا ہے حتیٰ کا مدار ہے اس عقیدہ بیں بیان کردہ صفات کے ساتھ
علوق اورخال کا فرق بہت زیادہ واضح ہوجاتا ہے انسان مردہا ہے ،اونکھ رہا ہے
سورہا ہے ،لیکن خودانسان اوراس کے اعمر کا نظام اور خارجی نظام بطریق احس ہا
رہا ہے کی فیکٹری کا آپریٹر مرجائے یا سوجائے تو فیکٹری تباہ ہوجاتی ہے لیکن ہم
د کیورہے ہیں کہ کا نئات کی عظیم فیکٹری سیح طور پر کام کررہی ہے اس کا مطلب یہ ہواتی میں اور قیم
کہ اس کا چلانے والاعظیم قدرتوں اور کمالات کا مالک ہے اور پورا نظام تی اور قیم

عقيدهنمبراا: ـ

خَالِق بِلا حَاجَةٍ رَازِق بِلامُؤْنَةٍ رَادِق بِلامُؤْنَةٍ رَادِق بِلامُؤْنَةٍ رَجِمه: - الى كَي كَي صرورت اور حاجت كے بغير

كسى تكليف اورمشقت كرزق ببنجان والاسي

شرح: دنیا میں ختنے لوگ کارنا ہے سرانجام دیتے ہیں ان میں ضرور کوئی غرض اور مقصد ہوتا ہے مثلاً حصول مال، ناموری شہرت وغیرہ لیکن اللہ تعالیٰ صعد ذات ہے فن ہاک طرح دیگر صفات کو مدنظر رکھا جائے تو خود بخو داقر ارکر ناہوگا کہ اس نے پوری محلوق کو بخرائی کی غرض کے پیدا کیا ہے اگر مخلوق سے کوئی طمع رکھے تو بیاس کی شان غفاری اور شان کر می کے خلاف ہے۔

بلكة تايريند كان جود ہے كنم

من نہ کردم خلق تا سود ہے کئم

می نے تلوق کی خلیق اپنے کی نفع کے لئے نہیں کی بلکہ صرف اپنا جود د کھلایا ہے۔

سوال: پرالله تعالى فظوق اور فاص كرانسان كوس كے پيداكيا؟ جواب: وما خَلَقُتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبدُونِ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِدْقٍ وَما اُرِيْدُ أَنْ يُطْعِمُونِ (الداريات ١٨٥٥٥) ترجمه: دور من في جوينائي جن اور آدى سوائي بندگي كو، من بيس چابتا ان سے دوريد اور بيس چا بيتا كر جھ كو كھلائيں۔

یعن مخلوق سے صرف مید مطالبہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کی معرفت حاصل کریں اس کواپن مخلوق سے اور کوئی امیز ہیں۔

موال: عبادت كے لئے بيداكرنا بھى ايك غرض اور فائدہ ہے۔

جواب: عبادت كافائدہ خود مخلوق كو ہے۔ دنيا بل بعض خير خواہ بہت سے كام السے كرتے ہيں جن سے ال كى غرض صرف مخلوق خدا كونفع بہنچانا مقصود ہوتا ہے مخلوق سے كوت مى كى عبادت كے تائيس اگر دنيا مخلوق سے كوت مى كى عبادت كے تائيس اگر دنيا كے سارے لوگ متق اور عابد بن جائيں تو خدا كى شان كونييں بردھا سكتے اور اگر سارے لوگ متق اور عابد بن جائيں تو خدا كى شان كونييں بردھا سكتے اور اگر سارے لوگ قاس بن جائيں تو اس كى شان گھنائيس سكتے ارشاد ہے: الله المصمد اللہ بن جائيں تو اس كى شان گھنائيس سكتے ارشاد ہے: الله المصمد اللہ بن جائيں تو اس كى شان گھنائيس سكتے ارشاد ہے: الله المصمد اللہ بن بنازے

يَا أَيُهَ النَّاسُ أَنْتُمُ اللَّهُ قَرآء ُ إلى الله وَالله هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (فاطر/١٥)

ترجمہ:۔اے لوگو:تم ہومحاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواسب تحریفوں والا

وَالله الْغَنِي وَ أَنْتُمُ الْفُقَرآءُ (محمد /٣٨) ترجمه: \_اورالله بياز باورتم محتاج مو -

اس عقیدہ میں دوسری بات جوہے وہ یہ ہے کہ اللہ بغیر مشقت کے رزق بہنچا تاہے،اس کئے کہ وہ رازق ہے۔تمام ستودہ صفات کا مالک ہے،رب العالمین ہے، ہر چیز کو درجہ کمال تک خود پہنچا تا ہے۔ بے شار بری ، بحری اور فضائی مخلوق کو وافر رزق پہنچا تا ہے۔ ارشاد ہے۔ ارشاد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (الذاريات/٥٨) ترجمه: الله و عوبى مروزى دين والاز ورآ ورمضوط

دنیا بیس کوئی ایک دعوت کا پردگرام بناتا ہے تو کتنی تکالیف برداشت کرتا ہے
کتنوں کو کھلا نا بھول جاتا ہے پھر ہر روز کھلا نا انتہائی مشکل ہے اللہ ہر ایک کو رزق
دیتا ہے اور کی کو بھولتا نہیں ۔ ہوائی جہاز میس کیسی کیسی خوراک لوگ کھاتے ہیں یہ ہوائی
اور فضائی رزق اللہ ہی مہیا کرتے ہیں ۔ جس طرح دیگر صفات لا محدود ہیں ان کے
مظاہر بھی سامنے ہیں اس طرح اس کی صفت رزاقیت بھی لا محدود ہے۔ ہرایک کو ہر
جگہرزق پہنچا تا ہے ، آج تک اس کے رزق کے خزانوں میس کی نہیں آئی ۔ پھررزق
پہنچانے کے اسباب دیکھو، زمین ، پانی ، ہوا ، موسم ، چا ند ، سورج وغیرہ وغیرہ ۔ تمام
انسان مل کر گندم کا ایک دانہ پیدائیس کر سکتے ، ایک گلاس پانی نہیں بنا سکتے ایک لیٹر

ہوا پیدائیں کر سکتے ہموسم نہیں بدل سکتے اللہ کے دیئے ہوئے اختیار سے تعوز ا بہت کب کرتے ہیں باتی سب کچھاللہ کی قدرت ہے۔ عقیدہ نمبر 11:۔

قوله : مُمِیتُ بِلاَ مَخاً فَدِباَعِتْ بِلاَ مُشَقَّدٍ تُوله : مُمِیتُ بِلاَ مُشَقَّدٍ تُرجمہ: مارنے والا ہے بغیر کی خوف کے ، مرنے کے بعدا تھانے والا ہے بغیر کی مشقت کے۔

شرح: - موت: صِفَة وُجُودِيّة كُهُ لِقَتَ ضِدَّ الْحَياةِ موت الكِ وجودى صفت ہے حیات کی ضد بنا کراس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔ اَلَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیوٰةَ لِیَبُلُو کُمْ اَیْکُمُ اَحْسَنُ عَمَلاً (المُلك /۲)

ترجمہ:۔جس نے بنایا مرنا اور جینا تا کہتم کوجائیے کون تم میں سے اچھا کام کرتا ہے۔

موت کی طرف خلق کی نبست ہوئی ہے وجودی چیز مخلوق ہوتی ہے، عدمی مخلوق کے ساتھ موصوف نہیں ہوسکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ موت کو ایک سفید وسیاہ رنگ والے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر دوزخ و جنت کے مابین ذرج کیا جائے گا ایم دوزخ و جنت کے مابین ذرج کیا جائے گا۔ موت اگر چہ عرض ہے لیکن اللہ اس کو عین میں بدل دیں گے۔ جیسے اعمال صالحہ کے بارے میں آتا ہے کہ نیک عمل اپنے عامل کی طرف خوبصورت نوجوان کی صالحہ کے بارے میں آتا ہے کہ نیک عمل اپنے عامل کی طرف خوبصورت نوجوان کی

علی میں اس سے اور برے مل عال کی طرف بری صورت میں آئیں مے۔ مورمہ ی حقیقت روح کا نکالتا ہے بیکام صرف اللہ کا ہے چھوق میں سے کوئی بھی کی کی روح نبیں نکال سکتا۔ جہاد میں شریک ہوکر آ دمی جان کا نذرانہ دیتا ہے لیکن اپنی رور خور نہیں نکال سکتا۔ خالد بن ولید ﴿ نے کتنی جنگوں میں حصہ لیا شہادت کی آرزولے ر طبی موت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔ پھراس جان لینے میں اللہ کوکی کا خوف نہیں۔جسطرح وہ روح لینے پرقادر ہے وہ اس کا مالک اور خالق بھی ہا اس کو کی کا خوف نہیں اپنی ملک میں ہر کوئی ہر طرح کا بلاخوف وخطر تصرف کرتا ہے۔ یہاں کوئی کسی کولل کرتا ہے تو وہ گھبرا تا ہے کہ نہ جانے کیا تتیجہ اور انجام ہوگا لیکن اللہ کوکسی کی برواہ نہیں ۔اس کے سامنے سب کھے بیج اور نیست ہے مارنے کے بعددوبارہ بلا مشقت زنده كرے كا جس كو بعث بعد الموت كہتے ہیں \_ بعث بعد الموت كاعقيده ضروریات دین میں سے ہے جس کا محر کا فر ہے اس کی تشریح بعد میں آئے گ ضروریات دین کا مطلب ہے ایسا اسلامی عقیدہ جس کا ثبوت یقینی ہواور ہر خاص وعام کواس کاعلم ہو\_

### عقيده نمبرساني

قوله : سَازَالَ بِصِفاً تِهِ قَدِيُما قَبُلَ خَلْقِهِ لَمُ يَزُدَدُ بِكُوْ نِهِمُ شَيْسُالَمُ يَكُنُ قَبُلَهُمُ مِنْ صِفَتِهِ وَكُما كَانَ بِصِفاً تِهِ اَزَلِيّاً كَذَا لِكَ لاَ يَزَالُ عَلَيْها اَبَدِيّاً

ترجمہ: اللہ تعالی ہمیشہ سے اپن صفات کے ساتھ مخلوق کی بیدائش سے بل

قدیم رہاہے۔ محلوق کی پیدائش کے ساتھ اس میں کسی ایسی چیز کا اضافہ ہیں ہوا جو محلوق سے پہلے اس کی صفات میں سے نہی ۔ اور جیسے وہ اپنی صفات میں سے نہی ۔ اور جیسے وہ اپنی صفات کے ساتھ ابدی مجی رہے گا۔

شرح: -جو بمیشہ سے ہواس کوازلی کہتے ہیں اور جو بمیشہ کے لئے رہاس کو ابدی کہتے ہیں از لی اور ابدی کوسر مدی کہتے ہیں۔اللہ تعالی اپنی تمام کمالی صفات کے ساتھ قدیم اور ابدی ہے۔ اگر ہم مان لیس کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق کی تخلیق کے بعد كوئى صفت پيدا ہوئى ہےتو مطلب بيہوكا كه پہلے اس كى ذات ميں بيصفت موجود نه تعی اوراس کی ذات اس صفت کے لحاظ سے ناقص تھی ۔ یا یوں کہو کہ اس سے قبل اس كى ذات كالل نتمى \_الله تعالى كى تمام صفات كالل بير \_بالفرض كوئى صغت نه بهوتوبير نغص اورعیب ہے۔اللہ تعالی کی صفات افعال اور صفات اختیار بیمثلا خلق اتصوریہ احیاء وامات ، قبض ، بسط ، نزول ، غضب ، رضا وغیره سے انسان کومغالطه لگتا ہے که ثاید سمفات مکورہ کام کرنے کے بعد پیدا ہوئیں، حالاتکہ بدافعال الله تعالیٰ کی قدیم صفت کوین کے اثرات ہیں۔مثلاً جوآ دی آج تکلم کرتا ہے تووہ کل بھی متکلم تھا ماہر مقرر بالکل خاموش ہوتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ بیر بوے او نیچے در ہے کا مقرر اورخطیب ہے۔ یوں کہنا ٹھیک نہیں کہ آج تقریر کی وجہ سے مقرر بن گیا۔اس طرح جب کوئی کا تب لکھائی کرتا ہے تو اس کا میہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب کا تب بن گیا بلکہ وہ يهل سے كاتب تھا۔ ہاں ايك كونگا اچا تك بول يرشي تو پھر كہتے ہيں كداب متكلم بن مما ایک غیرکا تب اچا تک لکھنا شروع کردے تو کہدیکتے ہیں اِب کا تب بن گیا

مفتی فتوی دے یاندوے ہروفت مفتی کہلاتا ہے، ڈاکٹر ڈاکٹری کرے یانہ کرے م وتت ڈاکٹر کہلاتا ہے، حافظ قرآن پڑھے یا نہ پڑھے ہروفت حافظ کہلاتا ہے۔اس طرح الله تعالى ابنى تمام صفات كماليه كے ساتھ ازل سے موصوف ہے اور موصون رےگا۔انسان اپنی بیدائش کے بعد بہت ی صفات اور کمالات سے بالکل کوراہوتا ہے آہتہ آہتہ نقصان سے کمال کی طرف بردھتاہے۔اللہ تعالی ازل سے کامل اور المل ہے۔اس عقیدہ میں معتزلہ اور جمیہ کارد ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فعل اور کلام پر بعد میں قادر ہوا کیونکہ فعل اور کلام امتاع کے بعد ممکن ہوئے ہیں امتاع ذاتی کی وجہ سے امکان ذاتی کی طرف انقلاب آیا۔جمید کہتے ہیں کہ دوادث کا دوام متنع ہے ۔ حوادث کے بیدا ہونے کا ضرور اول کوئی مبدأ اور ابتدا ہوگی \_لہذا اللہ تعالیٰ کو کیے ابتداء بی سے فاعل کہا جائے۔جب تخلیق شدہ چیزیں اپن تخلیق سے پہلے متنع تھیں تو كسے اللہ تعالى ان برقادر تھے \_ كيونكم متنع برقادر ہونام متنع ہے ليكن ان كى يہ بات مح نہیں کیونکہاس سے توبیمعلوم ہوتا ہے کہ حدوث عالم متنع ہے حالانکہ عالم حادث ہے حادث جب وجود میں آئے بل اس سے کہ موجود نہ تھا تو اس کوضر ورممکن کہنا ہوگا۔ کیونکہ متنع ممکن نہیں بن سکتا۔امکان کے لئے کوئی محدود وقت نہیں ہوتا ،مکن دی کا امكان ہروفت رہتا ہے كى مكن فعل كے لئے كوئى مبدأ اور ابتداء ہم مقرر نہيں كر كيتے ممکن فعل ہمیشہ ہے ممکن رہتا ہے ۔معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے قادر ہے حوادث کا جواز ہمیشہ سے رہے گا تو ممکن اور حادث کیے کی وقت متنع رہے گا۔

عقيده نمبران-

قوله النيس مُندُ خَلَق الْحَلُق السُتَفادَ اِسُمَ الْحَالِقِ وَلَا فِي الْسُتَفادَ اِسْمَ الْحَالِقِ وَلَا فِي الْسُرَاثِ النبريَّة السُمَ الْبَارِي - فِي الْسَمَ الْبَارِي - فَالْقَ كَاسْتَفاده فَي كَاسِمُ فَالْقَ كَاسْتَفاده فَي كَا مِن اللهِ مَن اللهُ وَلَي اللهُ ال

شرح: ۔ انسانوں میں سے مختلف انسان مختلف میدانوں میں مختلف مختیں کر کے کسی میدان میں مہارت حاصل کر ہے اس فن کی مناسبت سے مبتی بن کرنام کاتے ہیں۔ مثلاً کوئی محنت کر کے زبانی قرآن یاد کر لے تواس کا نام حافظ پڑجا تا ہے كى جامعه مين علم حاصل كركے علوم كى نشر واشاعت اور تروت كے لئے مستعدین جائے تو عالم کہلاتا ہے۔علم طب میں مہارت پیدا کرنے کے بعد ڈاکٹر کے نام سے پاراجاتا ہے۔لیکن اللہ تعالی کامخلوق براس طرح کا قیاس غلط ہے اللہ تعالی تخلیق عمل سے پہلے بی خالق تھا مخلوق توعمل کرنے کے بعد کوئی نام حاصل کرتی ہے۔خلق کی طرح الله تعالی تمام مخلوقات کومختلف شکلوں میں پیدا کرتے ہیں تا کہ آپس کا امتیاز قائم رہے ہرجنس اور ہرنوع کے افراد ایک دوسرے سے متاز ہوتے ہیں \_مصنوعات کا ایک ہی سانچہ ہوتا ہے اس لئے اس سانچ سے نکلنے والی تمام مصنوعات ایک جیسی ہوتی ہیں۔اللہ تعالی مخلوقات کواس طرح بیدا کرنے سے پہلے بھی باری تھا۔

### عقيده نمبر ١٥:

قوله: لَهُ مَعْنَىٰ الرَّبُوبِيَّةِ وَلاَ مَرُ بُوبَ وَمَعْنَىٰ الْخَالِقِ وَلاَ مَرُ بُوبَ

ترجمہ:۔اس کے لئے ربوبیت کی صفت ثابت ہے حالا تکہ کوئی مربوب نہیں اور خالقیت کی صفت ہے اور کوئی مخلوق نہیں

شرح: ۔ اللہ تعالی مربوب کی ایجاد ہے قبل موصوف بالرب تھا اور محلوق کی ایجاد ہے قبل موصوف بالرب تھا اور محلوق ایجاد ہے قبل موصوف بالخالق تھا۔ خالق کا معنی ہے کی چیز کو عدم سے وجود کی طرف لا نا اور رب کے کئی معانی ہیں ملک، حفظ ، تذہیر ، تربیت ۔ تربیت کا معنی ہے کی ٹی کو تذریح احدالی تک پہنچا نا۔ ربوبیت میں فہ کورہ تمام معانی موجود ہیں ۔ خلق کا ایک معنی تقدیر بھی ہے عیلی علیہ السلام نے فرمایا:

أَنِّى أَخُلُقُ لَكُمْ مِنَ الطَّيْنِ (العمران/ 9) ترجمہ: کر میں بنادیا ہوں تم کوگارے سے پرندہ کی شکل \_ یہاں خلق بمعنی انقذر ہے۔

## عقیدهنمبر۱۱: ـ

قوله: وَكُما أَنْهُ مُحَى الْمَوْتَىٰ بَعُدَما أَحَىٰ اِسْتَحَقَّ هذا الْإِسْمَ قَبُلَ اِحْدا يُهِمُ كَذا لِكَ اِسْتَحَقَّ اِسْمَ الْخَالِقِ قَبُلَ اِسْتَحَقَّ اِسْمَ الْخَالِقِ قَبُلَ اِنْشا يُهِمُ كَذا لِكَ اِسْتَحَقَّ اِسْمَ الْخَالِقِ قَبُلَ اِنْشا يُهِمُ

ترجمہ:۔اورجیا کہوہ مردوں کوزندہ کرنے والا ہے بعداحیاء کے وہ ستی ترجمہ:۔اورجیا کہوہ مردوں کوزندہ کرنے والا ہے بعداحیاء کے وہ ستی ہے۔ اس نام کاان کے احیاء سے پہلے ایسے ہی وہ ستی ہے اسم خالق کا ان کے انتاء سے قبل۔

شرح: جسطرح الله تعالی محی الموتی کے ساتھ متصف ہے حالانکہ انجی اس نے تمام مردوں کوزئد ہیں کیا ای طرح الله تعالی مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل خالق تھا اس عقیدہ میں بھی معتزلہ کی تردید ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے تردید کی تفصیل ہے ہے کہ بالفرض ہم مان لیس کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے تو بندے اس وقت خالق کہلائیں گے جب ان سے فعل صادر ہوا ہو، اور الله تعالی تو مدور افعال سے قبل خالق ہیں تو ایک فعل کے دو خالق کیے ہو گئے ۔ یعنی الله تعالی ماقوق کے پیدا کرنے ہے قبل اسم خالق کے ساتھ موصوف ہو گئے تو اب دو بارہ اس فعل کے معتزلہ کیے خالق بن گئے ۔ ایک فعل کے دو خالق نہیں ہو سکتے ۔ بندہ کے افعال کا اللہ خالق ہیں تو ایک فعل کے دو خالق نہیں ہو سکتے ۔ بندہ کے

### عقيده نمبر ١٤:

قوله: دالك بأنه على كل شنى قدير و كل شنى والنه النه النه فقيد وكل شنى والنه فقيد وكل شنى والنه فقيد وكل أمر عليه يسير لا يَحتاج إلى شنى وليس كمنله بين وهو السين البين البين المراح الم

طرف مختاج ہے اور ہر چیز اور ہرامراس کیلئے آسان ہے۔وہ کی ٹی کامختاج نہیں اس کے مثل کوئی چیز ہیں۔

شرح: \_ سوال بيدا مواكمة مام صفات ازلى بين مخلوق كے بيداكر نے سے بيلے خالق ہے بعث بعد الموت سے پہلے می الموتی ہے یہ کیے مکن ہے اس کا جواب ے کدوہ ہر چیز پر قادر ہے اور معتز لہ کے عقیدہ پررد بھی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ بندول کے افعال كاخال فهبيس بلكه بندے خود خالق ہیں۔اسلئے كه بندوں كے افعال الله تعالى کے مقد ورہیں ۔ تو امام طحاویؓ نے فرمایا کہ ہر چیز مقدور ہے۔خارج میں موجوداور ممکن كوشى كہتے ہيں ۔جو چيزمحال بالذات ہے مثلاً ايك في كا آن واحد مين موجوداور معدوم ہونا اس کی کوئی حقیقت اورتصور نہیں ۔اس کو با تفاق عقلاء ثی ءنہیں کہتے۔اپنا مثل بيداكرنا خودكومعدوم كرنابي بحى محال بين - هرچيز كوالله تعالى كامقدور جاننا،اس كى ر بوبیت عامه اور تامه کو مانتا ہے۔جو محض اللہ کو ہر چیز پر قادر نہیں مانتا و واس کورب بھی نہیں مانتا۔ایک معدوم محال ہےا یک معدوم ممکن \_اس میں جھڑا ہے کہ معدوم ممکن پر ھئ كااطلاق ہوتا ہے يانہيں تحقيق بيہ ہے كەمعدوم كوخارج ميں شي نہيں كہتے ليكن الله تعالی کوکسی می کے وجود میں آنے سے پہلے علم ہاس کو لکھتے ہیں اس کی خبردیے ہیں اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ارشاد ہے۔

> إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىءً عَظِيْمٌ (الحجر ١) ترجمہ:۔بِشک بھونچال قیامت کا ایک برسی چیز ہے۔ زلزلعلم، ذکراور کتاب میں ہی ہے لیکن خارج میں ہی نہیں۔

ارشاد ہے۔

إِنَّما أَمْرُهُ إِذَا أَرا وَ شَيْعاً أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (ينس ١٢٨) رَجمہ: اس كا عَم يمي ہے كہ جب كرنا جا ہے كى چيز كوتو كيماس كو" ہو" تو اس وقت ہوجائے۔

وَقَدْ خَلَقُتُكَ مِنْ قَبُلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً (سريم به) ترجمہ: اور تجھ کو پيدا کيا ميں نے پہلے سے اور نہ تھا تو کوئی چيز۔ يعنى تو خارج ميں هى نہ تھا اگر چاللہ تعالى كے لم ميں هى تھا۔

وَ كُلُّ شَيءٍ إِلَيْهِ فَقِيرٌ: برچيزا پوجودادر بقاء من الله كافتان عدالله كه اسوا برچيزمكن اور حادث به برحادث اپ حدوث مين محدث كا عناج باس لئے كه خود بخو دكوئى چيز بيدانيس بوتى اى طرح اپن بقاء مين بھی مختاج باس لئے كه الله رب باور برقى مربوب ب-

وَكُلُّ أَمْسِ عَلَيْهِ يَسِيدُ :- بيا يجاداورابقاءاس كے لئے آسان بهدان کی چیزی ایجاد بری مشکل سے کرتا ہے اکثر چیزوں کی ایجاد سے عاجز ہے۔ انسان کی چیزی ایجاد بری مشکل سے کرتا ہے اکثر چیزوں کی ایجاد سے عاجز ہے۔ ایجاد وابقاء کے لئے کمال قدرت اور کمال علم چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کمال قدرت اور کمال علم جاہئے ورائلہ تعالیٰ کے لئے کمال قدرت اور کمال علم عابت ہے۔ اس لئے اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

لَا يَهِ خَسَاً جُ إِلَهِ مُنسَى مَ :- دنیا کا ہر ماہر اور پیشہ ورکتاب، آلات تجربات، مشاہرات اور استاذاور دوسروں کے تعاون کامخاج ہے لیکن اللہ کسی کامخاج

نہیں۔ وہ من فیکون کا مالک ہے وہ ہر چیز کا خالق ہے۔خالق اگر مخلوق کا بی بی ہوجائے تو پہلی دفعہ مخلوق کو کیسے بیدا کیا۔اسلئے کہ اسباب کی پیدائش سے قبل کوئی سبب نہ تھااوراللہ تو خالق الاسباب ہے۔

لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَی ء "-مشہد پردد ہے-جب ہر چیز پرقادر ہوا تو ہم فی مقد ور ہوئی اور وہ اعلیٰ اور کامل صفات کا حامل ہوا تو مخلوق میں سے کوئی چیز اس کی مقد ور ہوئی اور وہ اعلیٰ اور کامل صفات کا حامل ہوا تو مخلوق میں سے کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔جواللہ کی ذات یا صفات کی کسی کے ساتھ تشبید دے تو یہ کفر ہے۔

وَهُو السّمِيعُ الْبَصِيرُ : معطله پردد ہے۔الله تعالى اعلى صفات كماتھ موصوف ہے۔اگر چھلوق بحى من بصیر ہے ليكن بنده كاد يكن اور سنا الله ك طرح نہيں ۔بندول كے لئے اثبات صفات تشبيه نہيں ، كونكه مخلوق كى صفات ان ك مناسب ہيں اور ان صفات كى نئى منان كے مناسب ہيں اور ان صفات كى نئى بحى نہيں كر فى جواللہ نے ایچ لئے ثابت كى ہيں امام طحاويٌ فرماتے ہيں وَمَن لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْى وَ التَّشْبِيةُ وَلَ وَلَمْ يُصِبِ التَّنْزِيَة - وَمَن لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْى وَ التَّشْبِيةُ وَلَ وَلَمْ يُصِبِ التَّنْزِيَة - جس نے خود كونى (صفات) اور تشبيه (صفات) سے نہ بچایا تو وہ بھسل كيا۔ حزيد جس نے خود كونى (صفات) اور تشبيه (صفات) سے نہ بچایا تو وہ بھسل كيا۔ حزيد حس نے خود كونى (صفات) اور تشبيه (صفات) سے نہ بچایا تو وہ بھسل كيا۔ حزيد حس نے خود كونى (صفات) اور تشبيه (صفات) ہے نہ بچایا تو وہ بھسل كيا۔ حزيد

عقیدهنمبر۱۸: ـ

قوله :خَلَقَ الْحَلُق بِعِلْمِهِ ترجمہ: کلوق کو پیدا کیااس حال میں کہان کو جاتا تھا۔

شرح: مخلوق کی ایجاد ، انشاء اور ابداع الله نے کی مخلوقات سے ممکنات ہے ہں ممکن کا وجود اور عدم برابر ہوتا ہے ممکن کو وجود عطاء کرنے کے لئے مرجح کی ضرورت ہے اور وہ مرج اللہ کی ذات ہے۔ پھرتخلیق کے لئے علم اور قدرت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ کوئی چھوٹا بڑا کا معلم اور قدرت کے بغیر ممکن نہیں \_اور پھر كائنات كى وسعول كى طرف ديكھو \_كارنامه برا موتو كارنامه انجام دينے والے بھى بڑے ہوں گے۔اس کے اللہ کی ذات بہت وسیع اورعلم والی ہے۔اورعظیم قدرت والی ۔ نقشہ نویی کے لئے آرکیٹیلکٹ انجینئر تک کی ضرورت ہوتی ہے۔مریض كاعلاج كرنے كے لئے علم طب كى ضرورت ہوتى ہے، ورندانا ژى توسب كام بكا ژ دیتا ہے۔ کارخانہ عالم کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وسیع علم اور عظیم قدرت دالا ہے علم نہ ہونے کی وجہ سے یاعلم کی کی وجہ سے ایجادات میں بے شار نقصانات پیدا ہوجاتے ہیں ۔لیکن کارخانہ قدرت میں آج تک کسی نے کوئی عیب یا كى نہيں نكالى، بلكہ جتنا جتناغور وفكر كيا جائے اتنى ہى اس كے علم كى تعريف كرنى يرم تى ہے۔ارشاد باری ہے۔

أَلاَ يَعُلَمُ مَنُ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيُّفُ الْحَبِيرُ (الملك ١٣٠) ترجمه:- بهلاوه نه جانے جس نے بنایا اور وہی ہے بھید جانے والا خبر دار۔ ارشاد ہے۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعُلَمُهَا إِلَّا هُوَ (الانعام / 9 م) ترجمہ:۔اورای کے پاس تنجیاں ہیں غیب کی ،کدان کوکوئی نہیں جانا اس

کے سوا\_

يشر الرسى سے مامون نے اللہ كے علم كے يار ب على سوال كيا تو يشر نے كيا لا يحمل يعنى جايل تبيس مرف جهالات كي تفي كى \_ما مولت في يعرسواال كيايشرق يم جواب ديالا يجمل اور الله ك العظم كااعتراف تبيس كرديا تقالة الام ثناقي كمثاكرد اور يم تشين المام عيد السرية المكنّ في كيا كرم وف جيل كي تقى مدح ك الته كافي تيس اوركها كداكريس يول كيول كديداسطوات جاعل بيس توبداسطوات كالتاتعلم مبس الشرتعالى ته البياء، الاكر اور مؤسس كى تعريق علم كم ساته كى يتى جيل كساتحتيس كى ، كمرف اتناكيا كراتيا ، ملاكك اور ومتين جائل تيس يحكى ك العظم المسترد مع الواس في الس معلى كانتى كردى الوركى معلى كانتى كى اس نے اس کے لئے معابر تیمن کیا محلوق پر لا تم ہے کہ اللہ کے لئے وہ صفات المات كرس جوالشق التي القطاحة كالمساكي بين الدراس كي تقى كريس جن كالسق تقی کی ہے۔ الشد تعالی کے علم بر عقلی دلیل ہے کہ جیل کے ساتھ العیاد الشیار کال ہے ا يجاداشياء ك لئے الداده جائے ،الداده مالام سلوم يات مودم الدكو،الورت مورم الوسلوم علم يالمرادكويوا عياد علرم مواالدادكاء الداده سلوم مواعلم كالتواسياد سلوم مواهلم كا

ایک عالم ہواور ایک جاہل تو لوگ جاہل کے مقالے من عالم کوا کمل مجھتے ہیں اگر خالق عالم ہواور ایک جاہل ہے ہے کہ خلوق خالق عالم نہوتو کی ممتنع ہے کہ خلوق الم نہوتو کی ممتنع ہے کہ خلوق اسلام ہوں کے خالق سے حالا تکرید متناج ہے کہ خلوق اسلام ہوا ہوا اسلام عوالا کرتے واللا خود کیے عالم کی مقد الرس ہی مقد الرس ہی

قوله: وَقَدَّرَ لَهُمُ أَقُداَراً-

ترجمہ: اور مقدرومتعین کیا محلوق کے لئے مقداروں اور اندازوں کو۔

شرر: ادر بنائی برچز، پر تھیک کیاس کو اپ کر۔ ترجہ: اور بنائی برچز، پر تھیک کیاس کو اپ کر۔ ارثاد ہے: إِنَّا كُلَّ شَیْء خَلَقْنَاهُ بِقَدَر (القرر۴۳) ترجہ: ہم نے برچز بنائی پہلے شہراکر۔ ارثاد ہے: وَکَانَ اَمُرُ الله ِ قَدَراً مَقَدُوراً (الات ابر۳۸) ترجمه: \_اور بي حكم الله كامقرر كفهر چكا-

ارشاد ب: ألَّذِي خَلَقَ فَسَوِّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدىٰ (الاعْلَىٰ ٣،٢) ترجمہ: جس نے بنایا پھر تھیک کیا اور جس نے تھر ادیا پھر راہ بتلائی۔

حضور النفطة كا ارشاد بكر الله تعالى في زمين وآسان كى بيدائش سے بياس ہزار سال میلے مخلوقات کی تقذیر کو مقدر اور متعین کیا۔اور اس کا عرش یانی پرتھا۔اس عقیده میں اللہ تعالیٰ کی وسعت علمی ، حکمت ودانائی اور حسن کارکردگی وحسن انتظام کی طرف اشارہ ہے۔اس کے تمام کام ایک خاص تر تیب اور انداز سے ہیں۔انسان ا ہے بعض اہم کام ایک فاص ترتیب، اندازہ، تجربهاور محنت سے کرتا ہے کیکن اس میں بے شار خامیاں نکل آتی ہیں۔مثلاً بھی کسی دعوت میں اپنے اندازے کے مطابق ہیں ریکیں پکاتا ہے لیکن وہ دیکیں بھی کم پڑجاتی ہیں بھی زیادہ ۔بھی کئی کئی انسان مل کر منصوبے بناتے ہیں نیکن وہ قبل اور نا کام ہوجاتے ہیں ۔خامیوں کا ادراک بعد میں كرتے ہیں لیكن اللہ نے جواندازے متعین اور مقرر كئے ہیں وہ سب ٹھیك ہیں الله كومعلوم بك كتف لوگ بي ،كتنى مخلوق ب،ان كى كيا كيا ضروريات بي ،كيا کھائیں گے، کتنا کھائیں گے کب کھائیں گے، کیا بہنیں گے، کتنی پارش ہوگی، کتنے یانی کی ضرورت ہے، کتنے کھیت ضروری ہیں ، وہ کتنا غلہ اگائیں گے ،اس چیز کے کیا خواص ہیں، کیا افعال سرانجام دے گا،اس چیز کا دائرہ کارکیا ہوگا،کس چیز کوکونی شکل دی جائے، جن کود مکھ، س اور مجھ کر بڑے بڑے عقلاء، فلاسفر اور سائنسدانوں کی عقل حیران رہ جاتی ہے اور زبانوں پریہ آیتیں جاری ہو جاتی ہیں۔

ذالِكَ تَقْدِيْرُالْعَزِيْرِ الْعَلِيْمِ (يْسَ ٣٨)

رجمه: يرمادها على ربروست باخبر نے فَتَبْرُكَ اللَّهُ أَحُسَنُ الْحَالِقِيْنَ (المؤمنون ١٣١)

رجمه: موبرى بركت الله كي جوسب سے بهتر بنانے والا ہے صنع الله الَّذِي اَتُقَنَ كُلَّ شَيْءِ (القصص ٨٨٨)

رجمه: كاريكرى الله كي جمس نے ورست كيا ہے برچيز كو -

### عقبده نمبر۲۰:-

قوله : وَضَرَبَ لَهُمُ اجَالًا-

ترجمہ:اوراللہ نے محلوقات کے لئے مرتبس اور میعادیں مقروفر مار تھی ہیں۔

شرح: ۔ اللہ کے ماسواتمام چیزی ممکن ہیں جن کا وجود اور عدم برابر ہے اس لئے اللہ نے تمام مخلوقات کے فناء اور ہلاک کے لئے ایک مدت اور میعاد مقرر کررکھی ہے، جس کواجل کہتے ہیں ہرفنی اپنی مدت مقرر پوری کرنے کے بعد فنا کے گھاٹ اتر جاتی ہے کہی کوئی چیز اپنی طبعی عمر پوری کرتی ہے اور بھی کسی سبب کی وجہ سے فنا ہوجاتی ہے کیے ن و جود میں ہے کیے ن و و صب مقرر ہ مدت سے پہلے ہیں پایاجاتا، بلکہ اپنے مقرر ہ و قت پر وجود میں آتا ہے۔ ارشاد ہے۔

إذا جاءَ اجَلُهُمْ فَلا يَسْتَا أَخِلُهُمْ وَلاَ يَسْتَا أَخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقُدِمُونَ (يونس ٩٩)

ترجہ:جب آپنچ گان کا وعدہ مجرنہ بیچے سرک سکیں گے ایک گھڑی اور نہ آجہ کے سرک سکیں مے۔

رِثارَ عَ وَمَا كَانَ لِنَفْسِ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِأَ ذُنِ اللَّهِ كِتَابِأُمُوَّجُلاً (آلعران،١٣٥)

ترجہ: اور کوئی ہیں مرسکیا بغیراللہ کے کم کے بکھا ہوا ہے ایک وقت مقرد۔
صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ حضو ہو آگئی کی بیوی حضرت ام جیبیٹ نے دعاما گل اے
اللہ جمعے میر سٹو ہر حضو ہو آگئی ، اپنے باپ ابوسفیان اور اپ بھائی حضرت معاویہ کے ذریعہ نفع بہنچا ۔ تو حضو ہو آگئی نے ام حبیبہ سے فرمایا کہ آپ نے اللہ سے مقردہ
م تو س محدود ایا م اور تقیم شدہ ارزاق کے مطابق سوال کیا ۔ اللہ تعالی وقت مقرد سے قبل کی چرکو وجو ذہیں بخشے اور نہ مقردہ مدت سے مؤخر کرتے ہیں اگر آپ اللہ سے بوں سوال کرتی کر آگ کے عقراب اور عقراب قبر سے بناہ دے تو یہ بہتر اور افضل میں سوال کرتی کرتے ہیں اگر آپ اللہ سے بوں سوال کرتی کرتے ہیں اگر آپ اللہ سے بوں سوال کرتی کرتے ہیں اگر آپ اللہ سے بوں سوال کرتی کرتے ہیں اگر آپ اللہ سے بوں سوال کرتی کرتے گا کہ کے عقراب اور عقراب قبر سے بناہ دے تو یہ بہتر اور افضل موں

متول ائی مقررہ میعاد کے مطابق مرتاہے ،اللہ کے قضاء وقدر کے مطابق مرتاہے۔اللہ کومعلوم ہے فلان میں فلان سب سے مرے گا۔ شائد کومعلوم ہے فلان قض فلان وقت پر ، فلان مرکان میں فلان سب سے مرے گا۔ شائد قبل کے ماتھ مرے گا، یہ پانی میں غرق ہوگا، یہ آگ میں مرے گا، یہ بیاری سے مرے گا۔ الحاصل ہرا کی کے لئے مکان ، زبان اور سب مقرد کر رکھا ہے لئے مکان ، زبان اور سب مقرد کر رکھا ہے لئے مکان کی کو تیوں کے بارے میں یکم علم نہیں موتزلہ کہتے ہیں کہ مقتول بغیرا جل کے مرتاہے اگر قاتل قرندہ وہتا۔ یہ غلوج قیدہ ہے اللہ کو پہلے موت کے سباب

معلوم تفادرمقرد كرد كے يل الله في موساور حيات كويدا كيا ہے ہموت كے اساب كر موت كے اساب كر موت كے اساب كر كان يدا كيا ہے۔

سوال: جب منتقل مقرره ميعاد كم مطالق مرتائية قاتل كومز اكون دى جاتى ي؟

جواب : قاتل الله كے عمم كوتو ركر اسے اواده اور احتياد كے ساتحد معول كول كرتا ياورنة قاتل كومفول كى مقرره ميعادمعلوم عوتى يمعادمقررتو الشرقوالى كا كوى قلام يادرات الشرك تشريحي نظام كايابندي تشريحى نظام على آل امر موع بيالا والماء معلوم موتا يك الرقل نكرتا توزنده ريتا وراء ومعاء معول كويهي اقسول اور تقصالات كاسامنا كرناية تاب يوى يوه ان جاتى ي يحيم موجاتے میں مقررہ میعاد کے یاوجود انسان دعا بانگا ہے،اسیاب احتیار کرتاہے كيدك التنزيري قطام حقى إور شريعي قطام طاير يحس كااتسال مكلف ياور اسماليا اختياد كرناچا تزير يوريد بررب ياورتغريتي نطام برجلتا تدبيرينده ي بنده كالديم يرج تتج مرتب عوده قد بمررب اور تقرير ي مدير احتيار كرتے الى تقنير بريمروس كرك يجفت كرناغلا بالماح أس بات كويرا جائة تع كدان كيليك كوفى طول عركى دعاما تكلّاء قرمات كريداك اليامعالل يجس كاقيمله وحكاي طول عمر كى وعالما تكناميح يصرف موت تيس بلك تمام امور مقدري يريحى لوك اسياب احتياد كرت ين ست كرت ين وعابا كلت ين الرج افتري اور فتاء ك قلام على حكر عدوة يل الكن دعا مشروع يديدا كرام حيية في دعايا على على ہ ہلی نے منعنہیں کیالیکن طریقہ بتلادیا۔

، سوال: بعض احادیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے ساتھ عمر پڑھتی ہے تو اجل میے مقرر ہے؟

جواب: شرح عقائد میں ہے کہ اللہ تعالی کو پہلے علم تھا کہ اگر میمین طاعت نہ کرے تو اس کی عمر جالیس سال ہوگی لیکن اس کو معلوم تھا کہ عین طاعت کرے گااور اس کی عمر سر سال ہوگی ہے میں اس ذیاوت کی نسبت اس طاعت کی طرف اللہ کے علم اس ہوئی کہ اگر میطاعت نہ ہوتی تو بیزیادہ بھی نہ ہوتی ۔ الحاصل سر سال علم ہے مقرر تھی اس لئے کہ یہ جالیس سال کی عمر میں فلانی طاعت ضرور کرے گا۔ عمر میں زیادتی کی بہتر تو جیہ ہے ہے کہ اس کی زندگی میں خیر و ہرکت بڑھ جائے گی۔ مثلاً میں خیر و ہرکت بڑھ جائے گی۔ مثلاً ساٹھ سال کی عمر میں است کام کرے گاجس کے لئے سوسال درکار ہوتے ہیں۔

عقیدهنمبرا۲: ـ

قوله الله يَخُفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَبُلَ أَنْ يَخُلُقَهُمْ وَعَلِمَ ما هُمُ عَامِلُونَ قَبُلَ أَنْ يَخُلُقَهُمُ-

ترجمہ:۔اوراس پر مخلوق کو بیدا کرنے سے قبل کوئی چیز مخفی نہیں تھی ۔اور وہ مخلوق کو بیدا کرنے سے پہلے جانتا تھا کہ وہ کیاا عمال کریں گے۔

شرح: -روانف اور قدریہ کاعقیدہ ہے کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ کو کو کا کا اور ما یکون کا علم کوئی علم نہ تھا۔ مگران کا میدہ علط ہے، اس لئے کہ اللہ تعالی کو ما کان اور ما یکون کاعلم

ہے۔اس کاعلم ازنی اور ابدی ہے۔ جس طرح اس کی دیگر صفات از لی اور ابدی ہیں۔اللہ تعالی کاراشاد ہے۔

وَلَوْرُدُوْا لَعاَ دُوْا لِما نَهُوْا عَنْهُ (الانعام ۲۸۷) ترجمہ:۔ادراگر پجر بھیج جاویں تو پجر بھی دہی کام کریں جس سے منع کئے گئے تھے۔

الله کومعلوم ہے کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹائے جا کیں سے کیکن پھر بھی الله کے بیان پھر بھی الله کے بہلے نے بردی کہ لوٹائے گئے تو پھر وہی اعمال کریں ہے۔ ابھی اعمال کئے بیس الله کو پہلے ہے معلوم ہوا کہ الله کو پہلے ہے معلوم ہے کہ وہ پھر وہی اعمال کریں گے۔ معلوم ہوا کہ الله کو پہلے ہے معلوم ہے کہ عالمین کیا عمل کریں گے۔ ایک اور ارشاد ہے۔

وَلَوْعَلِمَ اللّهُ فِيهِمْ خَيْراً لَاسْمَعَهُمْ وَلُوْاَسْمَعَهُمْ لَتَوَلُّوا وَلُواَسْمَعَهُمْ لَتَوَلُّوا وَهُمْ مُعُرِضُونَ (الانفال ٢٣٣) ترجمه: اورا گرالله جانبان میں کھی بھلائی تو ان کوسنادیتا اورا گران کواب سنادے قضرور بھا گیں منہ پھیرکر۔

اس آیت ہے جمی معلوم ہوا کہ اللہ کو پہلے ہے کہ عاملین کیا عمل کریں گے مائیں گے انہیں ما نیں گے ۔الحاصل اس عقیدہ میں روافض اور قدریہ کارد ہے جن کا کہنا ہے کہ گلیق اور ایجاد ہے قبل اللہ بچھ بھی نہیں جانے۔

عقيده نمبر٢٢: \_

قوله :وَأَمَرَهُمُ بِطاعَتِهِ وَنَهاهُمْ عَنُ مَعْصِيَتِهِ

النَّا عَرَضْنَا الْآمَانَةَ عَلَىٰ السَّمُوٰتِ وَالْآرْضِ وَاللَّحِيَّالِ قَالَيْنَ أَنْ يَحْمِلُنَهَا وَأَشْفَقَى مِنْهَا وَحَمَلَها الْلاِتُسَانُ اللَّهُ كَانَ ظَلُوْماً جَهُولًا (الاحزاب ٢٣٧)

> سرجمہ: الور شل قے جو بتائے جس اور آوی سوایتی بتدگی کو۔ النبال کی تعلق کا مقصد عمادت ہے ایک اور الرشاد ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَا ةَ لِيَبُلُوكُمُ اَيُّكُمُ أَحُسَنُ عَمَلا (الملك ٢٠)

ترجمہ: جس نے بنایا مرنا اور جینا تا کہتم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے

کام-

تخابق کا مقصد عبادت اور نیک عمل ہوا۔ پھر یہ بھی واضح ہے کہ شارع حقیقی اللہ عندی مقصد عبادت اور نیک عمل ہوا۔ پھر یہ بھی واضح ہے کہ شارع حقیقی اللہ عبادت کے تمام طریقے اس کی طرف ہے ہوں گے گویا اوامر ونو ابی کی پابندی عبادت کے تمام طریقے اس کی طرف ہے کوئی عبادت ایجا ونہیں کرسکتا۔ انسان کی سے سے عبادت سامنے آئیگی۔ اپنی طرف ہے کوئی عبادت ایجا ونہیں کرسکتا۔ انسان کی تخلیق بے کارنہیں فرمایا۔

أَفَحَسِبْتُم أَنَّمَا خَلَقُنا كُمُ عَبَثاً (مؤمنون 10/1) ترجمہ: موکیاتم خیال رکھتے ہوکہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو۔

اس عقیدہ اور گزشتہ عقیدہ میں دوباتوں کا ذکر ہے خلق اور امر۔ اول تخلیق کی پھر امر کر کے مکلف بنایا۔ ان دونوں باتوں کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ''اَلاَ لَ۔ اَلْحَلُقُ وَالْاَمُرُ (الاعراف ۵۲۷)

ترجمه: س لوای کا کام ہے بیدا کرنا اور حکم فرمانا۔

امرعام ہےخواہ تکوین ہویا تشریعی ، دونوں امردں کا مقصد انسان اور دیگر مخلوق کو اپنے کنٹرول میں رکھنا ہے۔

عقيده نمبر١٢:\_

قوله: وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُرِئ بِتَقُدِيْرَهُ وَمَشِيِّتِهِ وَمَشِيَّتُهُ تَنُفَذُ

لا مَسْيَة لِلْعِبَادِ إِلَّا ما شاءً لَهُمْ فَما شاءً لَهُمْ كَانَ وَما لَمُ يَشاأَ لَمْ يَكُنُ-

ترجہ:۔اور ہر چیزاس کی تقدیر اور مشیت کے مطابق مصروف عمل ہے اور اللہ ان اس کی مشیت نافذ ہوکر رہے گی۔ بندول کی کوئی مشیت نہیں گرجواللہ ان کے مشیت نافذ ہوکر رہے گا وروہ جونہ کے لئے جا ہے وہ ہوکر رہے گا اوروہ جونہ جا ہے نہوگا۔

شرح: ۔ جب تخلیق وتقدیر دونوں اللہ کی طرف سے ہیں تو قیامت تک جوہوگا اس کی بنائی ہوئی تقدیر کے مطابق ہوگا۔اللہ نے جو تقدیر بنائی ہوئی تقدیر بنائی ہوئی تقدیر بنائی ہوئی تقدیر بنائی ہوئی تقدیر بن کوئی تبدیلی ہوئی تقدیر اسکتا۔انبان بھی تقدیر بی بنا تا ہے تد بیر بن کرتا ہے لیکن اس کی بنائی ہوئی تقدیر ادر تد بیر بھی پایہ شکیل کوئیس پنجی اور بھی اس بیل کوئی تبدیلی کردیتا ہے کیونکہ تقدیر بنانے اور پھرال میں صرف اپنی مشیت نافذ کرنے کیلئے وسیع علم اور عظیم قدرت کی ضرورت ہاور میں صرف اپنی ہی مشیت نافذ کرنے کیلئے وسیع علم اور عظیم قدرت کی ضرورت ہاور میں صرف اپنی ہی مشیت نافذ کرنے کیلئے وسیع علم اور عظیم قدرت کی ضرورت ہاوا لیے یا کسی کی مرضی چلے تو پھر تقدیر بنانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اس کی بنائی ہوئی تقدیر میں کوئی تقدیر کی سائی ہوئی تقدیر میں اور فوائد ہیں اس کو وہی علیم اور خبیر جانتا ہے البتہ پکھ نہ کھ دا تقیت کے میں جو تکسیس اور فوائد ہیں اس کو وہی علیم اور خبیر جانتا ہے البتہ پکھ نہ کھ دا تقیت کے میں تائہ البالذ کا سمحمنا ضروری ہے۔

الله تعالیٰ نے کا نتات پیدا کر کے سبب اور مسبب کا سلسلہ چالو فر مایا دومری طرف انسان کو ارادہ ،اختیار اور عقل کا مالک بتایا ۔عقل ہر انسان پر پہلا حاکم ؟ بعد میں دوسرا حاکم وتی کو بنایا۔انسان اگر اپنے اختیار،ارادہ اور عمل کی وجہ سے یہ سوچنا شروع کردے کہ ہوگا جو میں کروں گا تو یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت عالی فرماتے ہیں ''عَرَفُتُ دَبَّتُی بِفَسَنْحِ الْعَزَائِمِ " میں اللّٰدُواس سے پہانا کہ میرے عزائم پایہ محکیل تک نہیں ویجنے۔اللّٰدوہی خالق اور مالک ہے۔اس کوا پی مملوک میں ہرطر ح کے تصرف کا حق حاصل ہے اس لئے پوری کا نتات کو تقدیری ، تدبیری ، تکوینی اور تشریعی نظام میں باندھ رکھا ہے۔اگر ایسا نہ ہوتا تو کب سے یہ دنیا انسانوں کی ایک دوسرے کے خلاف تدبیروں سے زیر وز بر ہوچی ہوتی۔ہر ملک دوسرے ملک کے دوسرے ملک کے فلاف تدبیروں سے زیر وز بر ہوچی ہوتی۔ہر ملک دوسرے ملک کے فلاف ہے کوئی فرد کی کو برداشت نہیں کرتا۔ہر ایک خود کو واحد لاشریک ہجھتا ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملکوں کی اور لوگوں کی ایک دوسرے کے خلاف تدبیریں لئام ہور ہی ہیں اس کی وجہ صرف بہی ہے کہ اللّٰہ کی مشیت کا راج ہے۔ارشاد باری تعالی ہے۔

وَما تَسْا وَنُ اِلّا اَنُ يَسْاءَ اللّهُ (الدهر ٢٠٠) ترجمہ: اورتم نہیں چاہو گے گرجو چاہاللہ وَما تَسْا وُنَ اِلّا اَنُ يَسْاءَ اللّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (التكوير ٢٩٠) ترجمہ: اورتم جمی چاہو كہ چاہ اللّه مارے جہاں كاما لك۔ ارثاد ہے: وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ ما فَعَلُوهُ (الانعام ١١١١) ترجمہ: اورا گرتیرارب چاہتا تو وہ لوگ بیكام نہ كرتے۔ ارثاد ہے: فَعَمَن يُردِ الله مُ اَنْ يَهْدِيّهُ يَشَرَحُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلاَمِ

(الانعام ١٢٥)

ترجمہ سوجس کواللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو کھول دیتا ہے اس کے سینہ کوواسطے تبول کرنے اسلام کے۔

ارثاوے: مَن يَشَأَاللَّهُ يُضُلِلُهُ وَمَنْ يَشَأَ يَجُعَلُهُ عَلَىٰ صِراَطٍ مُسْتَقِيْم (الانعام ٣٩/)

ترجمہ: جس کو چاہاللہ گراہ کرے اور جس کو چاہ ڈال دے سیدھی راہ پر۔
ان تمام آیات ہے معلوم ہوا کہ صرف اس کی مشیت کا رائ ہے۔ ان لوگول کی
بات غلط ہے جو کہتے ہیں کہ کفار سے اللہ ایمان چاہتا ہے اور کفار ایمان ہیں
لاتے۔اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ کفار کی مشیت اللہ کی مشیت پرغالب آگی حالانکہ یہ
قطعی نصوص کے خلاف ہے۔

سوال: سب کھواللہ کی مشیت سے ہے تو اس میں کفر ، فسق اور دیگر تمام معاصی ہمی واخل ہیں تو کیا اللہ کفر وشرک اور معاصی پر راضی ہے علاوہ ازیں لوگوں کو جزاوس اللہ کفر وشرک اور معاصی بر راضی ہے علاوہ ازیں لوگوں کو جزاوس اللہ کفار نے اپنے شرک اور کفر کے جواز کے لئے اللہ مشیت کا حوالہ دیا ہے کہتے ہیں ؟

سَيَقُولُ الَّذِيْنَ اَشُرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اَشُرَكُناً وَلَا البَاءُ نا (الانعام/۱۳۸)

ترجمہ: اب کہیں گے مشرک اگر اللہ جاہتا تو شرک نہ کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادے۔

اليك الوراآية تاسي

وَقَا لَوْا لَوْ سَلَاءَ الرَّحَيْنَ مَا عَيَلْمَاهُمْ (الرَحُوعَ مَ ٣٠) ترجم الدركية ين كراكر عليمار من قيم من يحال كور جواب : الشريعالي كفر شرك الورد كرم حامى كارتكاب يردانتي ين الدشاد

<u>~</u>

وَلاَ سَرَّصَى لِعِياَدِهِ اللَّكُفَّرَ (اللرّمرم) مَرَحهة الوريت مَنْ اللهِ السّمَال كِمَا السّمِينُون كالمنظر عومًا ـ

كقروش كالورمطاسي كاوجودان كي متيت اور كوي عم كتحت ساال كاوجود مرادالی ہے کی السّراحی سے السّراحی ہوتے كى حشيت سالسال كرماتهم قائم عن الكهالشكى قفاء بالكه تقفى \_قفاء ال كالحكوى فيطله بالورمقعى معاصى عونا النبان كالراد سااور القتياس يحس على كسب التماتي كا وقل ہے اللہ محمر اللور تحليق كے الل كو يدا كرتے اللہ رضایا القستاء ایمان ہے اور رضا یا مقعی سمی گفرین جاتا ہے۔مثلاً رضایا لکھر کھر جومقعى بال يرمطا كقرب يتده كا كقرالشكي قفاب اوريتده كالمقطى توقفاء كيطاظ عليم العالق ساور مقعى موت كلاظ ساس مرمضا كقر بري بي يات كالسمامي كافاكمه كيابية ال كاجواب يه يكرير ي كالتن س يعتار قوالسور كسيس يين حن كورف الشيطات إلى يعض كسيس الشروا ليعللاء على جلات ين مثلة الشك صفات كي هو مس ين رحمت والى الور تحقي والى يو دوتون كمنظام

ہونے چاہیے مثلاً جنت اور دوز تے ،ای طرح کافر اور مسلمان ، نیکی اور بری \_ کفری

وجہ ہے جہاد شروع ہوتا ہے اس میں غلاموں کا فاکدہ الگ ، پھر کفارات میں غلاموں کا فاکدہ الگ ، پھر کفارات میں غلاموں کا فاکدہ الگ ، پھر کفارات میں غلاموں ان کوآڑاد کرتا ،ان سے خدمت لیما تمام فواکد ہیں جہاد کی وجہ سے دنیا کے ہر ملک میں

تین تم کی افواج ہیں ہری ، بحری اور فضائی ۔ ان کاروز گاراور رزق ای میں ہے چوری کی وجہ سے چوکیدار دیٹائر من کی وجہ سے چوکیدار کارزق مقرر ہے چوری ہوگی یا نہ ہوگی کیکن چوکیدار دیٹائر من سکی ہو جود ہیں ۔ پولیس کا محکہ علی باقاعدہ تخواہ لیتا ہے ۔ اس طرح تمام معاصی کے وجود ہیں ۔ پولیس کا محکہ عدالت کا نظام ، تضاء کا نظام ، محکہ احتساب ، نظام حکومت وغیرہ سب کارزق ای میں ہے ۔ حوادث ، ایک میڈنٹ اور بیار یوں کے وجود کی وجہ سے میڈ یکل کالح ، بہیتال ، خواکٹر زاور دوا ساز فیکٹریاں ، دوائیوں کی دوکا نیس ، میڈ یکل ریپ ، ٹرانبیورٹ وغیرہ سب کاروزگاراور رزق ای میں ہے

رہا یہ سوال کہ جب سب پھواللہ کی مشیت سے ہے جس میں کفر اور شرک بھی واضل ہے تو کفار نے جب کفر اور شرک کی نسبت اللہ کی طرف کی کہ جمارا کفر وشرک اللہ کی مشیت سے ہے تو اللہ تعالی نے ان کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے آلاً کی مشیت سے ہے تو اللہ تعالی نے ان کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے آلاً کی خو کہ میں ہے آلا کے شعرہ کی ہے تو اللہ تعالی نے ان کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے آلاً کی خو کہ میں ہے آلے کی مشیت سے ہے تو اللہ تعالی نے ان کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے اللہ کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے اللہ کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے اِللہ کی تو دید کیوں کی کہ ' اِن کی تر دید کیوں کی کہ ' اِن کھ سے اِللہ کی کے ' اُن کھ سے اُللہ کی کہ ' اِن کھ سے کی کہ ' اِن کھ سے کی مشید کے گھوں کی کہ ' اِن کھ سے کی کہ کی کہ کی کہ کی کہ کی کہ کو کی کہ کی کہ کی کہ کی کے کہ کی کے کی کی کہ کی کر دید کی کی کہ کی کہ کی کہ کے کہ کی کہ کر دید کی کی کہ کی کی کر دید کی کی کہ کر دید کی کہ کی کر دید کی کی کہ کی کہ کی کہ کی کی کر دید کی کی کی کر دید کی کہ کی کر دید کی کی کر دید کی کر دید کی کر دید کی کر دید کی کی کر دید کی کے کہ کر دید کی کر دید کر دید کی کر دید کر دید کر دید کی کر دید کی کر دید کر د

جواب: الله کی مشیت کی دوسمیں ہیں تکوینی اور تشریحی ، دنیا ہیں کفر وشرک اور دیگر معاصی تکوینی مشیت کے تابع ہیں تشریعی مشیت میں کفر وشرک تابیندیدہ ہے "وَلاَ یَرْضیٰ لِعِباً دِهِ الْکَفْرَ" وہ این بندوں کے لئے کفر پیند ہیں کرتا۔ کفر وشرک الله کی قضاء ہے جو تکوینی فیصلہ ہے اور کفار کا کفر وشرک کا ارتکاب مقصی ہے جو

تو یسی امری خلاف درزی ہے تو کفار نے تشریعی امرکوتکوینی امر پر قیاس کیا ہے جو کہ غلط ہے۔ابن الجوزیؓ فرماتے ہیں۔

فَعلىٰ العبدِ إتباعُ الاسرِ ولَيسَ لهُ أن يتعلَّلَ بالمَشيَّةِ بعدَ ورودِالامر-

بندہ کو جا ہے کہ تشریعی امر کا اتباع کرے تشریعی امر کے بعد تکوین امر کا سہارالینا سے نہیں۔

جواب دوم: لَـوْشـاً ءَ الـله ما أَشُرَكُوا ايك تَ كلمه بِكِين كفارني اس ہے باطل کا ارادہ کیا ہے اس کلام کا مدلول صحیح ہے لیکن ان کی غرض فاسد تھی ۔ان کی غرض اینے کفروشرک کوجواز فراہم کرنا تھا۔امام قرطبیؓ فرماتے ہیں کفار کا قول 'وَلَهِ شاءَ الرَّحُه من ما عَبَدْ ناهُمُ " استهزاك طور برتقاو طذاتهم كلمة حق اريد بها الباطل اس لت الله في ان حقول كى ترويدكى ساً لَهُمَ بذاَلِكَ مِنْ عِلْم -تیسراجواب بیہ کدا گر کفار کا قول درست ہوجائے تو تکذیب رسل لازم آئے الله في رسول كيول بيع ،انسان كوشريعت كا مكلف كيول بنايا ارسال رسل اورانزال کتب ہے فائدہ ہوجائے گا۔الحاصل ان کا قول شریعت کےمعارض ہے کفر وشرك اختياري افعال بين ان مين تقذير كاحواله بهي صحيح نهين يحضرت عمره جب ايك چورکا ہاتھ کا منے لگے تو چورنے تقدیر کا سہار الینا جا ہا۔ تو حضرت عمر نے فر مایا: وَ انسا أَقُطعُ يدكَ بِقَضاً ءِ اللهِ وَقَدْرِهِ" كمين بَعِي آبِ كالم تَصاللُكَ قضاءاور قدركي دجہ سے کا شاہوں <sub>۔</sub>

لطفہ: ایک آدمی نے کسی کے مجبور کے درخت سے مجبور میں چوری کیں۔ مالک نے اس کے کہا کہ چوری کیوں کرتے ہو؟ چور نے کہا یہ میری قسمت میں تھی ۔ مالک نے اس پر ڈیڈ سے برسانے شروع کر دیے ، چور نے کہا یہ کیوں؟ مالک نے کہا کہ یہی تیری ترش تسب ہے۔ وہب ابن مدید تقدیر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے تقدیر کے بارے میں فررکیا تو جران ہوا کہ میں نے دیکھا برے بر میں علاء تقدیر کے بارے میں کفتا و جران ہوا کہ میں نے دیکھا برے بر میں کفتا و جران ہوا کہ میں نے دیکھا برے بر میں کفتا و جران ہوا کہ میں نے دیکھا برے بر میں کفتا و جران ہوا کہ میں نے دیکھا برے بر میں کفتا و جران ہوا کہ میں کے ایرے میں کفتا و جود میں اللہ کی حکمت ہے اور رضا نہیں ۔ مریض کڑوی دوا کھانے سے راضی نہیں وجود میں اللہ کی حکمت ہے اور رضا نہیں ۔ مریض کڑوی دوا کھانے سے راضی نہیں ہوتا لیکن اس میں حکمت ہے کہ صحت ملے گی ۔ اس طرح اللہ بھی کفروشرک پر راضی نہیں کین حکمت ہے کہ صحت ملے گی ۔ اس طرح اللہ بھی کفروشرک پر راضی نہیں کئین حکمتوں کی وجہ سے ان کو بندہ کے کسب پر بیدا فرماتے ہیں ۔

سوال: مدیث میں ہے کہ إِنَّ أدم جَجَّ سوسیٰ ای غلبهٔ بِالحُجَةِ موی علیا الله علیٰ اَسُرِ قَدْ کَتَبهٔ علیا الله کے سوال پرآدم علیا السلام نے فرمایا " اَتَلُو مُنِی علیٰ اَسُرِ قَدْ کَتَبهٔ الله معلی قَبُلَ اَنُ اُ خُلَقَ بِاربعین عاماً"۔ آپ مجھایک ایی بات پر ملامت کرتے ہیں جومیری تقدیم میری تخلیق سے جا لیس سال پہلے لکھا تھا۔

جواب: آدم علیہ السلام کا احتجاج اپنے گناہ پر نہ تھا موی علیہ السلام نے ملامت کی کہ آپ کی وجہ سے آپ کی اولاد جنت سے نکل آئی اور مصیبت میں پھنس گئے احتجاج مصیبت بی اولاد جنت سے نکل آئی اور مصیبت تقدیری بات ہے احتجاج مصیبت تقدیری بات ہے مصیبت نو مصیبت تقدیری بات ہے مصیبتوں میں تقدیری حوالہ محیج نہیں۔

#### عقيده نمبر٢٠: \_

قوله: يَهْدِى مَنْ يَشَاءُ وَيَعُصِمُ وَيُعَافِى فَضُلاً وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيُعَلِّمُ مَنْ عَدَلاً - يَشَاءُ وَيُخُذِلُ وَيَبُتَلِى عَدَلاً -

ترجمہ:۔وہ جس کوچا ہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اور مصیبت دور کرتا ہے اور عدل کی دور کرتا ہے اور عدل کی دور کرتا ہے این میں ڈال دیتا ہے۔ دور کرتا ہے۔ دور میں ڈال دیتا ہے۔ دور امتحان میں ڈال دیتا ہے۔

شرح: ۔ اس عقیدہ میں معتزلہ کے اس قول کی تردید ہے کہ اللہ پرواجب ہے

کہ ایسا کام کر ہے جو بندہ کے تن میں اصلح اور مفید ہو حالا تکہ اللہ پرکوئی چیز واجب نہیں

وہ جس کو چاہے ہم ایت دے ، جس کو چاہے گراہ کر ہے۔ اس ہم ایت اور گراہی سے

مراد خلق ہم ایت و گراہی ہے کیونکہ خالق صرف اللہ ہے ہم ایت اور گراہی کی نسبت بھی

غیر اللہ کی طرف بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ہم ایت کی نسبت بطور سبب کے جازاً حضور تا ہے کی طرف ہوئی ہے۔

طرف ہوئی ہے۔

وَإِنَّكُ لَتَهُدِى إِلَىٰ صِراَطٍ مُسُتَقِيمٍ (شوریٰ ۲۰۰) ترجمہ: بے ثک توسمجما تا ہے سیر حمی راہ۔ إِنَّ هذاَ الْقُرُاْنَ يَهُدِى لِلَّتِى هِى اَقُومُ (بنى اسرائيل ۹۰) ترجمہ: بيقرآن بتلاتا ہے وہ راہ جوسب سے سیر حمی ہے۔ ترجمہ: بیقرآن بتلاتا ہے وہ راہ جوسب سے سیر حمی ہے۔ ترجمہ: سیر آن بتلاتا ہے وہ راہ جوسب سے سیر حمی ہے۔ ترجمہ: سیر آن بنات مجاز اشیطان کی طرف ہوتی ہے۔ آئ غے ویے نئھ م (الحجرره) ترجمہ:۔اور راہ سے کھودوں گا۔ بتوں کی طرف بھی اصلال کی نبیت ہوتی ہے۔ رَبِّ اِنْھُنَّ اَضَلَالَ کَنبیت ہوتی ہے۔ رَبِّ اِنْھُنَّ اَضَلَانَ کَنِیْراً مِنَ النَّاسِ (ابراہیم ۳۹۸) ہوتی ہے۔ رَبِّ اِنْھُنَّ اَضَلَانَ کَنِیْراً مِنَ النَّاسِ (ابراہیم ۳۹۸) ترجمہ:اے ربانہوں نے گراہ کیا بہت لوگوں کو۔

اگراللہ پراسلے للعبد واجب ہوتا تو دنیا میں فقیراور کافرکو پیدانہ کرتے فقیر دنیا میں معذب ہے اور کافرآ خرت میں معذب ہے ان کے لئے تو عدم اسلح تھا کہ سرے سے معذب ہے اور کافرآ خرت میں معذب ہے ان کے لئے تو عدم اسلح تھا کہ سرے کے پیدا ہی نہ ہوتے ۔ اور نہ اللہ کوکسی پر احسان جتلانے کی ضرورت تھی ۔ کیونکہ جس کو پیدا ہی نہ ہوتے ۔ اور نہ اللہ کوکسی پر احسان جتلانے میں اسلح تھا۔ حالانکہ اللہ ایک دینے پر اپنا احسان جتلاتے ہیں

بَلِ اللهُ يَمُنُ عَلَيْكُمُ أَنُ هَدَاكُمُ لِلْإِيْمانِ (الْحِرات ١٤) ترجمه: بلكهالله مراحان ركفتا م كهاس في كوراه دى ايمان كا-

ای طرح موی علیه السلام پراحسان فرعون پراحسان سے زیادہ نہ ہوتا، اس لئے کہ ہرایک کے ساتھ ای کے مطابق احسان ہوتا۔ پھر تو عصمت، تو فیق، کشادگی اور تکالیف دور کرنے کے لئے سوال کی حاجت نہ رہتی کوئی تکلیف کسی پرلاتے تو اس کے حق میں فساد ہوتا ہے۔ اس کا ترک اللہ پر واجب ہوتا۔ اللہ پرکوئی چیز واجب نہیں وجوب کے لئے تو اللہ کے او پرایک اور شارع ہوتا چا ہے لاشارع علی الشارع اللہ یرکوئی شارع نہیں۔

وَيُعافِي فضلاً: الله معيبتول كوا بي فضل مدوركرت من كى كا كوئى استحقاق نبيل كى كومصيبت ميں گرفاركرنا، ياكسى سے توفیق چيناس كاعدل

ہے۔الیاصل تمام امور کا منبع اس کافضل یا عدل ہے۔فضل اور عدل کی وجہ سے دہ مجبور نہیں ہوسکتا لہٰذاللّٰہ پر کوئی چیز واجب نہیں۔

### عقيده نمبر ٢٥: \_

قوله: وَكُلُّهُمُ يَتَقَلَّبُونَ فِي مَشِيَّتِهِ بَيْنَ فَضَلِهِ وَعَدَلِهِ۔ ترجمہ: اورسب لوگ الله کی مثیت کے مطابق فضل اور عدل کے دائروں میں تیرد ہے ہیں۔

شران : \_ امام طحاویؒ نے قدر کے مسائل کو یکجا بیان نہیں کیا بلکہ جا بجا بیان کیا ہے۔ ہم اس کیا بلکہ جا بجا بیان کیا ہے تمام امور اللہ تعالی اپنی مشیت کے مطابق فضل اور عدل سے کرتے ہیں \_ارشاد

هُوَالَّذِی خَلَقَکُمُ فَمِنْکُمُ کَافِرٌ وَمِنْکُمُ مُؤُمِنٌ (التفائن ۱۷) ترجمہ: - وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر کوئی تم میں منکر ہے اور کوئی تم میں ایماندار۔

کی کوایمان دینااس کافضل ہے اور کی کوکا فربنانا اس کاعدل ہے۔ اللہ جو کچھ کرتا ہے وہ فضل یاعدل ہے۔ اس کوظلم نہیں کہد سکتے۔ اپنی مخلوق میں ہرفتم کے تصرف کاحق رکھتا ہے۔ فضل کامعنی ہے بغیر استحقاق کے کوئی چیز عطا کرنا۔ جب بات فضل کاحق رکھتا ہے۔ فضل کامعنی ہے بغیر استحقاق کے کوئی چیز عطا کرنا۔ جب بات فضل اور عدل کی دعا نہیں مانگی اور عدل کی دعا نہیں مانگی عدل کی موئی تو اللہ سے صرف اس کا فضل مانگنا جا ہے عدل کی دعا نہیں مانگی جا سے اس کا فرینانا اور گھراہ کرنا اس کا عدل ہے بعض لوگ تا سمجی اور جہالت کی جا سے اس کا کے کہا فرینانا اور گھراہ کرنا اس کا عدل ہے بعض لوگ تا سمجی اور جہالت کی

وجہ سے اللہ سے عدل ما تکتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ بندوں کی طرح عادل ہے ۔ اللہ اور بندوں کے عدل میں فرق ہے اگر اللہ تعالی قیامت کے دن عدل شروع کردے تو یقینا ایک آ دمی بھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ اس لئے کہ اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں شکر ادا کر نامشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ایمان لا نا اور نیک اعمال کر نااللہ کا شکر یہا واکر نامشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ایمان لا نا اور نیک اعمال کر نااللہ کا شکر یہا واکر نامے۔

### عقیده نمبر۲۷: ـ

قوله: وَهُوَ مُتَعالِ عَنِ الأَضْدَادِ والأَندادِ ترجمه:-اوروه بلندوبالاجائياندادادراضدادے-

شرے: ۔ اضداد ضد کی جمع ہے خالف ، معارض ، مقابل اور مثل کو کہتے ہیں۔
انداد ند کی جمع ہے مثل اور نظیر کو کہتے ہیں ۔ اللہ کا کوئی مقابل اور مثل نہیں ۔ جو جا ہے گا
وہ ہوگا ، جو نہ جا ہے گا وہ نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ سب اس کی مخلوق ہے ۔ مخلوق میں کس
کی مجال ہے کہ اس کا مقابل ہے یا اس کی ہمسری کرے کیا یدی کیا بدی کا شور بہ!
ارشاد باری ہے۔

وَلَمْ يَكُنُ لَهُ كُفُواً اَحَدُّ (الاخلاص ٣٠) ترجمہ: اور بیں ہے اس کے جوڑ کا کوئی ۔ اس لئے ارشاد ہے ۔ فَلاَ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْداَداً (البقره ٢٢٧) ترجمہ: ۔ سونہ شہراؤ کسی کواللہ کے مقابل ۔ اس کاشریک اور بمسر کوئی نہیں البذا کسی غیر اللہ کواس کاشریک بنانے کی کوشش نہ

کردیاس عقیدہ میں معنز لہ کا رد ہے، ان کا کہنا ہے کہ بندہ اپنا فعل کا خود خالق ہے۔

جب غیر اللہ نہ اس کی ضد ہے نہ ندتو کیے اللہ کی طرح خالق بن سکتا ہے۔ اگر بالفرض

کوئی مخالف اور مشل ہوتا تو ضرور کچھ نہ کچھ مخالفت کرتا معاملہ بگڑ جاتا ، کیونکہ دو ہووں

کی مخالفت اور جھ کڑے میں چھوٹے مفت میں پس جاتے ہیں۔

عقيره تمبر ١٤٠.

قوله: لا رأد لقضائه ولا سُعَقَّبَ لِحُكْمِهِ وَلاَ عَالِبَ لِامْرِهِ ترجمه: كوئى اس كے فيصلہ كوٹا لئے والا نہيں اور كوئى اس كے حكم كومؤخر كرنے والانہيں۔ اور كوئى اس كے حكم برغالب آنے والانہيں۔

مشر آ: ۔ اللہ واحد اور قہار ہے عظیم قدرتوں کا مالک ہے ، دنیا کی کوئی طاقت
اس کے تکویئ علم اور فیصلہ کوایک لحد کے لئے ندٹال سکتی ہے نہ ہو خرکر سکتی ہے۔ نہ کوئی
اس کے امر پرغالب آسکتا ہے۔ سب پچھاس کے فیصلوں کے مطابق ہوتا ہے۔ دنیا
میں وشمن ممالک اور ایک دوسرے کے مخالف کتنے منصوبے بناتے ہیں ۔لیکن اوپ
سے اللہ کا ایک فیصلہ ہوتا ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا ، اور نہ مقررہ وقت سے مؤخر
کرسکتا ہے۔لوگ اس کے تشریعی عظم کوٹال دیتے ہیں بھی مؤخر کردیتے ہیں لیکن اس
کی رجع بھی بالآخر تکویئی عظم کی طرف ہوتی ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں اور طاقتوں
کی رجع بھی بالآخر تکویئی عظم کی طرف ہوتی ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی کے کہاللہ کے
کے فیصلوں کولوگ ٹال دیتے ہیں حکومت ان کا پچھنیس بگاڑ سکتی۔ اس لئے کہاللہ کے
کے فیصلوں کولوگ ٹال دیتے ہیں حکومت ان کا پچھنیس بگاڑ سکتی۔ اس لئے کہاللہ کے

ہا سواسب عاجز اور ہے بس ہیں ۔ بظاہر کتنے مضبوط اور منصوبہ بند ہوں کیکن نظام کو کا مساور کی مساور کا میں ہیں کے سکتے۔ ممل طور پر کنٹرول میں نہیں لے سکتے۔

عقیده نمبر ۲۸: ـ

قوله: المَنَا بِذَالِكَ كُلِّهِ وَأَيُقِنَا أَنَّ كُلًا مِنُ عِنْدِهِ ترجمہ: ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ سب پچھاس کی طرف ہے ہے۔

شرح: ایمان کی بحث آگے چل کرآئے گی ۔ ایقان استقر ارکو کہتے ہیں 'نیقن السماءُ فی الْحَوْضِ '' پانی جب حض میں استقر ارپکڑ لے۔ کالا پر توین بدل ہم مضاف الیہ سے ۔ عبارت یوں ہوگ' کُ لُ کائین سُخدِث مِن عِند اللهِ '' بر محدث کا وجود اللہ کی طرف سے ہے یعنی اللہ کی قضاء ، قدر ، ارادہ ، مثیبت اور تکوین سے ہارشادہ ہوگر سامنے آگئے سے ہارشادہ ہوگر سامنے آگئے ہیں اس طرح تمام تکو بی احکام مدل ہوگر سامنے آگئے ہیں اس طرح تمام تکو بی احکامات اپ فوائد اور حکمتوں کے ساتھ دن بدن ظہور پذیر مورے ہیں یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں ۔ تمام تکو بی وتشریعی احکامات کو مانے کے بعد یقین رکھنا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں کونکہ وہ ہرھی کا موجد بھی ہو اور شار گ

عقیدهنمبر۲۹: \_

قوله: وَإِنَّ مُحَمَّداً عَبُدُهُ الْمُصْطَفِىٰ وَنَبِيُّهُ الْمُجُتَبِيٰ وَرَسُولُهُ

الُمُرُ تَضیٰ۔ ترجمہ:۔اور محمد اللہ کے برگزیدہ بندے بنتخب رسول اور پسندیدہ رسول بیں۔ بیں۔

شرح: - إنَّ بمزه ككره كساته بالكاعطف"إن السلسة واحِدُلاشريك كن بهره كساته بول المعمول تقاء عبارت يول بهوكا "نَقُول فِي وَاحِدُلاشريك كن الله واحِدُلا شريك له وَإنَّ مُحَمَّداً عَبُدُه الاجتباء تَوْجِيبُدِ الله واجداً الله واجداً شريك له وَإنَّ مُحَمَّداً عَبُدُه الاجتباء الاصطفاء ، الارتفاء سب قريب المعنى بين اس عقيده مين اس بات كا ذكر به كه رسالت اور نبوت الله كي طرف سے عطيه اور عهده به وبی چیز به كري بين محنت اور كسب وغيره سے حاصل نبين به وتى بلكه الله جس كوجا به بندول مين سي منتخب كر ليے اور كسب وغيره سے حاصل نبين به وتى بلكه الله جس كوجا به بندول مين سي منتخب كر ليے جي ارتباء مين ارشاد ہے۔

اَللهٔ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسالَتَهُ (الانعام/۱۲۳) ترجمہ:الله خوب جانتا ہے اسموقع کوکہ جہاں بھیجا پنا پیغام۔ ارشاد ہے۔

الله يَصُطَفِي مِنَ الْمَلَا ثِكَةِ رُسُلاً وَمِنَ النَّاسِ (الحج/20) ترجمہ: الله چهانث لیما ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آومیوں میں۔

جسطرح آدمی بازار میں کوئی کھل خرید تا ہے تو خوب اچھی طرح جمانی کر کے کسی ایک دانہ وغیرہ کا انتخاب کرلیتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں میں انبیاء کرام کو منتخب کرتا ہے۔ انبیاء کرام خالق اور مخلوق کے مابین واسطہ ہیں ان میں است روحانی
کمالات وانوارات ہوتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ قریبی تعلق ہوتا ہے۔ ان کاباطن انا
پاک ہوتا ہے کہ ان پروتی اتر تی ہے۔ ان کی تربیت اللہ فرماتے ہیں۔ دوسری طرف
ان کا تعلق مخلوق کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مخلوق ان سے استفادہ کرتی
ہے۔ انسانوں کوتمام عقائد اور ااعمال انہی کے واسطے سے ملتے ہیں۔ اس لئے اس واسطہ کا ذکر ہور ہا ہے۔ اس آخری امت کا واسطہ اور اللہ کے ساتھ مخلوق کو طان واسطہ کا ذکر ہور ہا ہے۔ اس آخری امت کا واسطہ اور اللہ کے ساتھ مخلوق کو طان واسطہ کا ذکر ہور ہا ہے۔ اس آخری امت کا واسطہ اور اللہ کے ساتھ مخلوق کو طان واسطہ کا ذکر ہور ہا ہے۔ اس آخری امت کا واسطہ اور اللہ کے ساتھ مخلوق کو طان واسطہ کا ذکر ہور ہا ہے۔ اس آخری امت کا واسطہ اور اللہ کے ساتھ مخلوق کو طان ۔

عبدیت ایک اعلیٰ مقام ہے بلکہ عبدیت میں اضافہ کے ساتھ بندہ کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔عبدیت سے کوئی نکل نہیں سکتا۔فرشتوں کے بارے میں آتا ہے۔بَلْ عِباً ذَّهُ مُكْرَمُ وُنَ (الانبیاء ۲۷۷)

ترجمہ: بلکہوہ بندے ہیں جن کوعزت دی گئی ہے۔

الله تعالی نے اشرف مقامات میں نی تعلیق کا ذکر عبد کے اسم کے ساتھ کیا ہے۔ اسراء کے موقع پر فرمایا۔

سُبُحنَ الَّذِی اَسُریٰ بِعَبُدِهِ (بنی اسرائیل ۱۱) ترجمہ:پاک ذات ہے جو کے گیاا ہے بندے کو۔ فرمایا وَاَنَّهٔ لَمَّا قَامَ عَبُدُ اللهِ (الجن / ۱۹) ترجمہ:اور بیرکہ جب کھڑا ہوا اللہ کا ہندہ۔ معراج كے موقع پر فرمايا - فَأَوْ حَيْ إلَىٰ عَبُدِهِ مِأَوْ حَيْ (الْجُمْمُ) ترجمہ: پر حَمْ بھيجا الله نے اپنے بندے پر جو بھیجا۔

فرمايا وَإِنْ كُنتُمُ فِي رَيْبِ مِمّا نَزُّلْنا عَلَىٰ عَبُدِنا

عبدیت کے ساتھ بندہ دنیا و آخرت میں تقدم حاصل کرتا ہے۔ حضو ملا تھے بی بھی ہیں اور رسول بھی۔ نبی وہ ہوتا ہے جس کی طرف فرشتہ و کی لاتا ہے، دل میں الہام ہوتا ہے، رؤیاء صالحہ کے ساتھ خبر دار کیا جاتا ہے۔ رسول افضل ہوتا ہے ایک خاص و تی کے ساتھ جو و تی نبوت سے بلند ہوتی ہے۔ رسول وہ ہے جس کی طرف صرف جرئیل اللہ کی طرف سے کتاب لائے۔

رسول كاتعريف بيد، انسسان بعَثَ ألله السي الدَّخُلُقِ لِتَبُلِيُغِ الاَحْكَامِ-

رسول وہ ہے جس کواللہ مخلوق کی طرف احکام کی بلنے کے لئے جیجیں۔

### رسول اور نبی میں فرق: ـ

جس کواللہ آسان کی خبردے اگراس کوغیر کی طرف تبلیغ کا بھی تھم دیا جائے تو نبی ہے اور رسول بھی ۔ اگراس کوغیر کی طرف تبلیغ کا تھم نہ طبی ہے اور رسول نبیس ۔ رسول خاص ہے اور نبی عام ہے ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نبیس ۔ رسالت فی نفسہ عام ہے ۔ نبوت رسالت سے جزء ہے کیونکہ رسالت نبوت اور غیر نبیاء کوشائل نبیس ۔ پس نبوت کوشائل نبیس ۔ پس نبوت کوشائل نبیس ۔ پس رسالت فی نفسہ عام ہے ۔ بخلاف رشل کے ۔ رسل انبیاء اور غیر انبیاء کوشائل نبیس ۔ پس رسالت فی نفسہ عام ہے کیونکہ رسالت کے کھاظ سے خاص ہے۔ ارسال رسل الله

ی طرف ہے مخلوق پر عظیم نعمت ہے خاص کرار شاد باری ہے۔ کی طرف سے مخلوق پر عظیم نعمت ہے خاص کرار شاد باری ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمُ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمُ (آل عمران/١٢٣) ترجمه: الله نے احسان کیاایمان والوں پر جو بھیجاان میں رسول انہی میں کا۔ ارثاد إوما أرسلنك إلا رحمة للعلمين (الانباء/٤٠١) ترجمہ: اور تجھ کو جوہم نے بھیجا سومہر بانی کرکے جہال کے لوگوں بر۔ حضور میلاند کالوگوں کی طرف بھیجا جاتا بہت بڑاانعام ہےاں گئے کہ حضور میلاند لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے شاہی دربار کی طرف لے جاتے ہیں۔ جہاں ہرشم کی اعلیٰ اور یا ئدار نعتوں سے ہمیشہ کے لئے لطف اندوز ہول گے۔اور سب سے بری نعت د پدارخداوندی موگی کسی بھی شاہی در بار میں بادشاہ کی زیارت فی نفسہ بہت بری فضیلت اورخوشی ہوتی ہے۔جن لوگوں کو بر ےلوگوں کی زیارت نصیب ہوئی ہوتی ہے۔اس کا تذکرہ ہمیشہ کرتے ہیں اگر ساتھ کچھ کھانا یا پینا ہواس کا تذکرہ اتنانہیں كرتے جتنا كەملاقات كاكرتے ہيں۔ تو الله كى زيارت اوراس كے شابى درباركى نعتوں ہے متفید ہونا حضور ملاقطہ کی وجہ سے ہوگا۔ تو کتنابر ااحیان ہوا آپ ایک کا، ثبوت نبوت:

# آپ آلی کی نبوت دلائل اور مجزات سے ثابت ہے آپ آلی کو جوس سے بڑا اور پائی کی نبوت دلائل اور مجزات سے ثابت ہے آپ آلی کی معتقل بڑا اور پائیدار مجز ہ عطا کیا گیا وہ قرآن مجید ہے۔ دیگر مجزات پر علاء اسلام کی معتقل کتابیں ہیں۔ یہ بھی آپ کا مجز ہ ہے کہ آپ کا علمی اور روحانی فیض جاری ہے

اورتا قیامت جاری رہے گا۔علماء ،صلحاء ،شہداء ، مدارس دیدیہ ،صوفیاء کی خانقا ہیں ،تھنیفات وغیرہ آپ ملک اورروحانی فیض ہے۔

### عقیده نمبر ۱۳۰۰

قوله: وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْآنُبِياءِ وَإِمامُ الْآتُقِياءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيُنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعُلَمِينَ -

ترجمہ:۔ادر آپ ایک خاتم الانبیاء ہیں اور متقین کے امام اور پیٹوا ہیں آپتمام رسولوں کے سردار ہیں۔اورآپ رب العلمین کے صبیب ہیں۔

شرح: ۔ اللہ تعالی نے لوگوں کی ہدایت کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے انبیاء کرام کا سلسلہ شروع کیا اور اس سلسلہ ہدایت کو آپ علیات پرختم کردیا۔ آپ علیات آخری نبی اور رسول بیں آپ علیات کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہ آئے گا۔ ختم نبوت کے دو پہلو ہیں۔ ایجا بی:۔ آپ علیات کی نبوت قیامت تک باتی رہے گی۔ ختم نبوت کے دو پہلو ہیں۔ ایجا بی:۔ آپ علیات کی نبوت قیامت تک باتی رہے گی۔ سلبی:۔ قیامت تک دوسرانی نہیں آئے گا۔

## ختم نبوت کے دلائل:۔

الله كاار شاو - وَلَكِنُ رَّسُولَ الله وَ خا تَمَ النَّبِينُ (الاحزابر ٢٥) ترجمه: ليكن رسول جالله كااور مهرسب نبيون ير

عدیث شریف میں ہے کہ میری اور انبیاء کرام کی مثال ایک خوبصورت محل کی ہے۔ ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو کے کا نظارہ کرنے والے تعجب کرتے ہیں کہ اس خوبصورت کل میں صرف بھی ایک عیب ہے کہ ایک این کی جگہ خالی ہے میں نے وہ خالی جگر کہ کی اور میری وجہ سے وہ تغیر کمل ہوگئ ۔ اور مجھ پر رسولوں کا سلم ہی ختم ہوگیا۔ حضو والحقیق فرماتے ہیں: میرے لئے اساء ہیں فرماتے ہیں 'انساالِعاقب نرماتے ہیں اللہ علی میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے والعاقب اللہ نی لئیس بعد نی نہو صحیح مسلم میں ہے کہ میری امت میں تمین کذاب بیدا ہوں گے۔ ہرایک بوت کا دعوی کرے گا اور میں آخری نی ہوں میرے بعد کوئی نی نہیں ۔ ایک مدیث میں فرماتے ہیں کہ میں تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہوں اور جھ پر انبیاء کرام کا سلم ختم ہوگیا ہے۔

ختم نبوت کی شمیں:۔

(۱) ختم نبوت مکانی: ۔ روئے زمین پر ہر جگہ آ پیلی کی نبوت ہے کی برو روئے دمین پر ہر جگہ آ پیلی کی نبوت عام ہے۔ میں کوئی اور نبی نبیس آئے گا۔ مکان کے اعتبار ہے آ پیلی کی نبوت عام ہے۔ (۲) ختم نبوت زمانی: قیامت تک صرف آ پیلی کی نبوت رہے گا۔ کی نبوت رہے گا۔ کی نبوت رہے گا۔ کی نبوت رہے گا۔ کی نبوت میں آ ہے گا۔ زمانے کے اعتبار ہے آ پیلی کی نبوت عام ہے۔

(۳) ختم نبوت مرتبی: اس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے تمام کمالات ومرتبے آپ آلیفی پرختم ہیں۔ نبوت کے تمام کمالات اور درجات کی آپ آلیفی ابتداء بھی ہیں اور انتہاء بھی۔ پہلی مثال: ۔ دنیا میں تمام روشنیوں کا سرچشمہ سورج ہے۔ گھر میں بہ کن میں ، کمرہ میں ، زمین پر ، فضا میں ، آسان میں ہر طرف روشنی سورج کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہے ان تمام روشنیوں کا منبع سورج ہے یعنی تمام روشنیاں سورج سے پھوٹ رہی ہیں اس لئے سورج کوآپ شاتم الانوار کہہ سکتے ہیں۔

دوسری مثال: گھروں اورمحلوں میں یانی منکی سے آتا ہے۔جس کو خاتم المیاہ کہتے ہیں۔ ہرطرف یانی کی سیلائی ٹینکی ہے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء کرام کونبوت آپ ایستان کی وجہ ہے ملی ہے تمام صحابہ کرام کو صحابیت اور سارے اولیاء کو ولایت آ ہے تابیعی کی وجہ ے می بے كرآ سين الله والله الله الله الله الله مقام يرفائز بين - نبوت اور ولایت کی تقیم کی ہے۔ ختم نبوت مرتی ختم نبوت کی الی تتم ہے کہ بالفرض آ پیلائے کے بعد کوئی اور نبی آ جائے تو اس مرتبہ برفرق نہیں پڑتا۔جس طرح آ پہانستہ سے پہلے انبیاء کرام کے آنے سے بیمر تبدمتاً ترنبیں ہوتا اس طرح آ سیانی کے بعد آنے سے بھی متأثر نہیں ہوتا ۔ مثلا ایک دین محفل ہے اس کے مہمان خصوصی علم وفضل کے لحاظ ہے مکتائے روز گار ہے لیکن اس محفل میں کچھلوگ مہمان خصوصی سے پہلے آتے ہیں کھان کے بعد توکس کے پہلے آنے سے یا بعد میں آنے سے مہمان خصوصی کامقام اور مرتبہ گفتانہیں کیکن قطعی بے شارنصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ ا کے بعد کوئی نی کسی زمان اور کسی مکان میں نہ آئے گا کیونکہ نیا نی حضور علیہ کے نبوت وشریعت منسوخ کرے گا اور بیمال ہے۔ بیتیسری شمختم نبوت مرتبی والی مولا نامحمد قاسم نا نوتو گ نے بیان کی ہے۔

وَإِلَمْ الْآتَ قِياءِ بَمْ قَى عام ہے خواہ نی ہویا غیرنی ۔ ہرنی مقی ہوتا ہور میں ہوتا اور نہ بن سکتا ہے۔ واقعہ اسراء میں مجد اتصلی میں آپ اللہ نے متام انبیاء کرام کی امامت کرائی ہے۔ یہ واقعہ عالم مثال میں پیش آیا تھا۔ اس لحاظ سے متام انبیاء کرام کی امامت کرائی ہے۔ یہ واقعہ عالم مثال میں پیش آیا تھا۔ اس لحاظ سے مقتدی تے اب کے مقتدی تے اس لحاظ سے بھی آپ اللہ نے بیں اور اس لحاظ سے بھی آپ اللہ نے بیں اور اس لحاظ سے بھی آپ اللہ نے بیں اور قیامت کی وجہ سے ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ اللہ تھیں ہیں گے یہ سب آپ اللہ کی ابتاع کی وجہ سے ہوگا۔ اس لحاظ سے اللہ تھیں بن کے یہ سب آپ اللہ کی ابتاع کی وجہ سے ہوگا۔ اس لحاظ سے اللہ تھیں ہیں کے یہ سب آپ اللہ کی ابتاع کی وجہ سے ہوگا۔ اس لحاظ سے اللہ تھیں ایک بیٹر کوئی متقی نہیں بن سے اللہ تھیں آپ اللہ کے ابتاع کے بغیر کوئی متقی نہیں بن سکتا۔ ارشاد ہے

قُلُ إِنْ كُنْتُمُ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحَبِبُكُمُ اللَّهُ (آل عمران/٣١)

ترجمہ: یو کہداگرتم محبت رکھتے ہواللہ کی تو میری راہ چلوتا کہ محبت کرے تم سے اللہ۔

وَسَيِّدُ الْمُرُسَلِيُنَ: يَلُكَ الرُّسُلُ فَضَّلْناً بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْض (البقره /۲۵۳)

ترجمہ:-بیرسب رسول نفسیلت دی ہم نے ان میں بعض کو بعض سے۔
انبیاء کرام کوایک دوسرے پرفضیلت حاصل ہے لیکن حضو مطابعہ کوسب پرفضیلت
حاصل ہے۔ آپ بلانے سب کے سردار ہیں۔ارشاد ہے۔انا سیڈ الناس یوم
القیامة میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔فرمایا انسا سیڈ وُلْدِ

آذم یسوی السقیسائی میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ آپنائی کا ارثاد ہے اِنسان اُنا قائیس میں تقییم کرنے والا ہوں۔ آپنائی نے نبوت ، صحابیت ولایت ، شہادت ، اور صدیقیت تقییم کی ہے۔ علائے کرام فرماتے ہیں کہ آپنائی ولایت ، شہادت ، اور صدیقین آپنائی کے ملکی کے دو کمال تے علمی ونظری اور عملی ۔ تمام انبیاء کرام اور صدیقین آپنائی کے مظاہر ہیں اور تمام شہداء اور صلحاء آپنائی کے کمال عملی کے مظاہر ہیں اور تمام شہداء اور صلحاء آپنائی کے کمال عملی کے مظاہر ہیں۔ ۔

سوال: حضور الله کاار شاد ہے 'لا تُفظ لُونی علیٰ موسیٰ ' مجھے موئی پر فضیات ندو لوگ قیامت میں بے ہوش ہوجا کیں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گاتو میں دیکھوں گا کہ موئی علیہ السلام عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ میں آؤں گاتو میں دیکھوں گا کہ موئی علیہ السلام عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا مجھ سے پہلے ہوش میں آئے ہیں یا موئی علیہ السلام اُن حضرات میں سے ہیں جو قیامت کی بے ہوشی سے مشتی ہیں۔

جواب: حضوط نے یہ جملہ النفضلونی علی موسی" ایک خاص موقع پرفر مایا تھا۔ ایک یہودی نے کہا کہ موئی کوتمام بشر پرفضیات حاصل ہے توایک مسلمان نے اس کوتھ پررسید کیا اور کہا کہ حضوط نے جملہ ارشاد فر مایا کہ جمعے موئی پرفضیات نددو۔ کہ باتیں کرتے ہیں تو حضوط نے نے یہ جملہ ارشاد فر مایا کہ جمعے موئی پرفضیات نددو۔ یہ جمعے تو می غیرت ، عصبیت ، اور نفسانی خواہش کی وجہ سے فخر افضیات نددو۔ یہ جمعے قومی غیرت ، عصبیت ، اور نفسانی خواہش کی وجہ سے فخر افضیات نددو۔ یہ جمرانمی وجہ وجموع کی مناء پردیا تھا۔ بلکہ قومی عصبیت کی وجہ سے تو جہاد بھی ندموم ہے۔ اللہ نے فخر کو دوم کی ایک اور فخر نہ ہوتو بھر بے شک آ ہے تابیق کی فضیات نصوص سے درام کیا ہے آگر عصبیت اور فخر نہ ہوتو بھر بے شک آ ہے تابیق کی فضیات نصوص سے درام کیا ہے آگر عصبیت اور فخر نہ ہوتو بھر بے شک آ ہے تابیق کی فضیات نصوص سے

ٹابت ہے۔الحاصل اس خاص طریقہ عصبیت اور فخر سے فضیلت دینا سی خبیس ورنه تمام انبیاء پرآپ الله کی فضیلت ظاہراور ٹابت ہے۔

دوسراجواب: فنسلت کی دوسمیں ہیں خصوصی یعنی بعیندا نبیاء کواکی دوسرے پر فضیلت مثلاً فلان نبی فلان نبی سے افضل ہے۔ عمومی فضیلت جائز ہے کہ بعض کو بعض پر فضیلت ماصل ہے۔ پھرجس کی جوفضیلت ہوگی وہ اس کیلئے ٹابت ہوگا۔ ارشاد ہے وَفَضیلت ہوگی وہ اس کیلئے ٹابت ہوگا۔ ارشاد ہے وَفَضَیلت مَا مَا بَعْضَ النّبِینَ عَلیٰ بَعْضَ (بنی اسرائیل ۵۵)

وَلَقَدُفَضَّلُنا بَعْضَ النّبِینَ عَلیٰ بَعْضَ (بنی اسرائیل ۵۵)

ترجمہ: اور ہم نے افضل کیا ہے بعض پنج بروں کو بعض سے۔

ای طرح آپ ای ارشاد ہے 'آنا سَید وُلد آدم وَلاَ فَحَر ''تو 'لاتفضلونی علیٰ موسیٰ "اور' لاتفضلوا بین الانبیاءِ " من ممانعت خصوصی نفیلت کی ہے نہ کہ عمومی نفیلت کی کیونکہ وہ تابت ہے۔ مثلاً کوئی کے کہ علامہ من الحق افغائی این دور میں عالمی سے پرسے عالم تھے۔

حبیب رَب الْعلمین : آپنالی رب العالمین کوب سے
آپنالی کے لئے مبت کے اعلی مراتب ثابت تھاور وہ مرتبہ خُلۃ کا ہے فرمایا '
اِسْمَ اللّٰہ نَے کَیْلاً کُما اَسْحُذَ اِبْراَهِیْم خَلِیٰلاً '' اللّٰہ نے جھے خلیل بنایا ہے
جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ حضرت ابراہیم کا خلیل ہونامشہور تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ حضرت ابراہیم کی خلۃ آپ ملی اور ایم کی خلہ بناء برشہرت کے مشریف عمل کے مناء برشہرت کے مشہ بہ ہے نہ کہ بناء برنیا وتی کہ جیسا کہ مشہ اور مشہ بہ کا قانون ہے۔ آپ ملی مشہ بہ ہے نہ کہ بناء برنیا وتی کہ جیسا کہ مشہ اور مشہ بہ کا قانون ہے۔ آپ ملی ایک مشہ اور مشہ بہ کا قانون ہے۔ آپ ملی مشہ بہ ہے نہ کہ بناء برنیا وتی کہ جیسا کہ مشہ اور مشہ بہ کا قانون ہے۔ آپ ملیک

کارٹاد ہے کہ آگر میں زمین والوں میں سے کی کوفلیل بناتا تو ابو بر گوفلیل بناتا۔
وَلٰجِنُ صَاحِبُكُمْ خَلِیُلُ الرَّحٰ مٰنِ لیکن تمہاراصا حب (حضور اللّیہ ) فلیل الرَّحٰ ہٰنِ ہے اللّہ تعالیٰ کے انتہائی محبوب نو محبت عام ہے اور فلّہ حضرت ابرا بیم اور حضور اللّه کے ساتھ ماص ہے الله تعالیٰ بھی ود بحبت اور فلّۃ کے ساتھ موصوف اور حضور اللّه کے ساتھ ماس ہے الله تعالیٰ این بندے سے جو محبت ہو جو بت کرتا ہے اس کی شان کے مناسب ہے ۔ الله تعالیٰ این بندے سے جو محبت کرتا ہے اس کے مناسب ہے ۔ الله تعالیٰ این بندے سے جو محبت کرتا ہے اس سے مندر جد فیل الفاظ کے ساتھ تعبیر ہوتی ہے۔

(۱) ارادت: محبوب کی طرف قلبی میلان اور اس کا طلب کرنا۔ (۲) و ق:۔ فالص محبت (۳) محبت: بیعام ہے (۳) خُلّة: دوہ محبت جو چاہنے والے کی روح اور قلب میں سرایت کر جائے۔

عقيده نمبراس:

قوله: وَكُلُّ دَعُوَةِ نَبُوَّةٍ بَعُدَ نَبُوَّتِهِ فَغَیُّ وَهَوی ۔ ترجمہ:۔آپ اللہ کی بوت کے بعد ہردعوی نبوت گرای اور نفس پرتی ہے اور خواہش برتی ہے۔

شرت: بسب آپ الله کا خاتم النبین ہونا دلائل و براہین سے نابت ہو چکا تو اب کی کا نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنا غلط اور جھوٹ ہے خواہ ظلی اور بروزی نبی بننے کا دعویٰ ہو، یا تشریعی اور غیرتشریعی نبی بننے کا ایسے دعویٰ مراہی اور خواہش پرسی پرجنی مربئی میں اور غیرتشریعی نبی بننے کا ایسے دعویٰ مراہی اور خواہش پرسی پرجنی بیس ان کے پاس دلیل کوئی بھی نہ ہوگی ۔ شریعت کی خبر داری کے بعد ہر دعویٰ شرعا

عال ہوگا۔ اگر چداللہ کی قدرت سے بعید نہیں کہ نیا نی بیدا کرے اللہ اب نیا نی بیدا نہیں فرماتے، کیونکہ محال شرک ہے۔

مثال: ایک آدمی ایک من کے پھر کو اٹھا سکتا ہے اور کئی مرتبہ اٹھایا بھی ہےا۔ اعلان کردے کہ آئندہ کے لئے ہرگز اس کوندا تھاؤں گا۔اس کا بیمطلب نہیں کراٹھا نہیں سکتا بلکہ اینے اعلان کے خلاف نہیں کرتا۔ تونیا نبی ندآ ناشر عامحال ہے نہ کہ عقلاً۔ لطیفہ:۔ اکوڑہ خنک کے جناب عبدالرزاق سکین اردو، پشتو ادب کے مشہور ادیب اور شاعر تھے، بوے ذہین اور حاضر جواب تھے۔ ریل گاڑی میں ایک قادیانی نے ان سے کہا کہ مرزاغلام احمد قادیانی نی ہے تو سکین صاحب نے فرمایا کہ اب تو میں نی ہوں۔قادیانی کہنے لگا کہ آپ کیے نی بن گئے۔تو سکین صاحب نے جواب دیا کہ مرزا قادیانی کیے نبی بن گئے۔اگر مرزاغلام احمد قادیانی نبی بن سکتا ہے تومیں بھی نبی بن سکتا ہوں۔ جواس کے دلائل وہ میرے دلائل ہیں۔حالا نکہ مرزا کے پاس نبوت کے سب جھوٹے ولائل ہیں یعنی نی نہیں بن سکتا۔الحاصل آسانی سے سمجھادیا کہ نہ مرزاغلام احمد قادیانی نبی بن سکتا ہے نہ میں بن سکتا ہوں پیکوئی خود ساختہ چیز نہیں بلکہ نبوت ایک وہی چیز ہے اللہ کی طرف سے لتی ہے۔

حضور علي كا بعثت عام بانمانون اور جنات كى طرف \_ارشاد بارى تعالى به وعلي النّاسُ إنّى رَسُولُ اللهِ إلَيْكُمُ جَمِيْعاً (الاعراف ١٥٨٨) م - قُلُ يا أَيُّها النّاسُ إنّى رَسُولُ اللهِ إلَيْكُمُ جَمِيْعاً (الاعراف ١٥٨٨) ترجمه: \_توكهه الوكو! من رسول مون الله كاتم سب كى طرف \_ ارشاد - وما أرسلناك إلا كاقة للنّاس بَشِيراً وَنَذِيْراً (سهاء ١٨٨)

رجہ: اور بھے کوجوہم نے بھیجا سوسار ہے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈرسنانے کو،
حدیث شریف میں ہے 'اُرسِسلٹ اِلیٰ کافّۃ وَخُشِمَ بِی النّبِیّونَ " میں
ہے کا طرف بھیجا گیا ہوں اور جھ پر انبیاء ختم ہو گئے ہیں۔
سوال: خاتم الانبیاء ہیں خاتم الرسل تونہیں

جواب: نی عام ہا وررسول خاص ہے جب عام کے لئے خاتم ہوئے تو خاص
کیلئے بھی خاتم ہوئے ۔خاتم الحیوان انسان کے لئے بھی خاتم ہے۔ اس لئے کہ حیوان
انسان سے عام ہے حیوان کے افراد میں انسان بھی داخل ہے۔ اگر نبی اور رسول میں
ترادف اور تساوی ہوتو بھر سوال ہی وارد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ دونوں کے لئے خاتم
ہوگا۔

### عقيده نمبر٢٣: \_

قوله: وَهُوَ الْمَبُعُونُ إِلَىٰ عاَمَّةِ الْجِنِّ وَكَافَّةِ الْوَرِيٰ بِالْحَقِّ وَالْهُدَىٰ وَبِالنُّورِ وَالضَّياءِ۔

ترجمہ: اوروہ عام جنات اور تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہیں حق اور ہدایت کے ساتھ اورنوراور ضیاء کے ساتھ۔

شرح: -آپنگان کواللہ تعالی نے عام جنات اور ہر توم، ہر سل، ہر نگ اور ہر تو میں ہر سک ہر نگ اور ہر زبان والوں کی طرف مبعوث کیا ہے۔ کسی خاص توم اور نسل کی طرف نہیں ارشاد باری ہے۔ سے

قُلْ یا آیُها النّاسُ إِنّی رَسُولُ اللّهِ اِلَیْکُمُ جَمِیْعاً (الاعراف/۱۵۸)
ترجہ: یو کہدا ہے لوگوا میں رسول ہوں اللّه کاتم سب کی طرف۔
ارثاد ہے۔ وَما اَرْسَلُناكَ إِلّا كَا فَةٌ لِلنّاسِ بَشِيْراُ وَنَذِيْراً (سام/۲۸)
ترجہ: اور جھ کو ہم نے بھیجا سوساری لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈرسنانے کو۔
ارثاد ہے۔

تِبْرَكَ الَّذِي نَرَّلَ الْفُرُقانَ عَلَىٰ عَبُدِهٖ لِيَكُوُنَ لَلُعْلَمِيْنَ نَذِيُراً - (الفرقان/ ۱)

ترجمہ:۔بوی برکت ہے اس کی جس نے اتاری فیصلہ کی کتاب اپنے بندے پر تاکہ ہو جہاں والوں کے لئے ڈرانے والا۔

> جنات کی طرف بھی مبعوث ہے ارشاد ہے۔ یقَوُمَنا اَجِیْبُوا داَعِیَ اللّٰهِ (الاحقاف/ ۱۳) ترجمہ:۔اے قوم ہاری مانواللہ کے بلانے والے کی۔

سورۃ الجن ہے معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی طرف بھی بھیجے گئے ہیں تق ، ہدایت نور اور ضیاء حضور علی ہے کے اوصاف ہیں اور حق دین وشریعت کے اوصاف ہیں اوصاف کی وجہ سے فی کی قدرہ قیمت معلوم ہوتی ہے۔ آپ علی ہے اور وشن دین کے ساتھ تشریف لائے ہیں جس کی انباع سے اور آسان ہے۔ نور اور ضیاء روشی کو کہتے ہیں ضیاء نور سے اکمل ہے۔ ارشاد ہے

هُوَالَّذِي جَعَلَ النَّسمسَ ضِياءً وَالْقَمَرَ نُوراً (يونس ٥١)

ترجمہ: وی ہے جس نے بتایا سورج کو چکتا اور جاند کو چائدا۔ سورج کی روشن زیادہ ہے اس کو ضیاء کہا گیا ہے اور جاند کی روشن سورج سے منتفادہے اس کونور کہا گیا۔

### عقيده نمبرسس:\_

قوله: وَإِنَّ الْقُرُانَ كَلامُ اللهِ مِنْهُ بَدْءَ بلا كَيْفِيَةٍ قَوْلاً وَأَنْزَلَهُ عَلَىٰ رَسُولِ وَحُياً وَصَدَّقَهُ الْمؤْمِنُونَ عَلَىٰ ذَالِكَ حَقّاً وَآيُفَنُوا أَنَّهُ كُلامُ اللَّهِ تَعالَىٰ بِالْحَقِيْقَةِ لَيْسَ بِمَخُلُون كَكَلام الْبَرِيَّةِ فَمَنْ سَمِعَهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ كَلاَمُ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ وَقَدْ ذُمَّهُ اللَّهُ تَعالَىٰ وَعابَهُ وَاوْعَدَهُ بِسَقَرَ حَيْثُ قَالَ:سَأُصُلِيْهِ سَقَرَ فَلَمَّا أَوْعَدَ اللَّهُ بِسَقَرَ لِمَنْ قَالَ إِنْ هِذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ عَلِمُنا وَآيُقَنّا آنَّهُ قَوْلُ خَالِفِ الْبَشَرِ ـ ترجمہ:۔اور قرآن اللہ کا کلام ہے جواللہ کی ذات سے باعتبار قول کے بغیر کیفیت کے ظاہر ہوا ہے۔اور اس کو اپنے رسول ملیسے پر بذر بعہ وی نازل فرمایا۔اورمؤمنین نے حق کے طریق براس کی تصدیق کی۔اورمؤمنین نے یقین کیا کہ بی حقیقا اللہ کا کلام ہے۔اور محلوق کے کلام کی طرح نہیں ہے ۔ ہیں جس نے اس کوئ کر بشر کا کلام سمجماوہ کا فرہو گیا۔اور اللہ نے ایسے مخف کی ندمت کی ہےاوراس کوعیب کی طرف منسوب کیا ہےاوراس کو ي كني والكواي عذاب سے درايا ہے كه اس كوعنقريب ميں جنم ميں

داخل کروںگا۔ توجب اللہ نے اس مخص کودوز ح کی دھمکی دی ہے جس نے یہ اللہ کے اس کے جس نے جان لیا اور یقین کرلیا کہ یہ خالق بشرکا کہ یہ خالق بشرکا کلام ہے اور یہ بشرکے کلام کے مشابہیں۔

شرح: قرآن الله كاكلام ہاس لئے اس كوكلام الله كہتے ہيں ۔ عرف ميں كلام لظم متلوكو كہتے ہيں جوحروف اور اصوات سے جو اعراض كے قبيل سے ہيں مركب ہونے كى بناپر حادث ہے ۔ اس كوكلام لفظى بھى كہتے ہيں ۔ قرآن اور كلام الفظى بھى كہتے ہيں ۔ قرآن اور كلام الك الي از كى صفت ہے جس سے قبير لظم متلوكے ساتھ كى جاتى ہے ۔ جس طرح كى بھى معنى موضوع لہ كے الفاظ ہوتے ہيں الفاظ دال ہوتے ہيں اور معنی موضوع لہ مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى مدلول ۔ فيقى كلام مدلول ہے جس كوكلام نفسى كہتے ہيں ۔ كلام لفظى اس پردال ہے ارشاد بارى تعالى ہے ۔

وَيَقُولُونَ فِي اَنْفُسِهِمْ لَوْلاَ يُعَذَّبُنا اللَّهُ بِما نَقُولُ الخِرالمجادله ٨٠)

ترجمہ: \_اور کہتے ہیں اپنے دل میں کیوں نہیں عذاب کرتا ہم آواللہ اس پرجو ہم کہتے ہیں \_

انطل کاشعرہے۔

ان الكلام لفي الفُؤاد و انما جُعِل اللسانُ على الفؤادِ دليلاً

اصل کلام تودل میں ہے زبان صرف اس پردلالت کرتی ہے۔ ای طرح حضرت

عرضار شادے۔ 'اِنی زورت فی نفسی مقالة''می فاسے ول میں ایک كلم آراسته كيا ، معتزله كيت بيل كه كلام الله محلوق بال كوالله في ذات ے جدا پیدا کیا ہے۔فلاسفہ کہتے ہیں کہ کلام اللہ سے مرادعقل فعال کی طرف سے نفوں برمعانی کا فیضان ہے۔ کرامیہ کہتے ہیں کہ کلام حروف اور اصوات سے مرکب ہادراس پراللہ نے کلام کیا ہے۔اہل کلام اور اہل حدیث کا ایک طا تفہ کہتا ہے کہ كلم الله حروف واصوات كا ازلى مجموعه ب-اشاعره فرماتے بين كلام اس ذات كے ساتھ قائم واحد معنی ہے جس کوامر نہی جبراور استخبار کہتے ہیں۔ اگر اس معنی ہے وبی مِلْ تَعِيرِ مِوتُوال كُوتُر آن كَتِ بِيلَ الرَّعِراني مِن استَعِيرِ مِوتُوال كُوتُورات كَتِ يں -ائمه صديث والنة كتے بيل كماللدازل سے متكلم ہے جو جاہے، جب جاہے ، میں جا ہوہ کلام کرتا ہے الی اصوات کے ساتھ جس کووہ س سکے کلام اپنی نوع کا عتبارے قدیم ہا گرچہ عین صوت قدیم نہیں۔

مِنْ لَهُ بَدَا : مِعْزله کارد ہو جی جی بیت الله الله الله الله الله کا دات ہیں کہ کام الله الله کا دات ہے ہیں کہ کام الله الله کی طرف تشریق ہے جی بیت الله ، نافۃ الله ، بیت الله کا دات سے جدا ہے۔ ای طرح اونٹنی الله کی ذات سے جدا ہے۔ ای طرح اونٹنی الله کی ذات سے جدا ہی جب الله کی طرف اضافت سے جدا ہی ہوئی تو کام میں عظمت آگئی معزله کی بیات غلط ہے۔ اس لئے کہ الله کی طرف جس طرح اعیان کی اضافت ہوئی ہے اس طرح معانی کی بھی اضافت ہوئی ہے اس طرح معانی کی بھی اضافت ہوئی ۔ لیکن جس طرح اعیان کی اضافت ہوئی ہے اس طرح معانی کی بھی اضافت ہوئی ۔ لیکن دونوں میں فرق ہے۔ بیت الله اور ناقۃ الله میں اعیان کی الله کی طرف اضافت ہوئی ہے۔ بیت الله اور ناقۃ الله میں اعیان کی الله کی طرف اضافت ہوئی ہے۔ بیت الله اور ناقۃ الله میں اعیان کی الله کی طرف اضافت ہوئی ہے۔ بیت الله اور ناقۃ الله میں اعیان کی الله کی طرف اضافت ہوئی ہے۔

۔ یہاں تو اعیان اللہ کے غیر ہیں ۔ لیکن معانی کی اضافت اگر ہوتو وہ سب اللہ کی مفات ہوں گے۔ مثلاً علم اللہ ، قدرت الله ، عزت الله ، حیات الله ، قدرت الله ، عزت الله ، حیات الله ، قدر الله ، کلام الله وغیرہ ۔ یہ سب الله کی صفات ہیں۔ ارشاد باری ہے آئو کہ بجنر الله ، کلام ہمی الله کے مطابق نازل کیا ہے۔ علم الله کی صفت ہے ای طرح کلام ہمی الله کی صفت ہے۔

قولاً: اس لفظ ہے جمی معتزلہ پردد ہوہ کہتے ہیں کہ قرآن جرئیل کول ود ماغ پر بطور تخیل کے نازل ہوا پھر جرئیل نے اپنی زبان میں اس کو ظاہر کیا ۔ گویا قرآن حقیقا اللہ کا کلام نہیں بلکہ اس کو مجاز آکلام اللہ کہا گیا ہے۔ مصنف نے قولا کے ماتھ تر دید کردی کہ حقیقا اللہ کا کلام ہے کین تکلم کی کیفیت معلوم نہیں ۔ آر شاد باری تعالیٰ ہے۔

وَكُلَّمَ اللَّهُ مُوسىٰ تَكُلِيُماً (النساء ١٦٣١) ترجمہ: اور باتی کی اللہ نے مول سے بول کر۔

معدد كرماتهمؤكدكيا كرحققاالله فيمولى كرماته بلاكف كلام كياب ابوعرة (قراء سبعد من ايك قارى) كوكس معزلى في كها كدميراخيال بكر يول برحا جائد وكرائي الله موسى تكليما لفظ الله منصوب مومعنى موكامول منكم جائد وكرائي الله موسى تكليما لفظ الله منصوب مومعنى موكامول منكم بابوعمرو في كها تحك بالتحكيا كروك و

وَلَمّا جاء مُوسى لِمِيْقاتِنا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ (الاعراف ١٣٣١) ترجمه: اورجب بنجاموی مارے وعده پراور کلام کیااس سے اس کے دب

ے۔ تومعزلی جران رہ کیا۔

ارثاد ہے۔سلام قَوْلاً مِنْ رَبِ رَجِيْمٍ (يس ٨٥)

ترجمہ: سلام بولنا ہےدب مہریان سے۔

الم بخاریؓ نے باب با ندھا ہے" باب کلام الرب تبارک وتعالی مع اهل الجنة اوراس میں احاد یت ذکر کی میں فرماتے ہیں

فَافُضَلُ نَعِيمَ أَهُلِ الْجَنَةِ رُؤْيَةُ وَجُهِ تباركَ وَتَعَالَىٰ وَتَكَلِيمُهُ لَهُ

اہل جنت کی اعلیٰ اور افضل انعام ہاری تعالیٰ کی زیارت اور اللہ کا اہل جنت کے ساتھ کلام ہے۔

حضرت جابر کی روایت ہے کہ جنتی اپی نعمتوں میں غرق ہوں گے اچا تک ایک نور ظاہر ہوگا۔ جنتی اس کی بلندی کی طرف آ تکھیں اٹھا کیں گے وہ ان کارب ہوگا۔ ان کے اوپر کی طرف سے قریب ہوکر کیے گا السلام علیم یا احمل الجند ہے جنتی اپنی نعمتوں کو مجول کرای نور کی طرف د کھیتے رہ جا کیں گے ، یہاں تک کہ وہ نوران سے پردہ اخفاء میں چلاجائے گا۔

سوال: معتزله كتبت بي الله خالِق كل شَيء قرآن بهى ايك ثى ہے تو كل مَن عن الله عن الله عن الله عن الله كل كار عموم ميں داخل ہوكر قرآن مخلوق بن جائے گا۔

جواب: عجیب بات ہے معتزلہ بندوں کے تمام افعال کو محلوق نہیں سمجھتے اس کے

کہ بندے خودا پنے افعال کے خالق ہیں۔ بندوں کے تمام افعال کوکل کے عموم رپر متنیٰ قراردیتے ہیں۔اور کلام کوکل کے عموم میں داخل کر کے خلوق کہتے ہیں۔ حالائل کلام، الله کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ بندہ کے فعل کو الله کی مخلوق نہیں سمجھے اورالله کی صفت کومخلوق مجھتے ہیں۔ حالانکہ سی شی کا مخلوق ہونا صفت کلام کی وجہ سے بے کونکہ صفت و کلام کی وجہ سے اللہ امر کرتے ہیں۔ الاک آن الْخُلُقُ وَالْا مُرْدِ فَلَ اورامر میں فرق ہے تو امر کی وجہ سے مخلوق بیدا ہوتی ہے اگر امر بھی مخلوق بن جائے تو اس کے لئے ایک اور امر کی ضرورت ہوگی پھراس کے لئے تیسرے امر کی۔اس طرح ایک تنگسل قائم ہوجائے گا۔اور تنگسل باطل ہے۔صفت کلام کی طرح دیگر صفات بھی مخلوق ہوجائیں گی۔ کیونکہ اللہ کاعلم ،قدرت، اور حیات وغیرہ بھی کل کے عموم میں داخل ہوکرمخلوق بن جائیں گے۔اور بیصریح کفر ہے۔تو بیہ بات سیحے نہیں کہاللہ خود كلام نہيں كرتے بلكه اس كا كلام اس كے غير كے ساتھ قائم ہے \_اگريد بات فق ہوجائے تو اللہ نے جمادات کے اندر جو کلام بیدا کیا ہے اس کو کلام اللہ کہنا جا بھے ۔اس طرح حیوانات میں جو کلام پیدا کیا ہے وہ بھی کلام اللہ بن جائے تو پھر مُطَقَ اور أَنْطُنَ مِن فرق خم موجائ كا جلوداور كهاليس كبيس كل "انكطَفَنا الله" يعن ميس الله في قوت كويائى عطاكى \_ كھاليس يون نبيس كهيں گئين نسطيق السليه "كرالله فالله کیا۔اگر غیر کے ساتھ قائم کلام اللہ کا کلام بن جائے تو پھر ہرفتم کے کلام کواللہ کا کلام کہنا جاہئیے ،خواہ جموٹا ہو ، کفرید اورخش ہواس لئے کہاس قتم کے کلام اور با تنس مخلوق ككلام ميں يائى جاتى بيں \_للذاكل كے عموم سے قرائن كے ساتھ استثناء ضرورى ؟

جم طرح عذاب کی آندهی کے بارے میں آتا ہے "تُدَدُّرُ کُلُ شَیْء بِاَدُرِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

سوال: جعل کی نسبت قرآن کی طرف ہوئی ہے اور جعل بمعنی خلق ہے۔ لہذا قرآن کلوق ہے۔ لہذا قرآن کلوق ہے البذا قرآن کلوق ہے ارشاد باری تعالی ہے "انّا جَعَلُناهُ قُرُاناً عَرَبيّاً"۔

سوال: - إنْه لَقَولُ رَسُولِ كَرِيْمٍ " معلوم بوتا بكراس قول كا احداث رسول نے كيا ہے اور و ما تو جرئيل جي يا جرمي عليہ - جواب: لفظ رسول اس بات پردال ہے کہ وہ مرسل کی طرف سے پہنچاندوال ہے کیونکہ یوں نہیں کہا گیا" اِنّه لَقُولُ مَلَكِ اَوْ قَولُ نَبِی " معلوم ہوا کہ میاں اول ہے جا کیا ہے ۔ میں مطلب نہیں کہا س اول کوربول نے جس کی طرف سے رسول بھیجا گیا ہے ۔ میں مطلب نہیں کہاس قول کوربول نے اپنی طرف سے گھڑا ہے۔ دوسراجواب میہ ہے کہرسول سے ایک آ بت میں جرئیل مراد جیں اور دوسری میں محمد اللہ کے سرایک کی طرف قول کی اضافت تبلیغ کے لیے ہوگ کیونکہ اگر قول کا احداث کی نبیت ممتن کیونکہ اگر قول کا احداث کی نبیت ممتن میں جرائے گیا۔

تیسراجواب یہ ہے کہ رَسول اُمین بھی آیا ہے۔اس میں اشارہ ملتا ہے کہ یہ رسول جس کلام کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس میں کی بیشی نہیں کرتا بلکہ جس کلام کے ساتھ بھیجا سمیا ہے اس کومرسل کی طرف ہے مِن وَعن لاتا ہے۔

چوتھا جواب ہے کہ جواس کو بشر کا کلام کے وہ کا فربن جاتا ہے اور محمقیقی ہی بھر جیں تو جواس کو محمقیقی ہی بشر جیں تو جواس کو محمقیقی کا کلام کے اس لحاظ سے کہاں نے اس کوا بجاد کیا ہے تو بد کفر ہے ۔ پھر اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس کو بشر کا کلام کہا جائے یا جن کا یا فرشتہ کا سب صور توں میں کفر ہے۔

### قرآن غير مخلوق ہے:۔

الل السنّت والجماعت اورتمام سلف وخلف كا اتفاق ب كدقر آن غير مخلوق ب شرح عقائد من ب "وَالْقُرْ آنُ كَلَام الله عِيدُ مَدَ خُلُونِ "صرف شرح عقائد من ب والْقُرْ آن كلام الله عيد من منطوق "كرفير "القرآن كساته كلام الله كهدم غير القرآن كساته كلام الله كهدم غير

علی تہنا مناسب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عرف میں قرآن سے نظم متلواور کلام لفظی سمجھا جاتا ہے، جو روف اور اصوات سے مرکب ہونے کی وجہ سے حاوث ہوتا ہے۔ تو زآن کو غیر مخلوق کہنے کی وجہ سے حالانکہ تر آن کو غیر مخلوق کہنے کی وجہ سے ذھن اس حاوث معنیٰ کی طرف تبادر کرتا ہے، حالانکہ نظم ملو غیر مخلوق ہے۔ اس لئے القرآن کے ساتھ کلام اللہ کا ذکر کرتے ہیں کہ کلام اللہ جو کلام نفسی اور مدلول اور موضوع لئے ہے وہ غیر مخلوق ہے اور نظم متلوجو بیں کہ کلام اللہ جو کلام نسب اور مدلول اور موضوع لئے ہے وہ غیر مخلوق ہے اور نظم متلوجو

بلا کیسفییّ :۔ اللہ تعالی کے تکلم بالقول کی کیفیت معلوم ہیں اس کواپنے رسول پر وی کے ذریعہ تازل کیا ہے۔ اللہ نے اس کوفر شنے کی زبان سے تازل کیا اللہ کے ذریعہ تازل کیا ہے۔ اللہ کے فرشتے جرئیل نے اس کواللہ سے سنا اور پھر محمد اللہ کے فرشتے جرئیل نے اس کواللہ سے سنا اور پھر محمد اللہ ہے مسلم سے بڑھا۔ ارشاد ہے۔ سنا اور پھر لوگوں کے سامنے پڑھا۔ ارشاد ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْآمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ (الشعراء/١٩٣) ترجمه: \_لے كراترا ہے اس كوفرشة معتبر تيرے ول پر

الله كيول متكلم هي؟ : قطم اور كلام كا شارا يتصاور كمال والى صفات ميں اوتا ہوتا ہے۔ تكلم كا شارالله تعالى كى سات اوتا ہے۔ تكلم كى ضد كونكا بن ہے جوعيب ہے۔ صفت كلام كا شارالله تعالى كى سات ذاتى صفات ميں ہوتا ہے جن كا صدور الله تعالى سے بالاضطرار ہوتا ہے سامرى كے مجر سے بادے ميں مذكور ہے

"لَا يُكَلِّمُهُمْ" (الاعراف) ترجمه: ووان عاب بعي نبيل كرتا-

معلوم ہوا کہ ہات چیت اچھی صفت ہے۔ فرمایا أَفَلاَيْرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعَ إِلَّيْهِمُ قُولًا (طُه / ٨٩) ترجمه: يعلام يوكنيس ويكهة كدوه جواب تكنبيس ديتاان كوكى بات كا الله كاحتكم مونا بهت ضروري ب وجديد ب كمشر يعت كا مدار الله كى مفات ر موقوف ہے۔اگران صفات کا وجود تسلیم کیا جائے تو شرکیعت کا اثبات آسان ہوگا۔ اللدتعالى كى بعض صفات اليي بي جن كا ثبوت شريعت برموقوف باوربعض صفات الی ہیں جن پرشر بعت موقوف ہے۔مثلاً عالم کے لئے صانع کا وجود ضروری ہے جو واجب الوجود ہے اگر واجب الوجود نه موتا تو نه عالم كى ايجاد ہوتى نه ابقاء ـ واجب الوجود كموجود مونے كامسكم عقلى بي بيشريعت برموقوف نبين ب-اى طرح اس واجب الوجود كا متكلم ہونا ضروري ہے۔ متكلم بھی امر كرے گا بھی نہى بوری شريعت اوامر ونوای سے عبارت ہے۔اگر اللہ متکلم نہ ہوتا تو شریعت کہاں سے آتی پہ چلاکہ شریعت اللہ کے متکلم ہونے پر موقوف ہے۔اللہ کا تکلم کرنا اور اس کووی کے ذرایہ اہے نی برنازل کرنانصوص سے ثابت ہے اہل ایمان اس کی تقدیق کرتے ہیں اور اس کوحق مانتے ہیں۔اوراللہ کے لئے کلام کے اثبات سے مخلوق کے کلام کے ساتھ مثابہت نبیں آتی کیونکہ اللہ کا کلام اس کی شان کے مطابق بلا کیف ہے۔ اور نہ یہ کا بشركا كلام موسكا ب\_قرآن كى فصاحت وبلاغت ال يردال بكره وكلام الله -جواس کو بشر کا کلام سمجھے اس کے لئے دوزخ کاعذاب ہے۔ نہ تو بشر کا کلام ہے ادر نہ بشرك كلام كى طرح ہے۔ قرآن كا اسلوب كواہ ہے قرآن مجيدنے جس مفہوم اور معنی کے لئے جولفظ اور جملہ ذکر کیا ہے اس کی جگہ عربی زبان کا کوئی دوسرالفظ نہیں لے سکتا۔ای لئے جولفظ اور جملہ ذکر کیا ہے اس کی جگہ عربی زبان کا کوئی دوسرالفظ نہیں لے سکتا۔ای لئے قرآن مجید نے پوری دنیا کواس کامثل لانے کا چیلنے دیا ہے۔
عقیدہ نم بر ۱۳۳۰۔

قول ؛ وَمَنُ وَصُّفَ اللَّهُ بِمَعْنَى مِنُ مَعَانِى الْبَشَرِ فَقَد كَفَرَ فَمَنُ أَبُصَرَ هذا إِعُتَبَروَعَنُ مِثُلِ قَوْلِ الْكُفَّارِ إِنْزَجَرَوَعَلِمَ أَنَّ الله بصِفاتِه لَيْسَ كَالْبَشَرِ.

ترجمہ:۔جس نے اللہ کوانیانی صفات میں سے کی صفت کے ساتھ متصف کیا تو وہ کا فرہوگیا ،جس نے بصیرت کی نگاہوں سے دیکھا تو اس نے عبرت حاصل کرلی اور کفار کے قول کے مثل سے دک گیا۔اوراس نے جان لیا کہ اللہ تعالی ای صفات میں انسان کے مثل نہیں۔

مشر 5: - جب بیہ بات ٹابت ہوگئ کے قرآن حقیقت میں اللہ کا کلام ہے اور اس کی ذات سے بلا کیفیت نکلا ہے تو اب اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ اللہ اپنی صفات میں بشر جبیبانہیں ۔ اثبات کے بعد تشبیہ کنفی ہے اللہ کی صفت بیان ہوئی کہ متکلم ہے، تو اب اس بات کا ذکر ہے کہ بشری صفات کی طرح اور بشر کی طرح متکلم نہیں کیونکہ اس کی طرح کوئی نہیں ۔ اللہ کے لئے بشری صفات ٹابت کرنا کفر ہے تعطیل اور تشبیہ اس کی طرح کوئی نہیں ۔ اللہ کے لئے بشری صفات ٹابت کرنا کفر ہے تعطیل اور تشبیہ کے خون سے پاک اللہ کی صفات کی مثال لبن خالص کی ہے تعطیل کے گو بر اور تشبیہ کے خون کے مابین اللہ کی صفات کی مثال بن خالص کی ہے تعطیل کے گو بر اور تشبیہ کے خون کے مابین اللہ کی صفات نظری صفات کی مثال بین خالص کی ہے تعطیل کے گو بر اور مشبہ صنم کو

پوجتے ہیں۔جوبصیرت کی آنکھ سے اللہ کی صفات کا اثبات کرے اور ساتھ تثبیہ کی نی کرے اور مشبہ کی وعید بھی جان نے تو کفار جیسے قول (یہ بشر کا کلام ہے) سے رک جائے گا۔

#### عقيده نمبره٣: \_

قوله : وَالرُّوْيَةُ حَقُّ لِاهُلِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ إِحاَطَةٍ وَلاَ كَيْفِيَةٍ كَما نَطَقَ بِه كِتاَبُ رَبِّنا وُجُوْهً يَوْمَعِذٍ ناضِرةً إلى رَبُها ناظِرَةً وَتَفْسِيرُهُ عَلَىٰ ما اَرادَ اللَّهُ تَعالَىٰ وَعَلِمَهُ وَكُلُ ما جاء فِي ذا لِكَ مِن الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَن رَسُولِ اللِّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ وَكُما قالَ وَمَعْناهُ ما اَرادَ لاَ نَدْخُلُ فِي ذَالِكَ مُتا وَلِي اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الللْهُ عَلَيْهِ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ ال

ترجمہ: اہل جنت کے لئے رؤیت بغیر احاطہ اور کیفیت کے تق ہے جیسا کہ ہمارے رب کی کتاب اس پر گویا ہے" بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اور آیت مذکورہ کی تقیراس طریقہ کے مطابق ہے جس کا اللہ نے ارادہ کیا ہے اور جس کو وہ جانتا ہے۔ اور ہروہ خبر جواس سلط میں صحیح حدیث میں وارد ہے وہ و یسے بی جانتا ہے۔ اور ہروہ خبر جواس سلط میں صحیح حدیث میں وارد ہے وہ و یسے بی جانتا ہے۔ اور ہمروہ خبر جواس سلط میں صحیح حدیث میں وارد ہے وہ و یسے بی جانتا ہے۔ اور ہم وہ خبر جواس سلط میں صحیح حدیث میں وارد ہے وہ و یسے بی

سمیں سے اس میں اس حال میں کہ اپنی آراء سے تاویل کریں اور تو ہم نہیں کریں گے اپنی خواہشات سے ۔اس لئے کہ دین کے اندر کوئی محفوظ نہیں مگر وہی شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول کے سما منے سرتسلیم تم کر دیا ہواور مشتبہ بات کواس کے جانے والے کے سپر دکر دیتا ہو۔

شرح: دنیا میں کوئی آ تکھ اللہ تعالی کوئیں دیکھ ستی کیونکہ ان آ تکھوں میں اتن طاقت نہیں۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ حضو تعلیق نے شب معراج میں اللہ کودیکھا ہے یا نہیں ۔ آخرت میں مؤمنین کا اللہ کودیکھنا حق ہے اس پرمؤمنین کا اتفاق ہے معزلہ خوارج اور جمیہ رؤیت باری کا انکار کرتے ہیں حالا تکہ رؤیت کیا باللہ، سنت رسول میں ہے اور صحابہ کرام اور تا بعین کے اقوال سے ثابت ہے۔

مانعین رؤیت کے دلائل: ۔ (۱) دیکھنے والے میں قوت بینائی کا ہونا ضرودری ہے (۲) دیکھنے والے کے لئے خارجی روشی چا ہے اور جس کی طرف دیکھنا ہواس کا سامنے ہونا ہواس کا سامنے ہونا جاس کا بھی روشی میں ہونا ضروری ہے (۳) جس کو دیکھنا ہواس کا سامنے ہونا چاہی (۴) جس کو دیکھنا ہواس کا سامنے ہونا چاہی (۴) جس کو دیکھے وہ ایک خاص فاصلے پر ہونہ بہت قریب ہواور نہ بہت دور ہوان تمام باتوں کا تعلق جسم اور جسمانیات سے مزہ ہے اور اللہ تعالی ان سے مزہ ہے سائل النة والجماعة فرماتے ہیں کہ اللہ بے شک جسمانیات سے مزہ ہے کین رؤیت سائل النة والجماعة فرماتے ہیں کہ اللہ بے شک جسمانیات سے مزہ ہے کہ اگر عقل کو ہر قسم مکن ہے دو گریت بالبھر مراد ہے ۔ شرح عقائد میں ہے کہ اگر عقل کو ہر قسم کے شواغل سے فنی چووڑ دیا جائے تو رؤیت باری کے محال ہونے کا علم نہیں لگائے گ

جب تک محال ہونے کی دلیل نہ ملے۔اہل سنت کے نزد یک رؤیت عقلاً ونقل ٹابرت ۔ ہے۔عقلا اس طرح کہ اعیان واعراض کی رؤیت ممکن ہے ہرجیم کودوسرےجم سے فرق کے ساتھ دیکھتے ہیں اس طرح اعراض مثلاً مخلف رنگوں کو فرق اور امراز کے ساتھ دیکھتے ہیں ۔ جب اعیان اور اعراض دونوں دکھائی دیتے ہیں تو دونوں میں رؤیت کی علت مشترک ہونی جا ہیے وہ علت مشتر کہ بیہ ہے (۱) دونوں ممکن ہیں تو امكان دونوں كے درميان مشترك ہے (٢) دونوں ميں حدوث ہے (٣) دونوں موجود ہیں وجود دونوں میں مشترک ہوا۔امکان اور حدوث تو رؤیت کی علت نہیں بن سكتے اس لئے كمامكان كامعنى كى چيز كے وجود اور عدم كا ضرورى ند موتا ہے، ند ہونا امر عدى ہے ، حدوث وجود بعدالعدم كو كہتے ہيں اس كے مفہوم ميں عدم داخل ہے۔ جب دونوں عدمی ہوئے تو رؤیت کی علت نہیں بن سکتے کیونکہ علت مؤثر ہوتی ہاور عدمی موجود نہ ہونے کی وجہ سے مؤثر نہیں ہوسکتا ۔ لہذا تیسری بات لینی وجود مؤثر ہوسکتا ہے۔ وجود رؤیت کی علت ہے اور اللہ واجب الوجود ہے اس میں بھی پیر علت موجود بالبذارؤيت ممكن ہوگی۔

سوال: فیک ہے کہ وجودرؤیت باری کی علت ہے گر ہوسکتا ہے کہ موجود کے دکھائی دینے کے لئے کوئی شرط الی ہو جومکن کا خاصہ ہومثلاً مرئی کا مکان میں ہونا ،روشی میں ہونا ،رنگ والا ہونا ۔اگر چہ اللہ موجود ہے لیکن بیرشرائط تو موجود نہیں یا ہوسکتا ہے کہ واجب کے خواص اور صفات ایسے ہوں جورؤیت سے مانع ہوں مثلاً اللہ مکان اور جہت سے مانع ہوں مثلاً اللہ مکان اور جہت سے مانے ہوں ہوں ہورگیت سے مانع ہوں مثلاً اللہ مکان اور جہت سے مانے ہوں ہورگیت سے مانے ہوں مثلاً ہوں ہورگیت سے مانے ہوں مثلاً ہوں ہورگیت سے مانے ہوں مثلاً ہے کہ واجب کے خواص اور صفات ایسے ہوں جورگیت سے مانے ہوں مثلاً ہوں ہورگیت سے مانے ہوں ہورگیت سے مانے ہوں مثلاً ہونا ہوں ہورگیت سے مانے ہورگیت سے مانے ہوں ہورگیت سے مانے ہوں ہورگیت سے مانے ہوں ہورگیت سے مانے ہورگیت سے مانے ہورگیت سے ہورگیت سے مانے ہورگیت سے ہورگیت سے ہورگیت سے مانے ہورگیت سے ہورگیت

جواب:۔ شرح عقائد میں ہے کہ ای طرح کی کوئی شرط ثابت نہیں نہ کوئی شرط میں ہواب ہے میں ہارہ کی رؤیت کے لئے کوئی مانع ثابت ہے۔ دوسراجواب یہ میں ہارا مقصد رؤیت کا جواز اور امکان ہے نہ کہ تحقق رؤیت ۔ سوال نہ کور میں شرطیت و مانعیت تحقق رؤیت کے لئے ہے۔ صحت رؤیت اور امکان رؤیت کے لئے ہے۔ صحت رؤیت اور امکان رؤیت کے لئے ہے۔ سے سرویت اور امکان رؤیت کے لئے ہے۔ سمب رؤیت رؤیت کوئیت کے لئے ہے۔ سمب رؤیت کے ل

سوال: جب تحقق رؤیت کے لئے وجود شرط اور علت ہے تو آوازیں ، ذاکتے اور یُو وغیرہ کیوں دکھائی نہیں دیتے ۔

جواب: بات جواز رؤیت کی ہے نہ کہ تحقق رؤیت کی ۔ رؤیت اللہ تعالیٰ کے خلق کا نتیجہ ہے۔ یہ چیزیں اس لئے دکھائی نہیں دیتیں کہ اللہ کی عادت ہے کہ الیم چیزیں نہیں دکھلاتے ۔ خرق عادت کے طور پر اللہ دکھلا سکتے ہیں ۔ کسی چیز کا حلال وحرام ہونا دکھائی نہیں دیتا لیکن ممکن ہے، اللہ تعالی بعض برزرگوں کو مختلف طریقوں سے بطور کرامت دکھلا دیتے تھے۔

دلیل نقلی: ۔ موکی علیہ السلام نے رؤیت کا سوال کیا تھا اس لئے رؤیت ممکن ہاس لئے کہ بی محال کا سوال نہیں کرتا اور پھر نبی جاہل بھی نہیں ہوتا۔ پھر اللہ نے رؤیت کو پہاڑ کے استقر ار پر معلق کیا اور استقر ارجبل فی نفسہ ممکن ہے تو ممکن پر معلق ممکن ہوتا ہے۔ اس لئے کہ تعلیق کا مقصد معلق بہ کے ثبوت کے وقت معلق کے ثبوت کی فردینا ہے۔ اس لئے کہ تعلیق کا مقصد معلق بہ کے ثبوت کے وقت معلق کے ثبوت کی خردینا ہے۔ حالانکہ محال ممکنہ صور توں میں سے کسی بھی صورت پر ٹابت نہیں ہوسکتا محال محال موتا ہے۔

سوال: \_موی علیه السلام کا رؤیت کا سوال قوم کی عذر معذرت کوختم کرنے کے لئے تھا کیونکہ ان کا سوال تھا کہ اللہ جمیس علانید دکھلاؤ۔

جواب: \_ بین سے مخالف ہے موسیٰ علیہ السلام نے رؤیت کی اضافت اپنے نفس کی طرف کی ہے خرمایا''اُرینی'' مجھے دکھلاؤ۔

دوسرى دليل: وجُوه مَّيَوْمَئِذِ ناَضِرة إلى رَبِّها ناَظِرَة (القيمة ٢٣،٢٢) ترجمه: كن منه ال دن تازه بين البين رب كي طرف و يكف والي-

رؤیت کاصله الی ہوتو پھراس کامعنی دیکھنا ہوتا ہے کہتے ہیں 'نَظرُتُ اِلسیٰ فُکرن ''میں نے فلان کی طرف دیکھا۔ آیت میں بھی اِلی صله آیا ہے آخرت میں مؤمنین اللہ کا دیدار کریں گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بے شک تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے تم چود ہویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ اکیس اکا برصحابہ نے اس حدیث کوروایت کیا ہے امت کا اجماع بھی ہے رؤیت پر۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

لِلَّذِيْنَ أَحُسَنُو الْحُسُنىٰ وَزِياَدِةً (يونس ٢٦) ترجمہ: جنہوں نے کی بھلائی ان کے لئے ہے بھلائی اور زیادتی۔

حنی سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد دیدار خداوندی ۔ حدیث میں ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجا کیں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجا کیں تو ایک منادی پکارے گاتمہارااللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے جس کواللہ پورا کرنا چاہتا ہے ۔ جنتی کہیں گے کونساوعدہ کیا اللہ نے ہمارے میزان کو بھاری نہیں کیا؟ کیا ہمارے چروں کو گورانہیں کیا؟ کیا ہمارے چروں کو گورانہیں کیا؟ کیا ہمیں جنت میں واغل نہیں کیا؟ کیا ہمیں دوزخ سے نہیں بچایا؟ پس

جہب اُٹھ جائے گا اور جنتی اللہ کی طرف دیکھیں گے۔اس سے محبوب چیز اللہ نے جنتوں کنہیں دی۔ یہ ہے آیت والی'' زِیَا دَۃُ ''۔ارشاد ہے

کلاً إِنَّهُمْ عَنُ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذِ لَمَحُجُوبُونَ (المطففين ١٥١)

زجمہ: کوئی نہیں وہ اپنے رب سے اس دن روک دیجا کیں گے۔
اس آیت سے امام شافعیؓ نے استدلال کیا ہے کہ اہل جنت اللہ کو دیکھیں گے،
جب دوزخی اللہ کے غضب وغصہ کی وجہ سے اس نعمت سے محروم ہو گئے تو اللہ کے اولیاء
اس کو اللہ کی رضا کی وجہ سے دیکھیں گے

سوال: لأتُدرِكُهُ الأبُصارُ (الانعام سوا) نبيس باسكتى اس كوآ تكهيل ـ اس آيت معلوم مواكرالله كل رؤيت ممكن نبيل

جواب: \_ بیآیت اللہ تعالیٰ کے کمال عظمت پر دلالت کرتی ہے اس کی عظمت کی جہاس کی عظمت کی جہاس کی ذات کے ادراک کی فی . وجہ سے اس کی ذات کے ادراک کی فی . ہے دؤیت کی فی نافی نہیں ۔ کیونکہ ادراک کا معنیٰ ہے ''کسی شی کا احاطہ کرتا'' بیرؤیت سے بردویت سے بردویت کے بردویت ہے۔ بردویت ہے۔ بردوکر ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمُعٰنِ قَالَ اَصْحاَبُ مُوسىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ قَالَ كَلَا (الشعراء/ ٢١)

ترجمہ:۔پھرجب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موٹ کے لوگ ہم تو پکڑنے گئے۔

موی علیہ السلام نے یہاں رؤیت کی نفی نہیں کی بلکہ ادراک کی نفی کی ہے کہ ہیں

ہم پڑے نہ جا کیں یوں نہیں کہا کہ فرعونیوں نے ہمیں دیکھا نہیں۔ادراک اور رؤیت جع بھی ہوسکتے ہیں۔پس اللہ تعالی رؤیت جع بھی ہوسکتے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا بھی ہوسکتے ہیں۔پس اللہ تعالی دکھائی دے گالیکن اوراک ممکن نہیں جیسے اس کے بارے میں قدر جانا جاسکتا ہے لیکن احاط علمی میں نہیں آتا۔

#### د نیام*یں رؤیت*:۔

اس پراتفاق ہے کہ دنیا میں اس کو کوئی ان آنکھوں کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا صرف حضور علی کے دنیا میں رؤیت کے بارے میں اختلاف ہے۔عندالبعض بدرؤیت ثابت ہے حضرت عائشہ اس کا انکار کرتی ہیں کہ آپیالیہ نے ان سر کی آنکھوں سے الله کونبیں دیکھا۔حضرت مسروق نے جب کہا '' ھَـلُ رَأَى مُـحَمَّدُ رَبَّهُ 'تو فرمایا ' "نَسَىٰ حَدَثَكَ أَنَّ مُحَمَّدُ رَأَىٰ رَبَّةً فَقَدْ كَذَبَ " جَمَ فَ آبِ سے بيان کیا ہے کہ آ پیلائے نے اپنے رب کودیکھاوہ جھوٹ کہتا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں و یکھا ہے۔علماء کہتے ہیں کہ ونیا میں رؤیت ممکن ہے کیونکہ موکی علیہ، لسلام نے سوال کیا تھالیکن اس پرکوئی نص واردہیں کہ آپ ایک نے اینے رب کوان آنکھوں سے د یکھاہے بلکہ رؤیت کی فنی مذکور ہے حضرت ابوذ رکوحضور اللہ نے جواب دیا" نہور أنْى أرأه " نور إلى كوكيع وكيم كلام الكروايت من إر أيت ووا "اس كامعنى بكرة بيناتة نع جاب ديكها-"نسور انسى اراه "كامعنى بنور جوجاب ہوں رؤیت سے مانع ہاس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔جبکہ نورمیرےاوراس

سے مابین تجاب ہے۔

وَتَفْسِيرُهُ عَلَىٰ ما أَرَادَ اللَّهُ وَعَلِمَهُ: مم عزل كلراي رائے ہے تاویلات نہیں کرتے اور خواہشات سے تو ہمات پیدانہیں کرتے کیونکہ ایسا كرناالله اوراس كے رسول الفیلی كے كلام میں تحریف ہے۔ سے تاویل وہ ہے جوسنت کے موافق ہواور غلط تاویل وہ ہے جوسنت کے مخالف ہو۔جس تاویل پرسیاق وسباق دال نه موکوئی قریندند موتوبیه بادی کی مراد نبیس موتی \_ کیونکه متکلم اینی مراد کو بھی قرائن میں چھیادیتا ہے جوظا ہرنص کے خلاف ہوتی ہے تا کہ سامع غلطی نہ کرے۔اللہ نے اینے کلام کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے وہ جب کسی نص کے ظاہر کے خلاف کا ارادہ كرے اوراس كے ساتھ خلاف الظاہر معنى لينے ير قرائن نہ لائے توبيہ ہدايت نہ ہوگي ۔ پی سیح تاویل متکلم کی مراد ہوتی ہے کوئی نیامعنیٰ نہیں ہوتا۔ یہاں لوگ غلطی کرجاتے ہیں اصل توبیہ ہے کہ کلام سے متعلم کی مراد کو سمجھا جائے جب کہا جاتا ہے کہ اس لفظ کا بد معنی ہےتو بینتکلم کے مراد کی خبر دینا ہوتا ہے اب اگر خبر اس مراد کے مطابق نہ ہوتو ہی متکلم پرجھوٹ با ندھنا ہے۔

# متکلم کی مراد بجھنے کے طریقے:۔

(۱) متعلم خود معنیٰ مراد کی تصریح کرے۔(۲) متعلم کوئی ایبالفظ لائے جس کا وضع کے لئے ایسالفظ لائے جس کا وضع کے لئے طلع معلوم ہوجائے وضع کے لئاظ سے معلوم ہوجائے کے معلوم ہوجائے کے معنیٰ بالکل ظاہر ہواور پھرکوئی ایبا قریبند نہ ہوجس سے معلوم ہوجائے کے متعلم کا بینظا ہری وضعی معنیٰ مراد نہیں تو یہی ظاہری معنیٰ مراد ہوگا۔اور اگر اس معنیٰ کے متعلم کا بینظا ہری وضعی معنیٰ مراد نہیں تو یہی ظاہری معنیٰ مراد ہوگا۔اور اگر اس معنیٰ

موضوع لهمراد لینے پر قرائن بھی ہوں تو پھر تو ضرور بین ظاہر معنیٰ مراد لینا ہوگا۔ مثلاً

"وَ كُلَّمَ الله مُوسىٰ تَكُلِیْماً " تكلیماً كوفرینہ كے طور پرتا كیداؤكركیا۔ حدیث میں ہے۔
میں ہے۔

إِنَّكُمْ تَرَونَ رَبُّكُمْ عَياناً كَما تَرَون الشَّمْسَ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَ دُونَها سَحابُ

رؤیت باری کاذکر ہے کہ کھلی آتھوں سے دیکھو گے ساتھ قرینہ بھی لائے کہ جم طرح صاف آسان میں سورج کود کھتے ہو۔ یہاں بقینی طور پرسامح متکلم کی مراد جان لیتا ہے۔ ایسی صورت میں متکلم کی مراد بیان کرنے میں سامح متکلم کی مراد سے خبر دینے میں سامح متکلم کی مراد سے خبر دینے میں صادق ہے۔ اورا گرسامح متکلم کے کلام میں بلاکسی قرینہ کے خلاف الظاہر معنیٰ کی تادیل کرے تو یہ سامح کی طرف سے متکلم پر جھوٹ با ندھنا ہوگا۔ اور متکلم کے مراد کی تکذیب ہے یہی تاویل بالرائے اور تو جم بالھویٰ ہے۔

قوله: فَإِنَّهُ مَاسَلِمَ فِي دِينِهِ إِلَّا مَنْ سَلَّمَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ورَدَّ عِلْمَ مااشتَبَهَ عَليهِ إلىٰ عالِمِه-

کناب وسنت کی نصوص کے سامنے تسلیم وانقیاد سے کام لے شکوک وشبہات اور قاسدتا و بلات سے ان پراعتراض نہ کرے۔ مثلاً یوں کیے کہ عقل اس نقل کے خلاف ہے اور عقل نقل کے خلاف ہے اور عقل نقل کے لئے اصل ہے۔ عقل کونقل پر مقدم نہ سمجھے عقل اور نقل کا کوئی تعارض نہیں۔ مولا نامحہ قاسم نا نوتو کی فرماتے ہیں انسان میں سب سے پہلا حاکم عقل ہے اور انسان اس کی رعایا سے ہے عقل کی ہر بات تسلیم کرتا ہے۔ اس کے بعد انسان میں جواور انسان اس کی رعایا سے ہے عقل کی ہر بات تسلیم کرتا ہے۔ اس کے بعد انسان

کواللہ نے ایک اور حاکم دیا جس کووتی اور نقل کہتے ہیں۔ اب اگراس دوسرے حاکم کا حمل ہوجائے گا۔ دونوں حاکموں علم ہیں جا کھا تھی ہوجائے گا۔ دونوں حاکموں کے احکامات میں تضاد نہیں۔ مثلاً عقل کہے کہ دود دونی چا راور نقل کہے کہ دو دونی پانچ ہوانسان کے لئے مشکل ہوجائے گاکس کی بات شلیم کرے۔ شریعت کی با تیں خلاف ہوتی بلکہ فوق العقل ہوتی ہیں بھی انسان کی عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی بلکہ فوق العقل ہوتی ہیں بھی انسان کی عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی ۔ ایس لئے ہوتی ۔ ایس الیے نقل سے کے کہو مقل ہیں۔ کین شرط یہ ہے کہ نقل سے ہو۔ اس لئے نقل سے کے لئے عقل ہمیشہ تابعدار رہے گی نقل سے چرعقل کو مقدم سمجھنا غلط ہے۔ اس لئے نقل سے کے کہوں کے کوشلیم کرے۔ غلط تاویل نہ کرے۔

انسان کو جا ہیے کہ دسول کے سامنے منقاد ہوکراس کی خبر کو قبول کرے اور اس کی قبر کو قبول کرے اور اس کی تقدیق کرے تقدیق کرے، باطل خیال کے ساتھ خبر الرسول کا معارضہ نہ کرے۔ پھر خیال باطل کا نام معقول رکھ دے۔

# عقیده نمبر۲ سا: \_

قولسه: وَلاَ تَثُبُتُ قَدَمُ الْاسُلامِ اللَّ عَلَىٰ ظَهُرِ التَّسُلِيُمِ وَالْاسْتِسُلامِ فَمَنُ رَامَ عِلْمَ مَا حُجِزَ عَنْهُ عِلْمُهُ وَلَمُ يَقُنَعُ فَالْاسْتِسُلامِ فَمَنُ رَامَ عِلْمَ مَا حُجِزَ عَنْهُ عِلْمُهُ وَلَمُ يَقُنَعُ اللَّسُلِيمِ فَهُمُهُ حَجَبَهُ مَرامُهُ عَنُ خَالِصِ التَّوْجِيُدِ وَصافِى التَّسُلِيمِ فَهُمُهُ حَجَبَهُ مَرامُهُ عَنُ خَالِصِ التَّوْجِيُدِ وَصافِى التَّسُلِيمِ فَهُمُهُ حَجَبَهُ مَرامُهُ عَنُ خَالِصِ التَّوْجِيدِ وَصافِى السَّعُرِفَةِ وَصَحِيْحِ الْإِيْمانِ فَيَتَذَبُذَبُ بَيْنَ الْكُفُرِ وَالْإِيْمانِ وَالْإِيمانِ وَالْإِنْكارِ مُوسُوساً تَائِها وَالتَّحُدِيبِ وَالْإِقُرارِ وَالْإِنْكارِ مُوسُوساً تَائِها وَالتَّحُدِيبِ وَالْإِقُرارِ وَالْإِنْكارِ مُوسُوساً تَائِها وَالتَّحُدِيبِ وَالْإِقُرارِ وَالْإِنْكارِ مُوسُوساً تَائِها مَا كَارَادُ وَالْإِنْكارِ مُوسُوساً تَائِها مَا مَاكَذَبار

ترجمہ: اوراسلام کا قدم ثابت ندرہ سکے گاگرتشلیم اوراستسلام کی پشت پر،
جس نے طلب کیا اس چیز کاعلم جس سے اس کاعلم روک دیا گیا ہے اور اس
کے نہم نے تشلیم پر قناعت نہ کی تو اس کا بیقصد اور مقصد اس کو خالص تو حیر
شفاف معرفت اور شیح ایمان سے محروم کرد ہے گا۔ تو ایسا آ دمی کفر اور ایمان
تقد بی اور تکذیب اور اقر ار اور انکار کے مابین متذبذب ہوجائے گا۔
اس حال میں کہ وسوسہ کرنے والا متکبر ومغرور، شک کرنے والا کج روبن
جائے گا نہ تقد بی کرنے والا مؤمن ہوگا اور نہ تکذیب کرنے والا مکر

تشرح: اسلام کے لئے قدم کا اثبات استعارہ ہے کونکہ حسی قدم جمانے کے لئے ضرور کوئی جگہ ہونی چا ہے، اسلام پر ثابت قدمی کے لئے ضرور کی ہے کہ قرآن وصدیث کو تسلیم کرلے ۔ اور کوئی اعتراض نہ کرے ، اور اپنی رائے ، عقل اور قیاس سے قرآن وصدیث کا معارضہ نہ کرے ۔ کیونکہ اسلامی عقائد واحکام اگر چہ خلاف عقل نہیں لیکن عقل دائرہ سے استے بلند وبالا ہیں کہ ہرایک کی عقل کی رسائی وہاں تک بہت مشکل ہے ۔ وی کے لامحدود وائرہ کی چیز عقل کے محدود دائرہ میں معلوم نہیں کر سے محدود عقل والا لامحدود وی پر اعتراض کرے یا رائے پیش کرے تو یہ سورج کو چرائ محدود عقل والا لامحدود وی پر اعتراض کرے یا رائے پیش کرے تو یہ سورج کو چرائ دکھانا ہے ، یا ایسا ہے کہ ایک گوار لقمان علیم کوعقل سکھائے ، کیا پدی کیا پدی کا شور بہ موگا۔ محمد این الشہاب زہری فرماتے ہیں رسالت اللہ کی طرف سے ہول کرنا۔ یہ برنا مول کام ابلاغ (پہنچانا) ہے اور ہمارا کام بسروچشم اور دل وجان سے قبول کرنا۔ یہ برنا کام ابلاغ (پہنچانا) ہے اور ہمارا کام بسروچشم اور دل وجان سے قبول کرنا۔ یہ برنا

عامع اور نافع کلام ہے۔ کسی نے عقل وقال کی کیا خوب مثال بیان کی ہے عقل کی مثال عامی مقلد کی ہے اور نقل کی مثال عالم مجتھد کی بلکہ اس سے بھی کم ،عامی مقلد مجتهد کی صرف تقلید کرتا ہے دلیل کو مجھتا نہیں مجہد پر کمل اعماد ہوتا ہے۔عامی مقلد میں تو اخمال ہے کہ علم حاصل کر کے مجتمد بن جائے لیکن نبی اور رسول بنا محال ہے۔عامی مجہد بن کر دوسرے مجہد کی تقلید چھوڑ دے گالیکن نبی اور رسول تو کوئی بھی نہیں بن سكتا يورسول اورنبي كي ابتاع ،تقليد اور انقيا دكسي صورت ميں چھوڑ ناصحيح نہيں \_ ہاں اگر عیاذ أبالله کا فربن جائے تو نبی کے اقوال کے سامنے اپنی عقل اور رائے بیش کرے توبیالگ بات ہے۔جبعقل نے بیہ بات سلیم کرلی کہرسول اپنی خبر میں سیا ہے اور نی غلطی نہیں کرتا تو اب عقل پرواجب ہے کہ اس نی اور رسول کی ہر بات کوسلیم کر بے نى يركمل اعتادكر سے شاه ولى اللَّهُ مَات بين 'وَلِـكُون النَّبِيِّ بَلْكُ أُونَدَى عِنْدَنَا مِنْ عُقُولِنَا" لِين بِي الله كا وات مارے ليے مارے عقاول ہے كہيں زیادہ قابل اعتماد ہے۔

مثال ۔ حضور علی ہے اور پوری امت نابینا ہے اندھے کا کام ہے کہ کی بینا کو اپنار ہمر بنائے اور اس کی ہر بات کو تعلیم کرے۔ اندھا بینا کی ہر بات کو تعلیم کرے۔ اندھا بینا کی ہر بات کو تعلیم کرتا ہے اور اندھے سے تعلیم کرتا ہے اگر بینا کسی داستے پر اندھے کو ساتھ لے کر جارہا ہے اور اندھے سے کے کہ ذرا قدم اُٹھا کر رکھنا ، یا آرام سے رکھنا کیونکہ آگے ایک چھوٹا سا کھڈا ہے اندھے کی نجات اور سلامتی اب اس بات میں ہے کہ بینا کی ہدایات کے مطابق قدم اُٹھائے۔ اگر اندھا بینا سے کہ بینا کی ہدایات کے مطابق قدم اُٹھائے۔ اگر اندھا بینا سے کہ بینا کی ہدایات کے مطابق قدم

کہ ہارے رائے میں کھڈا ہے اول مجھے دلیل کے ساتھ سمجھاؤ پھر میں آ یکے کہنے کے مطابق قدم اٹھاؤں گابیآ تکھوں والا اس اندھے کو کیسے دلیل سمجھائے گا۔ نبی امتی کو سمجھا سکتا ہے لیکن امتی کی عقل میں اتنی استعداد کہاں ہے۔جس طرح ایم ،ایس ہی میں ریاضی اور میتھس پڑھانے والا پر فیسریانچویں جماعت کے ایک طالب علم کوایم الیں ہی لیول کا سوال نہیں سمجھا سکتا۔ وجہ بیہ ہے کہ یا نچویں جماعت کے طالب علم کی استعداداتی کمزورہے کہامیم،ایس،ی لیول کے سوال کو بالکل نہیں سمجھ سکتا۔ بینا کوالیے وقت میں جاہے کہ اس اندھے کو دھکا دے کر اس گڑھے میں گرادے اور پھر کہے کہ دلیل سمجھ میں آگئی۔تو نبی اور رسول کی سب باتوں کا سیا ادراک مرنے کے بعد ہوگا۔ لیکن پھر ماننا ہے کار ہے۔اس کو کہتے ہیں اندھی تقلید۔ دنیا میں اندھی تقلید صرف نی کی جائز ہے بشرطیکہ نبی کے اقوال سیح سند کے ساتھ مقلدا در متبع تک ہینچے ہوں۔ پھروہ اقوال اور تعلیمات ہاری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں ۔باطل غداہب والے بوے . برے سائنسدان ، ڈاکٹرز اور انجیئیر زاینے اینے نداہب پر کاربند ہیں اپنی عقل کو استعال نہیں کرتے ۔ حالانکہ وہ لوگ عقل کے لحاظ سے بہت آ گے ہیں لیکن جب ند ہب کی بات آتی ہے تو وہ اپنی عقل کوچھٹی دے دیتے ہیں

مثال: طبیب جب مریض کا علاج کرتا ہے تو مریض کی سمجھ میں نہیں آتا کہ طبیب کس طرح میراعلاج کررہا ہے مریض صرف طبیب پراعتا دکرتا ہے۔ دواکڑوی ہویا میٹھی، نیکدلگوانا ہویا آپریشن کروانا ہوڈاکٹر کی ہر بات کودل وجان سے تنلیم کرتا ہے تب کہیں جا کرمریض کوشفاملتی ہے۔

قوله فَمَنُ رَامَ عِلْمَ مَا حُظِرَ ..... پہلے کلام کی تاکید ہے اور ڈرایا اور ہوا ہے۔ جادر ہوا ہے کہ اصول دین میں زیادہ قبل وقال سے پر ہیز کروتا کہ مل آسان ہوجائے۔ جوآدی بغیر علم کے اور پھروہ بھی قیاس اور عقل سے دین کے خلاف کوئی رائے قائم ہوآدی بغیر علم کے اور پھروہ بھی قیاس اور حقل سے دین کے خلاف کوئی رائے قائم کر کے گاتو خالص تو حید ، شفاف معرفت اور سے گا ایمان سے محروم رہے گا ، اپ فہم کو لگام دینا ضروری ہے ارشاد ہے۔

وَلاَ تَقُفُ ما لَيُسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (الاسراء ٣١) ترجمه: اورنه يجهي پرجس بات كي خربيس جھ كو۔

ارثاد - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبعُ كُلَّ شَيْطُنٍ مَرِيُدٍ (الحج ٣٠)

ترجمہ:۔اوربعض لوگ وہ ہیں جو جھڑتے ہیں اللہ کی بات میں بے خبری سے اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطان سرکش کی۔

ارشادہے

وَمَنُ أَضَلُ مِمَنِ اتَّبَعَ هَواَهُ بِغَيْرِهُدَى مِنَ اللهِ (القصص ١٠٥) ترجمہ: - اور اس سے مراہ زیادہ کون جو چلے اپی خواہش پر بدون راہ بتلا ئے اللہ کے۔

ارشاد ہے۔

إِنْ يَتَبِعُونَ اِلْالنظْنَ وَما تَهُوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدَ جاءَ هُمُ مِنُ رَبِّهِمُ الْهُدى (النجم ٢٣٧) ترجمہ: مصن انگل پر چلتے ہیں اور جوجیون کی امنگ ہے۔ اور پینجی ہے ان کو ان کے رب سے راہ کی سوجھ۔ ان کے رب سے راہ کی سوجھ۔ حضو مطالقہ کا ارشاد ہے۔

ما ضَلَ قُومٌ بَعدَ هُدى كَانُوُا عَلَيْهِ إِلاّ أُوتُو الْجَدَلِ. بدايت ملنے كے بعد جدال والى قوم گراه بن جاتى ہے پھرآ ب اللہ نے برآ يہ آيت تلاوت كى ؛

مأضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا (الزخرف/٥٨) ترجمہ: بیمثال جوڈالتے ہیں بچھ پرسو جھکڑنے کو۔ حضرت عائشه کی روایت ہے حضو جایت نے فر مایا۔ إِنَّ أَبِغِضَ الرِّجالِ إِلَىٰ اللَّهِ الْآلَدُ الْخَصِمُ \_ الله کے نزد یک مبغوض ترین انسان وہ ہے جو سخت جھگڑ الوہو۔ جورسول کی بات کونہ مانے اس کی تو حید کونقصان پہنچے گا۔ پھر رائے اور خواہش کے مطابق بات کرے گایا پھرکسی ایسے مخص کی تقلید کرے گا جوخود اللہ کی طرف ہے ہدایت پرندہو۔اس نے گویا اپنے لئے دوسرااللہ بنالیا۔ارشاد ہے۔ أَفَرَأُيُتَ مَن اتَّخَذَ اللَّهَ لَ هُواَهُ (الجاثية/٢٣). ترجمه: - بھلاد مکھتوجس نے تھبرالیا اپنا حاکم اپنی خواہش کو۔ لینی این خواہشات کی عبادت شروع کردے گا۔حضرت عبداللہ بن مبارک

فرماتے ہیں کہ دنیا میں فساد تین فرقوں کی طرف ہے۔

#### وهل افسد الدين الا الملوك واحبار سوء و رهبانا

و بن كوظالم بادشا مول علماء سوء اور جاال صوفياء ورمبان في فاستركرويا ي ان مین مابہ الاشتراك علت فساد عقل پرتی اور خواہش برتی ہے ۔ ظالم ماد شاہوں نے کہا جب سیاست اور شریعت میں تعارض ہوتو ہم سیاست کومقدم مجھیں کے \_(اب بھی ایبا ہی ہور ہاہے )علماء سوء نے کہا کہ جب عقل اور نقل کا تعارض ہوتو عقل کومقدم مجھیں گے۔اصحاب ذوق نے کہا کہ جب ذوق وکشف اور ظاہر شریعت كاتعارض موتو مم ترجيج ذوق اور كشف كودي ك\_حضور والتلك كاارشاد بي مُلكَ المُتَنَظِّفُونَ " يعنى زياده كهرائي ميس كسس كرخوب كموج لكانے والے اور كريدكرنے والے ہلاک ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ الکلام میں زیادہ تعمق خاص کرایسے لوگوں کے لئے جوعلم فضل کے لحاظ سے ناقص ہوں اس کوعلماء نے ناپسند کیا ہے۔ بڑے بڑے علاء کے اقوال کے مطابق علم الکلام بعض اوقات حیرانی ویریشانی اور تذبذب کا باعث بن جاتا ہے۔جولوگ کتاب وسنت سے مذموم علم الکلام کی طرف عدول کرتے ہیں تر دو کا شکار بن جاتے ہیں ۔ تعارض کے وقت نص میں الی تا ویلات کرتے ہیں جو ان کو جیرانی ، گراہی اور بریشانی کی طرف لے جاتی ہے۔ ابن رشد جو فلا سفہ کے مذا ب كوخوب جانة بين فرمات بين كون ہے جس نے الہيات ميں كوئى معتديد بات کہی ہو۔امام رازی فرماتے ہیں میں نے علم الکلام اور علم الفلیفہ کے تمام طرق اور نداہب میں خوب غور کیا تو میں نے ان کوالیا نہ پایا کہ بیار کو شفایاب کردے اور یاے کی بیاس بھائے میں نے قرآن کریم کے رائے کو سب سے قریب ماما ، اثبات كه لي يرهو الرَّحْم في عَلى الْعَرْش اسْتَوى "(طه /٥)"إله يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ " (فاطر/١٠) اورتفي كے لئے پڑھو اليسس كسمثله شَيْءٌ "(شوري /١١) "وَلاَ يُجِينطُونَ به عِلْماً "(طُر /١١٠) يُعرفر ما يا وَمَن ا جَرّبَ مِثُلَ تَجُرِبَتِي عَرَفَ مِثلَ مَعُرفَتِي" جوميرى طرح تجربه كرك میری طرح معرفت حاصل کرے گا۔عبدالکریم الشرستانی فرماتے ہیں کہ میں نے فلاسفہ اور متکلمین کے پاس سوائے جیرت اور ندامت کے کچھ نہ یایا۔امام ابوالمعالی الجوین فرماتے ہیں اے لوگو!علم کلام سے شغل ندر کھو۔موت کے وقت فرمایا تحقیق میں نے گہرے اور بڑے سمندر میں غوطہ زنی کی ، اہل اسلام اور ان کے علوم کو پیچھے جھوڑ دیا، جس سے مجھے منع کیا تھااس میں داخل ہوا، اب اگر اللہ این رحمت کے لیب میں نہ لے تو ابن الجو بنی تباہ ہوجائے گا۔ اور کہا کہ ن لو میں اپنی ماں کے عقیدہ پر مرر ہاہوں یا نیٹا بور کی بڑھیا عورتوں کے عقیدہ پر مرر ہاہوں \_مطلب بہتھا کہ دین سیدھے سادھے عقائد ہیں ان پر مرر ہاہوں ۔خونجی نے موت کے وقت کہا کہ میں نے جو حاصل کیااس میں صرف یہ بات معلوم کی کیمکن مرج کامحتاج ہے، پھرافتقار (احتیاج) وصف سلی ہے؟ میں مرر ہا ہوں اور کھی ہیں جانتا۔ ایک کا کہنا ہے بستر پر لیٹتا ہوں ،لحاف اینے چہرے کے اوپر ڈال لیتا ہوں ، ہرطرف کے دلائل و براہین کا مقابلہ کرتا ہوں ، مبح ہوجاتی ہے اور میرے نزدیک کسی کونز جے نہیں ملتی ۔ امام شافعی ا فرماتے ہیں کہ اہل کلام کے بارے میں میرا فیصلہ سے کہ ان کوچھڑ یوں اور جوتوں ے ہاراجائے ادران کولوگوں کے سامنے خوب پھرایا جائے اور پھر کہا جائے کہ بیاس فض کی جزاہے جو کتاب وسنت کو چھوڑ کرصرف علم کلام کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ عقیدہ نمبر کے سا:۔

قوله: وَلاَ يَصِحُّ الْإِيْسَانُ بِالرُّوُّيَةِ لِاَهُلِ دَارِ السَّلاَمِ لِمَنَ الْعُتَبَرَهَا مِنْهُمْ بِوَهُمْ اَوُ تَأَوَّلَهَا بِفَهُمْ إِذَا كَانَ تَأْوِيُلُ الرُّوْيَةِ وَتَأُويُلُ الرُّوُيَةِ لَايَصِحٌ فَلاَ يَصِحُ وَتَأُويُلُ كُلِّ مَعْنَى يُضَافُ إلى الرُّبُوبِيَّةِ لاَيَصِحٌ فَلاَ يَصِحُ الْإِيْسَانُ إلاَّ بِتَرُكِ التَّاوِيُلِ وَلُورُهُمِ التَّسُلِيْمِ وَعَلَيْهِ دِيْنُ الرُّيُومِ التَّسُلِيْمِ وَعَلَيْهِ دِيْنُ الْمُسُلِمِينَ وَمَنْ لَمُ يَتَوَقَّ النَّفَى وَالتَّشْبِيَة ذَلَّ وَلَمُ يُصِبِ التَّنْزِيْة.

ترجمہ:۔اور اہل جنت کے لئے رؤیت پر ایمان صحیح نہیں اس مخص کا جو رؤیت کا اعتبارہ ہم سے کرے یافہم سے اس کی تا ویل کرے جب کہ رؤیت کی تا ویل کی ہو۔اور ہراس صفت کی تا ویل صحیح نہیں جور بو بیت کی طرف منسوب ہو۔تو رؤیت پر ایمان صحیح نہیں مگر تا ویل چھوڑنے سے اور تشلیم کو لازم پکڑنے سے اور جونی اور تشبیہ سے نہ لازم پکڑنے سے اور جونی اور تشبیہ سے نہ سے دہ وہ جس گیا اور تنزیہ تک نہ بہنچ سکا۔

شرے: ۔ جب رؤیت باری قرآن وحدیث سے ثابت ہوگئ اب اس کا انکار ماتشبیہ کے ساتھ مانتا سیح نہیں لیعنی ایسی رؤیت مانتا جومخلوق میں ہوتی ہے یہ تشبیہ ہے۔رؤیت نہ مانالغطیل ہے۔الحاصل تثبیہ اور تعطیل سے نئے کررؤیت کا اقرار کرنا پڑے گا۔معتزلہ کا رد ہو گیا جورؤیت کا انکار کرتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی تردید ہے جورؤیت کو تثبیہ کے ساتھ مانتے ہیں

سوال: - إِنْكُمُ تَرَوُنَ رَبِّكُمُ كَمَاتَرَوُنَ الْقَمَرَ لَيُلَةَ الْبَدْرِ -الاحديث مِي كَمَاتَر وَنَ الْقَمَرَ لَيُلَةَ الْبَدْرِ -الاحديث مِي كاف تشبيه ذكور مي تشبيه كساته رؤيت ثابت موكى -

جواب: \_ تشبیہ رؤیت میں ہے مرکی (وکھائی دینے والے) میں نہیں ۔ای صدیت میں رؤیت کا تحقق اور اثبات ہے کہ رؤیت ثابت اور ممکن ہے جس طرح چود ہویں چا ندکاد کھناممکن ہے اس طرح اللہ کود کھناممکن ہے ۔ بیہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ چود ہویں کے باند کی طرح ہیں۔

قوله: لِمَنُ إِعْتَبَرَهَابِوَهُم : - دل ودماغ ميں بطور خيل كوئى خيال اوروبهم لائے كالله ايمابوگا، ايماد كھائى دے گاتواس طرح سوچنا ورتوبهم كے ساتھ ممكن ہاللہ كے لئے كوئى وصف ثابت كردے تومشبہ سے بن جائے گا۔ تواپ تو ہمات كا دور كرنا واجب ہے۔ اى تشبيه اور نقى كے غلط ہونے كی طرف مصف نے اس عقيدہ كے ترميں اشارہ كيا ہے "وَ مَنْ لَمْ يَتَوَقَّ النَّفَى وَالتَّنْسِيةَ" كے ساتھ دمخز له كا خيال ہے كہ نفى (تعطيل) كے ساتھ اللہ كے لئے تزية ثابت كرد ہيں كيا صفات كمال كي نفى كے ساتھ تزية ثابت ہو كئى ہے؟ ہر گرنہيں رويت كي نفى تو من كال بين كيا صفات كمال كي نفى كے ساتھ تزية ثابت ہو كئى ہے؟ ہر گرنہيں رويت كی نفی تو من كے اور اس كان كو اثبات رويت ميں ہے۔ اور اس باتھ كرنے كرنے كان كونكہ معدوم نظر نہيں آتا ہمال تو اثبات رويت ميں ہے۔ اور اس باتھ كن كن كرنا كہ اللہ كا اور اک كہ وہ كا طبین جائے منع ہے۔ مثل علم ہے علم كی نفی كرنا

کمال نہیں کمال تواس کے لئے اثبات علم میں ہے۔اوراس میں کمال ہے کہ وہ احاطہ علمی میں نہیں آتا۔ توجس طرح اللہ علماً محاطبہین ای طرح رؤیثہ محاطبیں۔

اَوُ تَا وَلَهَا بِفَهُم : شَحْ كَامراد برتا ويل كى ترديذ بين بلكة أويلات فاسده مبتدع كى ترديد بين بلكة أويلات فاسده مبتدع كى ترديد به جوكتاب وسنت اور سلف صالحين كه ندا بب ك خلاف بو كامده مبتدع كلط تا ويلات اصل من تحريف بين تا ويل كامعنى به صدر ف السَّلْفُظِ عَنْ ظَاهِره "يعنى لفظ كواس كے ظاہر سے بھيرنا۔

# كتاب وسنت مين تأ ويل كامعنى :\_

مفسرین کےنز دیک تأ ویل:\_

کلام کی تفییر اور معنی بیان کرنا ، برا بر ہے کہ بیہ بیان تفییر ظاہر کے موافق ہویا خالف۔ان کے نز دیک تا ویل تفییر کی طرح ہے۔

ِ نفی اورتشبیه: ـ

یه دونوں قلبی امراض بیں قلبی امراض کی دوقتمیں ہیں مرض شبہہ اور مرض شہوۃ دونول كاذكرقر آن مين موجود م وفلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضَ ﴾ يمرض شهوت بي في قُلُوبِهم مَرَضٌ فَزَاد كُهُمُ اللهُ سَرَضاً "بيم ض شبه ہے۔ بيشهوت كم ض سے زياده خطرناك ہے۔ مرض شهوت میں شفا کی امید ہوتی ہے اگر شہوت یوری ہوجائے کیکن مرض شبہہ میں شفاء سوااللہ کے فضل اور رحت کے ممکن نہیں ۔ شبہہ کی بیاری نفی اور تشبیہ کے ساتھ ہے شبہ نفی زیادہ خطرناک ہے شبہء تشبیہ سے۔ کیونکہ شبہ فی سے حضور علیہ کی لائی ہوئی باتوں کی ترديداور تكذيب لازم آتى ہاورشبه وتشبيه سے حضور الله كى لائى ہوئى باتوں ميں حد سے تجاوز لازم آتا ہے۔ اور اللہ کی تثبیہ مخلوق کے ساتھ کفر ہے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءً - اور في صفات بهي كفر ب كيونكه الله كافر مان ب وهو السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

تشبیہ کی دوسمیں ہیں (۱) خالق کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیناایسے لوگوں کی اہل کلام نے خوب تر دید کی ہے۔لیکن ایسے لوگ کم ہیں۔

(۲) مخلوق کی خالق کے ساتھ تشبیہ دینا۔ایسے لوگ بہت ہیں بیروہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت میں بیدہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت علیہ

آگ، پانی، پھڑا، تبور اور جنات کی عبادت کی ہے۔ غیر اللہ جو مخلوق ہے ان کو معبود بنانا تشبیہ ہے معبود باطل کی مخلوق کے معبود حقیق کے ساتھ ۔ ان تمام لوگوں کو انبیاء کرام بنانا تشبیہ ہے معبود باطل کی مخلوق کے معبود حقیق کے ساتھ ۔ ان تمام لوگوں کو انبیاء کر ام نے ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی ہے اور پہلی قتم کے ساتھ اہل الکلام مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔

فَإِنَّ رَبَّنا جَلَّ وَعَلاَ مَوْصُوفَ بِصِفاَ تِ الْوَحُداَنِيَّةِ مَنْعُوتَ فَإِنَّ رَبَّنا جَلَّ وَعَلاَ مَوْصُوفَ بِصِفاَ تِ الْوَحُداَنِيَّةِ مَنْعُونَ بِنُعُوتِ الْفَرُدانِيَّةِ لَيْسَ فِي مَعْناَهُ أَحَدَّمِنَ الْبَرِيَّةِ مَنَّ لَيْسَ فِي مَعْناَهُ أَحَدَّمِنَ الْبَرِيَّةِ مَنَّ الْفَرُدانِيَّةِ كَيْسَ فَي مَعْنات كَيماتهم موصوف ہے اور منفر و بیات ماتھ موصوف ہے اور منفر و صفات كے ماتھ منعوت ہے اور مخلوق میں اس جیما کوئی نہیں۔
می عبارت ای عقیدہ کا محکوا ہے یہ عبارت سورة الاخلاص کا حاصل ہے می عبارت سورة الاخلاص کا حاصل ہے می عبارت سورة الاخلاص کا حاصل ہے می عبارت الله عبارت الله عبارت الله من الله عبارت الله عبا

یہ عبارت ای تقیدہ کا عراج یہ عبارت سورۃ الاحلاس کا حاس ہے منوصُ وق بصفاتِ الْوَحُدَانِیَّۃ ماخوذ ہے 'قُلُ هُ وَاللّٰهُ اَحَدُ '' سے ماور مَن بُعِفَاتِ الْفَرُدَانِیَّۃ ماخوذ ہے 'اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمُ یَلِدُ وَلَمُ الرَّبَۃ ماخوذ ہے 'اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمُ یَلِدُ وَلَمُ الرَّبَۃ ماخوذ ہے 'وَلَمُ یَکُنُ لَهُ الْوَلَد ''سے اور لَیْسَ فِی مَعُنَاهُ اَحَدُ مِنَ الْبَرِیَّۃ ماخوذ ہے 'وَلَمُ یَکُنُ لَهُ کُولُد '' سے اور لَیْسَ فِی مَعُنَاهُ اَحَدُ مِنَ الْبَرِیَّۃ ماخوذ ہے 'وَلَمُ یَکُنُ لَهُ کُفُوا اَحَد '' سے سیا ثبات الصفات اور فی تشبید کے لئے تاکید ہے وصف اور نعت عند العض مرادف ہیں بعض کے نزد یک قریب المعنیٰ ہیں ۔ وصف ذات کے لئے ہاں طرح وحدانیت اور فردانیت ،مرادف یا قریب لئے ہاور نعت فعل کے لئے ۔ای طرح وحدانیت اور فردانیت ،مرادف یا قریب المعنیٰ ہے ۔ ماصل یہ وا المحتیٰ ہے ۔ ماصل یہ وا کہ ذات ااور صفات کے لئا طے منفر داور یکا ہے۔

#### عقيده نمبر ١٣٨: \_

قول : وَتَعالَىٰ عَنِ الْحُدُودِ وَالْعَايَاتِ وَالْاَرُكَانِ وَالْاَعُضاءِ وَالْاَدُواتِ لاَ مُحَوِّيُهِ الْجِهاتُ السَّتُ كَسائِرِ الْمُبتدِعاتِ، وَالْاَدُواتِ لاَ مُحَوِّيُهِ الْجِهاتُ السَّتُ كَسائِرِ الْمُبتدِعاتِ، ترجمه: اوروه بلنداور بالاتر بحدود ، نها يتول ، آركان اوراعضاء ي كلوق كي طرح اس كوشش جهات في هيرا موانبيل -

شرح: - الله ذات اورصفات کے لحاظ سے بے مثال اور با کمال ہے اس کی ذات اورصفات کے علاوہ ہر چیز مخلوق اور اس کی طرف مختاج ہے مخلوق میں سے کوئی چیزاس کی حد بندی اور احاطه بیس کرسکتی ، نهاس کی حد بندی اور احاطه موسکتا ہے۔اس · کے لئے نہ صد ہے اور نہ غابیہ اور انتہاء۔جس طرح مخلوق کے لئے بیسب کھٹابت ہیں۔ زات وصفات کے لحاظ سے لامحدود بلا کیف ہے ذات کا محدود چیز دل سے اندازہ لگانا محال ہے۔حدود، انتہاء، اعضاء واركان كے ساتھ تو چيزوں كے مابين المياز ہوتا ہے۔اوراملياز سے بل اشتراك ہے الله كانونه كوئى شريك ہے نهاس كامليل ہے، نہ کوئی چیز اس کے مشابہ ہے وہ تو ہر لحاظ سے منفرد ہے لہٰذااس کے لئے نہ عد بندی کی ضرورت ہے نہانہاء کی نہاعضاء وارکان کی ۔ بالفرض اگریہ چیزیں اس کی ذات کے ساتھ لگ جا کیں توجسمیت اور ترکیب ثابت ہوجائے گی حالانکہ وہ جسم اور ترکیب سے پاک ہے۔شش جہات اس کا احاطہ بیں کرسکتیں۔وہ تو خالق جہات ہ جہات کی تخلیق سے بل وہ بلاجہات موجودتھا، وہ تو لایہ حکد و لایئے صور ہے۔ اللہ

قرآن میں اللہ کے لئے ید، وجہ، اور نفس کا اثبات ہے۔ یَدُ الله مِنْسُسُوطَتَ اَنِ الله مِنْسُسُوطَتَ اَنِ الله م (المائدہ/۱۲۳) (۲) کُـلُ شَنیء هالَكُ إِلَّا وَجُهَهُ (القصص/ ۸۸) (۳) وَيُحَدِّدُ كُمُ الله مُنْفُسَهُ (آل عمران/ ۲۸) الفقه الا كبر میں ہے وَيُحَدِّدُ كُمُ الله مُنْفُسَهُ (آل عمران/ ۲۸) الفقه الا كبر میں ہے

فَمَا ذَكَرَهُ اللّهُ تعالىٰ فِي الْقُرانِ مِن ذِكْرِ الْوَجُهِ وَالْيَدِ والنَّفُسِ فَهُوَلَهُ صِفَاتٌ بِلَا كَيْفٍ ولا يُقالُ إِنَّ يَدَهُ قُدُرَتُهُ والنَّفُسِ فَهُولَهُ صِفَاتٌ بِلَا كَيْفٍ ولا يُقالُ إِنَّ يَدَهُ قُدُرَتُهُ اَوُنِعُمَتُهُ لِانَ فِيْهِ إِسطالُ الصّفةِ وَهُو قَوُلُ اَهُلِ الْقَدَرِ وَالْإِعْتِزَال وَلَكِنُ يَدُهُ صِفَتُهُ بِلاَ كَيْفٍ -

یہ اللہ کے لئے صفات متشابہات ہیں ان صفات کا ماننا ضروری ہے یہ سے مراد قدرت اورنعت لینانی الجمله صفات کا ابطال ہے۔ کیونکہ اللہ نے بد کا ذکر کیا ہے اور اس کی جگہ قدرت اور نعمت کا ذکر نہیں کیا۔اس طرح میجھی غلط ہے کہ اللہ کے لئے ید وجهاورنفس کی وجہ سے اعضاء اور جوارح ثابت کئے جائیں ۔ شرعاً جوالفاظ استعال ہوئے ہیںان کونفیا اورا ثبا تا اس طرح بغیرتا ویل اورردوبدل کے استعال کرنا جا میے لفظ جہت سے بھی موجود ارادہ کیا جاتا ہے بھی معدوم ۔اور بیہ بات معلوم ہے کہ موجود صرف خالق اورمخلوق ہے اگر جہت سے اللہ کے علاوہ اور موجود لیا جائے تو جہت مخلوق ہے اور مخلوق میں سے کوئی شی اللہ کا احاطہ بیں کرسکتی ۔اور اگر جہت سے امر عدمى مرادليا جائة وه پھرفوق العالم كوكہتے ہيں اس اعتبار سے اللہ يرجهت كا اطلاق صحیح ہے۔اورمعنیٰ ہوگا وہ فوق العالم ہے اور سب سے فوق اور عالی ہے۔لیکن جہت امراعتباری ہے جس طرح عدداور کنتی امراعتباری ہے معدود (جوحقیقت اور کنتی کے

لیے منطا ہے ) ہوگا تو عدد اور گنتی ہوگی ،معددد نہیں ہوگا تو گنتی کس چنر کی ہوگا۔ جہات کا وجود بھی کی ہی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ ہر ہی کے جہات ستہ ہوتے ہیں جہال کوئی چیز موجود نہ ہووہ جہات کیسے بیان کی جا کیں گی۔ اس کا حاصل ہے ہے کہ اللہ ہر ہی برمحیط ہے اور ہر چیز سے عالی ہے

### عقیدهنمبروس: ـ

قوله: وَالْمِعُراَجُ حَقَّ وَقَدْ السّرِي بِالنّبِيِّ وَعُرِجَ بِسَخْصِهِ
فِي الْيَقُظَةِ إلَىٰ السّماءِ ثُمّ إلىٰ حَيْثُ شاءَ اللّهُ مِنَ الْعُلَىٰ
وَاكُرَمَهُ اللّهُ بِما شاءَ وَاوُحیٰ إلیّهِ ما اَوْحیٰ ما كذَبَ الْفُواَدُ مارَای فَصَلّیٰ اللّهُ عَلیْهِ فِی الاَّخِرَةِ وَالاَوْلیٰ۔
الْفُؤادُ مارَای فَصَلّیٰ اللّهُ عَلیْهِ فِی الاَّخِرَةِ وَالاَوْلیٰ۔
روح مح الحمد کے ماتھ بیداری کی عالت میں آسان پرلیجایا گیا۔ پھر بلندیوں میں سے جہاں تک اللہ نے چاہا آپ کو لے گئے اور جو چاہا وہ اکرام کیا آپ قبائے کا اللہ نے۔ اورا پی بندے کی جانب جووی کرناتی وہ کی اور جموث بین کہارسول کول نے جود کھا۔ پس اس پروی کرناتی وہ میں اللہ کی رحمی ہوں۔

گی اور جموث نہیں کہارسول کول نے جود کھا۔ پس اس پرویا وا خرت میں اللہ کی رحمی ہوں۔

شرح: -معراج عروح سے مفعال ہے وہ آلہ جس کے ذریعہ اوپر چڑھا جائے میں گامرح ہے ہمیں اس کی کیفیت معلوم نہیں ۔ تمام مغیبات کی طرح اس پر ہمارا

ایمان ہے۔اسراء کامعنیٰ دات کے وقت لے جانا ، حضو وطفی کو مکہ مکر مدیس ام ہائی کے گھرسے بیت المقدی لے جایا گیا۔ بیت المقدی میں آپ علی نے تمام انبیاء کی امت کرائی۔ وہاں سے پھرآسانوں پراٹھائے گئے جس کومعراج کہتے ہیں۔ بیاسراء اور معراج بیداری کی حالت میں دوح مع الحسد کے ساتھ ہوا۔ یہ آپ علی کے مجزات میں سے۔

#### واقعهاسراء:\_

مجد حرام سے مجدافعیٰ تک آپ اللہ کو براق پر سوار کر کے حضرت جرئیل کے ہمراہ لے جایا گیا۔ براق کومجد کے دروازے کے ساتھ باندھ کرآ پیلیا نے تمام انبیاء کی امامت کی ۔ پھرای رات بیت المقدس سے آسان دنیا کی طرف تشریف لے گئے۔حضرت جبرئیل نے آپ ایک کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے کہادونوں کے لئے دروازہ کھل گیا۔آپ لیک نے وہاں حضرت آدم اکودیکھا اُن کوسلام کیا حضرت آدمٌ نے سلام کا جواب دے کرخوش آمدید کہا اور آپ علیہ کی نبوت کا اقرار کیا۔ پھر آپ ملک کو دوسرے آسان پر لے جایا گیا وہاں آپ ملک کے حضرت کی اور حضرت عیسی علیماالسلام سے ملاقات کی انہیں سلام کیا دونوں نے جواب دیا اور مرحبا کہااور آ پیلیسے کی نبوت کا اقرار کیا۔ پھر آپنگلیسے کو تیسرے آسان پر لے جایا گیا وہاں آپ ایک نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی اُن کوسلام کیا انہوں نے جواب دیا اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا اور مرحبا کہا۔ پھر آپ علیہ کو چوتھے آسان برك جايا كياو بالآب علي في في حضرت ادريس عليه السلام كے ساتھ ملاقات كي اور

ان کوسلام کیاانہوں نے سلام کا جواب دیا،مرحبا کہااورآ پیلیسے کی نبوت کا قرار کیا۔ بھرآ ہے اللہ کو یا نجویں آسان پر لے جایا گیا وہاں آ پھیلے نے ہارون بن عمران علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان کوسلام کیا ، انہوں نے جواب دیا ، مرحبا کہا اورآب میلانه کی نبوت کا اقرار کیا۔ بھرآ پے علیائے کو چھٹے آسان پر لے جایا گیاوہاں آپ میلائے نے حضرت موی علیہ السلام سے ملاقات کی سلام کیا انہوں نے جواب دیا ،مرحما کیا اورآپ ایست کی نبوت کا اقر ارکیا۔ پھروہاں سے آپ ایستے کوساتویں آسان پرلے جایا گیا دہاں آپ علی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کی مملام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا ،مرحبا کہا اور آپ ایک کی نبوت کا اقرار کیا۔ پھر آپ متالله کوسدرة المنتهی کی طرف لے جایا گیا وہاں سے بیت المعور کی طرف پراللہ جل شانه کی طرف اُٹھائے گئے اور اللہ کے قریب ہوئے جیسے تیراور کمان۔ پھر اللہ نے اہیے بندے کی طرف جو دحی کرنی تھی وہ کر دی اور پچاس نمازیں فرض کر دیں۔وہاں سے جب واپس ہوئے تو حضرت موی علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی ، یو چھا کیا تحكم ملاآب النفطة نے كہا كه بجاس نمازوں كى فرضيت كا موى عليه السلام نے فرمايا كرآپ كى ائمت ميں اس كى طاقت نہيں۔اينے رب كے ياس واپس جائيں اوراپي امت کے لئے کی اور تخفیف کا سوال کریں۔ آپ ایک نے حضرت جبر ٹیل کے ساتھ مثورہ کے لئے التفات فرمایا حضرت جرئیل نے کہا تخفیف صحیح ہے پھرآ پہلیا اللہ جل شانہ کی طرف تشریف لے گئے اور دس نمازیں کم کردیں \_ پھر حضرت موکیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے اور اس کی خبر دی حضرت موی علیہ السلام نے کہادوبارہ

جائیں اور مزید تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپ اللہ کے حضرت موی علیہ السلام کو دوبارہ اطلاع دی ای طرح بار بار آنا جانا ہوا یہاں تک کہ بانچ نمازیں روگئیں۔ موی علیہ السلام نے اس دفعہ بھی فرمایا کہ بھر جائیں اور تخفیف کرائیں آپ اللہ نے فرمایا مجھے السلام نے اس دفعہ بھی فرمایا کہ بھر جائیں اور تخفیف کرائیں آپ اللہ ہوں اور انہیں تسلیم اپنے نمازوں پر راضی ہوں اور انہیں تسلیم کرتا ہوں۔

# اسراء کی دلیل:\_

سُبُحانَ الَّذِى اَسُرى بِعَبُدِه لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إلىٰ الْمَسْجِدِ الْاَقْصَىٰ (بَى اسرائيل ۱)

ترجمہ: ۔ پاک ذائت ہے جو لے گیاا پنے بندہ کورانوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ۔

عبدروح مع الجسد كو كہتے ہیں جیسے انسان روح مع الجسد كو كہتے ہیں۔

# اسراءاورمعراج ممكن ہے:\_

اب تولوگرور مع الجمد جا ندتک پہنچ گئے ہیں لیعنی عام آدمیوں کا اوپر چڑھنا ممکن ہے قاص بندہ مجزہ کے دریعہ کیے آسانوں کی سیز ہیں کرسکتا۔ اگر آسانوں کی سیر نہیں کرسکتا۔ اگر آسانوں کی سیر ناممکن ہے تو فاص بندہ مجنوہ کیے آسانوں کی طرف آتے جاتے ہیں۔ پیغامات لائے ہیں ۔ پیغامات لائے ہیں۔ اگر فرشتوں کے لئے بھی ممکن نہیں تو نبوت ورسالت کیے ثابت ہوگی کیونکہ فرشتہ نبی کی طرف آسانوں سے دحی لاتا ہے۔ بات انکار نبوت کی طرف جلی جائے

گی۔اسراءادرمعراح اگر ایک طرف دعویٰ رسالت کامعجزہ اور دلیل ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے لئے صفت علو کا اثبات بھی ہے۔

## عقیده نمبر ۱۰۰۰:

قوله: وَالْحَوُضُ الَّذِي اَكُرَمَهُ اللَّهُ تَعالَىٰ بِهِ غِياَثاً لِاُمَّتِهِ حَقَّدِ مَقَّدِ مَقَّدِ مَقَّد مَرَجَه: وَالْحَوُضُ الَّذِي الْحَرَبَةُ اللَّهُ تَعالَىٰ بِهِ غِياَثاً لِاُمَّتِهِ حَقَّد مَرَجِمِه: واور وه حوض حق ہے جس کے ساتھ الله تعالی نے آپ الله کی استرابی کے لئے آپ الله کا عزاز واکرام فرمایا۔

شرح: -الله تعالى كاارشاد م إنَّا أَعُطَيْنَاكَ الْكُوثُورَ (الكوثر/١)" بِ مُكُ ہم نے دی جھ کوکوڑ''اللہ تعالیٰ نے آپ ایک پر بہت انعامات کئے ہیں قیامت کے دن امت کی سیرانی کے لئے ایک انعام بیہے کہ آپیالیہ کو حوض کوڑ عطا کیا گیاہے جنت میں ایک نہر ہے کوٹر اس کی ایک شاخ ہے۔اس کے بارے میں احادیث حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ تمیں سے زائد صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت انس کی روایت ہے فر مایا میرے حوض کی مقدار ایلہ سے کیکر صنعاء یمن تک ہے اور اس کے آبخوروں کی تعداد آسان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہے۔ارشاد ہے حوض کوٹر کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اس میں بہت خیر ہے میری امت قيامت كون دوض كوثريرة كيس كى فرمايا انسافَ رَطُ مُرَمُ على الْحَوْضِ میں حوض پرتمہارا پیش روہوں گالیعنی سب سے پہلے میں پہنچوں گا۔

## اوصاف حوض: \_

یرایک بردا حض اورمعزز گھاٹ ہے جنت کی شراب کی نہر ہے، دودھ سے زیادہ سفید ہے برف سے زیادہ ٹھنڈی ہے شہدسے زیادہ میٹھی ہے مشک وعزرسے زیادہ خوشبو دار ہے، انتہائی وسیع ہے۔اس کا طول اورعرض برابرہے اس کا ہر زاویہ مہینے کی مانت کے برابر ہے۔جوایک باریے گا اس کو بھی بیاس نبیس لگے گی ۔لوگ اپنی قروں سے پیاسے لکیں گے۔میزان اور بل صراط سے پہلے ادھرآ نا بڑے گا۔ پھرایا بیاسوں کو حوض کور سے بانی بلائیں گے۔ای لئے آپ اللہ کوساتی کور کہتے ہیں بعض لوگ حوض كوثر سے محروم بھى مول كے - وَيُمنَعُ مِنْهُ أَقُوامُ قَداِرتَدُوا عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ "جولوك ايريول كيل اسلام سے پھر كئے وہ اس سے محروم مول کے۔ حدیث میں آتا ہے کچھ لوگ حوض کوٹر سے لوٹا دئے جائیں گے یہاں تک کہ میں ان کو پہیان لوں گامیں کہوں گاریتو میرے اصحاب ہیں، مجھے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نبیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا گل کھلائے ہیں۔

# عقیدهنمبراه: ـ

قوله: وَالشَّفَاعَةُ الَّتِي إِدَّخَرَها لَهُمُ حَقُّ كَما رُوِي فِي الْاَخْبار-

ترجمہ:۔اور وہ شفاعت جوحضور علیہ نے لوگوں کے لئے ذخیرہ رکھی ہے۔ حق ہے جبیا کہ روایات میں مروی ہے۔

شرح: - ابل السنة والجماعة كاعقيده بكه ابل كبائر كحق مين انبياء كرام اور

امت کے صلحاء شفاعت فرما کیں گے بینی ان حضرات کی سفارش سے ان کے گناہ معاف ہوجا کیں گئے نبی کریم الفیلی کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن تین لوگ شفاعت فرما کیں گے اول انبیاء پھرعلماء پھرشہداء۔

# وليل عقلي:\_

ہماراعقیدہ ہے کہ اللہ تعالی تو بہ اور شفاعت کے بغیر کبیرہ گناہ جس کے لئے جا ہیں معاف فرما کیں گے ارشاد ہے وَ یَغُ فِس رُ سَا دُونَ ذَالِكَ لِسَمَنُ یَشَاءُ اللّمَاءُ ١٨٨) جب بغیر تو بہ اور سفارش کے معاف فرمانا ثابت ہے تو شفاعت کے ساتھ بدرجہ اولی مغفرت ثابت ہوگی۔ گناہ معاف فرمانے کے جوت پر دلیل بیہ واست نَعُ فِورُ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُوْمِنِاتَ وَ (محمد/١٩) اہل ایمان کے لئے گناہوں کی مغفرت طلب کرنا شفاعت ہا دشاد ہے فَ مَاتَ نُفَعُهُمُ شَفاعَهُ گناہوں کی مغفرت طلب کرنا شفاعت ہا دشاد ہے فَ مَاتَ نُفعُهُمُ شَفاعَهُ المَشَافِ عِیْنَ (المدشر/ ٢٨) کفارکو وہاں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نددے گی۔معلوم ہوا کہ شفاعت کا نفع نددینا کفا کے ساتھ خاص ہے۔

#### شرطشفاعت: ـ

شافع میں شرط بیہ ہے کہ عنداللہ مقبول ہو مثلاً نبی ، شہید، عالم ، حافظ ، حاجی وغیرہ اور مشفوع میں شرط بیہ ہے شفاعت کا اہل ہو یعنی اس میں صلاحیت ہو۔ اہلیت اور صلاحیت بیہ کہ کا فرند ہو گنا ہمگار مؤمن ہو۔ صلاحیت بیہ ہے کہ کا فرند ہو گنا ہمگار مؤمن ہو۔ معتز لہ سفارش کا انکار کرتے ہیں ان کی دلیل بیہ ہے

وَاتَّقُوا يَوْماً لاَ تَجْزِى نَفُسٌ عَنُ نَفُسٍ شَيْئاً وَلاَ تُقْبَلُ مِنْهاَ شَفاعَةُ - (البقره/٣٨)

اوراس دن سے ڈروجس میں کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے پھھ بھی حق ادا نہ کر سکے گااور نہ کسی کی طرف سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی۔ ایک ادرار شاد ہے:

ماً لَلظَّلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَلاَ شَفِیْعِ یُطاً عُ(الموسن/۱۸) ظالموں کانہ کوئی جگری دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی شفاعت قبول کی جائے۔

جواب: ہر مخص سے شفاعت کی نفی نہیں بلکہ صرف کا فرسے نفی ہے یا شفاعت کا قبول نہ ہونا کسی خاص وقت کے ساتھ خاص ہوجس میں نہ کا فر کے حق میں قبول ہوگ نہ مسلمان کے حق میں ۔ دوسرے وقت میں مسلمان کی شفاعت قبول ہو۔

## شفاعت کی قشمیں:۔

شفاعت اولی جس کوشفاعت عظمی بھی کہتے ہیں بیسفارش صرف حضور اللیہ کے ساتھ خاص ہے۔ بیسفارش اس وقت ہوگی جس وقت قیامت کے دن ساری مخلوق قیامت کی ہولنا کیوں کی وجہ سے نفسانفسی میں مبتلا ہوگی ۔لوگوں کا حساب شروع کرانے کے لئے بیسفارش ہوگی ۔حضرت ابو ہریر ڈفر ماتے ہیں کہ آ پھالیہ کے پاس کوشت دیا گیا آ پھالیہ نے پہندفر مایا اور کوشت دیا گیا آ پھالیہ نے پہندفر مایا اور کھانا شروع کیا۔اور فرمایا ﴿ اَنَاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ﴾ میں فیامت کے کھانا شروع کیا۔اور فرمایا ﴿ اَنَاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ﴾ میں فیامت کے کھانا شروع کیا۔اور فرمایا ﴿ اَنَاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ﴾ میں فیامت کے کھانا شروع کیا۔اور فرمایا ﴿ اَنَاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ﴾ میں فیامت کے

دن لوگوں كا سردار ہوں گا۔اورتم جانتے ہوكہ ايبا كيوں ہوگا۔اللہ تعالیٰ تیامت ایک میدان میں اولین وآخرین کوجمع فرمائیں گے تو بعض لوگ بعض سے کہیں <sub>کہانی</sub> عالتوں کود کھتے نہیں حالات کہاں تک پہنچ گئے ہیں دیکھتے نہیں کون سفارش کریا بعض بعض ہے کہیں گے تمہارے باپ حضرت آ دم " ۔ تولوگ حضرت آ دم کے ہاں ؟ آئیں گے اور کہیں گے کہاے آدم! اے ابوالبشر! آپ کواللہ نے اینے ہاتھ سے بدا کیاہے اور تم میں اپنی روح پھونکی اور ملائکہ کو تھم دیا انہوں نے آپ کے سامنے بحدہ کیا يس اينے رب كے سامنے سفارش كيجة ،كيا جارى حالات و كيھتے نہيں ؟ حالات وگر گوں ہوگئے ہیں۔حضرت آدمٌ فرمائیں گے آج میرارب ایسے غصہ میں ہیں کہاں سے بل بھی غصہ نہیں ہوئے اور نہ بعد میں بھی ایسا غصہ ہوں گے۔ مجھے اللہ نے ایک درخت ہے منع کیا تھااور میں نے نافر مانی کی۔ جھے تو اپنی جان کی فکر ہے میرے علاوہ سن اور کی طرف جاؤ حضرت نوح " کی طرف جاؤ ۔ لوگ حضرت نوح " کے پاس جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے نوح! تو زمین والوں کی طرف پہلارسول ہے اور الله نے تیرانام شکر گزار بندہ رکھا اینے رب سے جماری سفارش سیجئے ۔ کیا آپ د کھے نہیں ہاری کیا حالت بن رہی ہے۔حضرت نوع فرمائیں گے میرے رب ایسے غصہ میں ہیں کہ اس سے بل کہیں ایسا غصہ ہیں فرمایا نہ بعد میں بھی ایسا غصہ کریں گے۔میرے ذمہ تو دعوت کا کام تھا میں نے اپنی قوم کو دعوت دی مجھے اپنی جان گ<sup>اگر</sup> ہے۔میرےعلاوہ کی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ ۔لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! تو اللہ کا نبی ہے اور زمین میں

اں کا خلیل ہے ہماری بری حالت دیکھتے نہیں۔وہ فرمائیں گے کہ میرارب آج ایسے غصہ میں ہیں کہاں سے پہلے بھی ایسا غصہ ہیں کیا نہ آئندہ بھی ایسا غصہ ہوں گے۔ پر صزت ابراہیم اپنے تین جھوٹے تھے ذکر کر ایں گے۔حدیث میں ثلاث کذبات كاذكرم (١) إِنِّي سَقِينَمُ (٢) بَسُلُ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمُ (٣) ايني بيوى ساره ك بارے میں فرمایا اختی حضرت ابراہیم بکاریں کے نسی نفسی نفسی ۔جاؤ حضرت موسی ا كے ماس الوگ حضرت مولی علی اس آئیں محاور کہیں محاسے مولی! تو اللہ كا رسول ہے آپ کواینے رب نے رسالت کے ساتھ منتخب کیا ہے اور آپ کے ساتھ کلام کیا ہے ہماری سفارش فرما۔حضرت موکی فرمائیں گے آج میرارب ایسے غصہ میں میں کہ نہاں سے بل ایباغصہ کیا تھانہ آئندہ ایباغصہ ہوں گے۔ میں نے ایک ایسے نفس کولل کیا تھا جس کے قل کا مجھے تھم نہیں ملاتھا۔ مجھے تواپنے جان کی فکر ہے جاؤ حفرت عیلی کے یاس ۔لوگ حضرت عیلی کے یاس آئیں گے اور کہیں گےا ہے عینی! تو الله کارسول ہے اس کا کلمہ اور اس کی روح ہے، ہمارے ابتر حالت کونہیں دیکھتے اپنے رب کے سامنے ہماری سفارش کیجئے ۔حضرت عیسنی " فرما کیں گے میرا رب آج ایسے غصر میں ہیں کہ اس سے قبل ایسا غصہ بیں کیا نہ اس کے بعد ایسا غصہ ہول گے۔اوراپنا کوئی گناہ ذکرنہ کریں گے اور کہیں گے حضور الفیلے کے پاس جاؤ اوگ آ پیلیسے کے یاس آئیں کے اور کہیں گے تواللہ کارسول ہے اور تمام رسولوں كا آخرى رسول اورنبي بين آپ الله كا الله بحطے سب گناه معاف كردئے كئے ہیں۔ ہاری اہتر حالت کود کیھتے نہیں اپنے رب کے سامنے سفارش سیجئے حضور علیہ

فرماتے ہیں میں اُٹھوں گا اور تحت العرش آکرا ہے رب کے سامنے بجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ اللہ میری دادری فرمائیں گے میری مشکل آسان کردیں گے اور مجھے بہترین محامد اور شاء کا الہام اور القاء اور بہترین شاء کا الہام فرمائیں گے کہ اس سے قبل ایسے محامد اور شاء کا الہام اور القاء پہلے بھی نہیں کیا تھا۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! سراُٹھا جو مائے گا تجھے دیا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گا۔ میں کہوں گایا رب امتی امتی ، یا رب امتی امتی ۔ کہا جائے گا جنت کے دائیں در واز وں سے ان لوگوں کو جنت میں داخلہ میں رکوئی حساب نہیں اور بدلوگ جنت کے داخلہ میں دیگر جنتوں کے ساتھ اور در واز وں کے داخلہ میں شامل ہوں گے۔

# د دسری اور تیسری شفاعت: -

جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں ان کے جنت کے داخلے کے لئے حضو سیالی سفارش فرمائیں گے۔ اور الی اقوام کے بارے میں سفارش فرمائیں گے حضو سیالی سفارش فرمائیں گے۔ اور الی اقوام کے بارے میں سفارش فرمائیں گے کہان کو جن کے بارے میں حکم مل چکا ہو کہ آگ میں داخل کروتو آپ فرمائیں گے کہان کو آگ میں داخل نہ کرو۔

چوهمی شم:۔

حضور علی جنتیوں کے ایسے درجات کی بلندیوں کی سفارش فرمائیں گے جن کے دہ اعمال کی وجہ ہے ستحق نہ ہوں گے اس سفارش کومعتز لہ بھی مانتے ہیں۔

يانچويں قشم:\_

بعض کے لئے شفاعت کریں کہان کو بلاحساب کے جنت میں داخل کر دواس قتم کی سفارش کے لئے ولیل حدیث عکاشہ ہے جنہوں نے حضور علیت کے سے عرض کیا تھا کہ میرے لئے دعافر ما کمیں کہ میں ان ستر ہزار افراد میں ہوجاؤں جو جنت میں ملاحساب داخل ہوں گے۔

چھٹی قشم:۔

تخفیف عذاب کی شفاعت ایسے خص کے لئے جواس تخفیف کا مستق ہوجیے اپ چیا ابوطالب کے لئے شفاعت کریں گے کہ ان کا عذاب ہلکا ہوجائے اس قتم کی سفارش کا اس آیت سے تعارض ہے ﴿ فَما تَنْفَعُهُمْ شَفاَعَهُ الشَّافِعِيْنَ ﴾ جواب یہ ہفارش کا اس آیت سے تعارض ہے ﴿ فَما تَنْفَعُهُمْ شَفاَعَهُ الشَّافِعِيْنَ ﴾ جواب یہ کہ خروج من النار کا فائدہ نہیں دے گی جس طرح گنا ہگار مسلمان کوخروج من النار کا فائدہ نیس کے اور جنت میں داخل ہوجا کیں گے۔

ساتویں قشم:۔

تمام مؤمنین کے جنت میں داخلے کی سفارش فرماتے ہیں ﴿ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعِ فِی الْجَنَّةِ ﴾

آ گھویں شم:۔

وہ اہل کیائر جوجہم میں داخل ہو چکے ہوں گے تو وہ اس سے شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے آپ سے شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے آپ ملائکہ انبیاء اور مؤمنین بھی اس قتم کی سفارش کریں گے۔

#### عقيده نمبراس:-

قوله : وَالْمِينَاقُ الَّذِى أَخَذَ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنُ الْدَمَ وَذُرِّيَتِهِ حَقَّ لَرَجِهِ: وَالْمِينَاقُ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنُ الْدَمَ وَذُرِّيَتِهِ حَقَّ لَرَجِمِهِ: ورجوعهد الله تعالى في حضرت آدمٌ اوران كى اولا وسے لياوه حق ہے۔ فرح: ورشاد بارى تعالى ہے :

وَإِذْ أَخَدُ رَبُّكَ مِن بَنِ بَنِى أَدَمَ مِن ظُهُ وَرِهِمُ ذُرِّيَّتُهُمُ وَإِذْ أَخَدُ رَبُّكُمُ قَالُوا بَلَىٰ وَاشْهَدَهُمُ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمُ السِّتُ بِرَبُّكُمُ قَالُوا بَلَىٰ وَاشْهَدَهُمُ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمُ السِّتُ بِرَبُّكُمُ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدَنااَنُ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَا عَنْ هَذا عَافِلِينَ شَهِدَنااَنُ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَا عَنْ هَذا عَافِلِينَ شَهِدَنااَنُ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَا عَنْ هَذا عَافِلِينَ (الاعراف / ٢٤١)

ترجمہ ۔ اور جب نکالا تیرے رب نے بی آ دم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد
کواور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر کیا میں نہیں ہوں تہار ارب
بولے ہاں ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں بھی کہنے لگو قیامت کے دن ہم کوتو اس
کی خبر نہ تھی۔

الله تعلی نے اولا و آدم کو حضرت آدم کی پشت سے نکالا اوران کوخودا ہے آپ پر گواہ کیا کہ الله ان کا رب اور بادشاہ ہے اور یہ کہ اس کے سواکوئی معبود نہیں۔الله تعالی سے حضرت آدم کی پشت سے اس کی اولا دکو تکال کر سمجھ ہو جھ عطا کر کے ان کو نخاطب کیا اورا نئی ربوبیت کا عہد لیا کیا میں تمہار ارب نہیں جسب نے کہا کیوں نہیں۔اس کو عہد الست بھی کہتے ہیں۔الله تعالی نے تمام اولا دکو حضرت آدم کی پشت سے نکال کر عہد الست بھی کہتے ہیں۔الله تعالی نے تمام اولا دکو حضرت آدم کی پشت سے نکال کر

بعض کواصحاب الیمین بنایا اور بعض کواصحاب الشمال \_روایات میں بیجی آتا ہے کہ آپ کی پشت سے اولا دکو نکال کراپنے سامنے پھیلادیا اور ان سے کلام کیا کہ کیا میں تہارارب نہیں سب نے کہا کہ کیول نہیں ہم اس پر گواہ ہیں ۔اوراس وفت جنتیوں اور دوز حیوں کوالگ کردیا۔حضرت عمر فرماتے ہیں جب اس آیت کے بارے میں آ يناف ي بوجها كياتومس في سناآ بالله في فرمايا الله في حضرت آدم كو بداکیا پھراس کی پشت کودائیں ہاتھ سے سے کیا پھراس سے اس کی اولا دکونکالا اور کہا كه ميں نے ان كو جنت كے لئے پيدا كيا ہے اور بير جنت والے اعمال كريں گے اور ان کواہل جنت والے اعمال پر پیدا کیا ہے۔ پھراس کی پدیٹھ کوسے کیا اور اس کی اولا دکو نكالا اور كہا ميں نے ان لوگوں كوآگ كے لئے پيدا كيا ہے اور وہ دوز خيوں والے المال كريس ك\_اكي مخص في آپيلين سے كہايار سول الله! پر عمل كى كيا ضرورت ے؟ تواپ ملاقع نے فرمایا اللہ جب کی بندے کو جنت کے لئے بیدا کرتا ہے تواس ہے جنتیوں والے اعمال صادر کراتا ہے یہاں تک کہاس کی موت ایسے عمل پر ہوتی ہے جو جنت والوں کے اعمال ہوں اور اس کو جنت میں داخل کردے جب کسی مخض كودوزخ كے لئے بيداكرتا ہے تواس سے دوز حيوں والے اعمال صادر ہوتے ہيں اور اس كى موت ايسے عمل يرأتى ہے جو دوز خيوں كا ہوتا ہے يس وہ دوزخ ميں داخل موجاتا ہے۔ پس اس ابتدائی عہد کی یا دوہانی کے لئے انبیاء کرام اور کتابوں کا سلسلہ شروع کیا تا کہ پرانے سبق کو از سرنو یا دکر کے امتخان میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہوجائیں۔اس عبدالست کی برکت ہے کہ قرآن گواہ ہے کہ کفاراللہ کی رہو بیت کوشلیم

کرتے ہیں۔خالقیت کوبھی مانتے ہیں۔ارشادہے۔ مؤیر میں گذشاہ میں میں کا تاریک ان سالاک

وَلَئِنُ سَأَلْتَهُمُ مَنُ خَلَقَ السَّمُوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (لقمان/۲۵)

ترجمہ:۔اوراگرتو بو چھان سے کس نے بنائے آسان اور زمین تو کہیں اللہ نے،
یہی وجہ ہے کہ رہو بیت کا اقرار فطری امر ہے اور شرک ایک خارجی حادثہ ہے تو
رہو بیت دلیل کی محتاج نہیں کیونکہ فطرت میں ود بعت کی گئی ہے ہر مولود فطرت اسلام
یر ہوتا ہے۔

#### حكمت ميثاق: ـ

(۱) ایمان اورتو حید سے خفات کا دعویٰ انسان نہیں کرسکنا (۲) کفر وشرک میں آباء کی تقلید کا دعویٰ غلط ہے۔ اب اگر قیامت کے دن کوئی یہ کیے کہ ہم نے باپ دادا کی کفرید وشرکید دین کو اپنایا تھا جس طرح کھانے پینے ، رہن ہن میں باپ دادا کی تقلید کی ۔ تو ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم صانع کے معتر ف تھے۔ ایک رب کا اترار کیا تھا اور اپنے آپ پر گواہ بن گئے تھے۔ اپ او پرشہادت اقرار ہے لہذا فطری دین کے ہوتے ہوئے بغیر علم اور بصیرت کے باپ دادا کے غلط دین پر چلنا اور تی سے اعراض کرنا صرف خوا ہش پرتی ہے۔ الحاصل تمام ادبیان حقہ کی بنیا داللہ کی ہتی اور بو بیت کا اقرار ہے ورند انبیاء کرام اور ارسال کتب کا فائدہ مشکل سے ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہرانسان کے اندرصانع کو تتلیم کرنا اور پھر اس کی ربو بیت عامہ کو ماننا فطری میں بر و بیت عامہ کو ماننا فطری طور پر ودیعت کر دکھا ہے۔ ای فطری خیر پر جب عقل ودائش اور وی کی مسلل طور پر ودیعت کر دکھا ہے۔ ای فطری خیر پر جب عقل ودائش اور وی کی مسلل

پواریں پردتی ہیں توضیح ایمان کا درخت بہت جلد ثمرا و ربن جاتا ہے۔ ماں باپ اور ماحول کے عقائد، اعمال اور رسوم ای فطری تو حید پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن وحی اللی اور دینی احول کے عقائد، اعمال اور رسوم ای فطری تو حید پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن وحی اللی اور دینی احول کی طرف معمولی توجہ سے باطل بادل بہت جلد حیوث جاتے ہیں۔
عقیدہ تم بر سام ہم:۔

قوله: وَقَدْ عَلِمَ اللّهُ تَعَالَىٰ فِيُما لَمُ يَزَلُ عَدَدَ مَنُ يَدُخُلِ
الْجَنَّةَ وَعَدَدَ مَنُ يَدْخُلِ النَّارَ جُمُلَةً وَاحِدَةً فَلاَ يُزادُ فِي
ذَالِكَ الْعَدَدِ وَلاَ يُنْقَصُ مِنْهُ وَكَذَالِكَ اَفْعالُهُمْ فِيُما عَلِمَ
مِنْهُمْ أَنْ يَفْعَلُوهُ -

تہ جمہ:۔اوراللہ نے روزازل سے ان لوگوں کے عدد کو جان لیا جو جنت میں داخل ہوں گے اس عدد میں نہاضا فہ ہوگا نہ داخل ہوں گے اس عدد میں نہاضا فہ ہوگا نہ کمی اور ای طرح ان کے اعمال کو بھی جانتا ہے جووہ کریں گے۔

شرح - بارباریہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ کاعلم ازلی اور ابدی ہے ہر چیز کواپنے احاطہ علمیہ میں لیے ہوئے ہے۔ جو چیزیں مخلوق کے علمی ذرائع سے غائب ہے وہ ان سے خبردار ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ ماکان اور مایکون کاعلم صرف اس کے پاس ہے۔ ارشاد ہے۔ اِنَّ اللہ بِکُلِّ شَیء عَلِیْم (الانفال ۸۵۷) ترجمہ: یحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ ترجمہ: یحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ ارشاد ہے وکان اللہ بِکُلِّ منی ی عَلِیْما (الاحزاب ۱۳۸۸)

رجہ:۔اور ہاللہ سب چیز وں کوجائے والا۔
کوئی ہی بھولتا نہیں اور نہ کوئی ہی اس سے جہول ہے
وَماکانَ رَبُّكَ نَسِیّاً (مریم ۱۳۲)
ترجہ:۔اور تیرارب نیس ہے بھولنے والا۔
ارشاد ہے۔ لا یَضِلُ رَبِّی وَلاَ یَسْسیٰ (طُرْ۵۲)
ترجہ:۔نہ بہکتا ہے میرارب اور نہ بھولتا ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں ہم بقیع الغرقد کے مقام پر ایک جنازہ میں شریک تھے مارے یاس حضور ملاق تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ ملی کے اردگرد بیٹھ كئے \_آ يہ الله كا كو ميں ايك چيزى تنى اور سرمبارك جھكا كرز مين كريدر ب تھے۔اور فرمایا کہ کوئی نفس آبیانہیں جس کے لئے اللہ نے جنت اور دوزخ میں جگہنہ لکھ دی ہو۔اوراس کی شقاوت وسعادت نہ کھی ہو۔تو ایک آ دمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول پھر ہم اپنی تقدیر پر اکتفاء کیوں نہیں کرتے اور عمل ترک کیوں نہیں کردیتے ؟ تو آئے ملی نے فرمایا جو سعادت مند ہوگا اس کوسعادت مندی کے اعمال میسر ہوں گے اور جواہل شقاوت ہے ہواس کے لئے شقاوت کے اعمال میسر ہول گے اور فرمایا کیمل کروہرآ دمی کووہ عمل میسر ہوگا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھرآیت یر نظمی۔

فَامّاً مَنُ أَعُطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسُنَىٰ فَسَنيسُرُهُ لِللّهُ مَن أَعُطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسُنىٰ لِللّهُ مِن بَحِلَ وَاسْتَغُنىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسُنىٰ لِللّهُ مِنْ الْحُسُنىٰ

فَسَنْيَسُّرُهُ لِلْعُسُرِى عقيده تمبرهم: -

فوله: وَكُلِّ مُيَسَّرٌ لِما خُلِقَ لَهُ وَالْاَعُمالُ بِالْحَوَاتِيْمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِقَضاءِ اللهِ وَالنَّقِيُّ مَنْ شَقِي بِقَضاءِ الله -

ترجمہ:۔اور ہرایک میسر ہے اس چیز کے لئے جس کے واسطے اس کو بیدا کیا گیا ہے اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہوتا ہے اور نیک بخت وہی ہے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق نیک بخت بنا ہواور شقی وہ ہے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق مدیخت بنا ہو۔

شرن ۔ حضور اللہ عالی کا ارشاد ہے 'اغ مَلُو افکل میسرلما خُلِق افکل میسرلما خُلِق افکل میسرہاس چیز کیلئے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ سراقہ بن مالک نے خصور میالی ہے۔ سراقہ بن مالک نے حضور میالی ہے۔ سراقہ بن مالک نے حضور میالی ہے ہے گویا ہم انہی بھی بیدا ہوئے ہیں۔ آج ہم کو نساعمل کریں گے کیا وہ عمل کریں گے جو تقدیر میں لکھا جاچکا ہے یا تقدیر سے ہٹ کر از سرنو کوئی عمل کریں گے ۔ فر مایا نہیں بلکہ تم اپنی تعالی جو کا ایس کے مطابق عمل کرو گے ۔ پھراس نے کہا تو یہ کیسا عمل ہوگا؟ آپ بلائی نے فر مایا لگھا میا کہ میسکہ کے مطابق عمل کرو گے ۔ پھراس نے کہا تو یہ کیسا عمل ہوگا؟ آپ بلائی نے فر مایا گفت کے مشابق کی مطابق عمل کرو گے ۔ پھراس نے کہا تو یہ کیسا عمل ہوگا؟ آپ بلائی نے فر مایا گفت کے مطابق عمل کرو گے ۔ پھراس نے کہا تو یہ کیسا گفت والے اعمال کو اس کے حالا تکہ وہ حقیقت میں دوز خی ہوتا ہے بعض آدی بظا ہر دوز نے والے اعمال کرتے ہیں کیس حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔ اور پھر فر مایا کہ اعمال کا دار و مدار خاتمہ کرتے ہیں کیس حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔ اور پھر فر مایا کہ اعمال کا دار و مدار خاتمہ

یر ہے۔ مرتے وقت دیکھا جائے گا کہاس کے اعمال جنت والے تھے یادوز خ والے ۔ بہت سے صحابہ کرام کے اسلام سے قبل اعمال دوزخ والے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد سب کا انتقال جنت والے اعمال پر ہوا۔ اس لئے لوگ خاتمہ الخیر کی دعا ما نگیز يس-مديث من ب-من كان أخِرُ كلامِه لاإله إلَّاللَّهُ دَخَلَ الْحُنَّة جس كامرتے وقت آخرى كلمة توحيد كاموجنت ميں داخل موگا حضور عليہ كارشادے انسان مال کے پیٹ میں نطفہ ہوتا ہے پھر خون بستہ ہوتا ہے۔ پھر گوشت کا کلوا ہوتا ہے پھر فرشتہ آتا ہے اس میں روح پھونکتا ہے اور جیار باتیں اس کے لئے مقدر ہوجاتی ہیں (۱) اس کا رزق لکھ دیاجاتا ہے (۲) اس کی اجل لکھ دی جاتی ہے (۳) اس كاعمل ككه دياجاتا ہے (٣) يہ بھى لكه دياجاتا ہے كہ شق ہے يانيك بخت فرماياتم ہاں ذات کی جس کے سواکوئی معبود نہیں کہتم میں سے کوئی آ دمی جنت کاعمل کرنا ہے یہاں تک کہ آ دمی اور جنت کے مابین ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے اوراس کی تقدیر اس پرسبقت کرجاتی ہے اور دوز خیوں والے اعمال شروع کرتے دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے۔اورتم میں سے ایک دوز خیوں والے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہاس کے دوزخ کے مابین ایک گر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھراس کی تقدیر اس پر سبقت کرجاتی ہے اور وہ جنتیوں والے اعمال شروع کر کے جنت میں داخل ہوجا تاہے۔معلوم ہوا کہ مدارخاتمه كاب يكهنا موگا كه خاتمه سعمل ير موا\_

عقیده نمبره ۴: \_

قوله: وَأَصُلُ الْقَدَر سِرُّ اللهِ تَعالَىٰ فِي خَلْقِهِ لَمُ يَطَّلِعُ عَلَىٰ

ذَالِكَ سَلَكُ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِي مُرْسَلٌ وَالتَّعَمُّقُ وَالنَّظُرُ فِي ذَالِكَ ذَرِيْعَةُ الْحُذُلَانِ وَسُلَّمُ الْحِرْمان وَدَرَجَةُ الطُّغُيانِ فَالُحَذَرَ كُلُّ الْحَذَرِ مِنُ ذَالِكَ نَظُراً وَفِكُراً وَوَسُوسَةً فَإِنَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ طَوْى عِلْمَ الْقَدَرِ عَنُ أَناَمِهِ وَنَهاَهُمُ عَنُ مَراَمِهِ كما قالَ تَعالَىٰ فِي كِتابِهِ لاَيُسْئِلُ عَمّا يَفُعَلُ وُهُمُ يُسْتَلُونَ فَمَنُ سَتَلَ لِمَ فَعَلَ فَقَدْ رَدَّ حُكُمَ الْكِتابِ وَمَنْ رَدَّ حُكُمَ الْكِتاب كَانَ مِنَ الْكَافِريُنَ \_ ترجمہ:۔ اور تقذیر کی اصل مخلوق کے لئے ایک راز ہے جس پر نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہےاور نہ کوئی نبی مرسل ۔اور تقزیر غور وفکر خذلان کا ذریعہ ہے اورحرمان کی سیرهی ہے اور سرکشی کا درجہ ہے اور فکر ونظر اور وسوسہ کے اعتبار سے تقدیر میں گھسنے سے کمل اجتناب ضروری ہے اس لئے کہ تقدیر کاعلم الله نے مخلوق سے چھیا رکھا ہے اور اس کی کھوج میں لگنے سے منع کیا ہے جیا کہ ارشاد باری ہے 'اللہ جو کھ کرے اس سے بازیر سنبیں کی جاسکتی اورلوگوں سے بازیرس ہوگی ۔''جس نے سوال کیا کہ بیہ کیوں تو اس نے کتاب کا تھم رد کردیا اور جس نے کتاب کا تھم رد کردیا وہ کا فروں ہے ہوگیا۔

شرح: - نقدر مخلوق کے حق میں ایک سر بستہ راز ہے - بیعقدہ کسی پر کھلتا نہیں ساری دنیا تقدیر کی پابند ہے ۔اللہ کسی کو وجود دے رہا ہے ،کسی کو فنا کررہا ہے ۔کسی کو نقیر بنار ہا ہے، کسی کو مالدار کسی کوموت دے رہا ہے، کسی کوزندگی کسی کو گراہ کرتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے۔ اس میں اللہ کا راز ہے کوئی اس راز کو جان نہیں سکتا ۔ حضرت علی فرماتے ہیں تقدیر اللہ کا راز ہے اس سے پردہ نہ اٹھاؤ لیعنی اس راز کو فاش کرنا مشکل ہے۔ ہر چیز اللہ کے قضا وقد رہے ہوتی ہے۔ اور اللہ بندوں کے افعال کا فالق ہے فرمایا۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقُنَاهُ بِقَدَرِ (القمر ٣٩) ترجمہ: ہم نے ہر چیز بنائی پہلے تھ ہراکر۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقُدِيْراً (الفرقان ٢) ترجمہ: ۔ اور بنائی ہر چیز پھرٹھیک کیااس کو ماپ کر۔

الله کافرے کفر چاہتا ہے کین اس کے کفر کو پیند نہیں کرتا (نوٹ: چاہنا کامعنی ارادہ کرتا ہے دینا پند ارادہ کرتا ہے ) کافر کے کفر کو تکوینا چاہتا ہے دینا پند نہیں کرتا ۔ تقذیر کاعلم نہ کسی مقرب فرشتہ کو ہے نہ کسی مرسل کو ۔ جب ایسے مقرب بند سے تقذیر کی حقیقت کو نہیں جانے تو ان کے علاوہ لوگوں کی کیا حیثیت ہے جواں بند سے نقذیر کی حقیقت کو نہیں جانے تو ان کے علاوہ لوگوں کی کیا حیثیت ہے جواں راز کے افشاء میں لگے ہوئے ہیں۔ ارشاد ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمُ وَما تَعُمَلُونَ (طنفٌس ٩٦) ترجمہ: اور الله نے بنایاتم کواور جوتم بناتے ہو۔

بندول کے افعال کا خالق ہے اور بندے اپنے افعال کے کاسب ہیں۔ ہرآ دی اپنے عمل میں ارادہ واختیار کے لحاظ سے آزاد ہے۔اللہ کے علم اور ارادہ کے خلاف مشکل ہے ورنہ اللہ ای ارادہ میں ناکا م ہوجائے گا۔ معزلہ کہتے ہیں کہ اللہ کافر سے
ایمان چاہتا ہے اور کافر کفر چاہتا ہے۔ ان کا یہ تول غلط ہے پھر کافر کی چاہت اللہ کی
چاہت پر غالب آجائے گی۔ عمر بن بیٹم کہتے ہیں ہم کشتی میں جارہے تھے ہمارے
ساتھ ایک قدری اور ایک مجوی تھا۔ قدری نے مجوی سے کہا کہ اسلام لاؤ مجوی نے کہا
ہاں اگر اللہ ارادہ کرلے یعنی میرے ایمان کا۔ قدری نے کہا کہ اللہ نے آپ کے
ایمان کا ارادہ کیا ہے لیکن شیطان نے ارادہ نہیں کیا۔ مجوی نے کہا اللہ نے بھی ارادہ کیا
ہواور شیطان نے بھی ارادہ کیا ہے لیکن شیطان کا ارادہ پورا ہوگیا۔ اس کا مطلب ہے
کہ شیطان قوی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مجوی نے کہا پھر تو میں اقوئی کے ساتھ

عمروبن عبیدایک حلقہ میں بیٹے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور کہا اے لوگومیری
افٹنی چوری ہوگئ ہے اللہ سے دعا مانگیں میری اونٹنی مجھے لوٹا دیں عمر و بن عبید نے کہا
اے اللہ اگر آپ نے اونٹنی کے چوری ہوجانے کا ارادہ نہیں کیا تھا تو اس اعرابی ک
طرف اس کی اونٹنی لوٹا دے۔ اعرابی نے کہا مجھے آپ کی دعا کی ضرورت نہیں ۔ عمر بن
عبید نے کہا کیوں؟ اعرابی نے کہا جس طرح اللہ نے میری اونٹنی چوری ہوجانے کا
ارادہ نہیں کیا تھا پھر بھی چوری ہوگئی اس طرح مجھے اب خطرہ ہے کہ میری اونٹنی واپس
لوٹانے کا ارادہ کرلے اور اونٹنی دوبارہ مجھے نہ لے ۔ یعنی جب پہلے ارادے میں اللہ
عیاد آباللہ ناکام ہواتو دوسرے ارادہ میں بھی ناکام ہوجائے گا۔

# الله كي حياجت كے اول ہ: -

وَلَوُ شِفْنَا كَالْتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُلْهَاوَلَكِنَ حَقَّ الْقَوْلُ مِنَّى لَامُلَقَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (السنجدة/١٣) لَامُلَقَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (السنجدة/١٣) ترجمہ: اورا گربم چا ہے تو سمجھادیت ہر جی کواس کی راہ لیکن ٹھیک پڑچی میری کھی بات کہ مجھ کو کھرنی ہے دوزخ جنول سے اورا دمیول سے اکٹے۔ وَلَوُشَاءَ رَبُّكَ لَامَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمُ جَمِيْعاً (يوسُ / ٩٩) ترجمہ: اورا گرتیرارب چا ہتا ہے شک ایمان لے آتے جنے لوگ کرزمین میں ہیں سارے تمام۔

وَما تَشَاتُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَلَمِينَ (التكوير ٢٩) ترجمه: داورتم جمي عام وكه عالم الله مارے جہال كاما لكد

مَن يَشَرِأُ اللَّهُ يُضَلِلُهُ وَمَن يَشَأَ يَجُعَلُهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيْم (الانعام/٣٩)

ترجمہ:۔جس کوچا ہے اللہ گراہ کرے اور جس کوچا ہے ڈال دے سیدھی راہ پر۔
جبریہ کہتے ہیں صلال اللہ کے قضاء وقد رکے ساتھ ہے لیکن اللہ کو یہ صلال مجبوب
اور پہندیدہ بھی ہے اور قدریہ کہتے ہیں معاصی اللہ کو محبوب نہیں اور نہ مقدراور مقضی
ہیں ۔ یعنی اللہ کی مشیت اور تخلیق سے خارج ہیں ۔ حالانکہ کتاب وسنت اور فطرت
صیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشیت اور محبت میں فرق ہے ۔ اللہ کی مشیت کے بارے
میں تو نصوص گزر چکیں اور محبت کے بارے میں ملاحظ فرماویں۔

وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الْفَسادَ (البقره/٥٥) رْجمه: اورالله نالپند كرتا بوسادكو\_ وَلاَ يَرُضَىٰ لِعِباً دِم الْكُفُرَ (الزمراع) ترجمه: ـ اورپندنبیں کرتااییے بندوں کامنکر ہونا ۔ شرک ظلم ،فواحش اور کبرسے ممانعت کے بعد فر مایا كُلُّ ذَالِكَ كَأَنَ سَيَّتُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكُرُوْهَا (الامراء/٣٨) ترجمہ: بیفتنی با تیں ہیں ان سب میں بری چیز ہے تیرے رب کی بیزاری۔ بخاری شریف میں ہے إِنَّ اللَّهَ كُرِهَ لَكُم ثلاثاً قيلَ وَقالَ وَكَثُرَةَ السُّوالِ وَإِضاعَةَ المال

العالِ
سوال: الله كى امركا كيے اداده كرتے ہيں جبكه اس كو پندنييں كرتے اور نداس
سراضى ہوتے ہيں - ايك چيز كے ساتھ الله كا اداده اور بغض كيے جح ہوتا ہے؟
جواب: مرادكى دو تحميں ہيں اپنے لئے اور دوسرے كے لئے - ابنی مراد باعث
ہونے كى وجہ سے مطلوب ، مقصود اور محبوب ہوتی ہے - اور غیركی مراد بھی مرید کا مقصود
نہيں ہوتی مرید كی ذات كے لئے اس میں كوئی مصلحت نہيں ہوتی اگر چہ مرید كے
مقصد اور مراد كے لئے وسیلہ ہو - بالذات مروه ہوگاليكن مرید كے مراد تك وسیلہ کے
لئے اس میں کوئی مصلوم ہوجائے كہ اس میں شفاء
لظ سے مروه نہ ہوگا - مثلاً كڑوى دوا كھانے والے ومعلوم ہوجائے كہ اس میں شفاء
ہے تو ووابالذات مریض كے لئے مروه ہے ليكن مریض كی مراد (شفاء) كے لئے

وسلہ ہے۔اں طرح عضو ماؤف کاقطع کرنا بالذات مریض کے لیے مروہ ہے لین اس کی مراد (شفاء) کے لحاظ سے مکروہ نہیں ۔ یامحبوب تک پہنچنے کے لئے د شوار راست قطع کرنا ، پیسفر بالذات مکروہ ہے لیکن اس لحاظ سے کہ محبوب کا وصال ملے کا ، مردہ نہیں۔ عاقل آ دمی تو ایسی صورتوں میں ان مکروہ کاموں کے ارتکاب کوتر جے دیتا ہے اگرچه مراد تک چنچنے میں یقین نہیں ہوتا۔ تو الله تعالی کی جومراد ہے وہ تو ای کومعلوم ہاں کے لئے وہ مکروہ چیزوں کو بیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کے علم میں جو فوائداور حکمتیں ہیں وہ اپنی مکروہ اور بری چیزوں کے وجود پر موقوف ہیں۔ تواللہ ایک چیز کو ناپند کرتے ہیں اس مکروہ کام کا ارادہ غیر کی وجہ سے مکروہ نہیں ۔اس لئے اللہ نے ابلیس کو پیدا کیا حالانکہ ابلیس کفروشرک اور ہرفتم کی فساد کی جڑ ہے۔اس کی دجہ سے کتنے لوگ شقی بن جاتے ہیں اور اللہ کے غضب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اللہ کے بہت سے محبوب چیزوں کا وسیلہ ہے جن کا وجود اللہ کوان کے عدم ہے محبوب ہے۔وہ محبوب چیزیں میہ ہیں

(۱) شیطان کے پیدا کرنے سے اللہ تعالی اپی قدرت دکھاتے ہیں کہ ہیں اضداد کی تخلیق پر قادر ہول۔ اگر ایک طرف البیس خبیث اور محض شرکو بیدا کر سکتا ہوں تو دوسری طرف اشرف ذات، پاک، صاف ، محض خیر جبرئیل کو بھی پیدا کر سکتا ہوں اللہ دونوں کا خالق ہے۔ جس طرح اللہ کی قدرت دن رات، دوا، داء، حیات وموت حسن وقتے ، خیر وشر میں نظر آتی ہے وہ خالق الاضداد ہے پھر دونوں میں اپنا تقرف کرتا ہے۔

(۲) مروہ چیزوں کی تخلیق سے اللہ کے اساء قہریہ کا ظہور ہوتا ہے مثلاً النقم ،الفنار، شدیدالعقاب، سریع الحساب، ذی البطش الشدید، النقار،العدل،البتاقم ،الفنار، شدیدالعقاب، سریع الحساب، ذی البطش الشدید، الخانف المدل، بیاساء وافعال اس کی ذات کے لئے کمال ہیں ۔تو ان اساء وافعال کے متعلقات کا وجود ضروری تھا کہ ان اساء کا تعلق کن چیز وں سے ہوگا تو اس کے لئے بیدا ہوتے تو ان باید یدہ چیزوں کو پیدا کیا۔اگر تمام جن وائس ملائکہ والی طبیعت پر بیدا ہوتے تو ان اساء کا اثر ظاہر نہ ہوتا۔

(۳) ان اساء کاظہور ہوا جواللہ کے حکم ، عفو، مغفرت ، ستر کوشامل ہیں اگران مکروہ اور نالپندیدہ امور کی تخلیق نہ ہوتی تو ان فوا مداور جگم کاظہور نہ ہوتا ۔ حضو وطفی ہے کہ اس قول میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگرتم گناہ نہ کر وتو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایسی قوم کو لے آئے گاجو گناہ کرے اور مغفرت مائے بھران کی مغفرت ہوجائے۔

(۳) ان مکروہ چیزوں کے بیدا کرنے سے اس کی حکمت اور خبیر ہونا ظاہر ہوگیا کہ اس کا ہر کام پراز حکمت ہے۔ ان شرکے اسباب میں مخفی خیر شرسے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً دھوپ، بارش اور ہوا میں شربھی ہے کیکن خیر غالب ہے۔ یا بجلی کتنی خطر ناک ہے کہ ایک جھٹکا موت کا باعث بن جاتا ہے لیکن اس کے فوائد کتنے ہیں۔ فیکٹریاں ہوتا ہے بجلی کے ذریعے ٹرینس چلتی ہیں بے شار فوائد ہیں ، رات کے وقت دن کا سمال ہوتا ہے بجلی کے ذریعے ٹرینس چلتی ہیں بے شار فوائد ہیں۔

(۵) اگرابلیس نه ہوتا تو جہاد جیسی عبادت کا دجود نه ہوتا۔ امر بالمعروف وضی عن المنکر کی عبادت ، مخالفت نفس کی عبادت ، تو بدواستبغفار کی عبادت نه ہوتی \_مختلف تشم کی عباد تیں صرف شیطان کے وجود کی وجہ سے ہیں سوال: کیا یہ فوائد اور حکمتیں ان شرور کے اسباب کے بغیر وجود میں نہیں اسکی تھیں؟

جواب ۔۔ بیر سوال غلط ہے یہ بالکل ایسا جیسا کہ الزوم کے وجود کے بغیر لازم فرض کرلیا جائے ۔ مثلاً بیٹا فرض کر لیما بغیر باپ کے یا حرکت فرض کرنا بغیر متحرک کے یا تو بہ فرض کرنا بغیر تائب کے یا بیاری فرض کرنا بغیر مریض کے۔

سوال: بھی اللہ کی چیز کو بندوں کے لئے پبند کرتے ہیں لیکن اس میں تعاون نہیں فرماتے ایسا کیوں ہوتا ہے؟

جواب: بس خیر سے اللہ راضی ہوتے ہیں تو اس میں تعاون کے ساتھ اللہ کا کوئی بروامجوب امرفوت ہوجا تاہے۔ بھی کی طاعت کے وقوع میں کوئی مفسد ہوتا ہے جواللہ کونا پہند ہوتا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَلَوْ أَرَادُواالْحُرُوجَ لَاعَدُوالَه عُدَّةً وَلَكِنَ كَرِهَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ النَعَاثَهُمُ فَتَبَّطَهُمُ (التوبة/٣٧)

ترجمہ:۔اور اگروہ چاہتے نکلنا تو ضرور تیار کرتے کھے سامان اس کالیکن پندنہ کیااللہ نے ان کااٹھنا سوروک دیاان کو۔

اگروہ لوگ غزوہ میں چلنے کا ارادہ کرتے تواس کا پچھ سامان تو درست کرتے لیکن اللہ نے ان کے جانے کو پہند نہیں کیا اس لئے ان کوتو فیق ندی رسول کے ساتھ غزوہ کی طرف نکلنا طاعت ہے لیکن اللہ نے ان سے اس نکلنے کو براجانا تو ان سے تو فیق کی طرف نکلنا طاعت ہے لیکن اللہ نے ان سے اس نکلنے کو براجانا تو ان سے تو فیق

لب كرلى ـ اس كے بعد ان كے خردج پر جو مفاسد مرتب ہور ہے تھے ان كا ذكر أ

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَا زَادُوْكُمْ إِلَّا خَبَالاً (التوبة/٢٣)

ترجمہ: اگر نظیۃ تم میں تو بچھ بڑھاتے تمہارے لئے گرخزابی۔
خال کامعنی شراور فساد ہے۔ فرمایا۔ وَلَا وُضَعُوا خِللَکُمْ۔
ترجمہ: اور گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر۔
لیخی تمہارے مابین فساداور شرکے لئے کوشش کرتے۔
یکٹنہارے مابین فساداور شرکے لئے کوشش کرتے۔
یکٹونکم الفِتُنَة وَفِیْکُمْ سَمْعُونَ لَهُم (التوبه/٢٣)

ترجمہ: بگاڑ کروانے کی تلاش میں اور تم میں بعضے جاسوں ہیں ان کے۔
الحاصل غزوہ میں نگلنے سے جوفساد پھیل رہا تھا وہ خروج کے مصلحت سے برا تھا۔ تو

سوال: کفرالله کی قضاء وقدر سے ہے اور ہم کو حکم ملا ہے کہ الله کی قضاء پر راضی رہیں ۔ پھر یہ کیسے کفر کا اٹکار کرتے ہیں اور بُراجائے ہیں؟

جواب:۔اللّٰدی ہر قضاء پر ہمیں رضا کا حکم ہیں ملاقر آن وحدیث سے تابت ہیں ہوتا کہ ہر قضاء پر رضا ضروری ہے بلکہ بعض مقصی پر رضا ہوگی اور بعض مقصی پر ناراضگی۔

(۲) قضاء وقدر میں دوباتوں کالحاظ ضروری ہے ایک ہے قضاء اللہ کا قضاء بیاللہ کافعل ہے اور اس کی ذات عالیہ کے ساتھ قائم ہے ایک ہے مقصی مفعول جو الله کی ذات سے جدا ہے ہر قضاء میں خیر ،عدل اور حکمت ہے ہر قضاء پر رضا ضروری ہے۔ پھر مقعمی (مفعول) کی دو قتمیں ہیں بعض پر رضا ضروری ہے بعض پر نارانگی ہے۔ پھر مقعمی (س) قضاء میں دوجہتیں ہیں۔اللہ تعالی کے ساتھ تعلق اور نسبت کے لحاظ ہے اس پر رضا ضروری ہے۔ بندہ کے ساتھ تعلق اور نسبت کے لحاظ سے دو قتمیں ہیں بھی اس پر رضا ہوگی بھی نارانسگی۔

مثال: کی کاقل اللہ کے قضاء وقد راور مشیت کے لحاظ سے کہ مقول کی میعاد پوری ہوگئ تو اس جہت ہے ہم راضی ہیں لیکن اس لحاظ سے کہ قاتل سے قل کا صدور ہوا ادرا پنے ارادہ اورا ختیار سے اقدام قل کیا اورا پنے فعل کے ساتھ اللہ کی نافر مانی کی تو ہم اس کو کر اجانے ہیں۔

سوال: \_ جب الله كے ارادہ كے خلاف ہونا كال ہے تو ابوجهل وغيرہ كومكلف بالا يمان كيوں كيا؟ اس كے بارے ميں ارادہ كيا كه دہ ايمان نہيں لائے گا۔ اگر بالفرض وہ ايمان لے آتا تو الله عياذ أبالله اپنے ارادہ ميں ناكام ہوجاتا \_ ظاہم أيوں معلوم ہوتا ہے كہ ابوجهل كفرير مجبور تھا۔

جواب: الله تعالیٰ جب کی کافر کے بارے میں ارادہ کرتے ہیں کہ ایمان نہیں لائے گاتو ساتھ سے بات بھی کمحوظ ہوتی ہے کہ اپنے ارادہ اور اختیار کے ساتھ ایمان نہیں لائے گا۔ چنا نچے کوئی کافرین بین کہ سکتا کہ میں ایمان لانا چاہتا ہوں لیکن کوئی تو ت اور طاقت ہے جو مجھے ایمان نہیں لانے دیت کی کافر نے آج تک رجموں نہ کیا بندہ اینے ارادہ اور اختیار کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا ہے اور البلہ اس پر بطور خلق کفر مرتب

ررية ب<u>ن</u>-

والتَّعَمُّقُ والنظرُ فی ذالِكَ ذَریعَهُ الحُذلان والتَّعَمُّقُ والنظرُ فی ذالِكَ ذَریعَهُ الحُذلان والتَعِمِ والمنظرُ فی ذالِدہ قبل وقال خذلان کا ذریعہ ہے۔ یعنی بے یار وردرگارہوجائے گا۔ ذریعہ ،وسلم ،درجہ اورسلم قریب المعنیٰ ہیں ۔ای طرح خذلان ،حرمان اورطغیان قریب المعنیٰ ہیں ۔خذلان کے مقابلے میں نفرت ہے حمان کے مقابلے میں ظفرا ورکامیائی اورطغیان کے مقابلے میں استقامت ہے۔ تقدیر میں غوروخوض می نہیں نہ آج تک اس محق کوکوئی سلجھا سکا۔ اس کے بارے میں چند با تیں ذھن میں ضروررکھیں

(۱) جس طرح تقدیر اللہ نے بنائی ہے اس پر ایمان ضروری ہے اس طرح اوامر ونوائی کا شرعی نظام بھی اللہ نے بنایا ہے اس پر عمل ضروری ہے۔ اگر تقدیر کی وجہ سے عمل جوڑ دیا تو اس کا بیم طلب ہوگا اللہ کا ایک تھم (تقدیر) مان رہا ہے اور دوسراتھم (شریعت پرعمل) نہیں مان رہا ہے۔

(۲) تقدیر مخفی امر ہے کسی کواپنی تقدیر معلوم نہیں جبکہ تدبیر اور شریعت واضح اور معلوم اور واضح اور معلوم راستہ ہے۔جومعلوم اور واضح ہے اس پر چلنا ہوگا اور مخفی تقدیر پر ایمان وعقیدہ رکھنا ہوگا۔

(۳) عمل اور تدبیر سے قبل تقدیر پر بھروسہ غلط ہے۔ مثلاً ڈرائیورگاڑی چلانے میں تقدیر کے بعروسہ پراحتیاطی تدبیر ترک کردے تو ایکسیڈنٹ ہوگا۔ اوّل احتیاطی تدبیر ترک کردی تو ایکسیڈنٹ ہوگا۔ اوّل احتیاطی تدابیراختیار کرے اس کے بعدا یکسیڈنٹ ہوجائے تو بھرتقدیر کی طرف نسبت صحیح ہے

لین تہ ہیں۔ قبل نقذ رکی طرف نسبت سمجے نہیں۔

(س) تقذیری دجہ ہے کوئی مجبور نہیں بن جاتا ہر وقت ہرآ دمی اسپے ارادہ اور افتیار کا مالک ہوتا ہے کچھ مجبور بھی ہے لیکن مکمل مجبور نہیں جس کو مجبور کفن کہتے ہیں۔ اللہ ہوتا ہے کچھ مجبور بھی ہے لیکن مکمل مجبور نہیں جس کو مجبور کفن کہتے ہیں۔ اس افتیار کی دجہ سے ہر انسان ہر اچھے اور مُرے ممل کے نتیج کا خود ذمہ وار ہوتا ہے۔

(۵) بُرائی کے بعد جان چھڑانے کے لئے تقدیری طرف نبیت غلط ہے۔ یہ این ہے بعد جان چھڑانے کے دقد یہ ہے۔ یہ اللہ کی طرف بُرائی کی نبیت کردے کہ اس نے کرائی ۔ اس لئے کہ تقدیر بنانے والا اللہ ہے۔ دنیا میں کوئی کسی کو تقدیر کے حوالے پر معاف نہیں کرتا۔ تو اللہ کیے معاف کرے گا۔ ایک آ دمی نے کسی کے پھل دار درخت سے پھل جوری کیا۔ مالک معاف کرے گیا۔ کہ یہ پھل میری قسمت میں تھا۔ مالک نے چور کی بٹائی شروع کی چور نے کہا کہ یہ پھل میری قسمت میں تھا۔ مالک نے چور کی بٹائی شروع کی چور نے کہا یہ کول ؟ مالک نے کہا یہ بھی تیری قسمت ہے۔

# عقيده نمبر۲۴: \_

قوله: فَهِذَا جُمُلَةُ سَايَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُنَوَّرُ قَلُهُ مِنَ الْعِلْمِ لِآنَ اللّهِ تَعَالَىٰ وَهِى دَرَجَةُ الرّاسِخِيْنَ فِى الْعِلْمِ لِآنَ الْعِلْمِ لِآنَ الْعِلْمِ فِى الْعِلْمِ فِى الْحَلْقِ مَوْجُودٌ وَعِلْمٌ فِى الْحَلْقِ الْحَلْقِ مَوْجُودٌ وَعِلْمٌ فِى الْحَلْقِ مَنْ فَعُودٌ وَعِلْمٌ فِى الْحَلْقِ مَنْ فَعُودٌ وَعِلْمٌ الْمَفْقُودِ مَنْ وَإِدْعَ أَءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُودِ مَنْ وَإِدْعَ أَءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُودِ وَتَرُكِ كُفْرٌ وَإِدْعَ أَءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُودِ وَتَرُكِ كُفْرٌ وَالْعِلْمِ الْمَوْجُودِ وَتَرُكِ طَلَبِ الْعِلْمِ الْمَفْقُودِ وَتَرُكِ طَلَبِ الْعِلْمِ الْمَفْقُودِ .

ترجہ:۔پس بیتمام وہ باتیں ہیں جس کے کیے تائے ہو ہفض جس کادل منور ہواللہ کے اولیاء میں سے ۔ اور یہی راتخین فی العلم کا درجہ ہے اس لئے کہ علم دو ہیں ایک علم مخلوق میں مفقود ہے، اور ایک علم مخلوق میں مفقود ہے۔ تو علم موجود کا انکار کفر ہے اور ایمان سیح ہے۔ تو علم موجود کا انکار کفر ہے اور علم مفقود کا دعویٰ کفر ہے۔ اور ایمان سیح نہیں ہوگا گرموجود کو قبول کرنے سے اور علم مفقود کی طلب ترک کرنے سے

مثر 5: - اس عقیدہ میں اشارہ ہے کہ شریعت کی طرف سے دیئے گئے تمام احکامات بھل کرنا احکامات بھل کرنا احکامات بھل کرنا فرض اور ضرور کی ہے۔ اس طرح تمام احکامات بھل کرنا واجب ہے۔ دراتخین فی العلم کا درجہ یہ ہے کہ وہ لوگ حضور اللہ ہے کہ لائی ہوئی ہراس بات کوجانے اور مانے ہیں جن کا ذکر آپ اللہ نے ایمالاً یا تفصیلاً کیا ہویا اس کا ذکر آپ اللہ نے ایمالاً یا تفصیلاً کیا ہویا اس کا ذکر آپ اللہ نے آپ اللہ نے نفیاً یا اثبا تا کیا ہو۔ اور علم مفقو دسے مراد تقدیر کاعلم ہے جس کو اللہ نے کا قلوق سے چھپا رکھا ہے اور ان کوئع کیا ہے کہ اس کے در پے نہ ہو۔ اور علم موجود سے مراد شریعت کے اصول وفروع کاعلم ہے۔ تو جوکوئی بھی حضور علیہ کے کہ کی لائی ہوئی مراد شریعت کے اصول وفروع کاعلم ہے۔ تو جوکوئی بھی حضور علیہ کے کہ کی لائی ہوئی بات کا انکار کرے کا فر ہے۔ ااور جوعلم غیب کا دعوی کرے وہ بھی کا فر ہے ، کیونکہ علم غیب صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ اور ارشاد ہے

عَلِمُ الْغَيْبِ فَلاَ يُظُهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَداً إِلاَّ مَنِ ارْتَضَىٰ مِنُ رَسُولٍ (الجن/٢١) ترجمہ: -جائے والا ہے بھیدکا سونہیں خبر دیتا اسے بھیدکی کسی کو ۔ گرجو پہندکر لیا

سمى رسول كو-

تقدر کاعلم غاب ہے اور غائب علم مفقو دہوتا ہے قعلم مفقو دکا دعویٰ کرنا علم غیب کا دعویٰ کرنا ہے ، حالا نکہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے اس لئے علم مفقو دکا دعویٰ کفر ہے ۔ مخلوق ہے بعض علوم سے مخفی رکھنے میں ضرور کوئی حکمت ہوگی ، اور اس حکمت کو نہ جانے ہے وہ حکمت منفی نہیں ہوتی ہیں ہیت کی حکمت ہیں ہیں گئی نہم ان کو وہ حکمت منفی نہیں ہوتی ہیں ہیت کی حکمت ہیں ہیں گئی آتی ہیں نہیں جانے ہا جھو، چو ہا، حشرات وغیرہ میں ہمیں صرف مصرتیں نظراتی ہیں حالانکہ ان میں بہت کی حکمت منفی نہیں حالانکہ ان میں بے شار حکمتیں ہیں اور ہمارے نہ جانے سے وہ حکمتیں منفی نہیں ہوتیں ۔ کیونکہ وہ حکمتیں ہمارے کے معدوم ہیں اور ان کے بارے میں ہماراعلم بھی موتیں ۔ کیونکہ وہ حکمتیں ہماراعلم بھی

عقيده تمبركه: \_

قوله: وَنُوْمِنُ بِاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَبِجَمِيْعِ مَا فِيْهِ قَدْرُقِمَ-ترجمہ: ۔ اور ہم لوح وقلم پرایمان رکھتے ہیں اور ان تمام باتوں پر جوقلم سے لکھی گئی ہیں۔

شرح: \_قرآن مجید میں لوح محفوظ اور قلم کا ذکرہے جس پر ہمارایمان ہے۔ارشادباری تعالی ہے۔

> بَلْ هُوَ قُرُانٌ سَجِيدٌ فِي لَوْحٍ سَحَفُوظِ (البروج/٢٢،٢١) ترجمہ: کوئی نہیں بی تر آن ہے بوگ شان کا لکھا ہوالوح محفوظ میں۔

ارثادے - ن وَالْقَلَمِ وَما يَسُطُرُونَ (القلم/١) رجم: فتم عقلم كى اور جو كھ لكھتے ہيں۔

لوح محفوظ ایک شختی ہے جس میں کل عالم کی تقدیر کھی ہوئی ہے۔ حدیث میں
آتا ہے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کوسفید موتی سے پیدا کیا ہے۔ اس کے صفحات سرخ
یا توت ہیں، اس کا قلم نور ہے اور اس کی کتاب نور ہے۔ اللہ تعالیٰ روز انہ اس کی طرف
تین سوسا تھ مرتبد د کیھتے ہیں۔ اس کی چوڑ ائی زمین وآسان کے عرض کے برابر ہے۔
لوح محفوظ کی جو حقیقت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے بالفرض اگر ایسی نہیں ہو
چونکہ اس کا وجوز نص قطعی سے ثابت ہے اس لئے اس کا ماننا ضروری ہوگا اگر چہ اس کی
حقیقت ہم نہ جانے ہوں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو ہم بلا کیف تسلیم کرتے
ہیں۔ گویا متشابہات سے بن جائے گی۔

الی صورت میں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کس متم کی اتنی بری تختی ہے کہ تمام خلائق کی تقدیم اس محتی کی مثال دماغ کے ساتھ دی جاستی ہے۔ حیوانات اور انسانوں کا دماغ اکثر لوگوں نے دیکھا ہے، کیکن ایک دماغ میں کتنی معلومات موجود ہیں ، بڑے بڑے حافظ والے لوگ گزرے ہیں۔ قرآن کے حفاظ کو دیکھو، بعض حفزات کو لاکھوں احادیث یا دھیں سے سب دماغ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں موجود تھیں ۔ جدید سائنس اور شیکنالوجی کی سب دماغ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں موجود تھیں ۔ جدید سائنس اور شیکنالوجی کی ایک دماغ کی کودیکھوا ایک ایک میں کتب خانے محفوظ ہوتے ہیں۔ کیا اللہ کے ایک دمین کے دائی کودیکھوا کے ایک جھوٹے میں جس میں تمام خلائق کی تقدیر کھی ہو۔ ج

قلم: ـ

وہ قلم مراد ہے جس کواللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے ذریعہ تمام مقادیر لکھ دیں۔
حدیث میں آتا ہے اللہ نے اول قلم کو پیدا کیا پھراس سے کہا لکھ! قلم نے کہایار برکیا
کصوں فرمایا قیامت تک کے لئے ہر چیز کی نقذ برکصو علماء کا اس میں اختلاف ہے
کہ اول قلم کو پیدا کیا یا عرش کو شیح قول یہ ہے کہ عرش کوقلم سے پہلے پیدا کیا ہے۔
عبداللہ بن عرش کی روایت ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کی تقدیر کو زمین وآسانوں کی
پیدائش سے بچاس ہزار سال پہلے لکھا جبکہ اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ اس حدیث میں
تقری ہے کہ عرش کی تخلیق مخلوقات کی تقدیر کھنے سے پہلے ہوئی ہے۔
تقری ہے کہ عرش کی تخلیق مخلوقات کی تقدیر کھنے سے پہلے ہوئی ہے۔

جواب: \_اول نصب كے ساتھ ہے 'انه عند اول خلقه قال له اكتب '
یعنی اس کی تخلیق كے فور أبعد اولاً اس كو لکھنے كا حكم ملا \_ بيمطلب نہيں كه اس كی تخلیق
سب سے اول ہے ۔

رجه: فتم عقلم کی اور جو پھی لکھتے ہیں۔ فلم کی قشمیں:۔

ایک تو بھی انظل مقدم ہوا جس سے خلوقات کی تقدیر کھی۔
(۲) دوسرا قلم الوحی ہے اس قلم کے ذریعہ انبیاء کرام اور رسول کی طرف بھیجی جانے والی وحی کھی جاتی تھم کے دریعہ انبیاء کرام اور رسول کی طرف بھیجی جانے والی وحی کھی جاتی ہے۔ اس فتم کے صاحب قلم اس عالم کے حکام ہیں۔ بقیۃ قلم ان کے قلموں کے خادم ہیں۔ ان قلموں کی آ واز حضور علیہ نے اسراء کے موقعہ برشنی

ان نے موں سے مادم ہیں۔ ان موں اور معربی ہے ، مراء ہے وقعہ پر س تھی۔ پس بیلم ان باتوں کو لکھتے ہیں جن کا تعلق عالم علوی وسفلی کے تدبیری امور سے

(۳) وہ قلم جس کے ساتھ کراماً کا تبین بنی آ دم کے اعمال لکھتے ہیں۔ (۴) مال کے پیٹ میں جنین کی طرف فرشتہ آتا ہے روح پھونکتا ہے اور بیچ کا رزق، اجل عمل شقی اور سعید لکھ لیتا ہے۔

# عقیده نمبر ۱۲۸:\_

قوله: فَلُو اِجْتَمَعَ الْخُلُقُ كُلُّهُمْ عَلَىٰ شَى الْتَهُ اللَّهُ أَنَّهُ كَائِنٍ لَمْ يَقُدِرُوا عَلَيْهِ وَلَوْاجْتَمَعُوا كَائِنٍ كَلُّهُمْ عَلَىٰ شَى اللَّهُ يُقَالُ فِيْهِ أَنَّهُ غَيْرُ كَأَيْنٍ كَلُهُمْ عَلَىٰ شَى اللَّهُ يُقَالُ فِيْهِ أَنَّهُ غَيْرُ كَأَيْنِ لَمْ يَقُدِرُوا عَلَيْهِ جَعَنَّ الْقَلَمُ بِمَا هُو كَائِنُ لِيَجْعَلُوهُ كَائِنًا لَمْ يَقُدِرُوا عَلَيْهِ جَعَنَّ الْقَلَمُ بِمَا هُو كَائِنً إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجہ:۔پس اگر پوری مخلوق جمع ہوجائے کی ایسی چیز پرجس کے بارے
میں اللہ نے لکھ دیا ہے کیے ہوگی اور مخلوق کی کوشش ہوکہ اس کو نہ ہوئے دیں تو
مخلوق اس پر قادر نہ ہوگی ۔ اور اگر ساری مخلوق کی ایسی چیز پرجمع ہوجائے
کہ جس کے بارے میں اللہ نے لکھا ہے کہ ہیں ہوگی اور مخلوق اس کو ہونے والی
والی بنانا چا ہے تو اس پر قادر نہ ہو کیس گے ۔ اور قیامت تک ہونے والی
باتوں کے بارے میں قلم خشکہ ہوچکا ہے۔

شرر : - سراقہ بن مالک نے خصور اللہ ہے پوچھا ہمارے لئے دین بیان

یجے گویا ہم اب بیدا ہوئے ہم آج کس طرح کا عمل کریں گے ۔ کیا تقدیری عمل کریں

گے جس پر قلم خشک ہوچکا ہے یا تقدیر کے بغیراز سرنوعمل کریں گے ۔ آپ اللہ نے فر مایا بان
فر مایا اپنی اپنی تقدیر کے مطابق عمل کرو گے ۔ ابن عباس سے حضور اللہ نے فر مایا جان
لے اگر پوری امت آپ کو نفع بہنچانے کے لئے جمع ہوجائے تو نفع نہیں پہنچا کی سوائے اس کے جو اللہ نے آپ کے لئے لکھ دیا ہے ۔ اور پوری امت آپ کو ضرر
بہنچانے پر جمع ہوجائے تو نہیں بہنچا کتی سوائے اس ضرر کے جو اللہ نے آپ کے لئے لکھ دیا ہے ۔ اور پوری امت آپ کو ضرر
کیجوانے پر جمع ہوجائے تو نہیں بہنچا کتی سوائے اس ضرر کے جو اللہ نے آپ کے لئے لکھ دیا ہے ۔ قلم اُٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے ۔ ایک اور ارشاد ہے جان لے جو اللہ آپ کو نہ دینا چا ہے تو اس تک نہیں بہنچ سکتا اور جو جھے کو پہنچنے والی ہے اس سے تو خشک ہو گئے ہوئے کہنے سکتا اور جو جھے کو پہنچنے والی ہے اس سے تو خشک ہو گئے ہوئے کا اور ارشاد ہے جان سے تو خشک ہوئے کے اور کو بہنچنے والی ہے اس سے تو خشک ہوئی ہوئی کو پہنچنے والی ہے اس سے تو خشک ہوئی ہوئی سکتا ۔ اس سے تو اس سکتا ۔ کی کھیں سکتا ۔ کی کھی کھیں سکتا ۔ کی کھیں سکتا ۔ کی کھیں سکتا ۔ کی کھیں سکتا ۔ کی کھی کی کھی کو بھی کو بھی کی کھیا ۔ کی کھیل سکتا کے کھیں سکتا ۔ کی کھیل سکتا ۔ کی کھیل سکتا ۔ کی کھی کھیل سکتا ۔ کی کھیل سکتا کو کھیل سکتا کے کہ کی کھیل سکتا ۔ کی کھیل سکتا کی کھیل سکتا کی کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کی کھیل سکتا کو کھیل سکتا کی کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کو کھیل سکتا کے کہ کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کی کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کی کھیل سکتا کی کھیل سکتا کے کہ کو کھیل سکتا کو کھیل سکتا کے کھیل سکتا کی کھیل سکتا کے ک

ہرآ دمی کو یقین رکھنا جا ہے کہ سب کھاللہ کی طرف سے ہے 'کے ل بن عِنْدِاللّٰهِ " جب بات بہی ہوئی تواب واجب ہے کہ صرف اللہ ہی سے ڈراجائے

ارثاد ج- فَلاَ تَخْشُوالنَّاسَ وَاخْشُون (المائده/٢٣) ترجمہ: سوتم نہ ڈرولوگوں سے اور جھے سے ڈرو۔ وَإِيّاكَى فَأَرُهَبُون (البقره/۴۸) ترجمہ: ۔ اور جھ بی سے ڈرو وَإِيّاكَ فَأَتَّقُون (البقره/١٦) رجمه: \_اورجهي سي بجيّار مو\_ وَمَنُ يُطِعِ اللُّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخَشَ اللَّهَ وَيَتَّقُهِ فَأَلْبَكَ هُمُ الُفاَئِزُونَ(النور/٥٢) ترجمہ:۔اورجوکوئی تھم پر طے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ڈرتارہے الله سے اور نے کر یلے اس سے سووہ ہی لوگ ہیں مراد کو بہنینے والے۔ مخلوق کا خوف سے نہیں جو اللہ سے نہیں ڈرے گا وہ مخلوق سے ڈرے گا۔ اللہ کی رضاء مقدم ،مقدور اور مامور ہے۔ بندوں کوراضی کرنانہ مقدور ہے نہ مامور مخلوق کی پرواہ کے بغیر اللہ کی رضا کے لئے تقدیر پر بھروسہ جے ہے ایک کا راضی کرنا آسان اور مقدور ہے۔ مخلوق کی کواللہ ہے مستغنی نہیں کرسکتی لیکن جب بندہ اللہ ہے ڈرتا ہے تو اللهاس كے لئے بندوں كى طرف سے كافى ہوجاتا ہے۔حضرت عائش فے حضرت معاویہ کولکھا''جولوگوں کو ناخوش کر کے اللہ کوخوش کرے اللہ اس سےخوش ہوں گے اورلوگ بھی اس سےخوش ہوں جائیں گے۔اور جواللہ کو ناراض کر کے لوگوں کوخوش كرية تعريف كرنے والے لوگ اس كى غدمت بيان كرنے والے بن جائيں

#### تقذيراورمد بير:\_

تقدیر پر ایمان اور تو کل اختیار کرنا تد بیر اور کسب کے منافی نہیں ۔ کسب اور اسب بھی فرض بھی اسباب اختیار کرنا جائز ہے بلکہ اس کے درجات ہیں ۔ کسب واکتماب بھی فرض بھی مستحب بہمی مباح بھی مکروہ اور بھی حرام ہوتا ہے۔ حضور علیہ فضل التوکلین تھے۔ لیکن جنگ میں زرہ بہنی اور بازار جا کر سودا وغیرہ خریدا ہے۔ تو مخفی تقدیم ول پر ایمان رکھنے کے ساتھ ظاہر شریعت اور تد بیر پر چلنا ہوگا۔

## عقیده نمبر ۱۳۸: \_

قوله: وَ عَلَىٰ الْعَبُدِ أَنُ يَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ سَبَقَ عِلْمُهُ فِي كُلُّ كَائِنِ مِنُ خَلُقِهِ فَقَدَّرَ ذَالِكَ تَقُدِيُراً مُحُكَماً مُبُرَماً لَيُسَ فِيْهِ نِاقِيضٌ وَلَا مُعَقِّبٌ وَلَا مُزِيُلٌ وَلَا مُغِيرٌ وَلَا مُحَوِّلٌ وَلَا ناقِصٌ وَلاَ زَائِدٌ مِن خَلْقِهِ فِي سَمَوْتِهِ وَأَرْضِهُ وَذَالِكَ مِن عَقُدِ الْإِيْسَانِ وَأُصُولِ الْمَعُرِفَةِ وَالْإِعْتِرَافِ بِتَوْحِيُدِ اللَّهِ وَرُبُوبِيِّتِهِ كَما قالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي كِتابِهِ "وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَةً تَقُدِيُراً "وَقا لَ اللَّهُ تَعالَىٰ "وَكَانَ آمُرُ اللَّهِ قَدَراً مَ قُدُوراً "فَوَيْلٌ لِمَنْ صارَ لِلهِ فِي الْقَدَرِ خَصِيْماً وَاحْضَرَ لِلنَّظُرِ فِيهِ قَلْباً سَقِيُماً لَقَد التَّمَسَ بِوَهُمِهِ فِي فَحُصِ الْغَيْبِ سِرًا كَتِيُماً وَعادَ بِما قالَ فِيُهِ "أَفّاكاً آثِيُماً-

ترجمه: اوربنده پراس بات كاجانتالا زم بكرالله كاعلم محلوق من برمونے والى چز رسبقت كركيا ہے اوراس فے اس كوائي مشيت سے مبرم تقرير كے ساتھ متعین کردیا ہے۔جس کواس کی زمینوں اور آسانوں میں نہ کوئی تو ڑ سكا باورندكونى ملتوى كرسكتا باورندكونى زائل كرف والاباورندكونى بدلنے والا ہے اور نہ کوئی چیرنے والا ہے اور نہ کوئی اضافہ کرنے والا ہے اورندکوئی گھٹانے والا ہے۔اور بیا یمان کے عقائد میں سے ہے اور معرفت كاصول من سے ہاوراس كى توحيدور بوبيت كاعتراف ميں سے ہے۔جیبا کہ اللہ کا فرمان ہے "اور پیدا کیااس نے ہر چیز کو پھراس کوناب المرتفیک کیا "اور الله کا فرمان ہے" اور ہے الله کا حکم مقرر الل" \_پس ہلاکت ہاں شخص کے لئے جو تقدیر میں اللہ کے ساتھ جھکڑا کرنے والا ہوگیا۔اورجس نے تقدیر میں غور وفکر کے لئے بیار دل کو حاضر کیا تحقیق اس نے غیب کی تلاش میں اپنے وہم کے ذریعی فی رازکو تلاش کیا اور تقدیر میں ایس بات کہنے کے ساتھ جھوٹی بات گھڑنے والا گنہگار ہو گیا۔

تشرح: ۔ اللہ تعالی نے زمین وآسان کی پیدائش سے بچاس ہزارسال قبل ہر چیز کی مبرم اور اٹل تقدیر بنائی جس کاعلم صرف ای کو ہے کہ ہر چیز ای بنائی ہوئی تقدیر کے مطابق اپنے اپنے وقت میں اس کی حکمت بالغہ کے مطابق وجود پذیر ہوگ ۔ جس طرح ہم دنیا میں عجیب وغریب معنوعات اور ایجادات کی طرف د کی کے کرفور آاس کے نقشہ کو بنانے والے کی طرف اپناؤ ہن متوجہ کردیتے ہیں کہ واقعی اس انسان نے کمال

کردیا۔ مثلاً آگرہ کا تاج کل ، لا ہور کی بادشائی مجد، شاہی قلعہ، اسلام آباد کی فیمل مجد، مبدنوی اور مجد الحرام ان عجیب وغریب تغییرات کے بارے میں کوئی بھی یہ مبدن کہ مسکنا کہ بغیر کی سابقہ ڈیز ائن اور نقشہ کے بنی ہیں۔ بالکل ای طرح اللہ کی اس کا سکتا ہے کہ خود بخودیا کا سکتا ہے کہ خود بخودیا بغیر کی سابقہ تقدیراور نقشہ کے بن گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

اَلاَ يَعُلَمُ مَنَ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيُفُ الْحَبِيرُ (الملك /١٣) ترجمه: - بعلاوه نه جائے والا خردار۔

عالی معز لداللہ کا ازلی علم مانے ہیں لین کہتے ہیں کہ بندوں کے افعال کاعلم اس کواس وقت ہوتا ہے جب بندہ کی فعل کا ارتکاب کرے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ قدریہ کے ساتھ اللہ کے علم کے بارے میں مناظرہ کرواگر اللہ کے لئے ماکان اور ما کیون کے علم کا اقرار کرلیں تو مناظرہ ہارجا ئیں گے اگرا انکار کریں گے تو کا فربن ما کیون کے علم کا اقرار کرلیں تو مناظرہ ہارجا ئیں گے اگرا انکار کریں گے تو کا فربن جا ئیں گے ۔ لہذا ایمان بالقدر اور اس کاعلم بالکا نئات کا نئات کی تخلیق سے قبل مانا عقیدہ تو حید ہے اور اعتراف بالربوبیت ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں "القدر نظام التو حید" جو اللہ کو ایک مانے اور قدر کی تکذیب کرے تو یہ تو حید کی تکذیب ہے کیونکہ التو حید" جو اللہ کو ایک مانے اور قدر کی تکذیب کرنے تو یہ تو حید کی تکذیب ہے کیونکہ ایمان بالقدر کی وجہ سے ایمان بالقدر کی وجہ سے ایمان بالقدر مسئر مے اللہ کے علم قدیم کے تعلیم کرنے کو ۔ ایمان بالقدر کی وجہ سے برے درول شائیم کرنے یوٹ میں۔ مثلاً

(۱) ہے کہ اللہ کو امور مقدورہ کاعلم پہلے سے ہے تو اس کے لئے علم قدیم ثابت ہوجائے گا۔ (۲) ہر چیز کی از لی تقدیر سلیم کرنے سے پہتہ چلا کہ اللہ کو ہر ہر جزئی کاعلم ہے ان لوگوں پر دد ہوجائے گا جو کہتے ہیں کہ اللہ کو کلیات کاعلم ہے اور جزئیات کانہیں۔ الحاصل اس کاعلم کلیات اور جزئیات کے ساتھ ازل سے لگا ہوا ہے۔

(۳) اللہ نے تمام مخلوقات کی تقدیر کے بارے بندوں کواطلاع دے دی ہے جب بندوں کواس کاعلم حاصل ہو گیا ہے تواللہ کو کیسے پیلم پہلے سے نہوگا۔

(۳) الله اپ فعل، ارادہ اور مشیت میں بااختیار ہے جس کو فاعل بالارادہ اور فاعل خار کہتے ہیں اور فاعل مختار کا معلول حادث بالزمان ہوتا ہے۔الله تعالی فاعل موجب، فاعل بالا یجاب نہیں جس کوعلت موجبہ کہتے ہیں۔علت موجبہ سے معلول کا تخلف نہیں ہوتا ۔ابیانہیں ہوتا کہ علت موجبہ موجود ہواور معلول نہ ہو بلکہ جب سے علت ہوگی ای وقت سے معلول کا وجود ہوگا۔ جیسے آگ احراق اور حرارت کے لئے علت موجبہ ہے۔الحاصل الله تعالیٰ کی تقدیر کا مقدور حادث ہوگا اس کے مقدور کی بہلے تقدیر بنتی ہے پھراس کی تخلیق ہوتی ہے۔

پس اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر کونہ تو کوئی تو ڈسکتا ہے جس طرح دنیا ہیں لوگ ایک دوسرے کے منصوبے کو تو ڈریتے ہیں۔ بنا بنایا منصوبہ دھرے کا دھرارہ جاتا ہے۔ نہ کوئی اس کو ملتو کی کرسکتا ہے۔ نہ اس کی بنائی ہوئی تقدیر کا کوئی از الہ کرسکتا ہے، نہ اس کی بنائی ہوئی تقدیر کا کوئی از الہ کرسکتا ہے، نہ اس کو دوسری جگہ لے جا سکتا ہے۔ مثلاً دنیا ہیں کی نے منصوبہ بنایا کہ شیل مل پشاور میں بے گی چردوسری حکومت اس منصوبہ کوکرا چی نشقل منصوبہ بنایا کہ شیل میں بنے گی چردوسری حکومت اس منصوبہ کوکرا چی نشقل کردے کہ وہاں بے گا۔ نہ اس کی تقدیر میں کوئی کمی کرسکتا ہے اور نہ زیادتی

کرسکتا ہے۔ یہ سب کی مخلوقات کے منصوبہ بندیوں اور نقشوں میں ہوتا ہے اللہ تعالی ان نقائص سے پاک ہیں اس نقذیر کا مانتا ضروری ہے۔ اس مین جھڑا ، اعتراض اور یاردل کے ساتھ فوروخوض ہلاکت ہے۔ دل کی بیاری مرض شبہ اور مرض شہوت ہے بیاردل کے ساتھ فوروخوض ہلاکت ہے۔ دل کی بیاری مرض شبہ اور مرض شہوت ہے بیاردل کی علامت ہے کہ دل موافق اور منافع غذا سے ضرر دہ فذا کی طرف عدول کرے ۔ چار چیزیں کرے ۔ ای طرح نافع دوا سے ضرر دہ دوا کی طرف میلان کرے ۔ چار چیزیں ہوئیں (۱) غذا نافع (۲) دواء شافی (۳) غذا معز (۲) دواء شافی (۳) فذا معز (۲) دواء شافی (۳) فارمعز (۲) دواء شافی دوا

نافع غذا ایمان ہے اور نافع دوا قر آن ہے۔ قبلی امراض کی شفاء قر آن وسنت کے علاوہ تلاش کرنے والے سب سے بڑے جاہل اور گمراہ ہیں۔قر آن میں قبلی اور بدنی بیاریوں کی شفاء ہے۔شرط میہ ہے کہ تھے علاج کرے تو قر آنی علاج اور شفاء کے سامنے کوئی بیاری تھ ہر نہیں سکتی۔ سامنے کوئی بیاری تھ ہر نہیں سکتی۔

عقيده نمبروس:\_

قوله: وَالْعَرِشُ وَالْكُرُسِيُّ حَقُّ \_ ترجمہ: \_اورعرش وکری حق ہے۔

شرح: - ارشاد باری تعالی ہے۔ ذُوالْعَرُشِ الْمَجِیْدُ (البروج/۱۵) ترجمہ: مالک عرش کا بری شان والا۔

> رَفِيْعُ الدَّرَجاَتِ ذُوالْعَرُشِ (المؤسن / ١٥) ترجمہ: - وہی ہے او نچ درجوں والاما لک عرش کا۔

الرَّحْمَنُ عَلَىٰ الْعَرُشِ اسْتَوىٰ (طُهِ /٥) رَجَه: ـ وه برُام بربان عرش برقائم بوا ـ

لاَ إِللهُ إِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (المؤمنون /۱۱۱) ترجمہ: کوئی حاکم ہیں اس کے سوائے مالک اس عزت کے تخت کا۔ الَّذِیْنَ یَحْمِلُونَ الْعَرْشَ (غافر/) ترجمہ: ۔جولوگ اُٹھارے ہیں عرش کو۔

وَتَرَى الْمَلَيِّكَةَ حَآفِيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ (الزمر/20) ترجمہ:۔اورتود کیمے فرشتوں کو گھر رہے ہیں عرش کے گرد۔

حدیث میں دعائے کرب ہے۔

لَا الله الَّا الله النَّهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلَهُ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَرْشِ الْعَظِيْم لَا إِلَه إِلَّا اللهُ وَبُ السَّمَوْتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ السَّمَوْتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ السَّمَوْتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ السَّمَوْتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْم -

صدیث میں ہے اللہ ہے جب جنت کا سوال کروتو فردوس کا کرو کیونکہ بیا علیٰ اور پیش کی جنت ہے۔ ' وَفَوْقَهُ عَرُشُ الرَّحمٰنِ ''اوراس کے اوپررض کا عرش ہے۔ الل کلام کے ایک طاکفہ کا خیال ہے کہ عرش ایک متدری فلک ہے جو پورے عالم کو ہرجانب سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور بھی اس کو فلک اطلس اور بھی فلک تاسع کے جرجانب سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور بھی اس کو فلک اطلس اور بھی فلک تاسع کہتے ہیں ۔ لیکن میر جے نہیں کیونکہ شریعت میں بیر ثابت ہے کہ عرش کے پایوں کو فرشتوں نے اور ایکا ایک اور ایکا اور ایکا ایک اور ایکا ایک اور ایکا ایک اور ایکا ایکا اور ایکا ایکا اور ایکا اور ایکا اور ایکا اور ایکا ایکا اور ایکا اور ایکا اور ایکا اور ایکا اور ایکا

وَلَهَا عَرُشُ عَظِيْمِ (المل/٢٣) ترجمہ:۔اوراس کا ایک تخت ہے ہوا۔
یہ فلک نہیں اور نہ عرب عرش سے فلک مراد لیتے ہیں حالانکہ قرآن عرب کی لغت کے مطابق اتارا گیا ہے۔ پس عرش پایوں والا ہے جس کوفرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے پوری عالم پرایک تُبہ کی طرح ہے اور مخلوقات کی جیت ہے۔ساتوں آ سانوں کے اوپر ہے ہم آ سان کی موٹائی پانچ سوسال ہے اور ہرآ سان کے مابین پانچ سوسال کا فاصلہ ہے۔ ہرآ سان کی موٹائی پانچ سوسال کا فاصلہ

کرسی:۔

ار شادے۔ وَسِعَ کُرُسِیَهُ السَّمُونِ وَالْارُضَ (البَقرة / ۲۵۵) ترجمہ: کیجائش ہے اس کی کری میں تمام آسانوں اور زمین کو۔

عقيده نمبر• ۵: \_

قوله: وَهُوَ مُسُتَغُنِ عَنِ الْعَرُشِ وَما دُونَهُ -ترجمہ:۔اوروہ عرش اور غیرعرش سے متعنی ہے۔

شرح: \_ چونکہ عرش سلطنت کے پایہ تخت کو کہتے ہیں اور استوی اس پر براجمان

ہونے کو کہتے ہیں تو بظاہر گزشتہ عقیدہ سے سیمعلوم ہوتا ہے کہ شاید بادشا ہوں کی طرح اللہ ہوگا۔ کین اس عقیدہ میں سے بتلادیا کہ اللہ نہ اللہ ہوگا۔ کین اس عقیدہ میں سے بتلادیا کہ اللہ نہ تو عرش کا بحاج ہوئی ہوگا۔ اس لئے کہ عرش بھی مخلوق ہادروہ چونکہ خالق بھی ہو وائی مخلوق کا محاج ہوں۔ ارشاد ہے ہوں ہوں کا محاج ہوں۔ ارشاد ہے

إِنَّ اللَّهُ غَنِي عَنِ الْعلَمِينَ (العنكبوت/٢) ترجمه: الله ويرواه بيس جهان والول كي ـ وَاللَّهُ هُوَالْغَنِيُ الْحَمِيدُ (الفاطر/٥١) ترجمه: ـ اورالله وي ب يرواه سب تعريفول والا ـ

عقیدهنمبرا۵: ـ

قوله: مُسِحِيُطُ بِكُلِّ شَىء وَفَوقَهُ وَقَدْ اَعْجَزَ عَنِ الْإِحاَطَةِ خُلُقَهُ \_

ترجمہ - ہر چیز کومحیط ہے ادر ہر چیز کے اوپر ہے اور اس کی مخلوق اس کا

اعالمرنے سے عاجز ہے۔

شرح: \_ارشاد بارى تعالى م والله من ور آئيهم مُعِيطُ (البروج/٢٠) ترجمه: \_اورالله في ان كوبر طرف سي كميرد كما م -

الا إنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُجِيِّطٌ (فصلت/٥٣)

ر جمہ: سنتاہے و گھرد ہاہے ہر چیز کو۔

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيِّطاً (النساء/ ١٢)

ترجمه: \_اورسب چيزين الله كے قابو مل بيل -

اللہ تمام آسانوں اور عرش وکری سے بلند واعلیٰ ہے اور تمام مخلوقات برمجیط ہے۔
یہ احاطہ فلک کی طرح نہیں کہ تمام مخلوقات اس کی ذات مقد سہ میں داخل ہوجا کیں۔
مراداس احاطہ سے اس کی عظمت، وسعت ،علم اور قدرت کا احاطہ ہے۔ تمام مخلوقات کی مثال اس کی عظمت اور قدرت کے سامنے دائی کے دانہ کی طرح ہے۔ ابن عبال فرماتے ہیں کہ ساتوں آسان اور ساتوں زمین اور جو کچھان کے مابین ہے یہ رحمٰن کے ہاتھ میں ایسے ہیں جسے تم میں سے کی کے ہاتھ میں دائی کا دانہ ہو۔

وَلِلْهِ الْمَثَلُ الْاَعْلَىٰ (النحل/۲۰) ترجمہ:۔اورالله کی مثال سب ساوپر۔
یہ بات بھی معلوم ہے کہ اگر کس کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہواس کواپے قبضہ میں
لے اس کا قبضہ اس پر محیط ہوگا۔ چا ہے تواس کو نیچے کر لے۔ ہر حال میں رائی کا دانہ
آدی کے ہاتھ سے مہائن بھی ہے اور محاط بھی۔ پھر اللہ جسے عظیم بادشاہ کے بارے میں
کیا خیال ہے جس کی عظمت کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ اس کے سامنے پورے عالم کی کیا

دیثیت ہے چاہونی الحال تمام آسانوں اور زمینوں کو تھی میں لے لے۔ فوقت:۔

ارثادہ۔وَهُوَالْقاهِرُ فَوْقَ عِبادِهِ (الانعام/۱۸)
ترجمہ:۔ادرای کا زورہا ہے بندوں پر۔
یکخافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمُ (النحل/۵۰)
ترجمہ:۔ڈررکھے ہیں اپندرب کا اپناد پرے۔
معرت ابو ہریو صفوطا ہے کا ارثاد قل کرتے ہیں

لَمّا قَضى اللهُ الْخُلُقَ كَتَبَ فِي كِتابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوُقَ الْعَرُسُ إِنَّ رَحُمَتِي سَبَقَتُ غَضَيي.

جب الله فظوق کو پیدا کیا تو عرش کاو پراس کے پاس ایک کتاب ہاس میں لکھ دیا میری رحمت میر سے خضب پر سبقت کی ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے ﴿وَاَنْتَ الظَّاهِ وَ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَیءً ﴾ تو ظاہر ہے تیر ساو پرکوئی شی نہیں۔ یہاں ظہور سے مرادعلو ہے۔ حضرت عرض گر را یک بڑھیا پر ہوا۔ بڑھیا نے حضرت عمر گوروک دیا۔ رک کراس کے ساتھ بات چیت شروع کی۔ کی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ایک بڑھیا کی وجہ سے آپ نے سب لوگوں کو روک دیا ہے حضرت عمر نے کہا تمہیں معلوم ہے میکون ہے یدہ عورت ہے جس کا شکوہ اللہ تعالیٰ نے سات آسانوں کے اویر سنا ہے سہ خوالہ ہے۔

# فوقیت اور علو کے مزید دلاکل: ۔

(١) تَعْرُجُ الْمَلْئِكَةُ وَالرُّوْحُ النِّهِ (المعارج/٣) ترجمه: \_ جدهيس محاس كي طرف فرشة اورروح \_ (٢) إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيَّبُ (الفاطر/١٠) ترجمه:١٠٠ كاطرف جرصتا عكلام تقرا-(٣) بَلُ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ (الشَّاءُ ١٥٨) ترجمه: بلكهاس كوأ تحاليا الله في الخرف. (٣) وَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (البقرة/٢٥٥) . ترجمہ: ۔ اور وہی ہے سب سے برتر عظمت والا۔ اس آیت میں ذاتا، قدر أاور شرفا علو کے تمام مراتب اللہ کے لئے ثابت ہیں۔ (۵)وہ آیات جن میں قرآن کے نزول کا ذکر ہے۔ مثلاً تَنْزِيُلُ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (حُمَّ سجده/٢) ترجمہ:۔اتاراہواہے بوے مہربان رحم والے کی طرف ہے۔ إِنَّا ٱنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ (الدخان٣) ترجمہ:۔ہم نے اس کوا تاراا یک برکت کی رات میں۔ (٢) هُمَا دَة لِنُ قَالَ إِنَّ رَبِّه فِي السَّمَاءِ بِالْإِيمَان - جَنْ كَهَا اللَّهُ آسان مِن إِلَّا فِيكَان - جَنْ كَهَا اللَّهُ آسان مِن إلى کے ایمان کی گواہی۔ (2) فوقیت کے انکار کے ساتھ رؤیت کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ اللہ تعالی کوجنتی

ا پناوہ ہے۔ او قیت کی قسمیں:۔

(۱) فوقية القهر (برايك برغالب) (۲) فوقية القدر (برايك سے بلند مرتبه) (۳) فوقية الذات (سب سے بالاذات (۳) فوقية الصفات (جمله ادصاف من بالا)

#### علوكا ثبوت فطرى: \_

فطرت سلیم والے طبعاً دعامیں ہاتھ آسان کی طرف اُٹھاتے ہیں اور عاجزی کے وتت ول سے الله كى علوكا قصد كرتے ہيں محمد بن طاہر المقدى كہتے ہيں كہ شخ ابوجعفرالهمد الئ امام الحرمين الجويئ كى مجلس مين حاضر مواية امام الحرمين صفت علوكي نْفَى بِرَكَام كَرِيْتِ ہُوئے فرمانے لگے۔ كسانَ السُّله ُ وَلاَ عَرْشَ وَهُـوَالُا ن كَماكان الله تقااور عرش نبيس تقااوروه اب بهى اى طرح بي في ابوجعفرني كها اے استاذ صاحب ہادے دلول میں اللہ کی جوفطری علو ہے اس کے بارے میں بتائیں۔جب بھی کسی عارف کے دل سے نکلتا ہے ' یا اللہ'' تو اس کے دل میں ضرور الله کے لئے علو یایا جاتا ہے۔دائیں بائیں التفات نہیں کرتا۔ہم الله تعالیٰ کی اس فطرى علوكوكسے اسے دلوں سے تكاليس ۔ امام الحرمین نے اس كے سر پرتھیٹر مارا اور ینچاترا اور روتے ہوئے کہا حیرنی الهمد انی ،حیرنی الهمد انی البمد انی نے مجھے حیران کیاالہمد انی نے مجھے حیران کیا کیعنی اللہ تعالی کی صفت علولوگوں کے دل ود ماغ

یں ایک الی فطری علو ہے جو بغیر تعلیم کے ہرفطرت وطبیعت میں موجود ہے۔ عقیدہ نمبر ۵۲: ۔

قوله: وَنَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ إِتَّخَذَ إِبْراَهِيُمَ خَلِيُلاً وَكُلُمَ مُوسَىٰ تَكُلِيماً إِيْماناً وَتَصُدِيْقاً وتَسْلِيماً و مَوْسَىٰ تَكُلِيماً إِيماناً وتَصُدِيْقاً وتَسْلِيماً و تَسْلِيماً و مَا يَعالَى فَ الله و الله و

شرح: - خلة كمال محبت كو كہتے ہيں \_معتز لداور جميد كا خيال ہے كہ محبت، دوى اور کلام کے لئے جانبین میں مناسبت ضروری ہے۔اندتعالی قدیم ہاورابراہیم" اورموی عادث ہیں۔قدیم اور حادث میں کوئی جوڑ اور مناسبت نہیں۔اس لئے انہوں نے خُلۃ اور حقیقت تکلیم کا انکار کردیا کہ ابراہیم خلیل اللہ نہیں اور موی ملیم الله بیل -سب سے پہلے اس کا انکار دوسری صدی میں جعد بن درہم نے کہا۔اس زمانے کے تابعین علاء نے اس کے قل کا فتوی دیا ۔ البذاعراق کے امیر خالدین عبدالله القشيري نعيدالاضي كدن خطبه ديا اوركها العلوكو! قربانيان دوالله تمهاري قربانیاں قبول فرمائے اور میں جعد بن درہم کی قربانی دیتاہوں اس لئے کہ اس کا عقیدہ ہے کہ ابراہیم علیل اللہ بیں اور موئ کلیم اللہ بیں منبرے اترے اور جعد بن درہم کوذئ کردیا۔ارشادباری تعالی ہے۔

وَاتَّخَذَاللُّهُ لِبُراَهِيْمَ خَلِيُلا (النَّمَاءُ/١٢٥) ترجمہ: ۔ اوراللّٰدنے بنالیا

ابراہم کوخالص دوست۔ وَ کَلَّمَ اللَّهُ مُوسیٰ تَکُلِیُما (النساء/۱۲۲) زجمہ:۔اور باتیں کی اللہ نے موک سے بول کر۔

صور الله کارشاد ہمیں اگر روئے زمین والوں میں سے کی کولیل بنا تا تو وہ البہ ہمیں اسے کی کولیل بنا تا تو وہ البہ ہمیں اس حدیث سے حضور البہ ہمیں اس حدیث سے حضور البہ ہمیں اس حدیث سے حضور البہ ہمیں اس حدیث سے حضوں اللہ کے ساتھ خلت ثابت ہوئی ۔ایک ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ۔نے مجھے لیل بنایا ہے جس طرح ابراہیم کولیل بنایا ہے۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ کی محبت اور خُلت اس کی شان کے مناسب ہے جس طرح اللّٰہ کی تمام صفات کا حال ہے۔

فُلت میں چونکہ کمال محبت ہوتی ہے جس میں غیر کی شرکت اور مزاحت آڑے نہیں آتی۔ جب ابراہیم کواللہ نے طلیل بنایا تو ابراہیم نے اللہ سے ولدصالح طلب کیا۔ اللہ نے اساعیل عطا کیا۔ جس کی محبت اس کے دل میں جگہ پکڑ گئی۔ تو اللہ نے الکااس ولد کے ذریح کے ساتھ امتحان لیا تا کہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ خُلت ولد کی مجت سے بڑھ کر ہے۔ چنا نچہ حضرت ابراہیم اس امتحان میں کا میاب ہوگئے۔ جس طرح آ ب مالیا جس اس طرح کلیم اللہ بھی ہیں۔ اور حدیث اسراء سے ثابت طرح آ ب

عقیده نمبر۱۵:\_

قوله: وَنُولِم المُناتِكةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ عَلَىٰ

الُمُرُسَلِينَ وَنَشَهَدُ أَنَّهُمْ عَلَىٰ الْحَقِّ الْمُبِينِ-ترجمہ:۔اوراہم ایمان رکھتے ہیں فرشتوں پراور نبیوں پراور کتابوں پرجو رسولوں پرنازل ہوئی ہیں۔اورہم گوائی دیتے ہیں کہتمام انبیاء کرام واضح حق پر تھے۔

شرح: اس عقیده میں ایمان کے ارکان کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
امن الرّسُولُ بِما أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ دَبّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ الْمَن بِاللّهِ وَمَلْئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (البقره /۲۸۵)

اللّهِ وَمَلْئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (البقره /۲۸۵)

ترجمہ: مان لیارسول نے جو پچھا تر اس پراس کے دب کی طرف سے اور
مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کواس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں
کواوراس کے دسولوں کو۔

ارشادہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُّ وَاوُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَفُرِقِ وَالْمَغُرِبِ
وَلْكِنَّ الْبِرَّ مَنْ الْمَنَ بِإِللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاخِرِ وَالْمَلْئِكَةِ
وَالْكِنَّ الْبِرَّ مَنْ الْمَن بِإِللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاخِرِ وَالْمَلْئِكَةِ
وَالْكِنَابِ وَالنَّبِيْنَ (البقرة / 221)
ترجمہ: فی کچھ بی نہیں کہ مذہ کروا پنامشرق کی طرف یا مغرب کی طرف
لیکن بری نیکی تو یہ ہے کہ جوکوئی ایمان لائے اللہ پراور قیامت کے دن
اور فرشتوں پراورسب کم ابول پراور تیغیمروں پر۔

ان آیات نے معلوم ہوا کہ ملائکہ ، انبیاء اور کتابوں پر ایمان لا تا ضروری ہے آگر

ال كاكولَى الكاركر في المن كافر به رامثاد بارى به من الكافر بالله وَ الكَوْمِ اللهِ وَ الكَوْمِ اللّهِ وَ اللّهُ وَاللّهُ وَ اللّهُ وَاللّهُ وَ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَ اللّهُ وَاللّهُ وَال

ومن يعمر برو مرود مراه الساء/١٣٦)

ر جمہ:۔اور جوکوئی یقین ندر کھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پروہ بہک کردور جا پڑا۔

حدیث جرئیل میں ان بنیادی عقائد کا ذکر ہے۔ مؤمن ان امور کی تقد این کرتاہے۔ انبیاء کرام کے دخمن اور فلاسفہ اور اهل بدعت کی راہ پر چلنے والے ان بنیادی عقائد کا انکار کرتے ہیں۔ بیلوگ انکار میں متفاوت ہیں۔ فلاسفہ جوخود کو حکماء کہتے ہیں وہ ان عقائد کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا نہ جب ہے کہ اللہ موجود ہے کین اس کی کوئی حقیقت و ماہیت نہیں۔ اللہ جزئیات کو بعینہ نہیں جانتا اور ہر موجود خارج میں جزئی ہے۔ اللہ انجابی مشیت اور قدرت سے کچھ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالی سے مع ، بھراور جزئی مضات کی نفی کرتے ہیں۔ یہ ہان کا ایمان باللہ۔

فلاسفه كاايمان بالكتب:\_

الله تعالیٰ کے لئے صفت کلام نہیں مانتے وہ کی کے ساتھ کلام نہیں کرتا۔وہ قال
یقول سے پاک ہے۔قرآن ان کے نزدیک پاک وصاف نفس پڑھٹل فعال کا فیضان
ہے۔وہ پاک انسان نوع انسانی میں تین احمیازی اوصاف رکھتا ہے۔

(۱) بنسبت اور لوگوں کے اس کی ادراکی قوت بڑی تیز ہے۔

(۲) اس کی قوت نفس ھیولی عالم میں بڑی مؤثر ہے۔

(۳) مضبوط قوت مخیله کا مالک ہوتا ہے تا کہ توسے عقلیہ کا مخلف شکلوں میں اوراک کر سکے۔

## فلاسفه كاايمان بالملاتكه:-

ملائکہ ان کے نزدیک عقلی تو تیں ہیں۔ خارج ہیں کوئی الگ ذات اور وجود نیں جو کھی آئے، کھی نظر آئے اور جو کھی آئے، کھی نظر آئے اور کھی سانوں پر چڑھے کھی نزول کرے، کبھی جائے کھی آئے، کبھی نظر آئے اور کھی رسول کے ساتھ خطاب کرے فرشتے صرف ذھنی امور ہیں خارج میں ان کا اعیان کی صورت ہیں کوئی وجود نہیں سرسیدا حمد خان کے نزدیک ملائکہ اور شیطان کوئی الگ جلو ق نوں کا نام ہے۔ کہتا ہے جن فرشتوں کا قرآن الگ محلوق نہیں یوانسان میں خیروشرکی قوتوں کا نام ہے۔ کہتا ہے جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا ء تو توں کے ظہور کواور ان ق کی کوجو خدانے اپنی تمام محلوق میں مختلف شم کے پیدا کتے ہیں ملک یا ملائکہ کہا گیا ہے۔

## فلاسفه كاايمان بالأخرة: \_

سب سے زیادہ آخرت کی تکذیب فلاسفہ کرتے ہیں۔ان کے نزدیک اس عالم کی تو ڑپھوڑ نہیں ہوگی ، نہ آسان ٹوٹے گا، نہ ستارے گریں گے ، نہ چا ندوسوری ب نور ہوں گے اور نہ لوگ قبور سے اُٹھیں گے ۔ نہ جنت میں جا کیں گے نہ دوز خ میں بیصرف عوامی تفہیم کے لئے مثالیں ہیں خارج میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

## براهمه كاانكار بعثت انبياء: ـ

براہمہ اہل ہند کے بیوتو نوں اور گدھوں کا ایک ٹولہ ہے جود ووجوہ کی بناء پر انبیاء

رام کی بعثت کا انکار کرتے ہیں۔

(۱) نبی کی بات عقل کے موافق ہوگی یا مخالف \_اگر عقل کے موافق ہے تو نبی کی عاجت نہیں۔اگر مخالف ہے تو اس کی معرفت ممکن نہیں تو نبی کی کیا حاجت ہوئی۔ عاجت ہیں۔ا

(۲) انبیاء کرام بہائم کے ذن کا حکم دیتے ہیں حالانکہ ان کا کوئی جرم ہیں۔اس طرح بلاجرم ذرج كرنافتيج بالبذاانبياء كرام كى بعثت جائز نبيس

روانض کے اصول اربعہ:۔

(۱) توحير (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت

ابوطاہر کمی فرماتے ہیں ایمان کے ارکان سات ہیں (۱) اللہ (۲) ملا تکہ (۳) رسل (٤) فرشتے (۵) يوم آخرت (٢) قدر (٧) جنت اور دوزخ پرايمان جوادله قطعیہ سے ثابت ہیں۔

#### ايمان بالله:

ایمان بالله اس کے ضروری ہے کہ وہ کا تنات کے ذرہ ذرہ کا خالق اور مالک ہے۔اس کی ذات وصفات وافعال کا جاننا اور ماننا ضروری ہے تا کہاس کے احکامات کو مانتا آسان ہوجائے کا تنات کا ذرہ ذرہ اس کے احسان کے نیچے دباہوا ہے ال عظیم ذات کا سب ہے پہلے تنکیم کرنا بنیا دی عقیدہ ہے اور اللہ کا سب سے بروا شكريه بي مناه ولى الله قرمات بي كه توحيد كے ساتھ بنده كے اندر صفت اخبات لینی بارگاہ خداوندی میں نیاز مندی اور انکساری پیدا ہوتی ہے جوسعادت حاصل

کرنے والے اخلاق میں سب سے بردی صفت ہے۔ توحید کی وجہ سے انسان کواں کی طرف توجہ تام حاصل ہوتی ہے۔ اور عمدہ طریقے سے اللہ کے ساتھ وصل کی نفس کے اندر استعداد پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح تمام نیکیوں میں توحید بمزلہ دل کے ہے اندر استعداد پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح تمام نیکیوں میں توحید بمزلہ دل کے ہے ہورے جم کی اصلاح وفساد کا دارومداردل ہے۔

## ايمان بالملاتكه:-

ملائکہ پرایمان اس کے ضروری ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہماری خدمت کے ان کے درخت ان کی وجہ سے صادر ہوتی ان کے درخت ان کی وجہ سے صادر ہوتی ہے۔ ان کے درخت ان کی وجہ سے صادر ہوتی ہے۔ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَالْمُدَبِّراَتِ اَمْراً (النازعات/۵) ترجمہ: پھرکام بنانے والے کی تھم ہے فالْمُدَبِّراَتِ اَمْراً (الذاریات/۲) ترجمہ: پھربا ننے والیال تھم ہے ملائکہ کی مختلف قسمیں ہیں۔ حضرت جریکٹ انبیاء کرام کی طرف وحی لاتے ہیں جس کی وجہ سے ارواح اور قلوب کو زندگی ملتی ہے۔ میکا ٹیکٹ بارش پرمقرر ہے جس کی وجہ سے زمین ، نباتات اور حیوانات کو زندگی ملتی ہے۔ حضرت اسرافیل مور پھوٹکیں گے جس کی وجہ سے لوگوں کو بعد الوفات از سرنو حیات ملے گی۔ کوئی پہاڑوں پرمقرر ہے۔ کوئی رہم کے اندر نطفے سے کھل انسان بنانے پر مامور ہے۔ بعض انسانوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔ بعض انسانوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔ بعض انسانوں قبر کے اندر سوال وجواب پر مامور ہیں۔ کوئی ارواح قبض کرتے ہیں۔ بعض قبر کے اندر سوال وجواب پر مامور ہیں۔ کوئی دوزخ کی آگ سلگانے اور عذاب پر مقرر ہیں۔ بعض جنت کی تقیر میں مصروف ہیں۔ الحاصل اللہ کا ایک عظیم اور کرم لگر

ے۔ار شاد باری تعالی ہے۔

یخافون رَبَهُمُ مِنُ فَوقِهِمُ وَیَفَعَلُونَ مَا یُوْمَرُونَ (الحل/۵۰)

رجہ:۔ڈرر کھتے ہیں اپنے رب کا اور کرتے ہیں جو کم پاتے ہیں۔
مختلف آیات اور بہت ی احادیث سے ان کے مختلف کام معلوم ہوتے ہیں۔ اور
عبادت میں بھی مصروف ہیں۔کثیر تعداد میں آیات اور احادیث سے ان کا وجود اور
ذمہ داریاں معلوم ہوتی ہیں اب ان کے وجود کا انکار کرنایا ان کوخیر کی قوت کہنا ان قطعی
نصوص کا انکار ہے جو کفر ہے۔

انبياءكرام برايمان:

انبیاء کرام خال اور مخلوق کے مابین ایک مقد س اور سیح واسطہ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کا تعلق خالق کے ساتھ پیدا ہوتا ہے ۔ لوگول کو بتلا تے ہیں کہ اللہ تعالی کس بات سے خوش ہوتے ہیں ۔ یہ ایس با تیس ہیں جن کا عقل ادراک نہیں کر سکتی ۔ بند ہے تو اپنی عقل کی وجہ سے ایک دوسر سے کی خوشی اور نارائسگی معلوم نہیں کر سکتے کہ کون کس بات سے خوش ہوتا ہے کس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ اللہ کے بار ہے ہیں تو بالکل ناممکن ہے ۔ یور پ اورام ریکہ اس وقت دنیاوی اسب کے لیاظ سے موج وج ہیں ۔ راحت ، مرتی ، چین اور عیاشی کا پوراسامان موجود ہیں ہے ۔ راحت ، مرتی ، چین اور عیاشی کا پوراسامان موجود ہے کہنی سے چیزیں خود مفقو وہیں ۔ جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ نبی کو اور اس کی تعلیمات کو نبیس مانتے ۔ ورنہ عقل اور شیکنالوجی ان کی عروج پر ہے ۔ اس کے مقابلے ہیں جو کوئیس مانتے ۔ ورنہ عقل اور شیکنالوجی ان کی عروج پر ہے ۔ اس کے مقابلے ہیں جو کو ایس بات کی دائری چین ، سکون ، عرز ت

اور راحت والی ہے۔ محبت ، لذت ، برکت ، عزت ، اطمینان کا دور دورہ ہوتا ہے۔اللہ نے لوگوں کوجس خیر کے پہنچانے کا ارادہ کیا ہے وہ نبی کے ماننے میں ہے۔

## بعثت رسول کی مثال:۔

شاہ ولی اللہ قرماتے ہیں: اللہ کی شان نبوت کے معالمے ہیں اس آ قاجیسی ہے جس کے غلام بیار پڑے ہوں۔ آقائے کی مخصوص بندے (حکیم) کو تھم دے کہ ان غلاموں کو دوا بلا و خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں۔ اگر حکیم ان کو دوائی بلانے میں تنی کرے تو حق بجانب ہے۔ گر لطف کا نقاضا یہ ہے کہ پہلے دوا کے بارے میں ان کا ذہن بنائے ۔ ان کو ان کی بیاری کے بارے میں سمجھائے ۔ اور بتلائے کہ بید دوا بڑی مفید ہو جا نی کی ان کے ماری عادت کام کرے جس کی وجہ سے غلام مطمئن ہو جا کیں کہ دوہ تو تمام غلام اس دوا کو جو اکمیں کہ دوہ تجا ہے۔ اور پھر وہ کڑوی دوا میٹھی کرکے بلائے تو تمام غلام اس دوا کو موجہ ان کے ساتھ استعمال کریں گے۔ یورپ ، امریکہ اور کفری مراب کی میں جو ایورپ ، امریکہ اور کفری مراب کی میں ہو جا کھی کہ دوا کو استعمال نہیں کے دوہ اس حکیم (نی تالیقیہ) کی دوا کو استعمال نہیں کرتے۔

## انبياء برايمان كاطريقه: ـ

ان تمام انبیاء ورسل پر ہاراایمان ہے جن کا ذکر اللہ نے قرآن مجید میں کیا ہے یا جن کا ذکر اللہ نے قرآن مجید میں کیا ہے یا جن کا ذکر نہیں کیا۔ ان کے اساء اور عدد صرف اللہ کومعلوم ہے۔ ہاراایمان تمام انبیاء ورسل پر ہے کیونکہ ان کی تعداد کے بارے میں کوئی نص نہیں ہے۔ ارشاد باری ہے

وَرُسُلاً قَد قَصَصْناً هُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبُلُ وَرُسُلاً لَـمُ تَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ (النساء/١٣)

رجہ:۔اور بھیجا یے رسول کہ جن کے احوال ہم نے سنائے بچھ کواس سے میلے اور ایسے رسول جن کے احوال ہیں سنائے بچھ کو۔

ہاراایمان ہے کہ انہوں نے بلنے میں کسی تیم کی کسرنہیں جھوڑی۔اور خوب کھول کھول کو کہ نہیں جھوڑی۔اور خوب کھول کھول کر تبلیغی امور کا بیان کیا ہے۔حضور قالیہ پر ایمان کا مطلب سے ہے کہ آپ بلیسے کی اجمالی اور تفصیلی باتوں کی ہم تصدیق کرتے ہیں۔

## كتابون برايمان:

الله کی طرف سے بھیجی ہوئی کتب کے اندر دین واسلام لینی عقا کد واعمال کا ذکر ہوتا ہے ۔اللہ کی رضا اور ناراضگی کی تفصیلات موجود ہوتی ہیں ۔ جن کی تشریح نبی میں الله کی رضا اور ناراضگی کی تفصیلات موجود ہوتی ہیں اور شفاء بھیاضروری علیت اللہ کی تشریح ہوئی کتا ہے ۔اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی تجات دہندہ ہدایات اس کتاب میں یقینی طور پر ہے ۔اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی نجات دہندہ ہدایات اس کتاب میں یقینی طور پر موجود ہوتی ہیں۔ان کوکوئی ندمانے تو نجات کاراستہ بندہ وجائے گا۔

# تقدیر برایمان:\_

الله تعالى نے پورى دنیا كوائى تدبير ليمنى تقدير كاپابند كرديا ہے ورنه پورى دنیا كب كى ايك دوسر كوزير وزير كرچكى ہوتى \_انسان كولگام ديدى كہيں خدائى كا دعوىٰ نه كر بينے \_ حضرت على فرماتے ہيں 'عَرفُ تُ اللّٰه عَنفَ مُنفِ الْعَزَائِمِ " ميں نے اللّٰه كو اللّٰه عَنف اللّٰه

اپ ارادوں کی ناکامی کی وجہ سے پہچانا ہے۔ تقدیر کا فائدہ یہ ہے کہ دنیا میں رونما ہونے والے ناخوشگوار حالات وواقعات، اور حادثات سے آدمی مطمئن رہتا ہے۔
لِکُیلاَ تَأْسَوُا عَلَیٰ ماَ فاَتَکُمْ (الحدید/۲۳)
ترجمہ:۔تاکہ تم نم نہ کھایا کرواس پرجوہاتھ نہ آیا۔

#### آخرت پرایمان: ـ

آخرت پرایمان اسلیے ضروری ہے کہ آدی جزاکی خاطر نیک عمل کرتا ہے اور مزاکی وجہ سے یُر عمل سے بچتا ہے۔ یُر ہے اور نیک عمل کی جزاکے لئے آخرت ہزاکی وجہ سے یُر عمل سے بچتا ہے۔ یُر ہے اور نیک عمل کی جزائے گئے آخرت ہے۔ آدمی اینے نیک اعمال پر مطمئن رہتا ہے کہ سعی رائیگان نہیں۔ جزائے عمل اس لئے ضروری ہے کہ ہم عمل کا ردعمل ہوتا ہے۔ اگرا چھے اور یُر عمل کا ردعمل ، اثر اور متجہ سامنے نہ آئے تو آخر عمل کہاں چلاگیا عقل کو جواب نہیں ملتا۔

سوال: \_ دنیا میں ثواب وعذاب کیوں نہیں ملتا؟

جواب: \_دنیادارالعمل ہےدارالجزا نہیں۔ اگر دنیا میں جزاومزا کا سلسلہ شروع ہوجائے تو امتحان ختم ہوجائے گا۔دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو جزاوسزادینا چاہتے ہیں اس کے لئے یہ دنیا تاکافی ہے۔ بلکہ ایک جنتی کے اجرکے لئے ناکافی ہے اللہ کے کئے وعدوں کو دیکھا جائے تو صرف ایک انسان کے ذکر کے جزائے کئے دنیا تاکافی ہے۔ ایک سجان اللہ کی وجہ سے ایک ایساسایہ دار درخت جنت میں گتا ہے کہ پانچے سوسال تک تیز رفتار گھوڑے اس کے سائے کے یتجے دوڑے تو ختم نہ لگتا ہے کہ پانچے سوسال تک تیز رفتار گھوڑے اس کے سائے کے یتجے دوڑے تو ختم نہ لگتا ہے کہ پانچے سوسال تک تیز رفتار گھوڑے اس کے سائے کے یتجے دوڑے تو ختم نہ

### عقيده نمبر ۱۵: \_

قوله: وَنُسَمِّى اَهُلَ قِبُلَتِنا مُسُلِمِيُنَ مُؤْمِنِيُنَ ماَ اَمُوا بِماَ جَاءَ بِهُ النَّبِيُّ مُعُتَرِفِيُنَ وَلَـهُ بِكُلِّ ماَ قالَهُ وَاخْبَرَ جَاءَ بِهِ النَّبِيُ وَلِلَهُ مُعُتَرِفِيُنَ وَلَـهُ بِكُلِّ ماَ قالَهُ وَاخْبَرَ مُصَدِّقِيُنَ -

ترجمہ:۔اورجم اپنے اہل قبلہ کا نام مسلمان اورمؤمن رکھتے ہیں جب تک وہ حضور علیات کی لائی ہوئی باتوں کا اعتراف کرتے رہیں گے ۔اور آپنات کی تصدیق کرتے ہیں۔ آپنات کی تصدیق کرتے ہیں۔

شرح: \_حضور الله کی ارشاد ہے جو ہماری نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے ۔ اس کو وہ چیز فائدہ دے گی جو ہمارے لئے مفید ہے اور وہی چیز ضرر دے گی جو ہمارے لئے مفید ہے اور وہی چیز ضرر دے گی جو ہمیں ضرر دیتی ہے۔ اس عقیدہ میں اشارہ ہے کہ ایمان اور اسلام ایک چیز ہے اور جب تک مسلمان کسی گناہ کو حلال نہ سمجھے اسلام سے گناہ کے ارتکاب کے ساتھ نہیں نکلتا۔

اهل قبلتا سے مراد مدی اسلام اور وہ خص ہے جوقبلہ کی طرف منہ کرتا ہو ( یعنی نمازی ہو ) اگر چہ گنہگار اور اہل ہوئی سے ہو۔ ہاں اگر حضور علیہ کے لائی ہوئی کسی بات کی تکذیب کرے تو کا فر ہوگا۔ شریعت کی جو بات جس حیثیت سے ثابت ہو اس حیثیت کا انکار کفر ہوگا۔ مثلاً کوئی بات فرض ہوئی واجب ہوئی سنت ، مثلاً ایک آدمی ظہر کی نماز کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تو کا فر ہے۔ دوسرا مسواک کے سنت ہونے آدمی ظہر کی نماز کی فرضیت کا انکار کرتا ہے تو کا فر ہے۔ دوسرا مسواک کے سنت ہونے

کانکارکر نے کافر ہے۔ یا شریعت کی کسی چھوٹی یا بڑی بات کا نداق اڑا تا ہے تو کافر ہے۔ مثلاً ڈاڑھی یا مسواک کا نداق اڑائے یا ذبان سے کوئی کلمہ کفرنکا لے یا کوئی ایس ہے۔ مثلاً ڈاڑھی یا مسواک کا نداق اڑائے یا ذبان سے کوئی کلمہ کفرنکا لے یا کوئی ایسافعل کر سے جو صفور بات کہ جس سے حضور مثلاً بیت کے سامنے جدہ کر ہے ، یا قر اُن مجید کی قصر اُسے میں کہ مت ہو۔ مثلاً بت کے سامنے جدہ کر ہے ، یا قر اُن مجید کی قصر اُسے کے مامنے جدہ کر ہے ، یا قر اُن مجید کی قصر اُسے کے مامنے جدہ کر ہے ، یا قر اُن مجید کی قصر اُسے کے مامنے جدہ کر ہے ، یا قر اُن مجید کی قصر اُسے کے مامنے جدہ کر ہے ۔

## عقيده نمبر۵۵:

قوله: وَلاَ نَحُوضُ فِي اللهِ وَلاَ نُمارَى فِي دِيْنِ اللهِ -ترجمہ: اور ہم الله کی ذات میں خوروخوش نہیں کرتے اور اللہ کے دین میں جھڑانہیں کرتے۔

شرح: ۔ اس عقیدہ میں متعلمین کے باطل کلام کارد ہے۔ اللہ کی ذات میں غور وخوض منع ہے کیونکہ وہ ایسا غیب ہے جس کا پانامخلوق کے بس سے باہر ہے۔ ہمارا غور وفکرایک تخمینہ اور اندازہ ہوگا۔ بغیر دلیل کے گفتگونع ہے۔ ارشاد ہے۔

إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَما تَهُوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدُ جا تَهُمُ مِنُ رَبِّهِمُ الْهُدى (الجُمُ/٢٣)

ترجمہ: مصن اٹکل پر چلتے ہیں اور جوجیون کی امنگ ہے اور پیٹی ہے ان کو ان کے رہے سے راہ کی سوجھ۔

امام ابوحنیفہ قرماتے ہیں کسی کومناسب نہیں کہ اللہ کی ذات کے بارے میں کوئی

کلام کرے۔ بلکہ اس کے بارے میں وہی بات کے جواس نے خود اپنے بارے میں کی ہے۔ شری نصوص میں اس کی ذات وصفات کے بارے میں جو حدود ہیں اس کی ذات وصفات کے بارے میں جو حدود ہیں اس سے تجاوز نہ کرے۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ فرماتے ہیں میں جس پراپی صفات اور اساء کی پابندی لازم کردیتا ہے تو اس پر ادب کو لازم قرار دیتا ہوں ۔ اور جس کے مانے اپنی ذات کی حقیقت کھول دیتا ہوں تو اس کو ہلاک کردیتا ہوں۔ اب آپ کی مرض کہ ہلاک ہونا چاہتے ہو یا باادب بنتا چاہتے ہو۔ اللہ نے جب پہاڑ کواپنی ذات کی مظمت کے سامنے تھم رنہ سکا۔ شبلی فراتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے بارے میں زیادہ لب کھائی ترک ادب ہے۔ وہ کیونکر فرائے ہیں کہ حق تعالیٰ کے بارے میں زیادہ لب کھائی ترک ادب ہے۔ وہ کیونکر فرائے ہیں کہ حق تعالیٰ کے بارے میں زیادہ لب کھائی ترک ادب ہے۔ وہ کیونکر فرائے ہیں کہ حق تعالیٰ کے بارے میں زیادہ لب کھائی ترک ادب ہے۔ وہ کیونکر فرائے جس کھی آ وے۔ شاعر کہتا ہے۔

فلفی کو بحث کے اندر خداملتانہیں ڈورکو سلجھار ہاہے پرسراملتانہیں

اللہ تعالیٰ کی بہت کی تحلوقات کا ابھی تک کسی نے سی اوراک نہیں کیا تو مخلوق کے فالق کا کیا ادراک کریں گئے ۔ ہرانسان کی عقل بہت محدوداور ناقص ہے۔ بلاتشبیہ مثال دی جاسکتی ہے کہ دومن کی بوری سنار کے کا نئے میں نہیں تکتی اس کا تکنا کمزور تراز واور سکیل کوسر ہے ہے تہ م کردے گا۔ بوری تکنا تو دور کی بات ہے۔

و لا نماری : \_اہل حق کے ساتھ دین کے بارے میں اُلھفا، شکوک وشبہات پیش کرنا، ان کودین کے بارے میں مشوش کرنا تلبیس ، فسادادر جھٹڑا ہے۔ شکوک ڈالنا آسان ہے مشکل نہیں ۔ پاگل ، بے دقوف اور بچہی میکام کرسکتا ہے۔ بیتخ یب ہے

تخریب کے لئے علمی قابلیت کی ضرورت نہیں ۔ شکوک کا جواب اور تغیری کام مشکل ہے۔اس کئے اہل حق کوشکوک وشبہات کے ذریعے مشکل میں ڈالنا فساد ہے۔شکوک ڈالنے کا مقصد باطل کی دعوت ہوتی ہے۔ دین کے بارے میں اس طرح کا جھڑ ہے مسلمان کوزیب نہیں دیتے ۔مسلمان کامعنیٰ ہے منقاد اور تا بعدار فوج میں بحرتی ہونے کے بعد تمام فوجی قوانین کودل وجان سے مانتے ہیں فوجی قوانین میں کیڑے نہیں نکالتا۔ان کی قوانین کی کوئی بات عقل میں آئے یا نہ آئے بس سرسلیم نم ہے جو مزاج یار میں آئے۔اور کہتا ہے(orderisorder) علم توبس علم ہے۔ ليكن جب بات اسلام كي آتي ہے تو پھر فلنے تلاش كرتا ہے كہ مجھے تمجھاؤتب مانوں گا۔ فوج کے قوانین غلط بھی ہوسکتے ہیں خالی از حکمت بھی ہوسکتے ہیں لیکن پر بھی بلاجون وجراسليم كرتاب كيكن مذهب اسلام جوعلام اورخبير كى طرف عظمت بالغه کے تحت وجود میں آیا ہے جہاں تک اس کی ناقص عقل کی رسائی نہیں اس میں کیڑے۔ تكالبائ براطل غداب والے برے برے فلاسفر ،سائنسدان اور اعلی تعلیم یافتہ اینے اپنے ندا ہب کومن وعن قبول کرتے ہیں لیکن آج کا مادہ پرست اوراغیار و کفار ے متأثر مسلمان اسلام کے بارے میں طرح طرح کے شکوک کا شکار ہوکر دوسروں کو بھی شک کی بیاری میں مبتلا کردیتا ہے۔اسلام سے اور حق ندہب ہے۔کوئی بات نہ مجھے تو یوں کہدد ہے کہ اسلام حق اور سے ہے میری عقل کی رسائی اس کی تہہ تک نہیں ہوسکتی۔باطل نداہب کے بیروکاروں کی طرف دیکھیں کس طرح اینے اپنے نداہب یرکار بند ہیں۔

#### عقيده نمبر ۵۷: ـ

قوله: وَلاَ نُجا دِلُ فِي الْقُرُانِ وَنَشُهَدُ أَنَّهُ كَلامُ رَبِ الْعَلَمِينَ مَحَمَّداً عِلَيْهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْآمِينُ فَعَلَّمَهُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّداً عِلَيْهِ فَيْ الْمُرسَلِينَ مُحَمَّداً عِلَيْهِ وَهُ وَكَلامُ اللَّهِ تَعالَى لا يُساوِيهِ شَيءً مِن كَلامِ الْمُسَلِمِينَ وَلا نَقُولُ بِحَلَقِهِ وَلا نُخَالِفُ جَماعَة الْمُسَلِمِينَ.

ترجمہ: ۔۔اورہم قرآن میں جدال نہیں کرتے اورہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ
رب العلمین کا کلام ہے روح الامین (جرئیل ) اس کو لے کراتر ہے ہیں
پھرید کلام سید المرسلین کو سکھایا۔ اور وہ اللہ کا کلام ہے مخلوق کا کلام اللہ کے
کلام کے مساوی نہیں ہوسکتا۔ اور ہم اس قرآن کو مخلوق نہیں کہتے اور ہم
مسلمانوں کی جماعت کا خلاف نہیں کرتے۔

شرح: - ہم اہل باطل کی طرح قرآن مجید میں اختلاف برائے اختلاف نہیں کرتے۔ باطل والے اپنی کے روی اور اختلاف کی وجہ سے اہل حق کوحق سے بھسلاتے ہیں۔ ہم اس کورب العلمین کا کلام سجھتے ہیں کہ حضرت جرئیل اس کو لے کراترے۔ یا اس عقیدہ میں اشارہ ہے کہ ہم ان ثابت شدہ قر اُتوں میں اختلاف نہیں کرتے بلکہ اس کو پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ جامعہ عثمانیہ بیثاور کی مجد میں استاذ القراء حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب جری نماز میں ثابت شدہ وس قر اُتوں میں تلاوت فرماتے قاری عبدالغفور صاحب جری نماز میں ثابت شدہ وس قر اُتوں میں تلاوت فرماتے

ہں۔مثلًا (۱) نافع مدنی (۲) ابن کثیر کمی (۳) ابوعمر بھریؓ (۴) ابن عامر شایؓ (۵) عاصم کوتی (۲) حمزه کوتی (۷) کسائی کوتی (۸) ابوجعفرمه فی (۹) لیتقوب بصری (۱۰) ظف کوئی ۔ دس کے بعد جارامام جن کی قرأتیں شاذین وہ یہ ہیں (۱) ابن محیض کی قرائت (۲) یزیدی کی قرائت (۳) حسن بھری کی قرائت (۴) اعمش کی قرائت ان کا نماز ہونے میں اور قرآن ہونے میں اعتقاداً پڑھنا جائز نہیں۔ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہایک آ دمی کوایک آیت پڑھتے ہوئے سنا حالانکہ میں نے حضو طابعہ کو اس قرأت كے خلاف برجتے ہوئے سناتھا۔ میں نے اس شخص كو ہاتھ سے پكڑااور سیدھاحضور ملاق کے پاس لے گیا اور آ ہائیے کو بورا قصد سنایا ۔ تو میں نے حضور مالی کے چرہ انور برنا گواری دیکھی اور فرمایاتم دونوں کی قرائت سے ہے آپس میں اختلاف ندكروكيونكة مسے الكے لوگ آپس كے اختلاف كى وجہ سے ہلاك ہوگئے۔ حضرت عثمان فی نے اختلاف سے بیانے کے لئے لوگوں کو ایک قرائت پرجمع کیا ویسے ساتھ قر اُتوں میں تلادت جائز ہے۔

قرآن مجیداللہ کی ذات سے انکلا ہوا ہے کیف کلام ہے جس کو حضرت جرئیل کے کراتر ہے۔ آپ کوروح الا مین اس لئے کہتے ہیں کہ آپ وہی کے حامل ہیں اور آپ کی لائی ہوئی وہی سے مردہ دلوں کوزندگی ملتی ہے۔ ارشاد ہے۔

فَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْآبِینُ (الشعراء/۱۹۳)

ترجمہ:۔ لے کراتر اے اس کوفرشتہ معتبر۔

ارشادہے۔

إِنْهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيْمٍ فِى قُوَّةٍ عِنْدُ فِى الْعَرْشِ مَكِيْنِ الْعَرْشِ مَكِيْنِ الْعَرْشِ مَكِيْن الْعَرْشِ مَكِيْن الْعَاعِ فَمَّ أَمِيْنِ (تكوير/ 1 تا 1 ۲) للطاع فَمَّ أَمِينِ (تكوير/ 1 تا 1 ۲) ترجمہ: مقرریہ کہا ہے ایک بھیج ہوئے عزت والے كا قوت والاعرش كما لک كے پال درجہ پانے والاسب كاما تا ہوا وہال كامعتر ہے۔

فَعَلَّمَهُ سَيْدَ الْمُرْسَلِينَ: تَصْرَى جَ كَهُ مَعْرَت جَرِيُلِ نَ آبِ الله كُور آن كى تعليم دى ج-اس ميں قرامطه كے وہم كا بطلان بے كه قرآن صور اللہ كا الہامى تصور ہے۔

وَلاَ نَقُولُ بِحَلُقِهِ: اشارہ ہے کہ م جماعت المسلمین کی اس بات میں خالفت نہیں کرتے کہ قرآن غیر مخلوق ہے کونکہ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ کام اللہ حقیقت میں غیر مخلوق ہے۔ جماعت المسلمین کی مخالفت بدعت اور گراہی ہے۔ جماعت المسلمین کی مخالفت بدعت اور گراہی ہے۔ جرآن مجید کی مشابہ ہے ہم گراہ جمید کی طرح قرآن مجید گلوق نہیں کہتے۔

عقيره نمبر ۵۷:\_

قوله: وَلاَ نُكَفِّرُ أَحَداً مِنْ أَهُلِ الْقِبُلَةِ بِذَنْبِ ما لَمُ يَسْتَحِلَّهُ ترجمہ: اور ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے تکفیر ہیں کرتے جب تک وہ اس گناہ کو حلال نہ سمجھے۔

ترن: - اہل قبلہ ایک اصطلاح ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ضروریات

دین کا افکار نہیں کرتے ۔ ضروریات دین سے مراد وہ دین اور شرکی امورییں جن کا فیرے شوت قطعی اور یقینی ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر خاص وعام کواس کا بقینی ہونا بھی معلوم ہو۔ مثلاً نماز، روزہ، جج ، زکوۃ وغیرہ کی فرضیت اور قطعیت کا ہر خاص وعام کوالم معلوم ہو۔ مثلاً نماز، روزہ، جج ، زکوۃ وغیرہ کی فرضیت اور قطعیت کا ہر خاص وعام کوالم ہے۔ ایسے ضروریات دین کا افکار نہیں کرتے وہ اہل قبلہ کہلاتے ہیں۔ افکار کی دوصور تیں ہیں (۱) ان کی حیثیت لین فرض کے اہماعی مفہوم کا فرضیت کا افکار تو نہیں کرتے لیکن کسی فرض کے اہماعی مفہوم کا افکار کردے۔ مثلاً کوئی ہے کہ نماز کا افکار نہیں کرتا لیکن صلوۃ کامعنی ہے دعا۔ دعا ما نگار کردے۔ مثلاً کوئی ہے کہ نماز کا افکار نہیں کرتا لیکن صلوۃ کامعنی ہے دعا۔ دعا ما نگ لوبس نماز ادا ہوگئی۔

ہراہل قبلہ کی گناہ کی وجہ سے جب تک حضوط کے گئذیب لازم نہوتی ہوگافر
نہیں بنآ۔ اس عقیدہ میں خوارج کے عقیدہ کی تروید ہے جو کہتے ہیں کہ گناہ کے
ارتکاب سے آدمی کا فربن جاتا ہے۔ اہل النة والجماعة کی گناہ کی وجہ سے مسلمان کو
کافرنہیں کہتے جب تک قلبا اور اعتقادا کی گناہ کو حلال نہ جانے ۔ مثلاً کی گناہ کے
بارے میں اعتقادر کھے کہ ترام نہیں کی گناہ کو عملاً حلال جانے سے کافرنہیں بنآ۔
بارے میں اعتقادر کھے کہ ترام نہیں کی گناہ کو عملاً حلال جانے سے کافرنہیں بنآ۔
کافر اہل النة والجماعة کے نزویک گناہ کے ارتکاب سے تقدین قبلی ختم نہیں ہوتی
کافر اہل النة والجماعة کے نزویک گناہ کے ارتکاب سے تقدین قبلی ختم نہیں ہوتی
کی عاری وجہ سے گناہ کرتا ہے مثلاً بیٹیوں کوزندہ در گورکرنا۔ بھی سستی کی وجہ سے گناہ
کرتا ہے مثلاً نماز نہ پڑھے۔ ایسے گنا ہیگاروں کو بھی خوف ہوتا ہے اور اللہ سے معانی

ک امید بھی رکھتے ہیں۔ عقیدہ نمبر ۵:۸:

قولہ: وَلاَ نَقُولُ لاَ يَضِرُّ مَعَ الْإِيُمانِ ذَنْبُ لِمَنُ عَمِلَهُ۔ ترجمہ: اور ہم نہیں کہتے کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ معزبیں اس فخص کے لئے جوگناہ کرتا ہے۔

شرح: -گزشته عقیدہ میں اس بات کا ذکرتھا کہ گناہ کے ارتکاب کے ساتھ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔اس کا پیمطلب نہیں کہ گنا ہوں پر گناہ کرتا چلا جائے کہ ایمان ہے تو نکا نہیں لیکن ہر گناہ ایمان کونقصان بہنچا تا ہے۔ایمان کی دوسمیں ہیں ننس ایمان اور کامل ایمان مرکب ہے تقیدیق اور اعمال صالحہ۔ جبکنس ایمان صرف تقیدیق کا نام ہے۔گناہ کرنے سے کامل ایمان جومرکب ہے ال کے ایک جزاعمال صالحہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگرانسان سلسل گناہ کرتا چلاجائے تو مکن ہے کہ ایک وقت آئے اور تفس ایمان اس کا متأثر ہوجائے۔ گناہ کمل طور پراس کول پراس طرح جھاجا ئیں کہ تصدیق کوختم کردیں۔ایک آیت ہے معلوم ہوتا ہے کرگناہ سے ایمان وتصدیق کونقصان پہنچتا ہے۔ارشاد باری ہے۔ • بُلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتُ بِهِ خَطِيْئَتُهُ فَأَلَٰئِكَ أَصْحِبُ النَّارِ هُمُ فِيُهاَ خُلِارُقَ (البَقَرة/٨١) ترجمہ:۔جس نے کمایا گناہ اور گھیرلیا اس کواس کے گناہ نے سووہی ہیں

دوزخ کے رہنے والے وہ اس میں ہمیشہ دہیں گے۔

گناہ جب ہر جانب سے ایسے غلبہ کرلیں کہ نیکی کا اثر بالکل باقی نہ رہے ۔ یہ صورت صرف کا فرپر صادق آتی ہے کیونکہ مؤمن کی کوئی نیکی بھی نہ ہوتو ایمان خودا یک نیکی بھی نہ ہوتو ایمان خودا یک نیکی ہے ۔ اور اس کا اثر وخول جنت ہے ۔ لیکن آ بت سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ برائیاں ایمان کونقصان پہنچاتی ہیں ۔ ایمان کا نقصان سے ہے کہ ایمان کی وجہ سے جنت میں ابتداء واخل ہونے کی کا داخلہ طے ہو چکا تھا لیکن گناہوں کی وجہ سے جنت میں ابتداء واخل ہونے کی بجائے اب ٹانیا داخل ہوگا۔ لیمی گناہ کا بدلہ دوز خ میں چھرکر جنت میں جائے گا۔ اس عقیدہ میں دراصل مرجمہ بررد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گناہ ایمان کے ساتھ معزمیں جیے کفرکی حالت میں کوئی طاعت مفیز ہیں۔

## عقیدهنمبر۹۵:\_

مٹر ح: ۔ مسلمانوں کوچا ہے کہ خود بھی پیعقیدہ رکھیں اور دوسرے مسلمانوں کے ہارے میں بھی بہی عقیدہ رکھیں ۔ خود بھی اللہ سے ڈریں اور لوگوں کو بھی اللہ سے ہارے میں جود بھی اللہ سے ڈریں اور لوگوں کو بھی اللہ سے ڈرائیں ۔خود بھی معافی کی امیدر کھیں ڈرائیں ۔خود بھی معافی کی امیدر کھیں اور دوسروں کے لئے بھی معافی کی امیدر کھیں اور دوسروں کے لئے بھی معافی کی امیدر کھیں اور ایک دوسرے کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگیں ۔ ارشاد ہے۔

أولَٰ فِكَ الَّذِيْنَ يَدُعُونَ يَبُتَغُون إلىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ اَيُّهُمُ اَقُرَبُ وَيَرُجُونَ رَحُمَتُهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحُذُوراً (الاسراء/۵۵)

ترجمہ:۔وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے رب تک وسیلہ کہ کون سابندہ بہت نزدیک ہے اور امیدر کھتے ہیں اس کی مہر یائی کی اور ڈرتے ہیں اس کے عذاب سے بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے

فَلاَ تَخْشُوهُمُ وَاخْشُونِي (البقرة/١٥٠)

ترجمہ:۔(لینی ان کے اعتراضات سے)مت ڈرواور مجھ سے ڈرو۔

الل خوف كى الله فى مارشاد ب

إِنَّ الَّذِيْنَ هُمُ مِنُ خَسُيَةِ رَبِّهِمُ مُسْفِقُونَ (الْمُومنون/٥٥) ترجمه: البته جولوگ این رب کے خوف سے اندیش رکھتے ہیں۔

حفرت عائش خصوطلف سے بوچھا

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُونَ ما اَتَوا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةُ '(المؤمنون/٢٠)

ترجمہ:۔اور جولوگ کہ دیتے ہیں جو پھھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈررہے ہیں اس لئے کہ ان کواپنے رب کی طرف لوٹ کرجانا ہے۔

میدہ اوگ ہیں جوزنا کرتے ہیں اورشراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔حضور ملی اے فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی! یہ وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور صدقہ دیتا ہے پھر ڈرتا ہے کہ کہیں ایبا نہ ہو کہ بیرا عمال شرف قبولیت حاصل نہ کرسکیں ۔حضرت حسن فر ماتے ہیں عبادات اور طاعات میں خوب کوشش کرو اورڈروکہ کہیں میاعمال تمہارے لئے وبال نہ بن جائیں۔مؤمن احسان اورخثیت کو جمع كرتا ہے اور منافق برائى اور امن كو معنى يد ب كه مؤمن فيكى كر كے بھى ۋرتا ب اور منافق گناہ کر کے بھی بے خوف رہتا ہے۔ای طرح اللہ تعالی سے تواب وجزا کی امیدر کھنے کے لئے وہ نیک اعمال کرنے ہوں گے جواللہ کی امیدور حت کو تھنج کر لائیں \_ بغیر نیک اعمال کے اللہ کی رحمت کا امید وار بالکل ایبا ہے جو بغیر شادی کے اولاد کی امیدر کھتا ہے، بغیر جے اُگائے فصل کی امیدر کھے۔ایسے آدمی کولوگ بے وقوف کہتے ہیں کسی چیز کے امید وار کے لئے مندرجہ ذیل امور کا التزام ضروری ہے (۱) جس چیز کی امید ہے اس سے محبت ہو(۲) اس کے فوت ہونے کا خوف ہو(m) حتیٰ الامکان اس کے حصول کی کوشش ہو۔ورنہ پھرصرف ایک آرزواور تمناہوگی۔امیدنہوگی۔

ہاں مشرک کے لئے نہ دعائے مغفرت کرنی جا ہیے اور نہ اس کی مغفرت کی امید رکھنی جا ہے۔اس لئے کہ شرک سے مغفرت کی نفی ہوئی ہے إِنَّ اللَّهَ لاَ يَغْفِرُانَ يُشَرَكَ بِهِ وَيَغُفِرُ ماَدُونَ ذَالِكَ لِمَنَ يَمْسَاءُ (النساء/١١)

بَشَاءُ (النساء/١١)

رَجِم: \_ بِثَك اللَّمْ بِينَ بِحَثَّا اللَّهِ وَاللَّا اللَّهُ عِلْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عِلْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عِلْ اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى الللَّهُ عَلَى الللللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَا عَلَى الْعَلَى الْعُلِي الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَ

مقوط عذاب کے اسپاب:۔

(۱) توبیک وجہ سے عذاب ساقط ہوجاتا ہے۔ ارشاد ہے اِلّا مَنُ تَابَ (مریم/۱۲۰) ترجمہ: گرجس نے توبیک ۔ اِلّا الَّذِیْنَ تَابُوا (البقرة/۲۰) ترجمہ: گرجنہوں نے توبیک ۔ (۲) الاستغفار: ارشاد ہے

وَماَ كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمُ وَهُمْ يَسَنَغُفِرُونَ (الانفال/٣٣) ترجمہ:۔اوراللہ ہرگز نہ عذاب کرے گا اُن پر جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے۔

استغفار کا ذکر بھی افرادی ہوتا ہے بھی توبہ کے ساتھ مقرون ہوتا ہے۔جب مرف استغفار کا ذکر ہوتو توبہ اس میں داخل ہوتی ہے۔ای طرح جب صرف توبہ کا فرائر ہوتو استغفار بھی اس میں داخل ہوتا ہے۔ گویا دونوں ایک دوسرے کوستازم ہیں اجب دونوں ایک دوسرے کوستازم ہیں مجب دونوں ایک ماتھ ذکر ہوتے ہیں تو استغفار کا معنی گزشتہ شرسے بچنے کی طلب ہوتی ہے۔ یعنی موتی ہے اور تو بہ کا معنی ہے دجوع اور آئندہ شرسے بچنے کی طلب ہوتی ہے۔ یعنی معتمل میں برے اعمال سے کیسے بچا جائے یہ خوف اس کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔

(۳) حنات: ایک نیکی کا جردس نیکیال ہے اور برائی کا صرف ایک بدلہ ہے ارشاد ہے

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذُهِبُنَ السَّيِّئَاتِ (هود/١١٧) ترجمه: \_البنة تيكيال دوركرتي بين برائيول كو\_ حضور الله کارشاد ہے کہ برائی کے بیچھے نیکی لگاؤ تا کہ برائی کومٹادے۔ (۷) د نیاوی مصائب: \_حضور ایک کا ارشاد ہے کہ مؤمن کو د نیا میں جب کوئی تکلیف عم مرن بہنچے یا کا ٹائیے جائے تواس کے ساتھ گناہ معاف ہوجاتے ہیں مصائب في نفسها كنابول كاكفاره بين ان يرصبركيا جائة وبنده كواجرملتا باورب صری سے گناہ ملتا ہے۔مصیبت اللہ کافعل ہے سی بندے کافعل نہیں۔مصیبت کا آنا الله کی طرف سے بندہ کے گناہ کی جزاہ اور گناہ اس کے ساتھ معاف ہوجاتا ہے۔ بندہ کو گناہ این فعل کی وجہ سے ملتا ہے سی مصیبت پر صبر اور بے صبری بندہ کا فعل ہے، (۵) عذاب قبر: اس سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں مؤمن کا عذاب تظہیر کا ہوتا ہے۔توعذاب سے آہتہ آہتہ گناہوں سے یاک ہوتا چلاجا تا ہے۔ یااس کے

لئے عذاب قبر کفارہ ہے کہ حماب کتاب سے پہلے ایک تکلیف اور مصیبت ہے۔

قبرآ خرت کی بہلی منزل ہے۔جنت اور دوزخ کے دافلے سے قبل تمام ہولنا کیال

(٢) زنده مؤمنین کا مردول کے لئے دعا واستغفار۔

گناہوں کے لیے کفارہ بنتی ہیں۔

(2) ايصال ثواب اور بعد الموت مديد يعنى صدقه جاربيده غيره

(۸) تیامت کے دن کی ہولنا کیاں اور سختیاں۔

(۹) مؤمنین جب بل صراط عبور کریں گے تو جنت اور دوزخ کے مابین ایک بُل پرروک دیئے جائیں گے ۔ایک دوسرے کے لئے قصاص لیا جائےگا۔ باک صاف پرروک دیئے جاتیں واخلہ کی اجازت مل جائےگا۔

(۱۰) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے بہت سارے مسلمان گنا ہگاروں کومعافی ملے گی-

(۱۱) بغیرتوباور بغیرسفارش کالادمخش اپ فضل سے جن گنا ہگاروں کو چاہیں معاف کردیں گے۔ بیارتم الراحمین کاعفوو درگزر ہے۔ ارشاد ہے۔
وَیَغُفِرُ ما دُونَ ذَالِكَ لِمَنْ یَشَآءُ (النساء ۱۹۸۸)
ترجمہ:۔ اور بخشا ہے اس سے نیچ کے گناہ جس کے چاہے۔
ارشاد ہے۔ لاَ تَقُنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّهِ (الزمر ۱۳۵)
ترجمہ:۔ آس مت تو رُواللہ کی مہر بانی ہے۔
ال طرح اس کی رحمت اس کے خضب پر سبقت کر گئی ہے۔
ال طرح اس کی رحمت اس کے خضب پر سبقت کر گئی ہے۔
عقیدہ نم بر ۱۰ کئی۔

قوله: وَالْاَمْنُ وَالْإِيَاسُ يَنْقُلانِ عَنْ مِلَّةِ الْإِسُلامِ وَسَبِيُلُ الْحَقِّ بَيْنَهُمَا لِاَهْلِ الْقِبْلَةِ۔

ترجمہ:۔اورامن (بےخوفی) اورایاس (ناامیدی) وونوں ملت اسلام ہے خارج کرنے والے ہیں۔اوراہل قبلہ کاحق راستہ دونوں کے مابین ہے۔ شرح: \_ بخوفی اور ناامیدی دونوں اسلامی طریقے نہیں ہیں۔اللہ تعالی سے نامیدی کفر ہے۔ ارشاد باری ہے۔

إِنَّهُ لاَ عِنْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَا فِرُوْنَ (يُوسِفُ/ ٨٨) بے شک ناامینہیں ہوتے اللہ کے فیض سے مگروہی لوگ جو کا فرین انبياء كرام مامون بين ليكن امنين (بخوف) وه بهي نبيل بلكه سب لوگون ے زیادہ اللہ تعالیٰ ہے انبیاء کرام خاکف رہتے ہیں۔ کیونکہ بید حضرات اللہ تعالیٰ کی صفات جلالیہ کوسب سے زیادہ جانتے ہیں۔اوران کا مامون اور پر امن ہوتا ان کی انتہائی بلندشان اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی کرم کی وجہ سے ہے۔حضرت حسن بھری ؓ انتائی خوف کی وجہ سے بہت روتے تھے دیکھنے والے بچھتے کہ ٹاید جہنم کے لئے صرف حسن بعری بی بیدا ہوئے ہیں۔جب آب سے اس انتہائی خوف کی وجہ یوچھی گئ تو فرمایا کدالی ذات کے ساتھ واسطہ ہے جو کسی کی پرداہ بیس کرتا۔ نزدیکال را بیش بود حیرانی ۔ای طرح اللہ کی رحمت سے ناامیدی کفر ہے۔جب آ دمی نیک عمل کرے تو تواب کی امیدر کھے اور جب گناہ کے بعد توبہ کرے تو مغفرت کی امید رکھے۔ گناہوں میں غرق اور بے عمل انسان کی امید غرور، دھوکہ اور جھوٹی تمنا ہے۔ ابوعلی الروز باری فرماتے ہیں خوف اور امید پرندہ کے دو پروں کی طرح ہیں جب دونوں پر صحیح اور برابر ہوں تو اُڑان صحیح اور آسان ہوگی اگر ایک پر کے اندر نقصان ہوتو اُڑان كاندرنقصان موكاادرا كردونول يرنه مول تويرنده موت كے كھائ أتر جائے كا۔الله نے خوف اورامیدر کھنے والوں کی تعریف کی ہے اَتُنْ هُوَ قَانِتُ النَآءَ اللَّيْلِ ساَجِداً وَقَائِماً يَحُذُرُ الْأَخِرَةَ وَيَرُجُورَ حُمَةَ رَبِّهِ (الزمر/٩)

رجمہ:۔ بھلاایک جو بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں مجدہ کرتا ہوا اور کھڑا ہوا نے رب کی مہربانی اور کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا اور امیدر کھتا ہے اپنے رب کی مہربانی کی۔

تَتَج اَفَىٰ جُنُوبُهُم عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمُ خَوْفاً وَطَمَعاً (السجده/۱۱)

ترجمہ:۔جدارہتی ہیںان کی کروٹیس اینے سونے کی جگہ پکارتے ہیں اپنے رب کوڈرے اور لاچ ہے۔

امیدخون کوستازم ہا گرخوف نہ ہوتو بےخوف بن جائے گا۔اورخوف امیدکو مستازم ہا گرامید نہ ہوتو ناامید بن جائے گا۔آپ جس کو بھی ڈرائیں وہ آپ سے بھا گے گا لیکن اگر اللہ آپ کو ڈرائیں تو آپ اس کی طرف بھا گیس کے۔اللہ جتنا بندول کو ڈراتا ہے استے ہی بندے اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ابھی حال ہی بندول کو ڈراتا ہے استے ہی بندے اس کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ابھی حال ہی میں صوبہ سرحد پاکستان میں رات کے وقت ذلزلہ آنے کی افواہ بھیل گئی۔لوگ بہت زیادہ گھرائے ہوئے تھے۔انہائی سردی اور بارش کے باوجود گھروں سے نکلے ہوئے سے لیکن اس کے ساتھ اللہ کی طرف بہت زیادہ وعا اور نماز کے ساتھ متوجہ تھے سب روروکر اللہ سے ما تگ رہے تھے۔انہائی ڈر کے ساتھ اللہ سے انہائی امید بھی تھی کہ اے اللہ تو ہی ہمیں بچائے گا۔

الله تعالى كي صفات بهي دونتم كي بين ،رحمت والى اورغضب والى مرحمت والى مفات كا تقاضا بكراس سے اميدركھى جائے اور غضب والى صفات كا تقاضا سے اس سے ڈراجائے۔ بعض کا کہنا ہے کہ مرض کی حالت میں امید خوف پر غالب ہونی عابياورصحت كى حالت مين خوف اميد برغالب مونى جابي بعض فرمات بين كر صرف محبت کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرنے والا زندیق ہے اور صرف خوف کی وجہ سے عبادت کرنے والاحروری ہے۔ صرف امید کی وجہ سے عبادت کرنے والام جد سے بے جو خوف ،امید اور محبت کی وجہ سے عبادت کرتا ہے وہ موحد مومن ہے عبادت کی حقیقت بھی یہی ہےوہ انتہائی تعظیم جس میں امید ،خوف اور محبت شامل ہو ورنہ عام طور برغیراللہ کی بھی تعظیم کی جاتی ہے۔حضرت عمر قرماتے ہیں اگر قیامت کے دن اعلان ہوجائے کہ سب لوگ جنت میں جائیں گے صرف ایک فخص جہنم میں جائے گاتو جھے اللہ کا اتنا ڈر ہے کہ شایدوہ جہنمی عمر ہو۔ اور اگر اعلان ہوجائے کہ سب اوگ جہنم میں جائیں گے صرف ایک فخص جنت میں جائے گا تو مجھے اللہ کی ذات اور رحت سے اتن امید ہے کہ وہ جنتی عمر ہو۔ اس لئے کہتے ہیں الائمان بین الخوف وَالرَّجاءِ "ايمان توخوف اوراميد كورميان ب-جيما كهاس عقيده من ذكر موا کے حق راستہ خوف اورامید کے درمیان ہے۔

عقیدهنمبرا۲:\_

قوله: وَلاَ يَخُرُجُ الْعَبُدُ مِنَ الْإِيْمانِ إِلَّا بِجُحُودِ ما أَدُخَلَهُ فَهُ

رجہ: اور بندہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا مگراس چیز کے انکار کے ساتھ جس نے بندہ کوا بمان میں داخل کیا تھا۔

شرح: ۔ اس عقیدہ میں خوارج اور معتزلہ کا رو ہے۔خوارج کے نزدیک گناہ
کے ساتھ آدمی ایمان سے نکل جاتا ہے اور معتزلہ کے نزدیک ایمان سے نکل جاتا ہے
لین کفر میں داخل نہیں ہوتا۔ ایمان اور کفر کے مابین واسطہ ثابت کرتے ہیں حالا نکہ
ایمان اور کفر میں واسط نہیں ۔ آدمی یا کا فر ہوگا یا مسلمان ۔ ایسانہیں ہوسکتا کہ ندکا فر ہوا
اور نہ مسلمان ۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنِ يَكُفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيُدُونَ اَنَّ يُفَرِّقُوا بَيُنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُولِّمِنُ بِبَعْضِ وَنَكُفُرُ بِبَعْضٍ وَيَرِيُدُونَ اَنَ يَتَّخِذُوا بَيُنَ ذَالِكَ سَبِيُلا (النساء/١٥٠)

ترجمہ:۔جولوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ مم مانتے کور قالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں۔اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کواور جائے ہیں کہ ذکالیں جم میں ایک ہیں ہیں ایک راو۔
بیں بعضوں کواور نہیں مانتے بعضوں کواور جا ہتے ہیں کہ نکالیں جم میں ایک راہ۔

علامہ شبیراحمہ عثمانی اس آیت کی تفییر میں فرماتے ہیں 'اور مطلب بیہ کہ اسلام اور کفیٹ کا فر اور کفیٹ کا فر اور کفیٹ کا فر اور کفیٹ کا فر ایس ایک نیا فد ہب اینے لئے نکالیں ایسے ہی لوگ اصل اور کفیٹ کا فر ہیں 'اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام اور کفر کے مابین کوئی واسطہ اور منزلہ ہیں ہے۔ بین 'اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام اور کفر کے مابین کوئی واسطہ اور منزلہ ہیں ہے۔ نتیجہ کے اعتبار سے خوارج اور معتزلہ کا مسلک ایک ہے کیونکہ دونوں کے نزدیک گناہ

كارجنم من جائے گا۔

معتزلہ کہتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ بالا تفاق فاس ہے نہ مؤمن ہے نہ کافر اور نہ
منافق اس کا جواب ہے کہ بیدواسطہ ہے ایمان اور کفر کے درمیاں واسطہ کا بطلان
آیت سے ظاہر ہوگیا۔معتزلہ کی دوسری دلیل ہیہ ہے کہ مرتکب کبیرہ جاب بالا تفاق
فاس ہے، فاسق کا مؤمن کے ساتھ تقابل ہے ارشاد ہے۔

أَفَمَنُ كَأَنَ مُؤْمِناً كَمَنُ كَأَنَ فَأَسِقًا (السجده/١٨)

ترجمہ: \_ بھلاایک جو ہے ایمان پر برابر ہے اس کے جونا فرمان ہے۔

جواب میہ ہے کہ آیت میں فاس سے مراد کا فر ہے کیونکہ کفر بروافس ہے آیت میں فاس سے فرد کامل یعنی کا فرمراد ہے۔معتزلہ احادیث سے بھی استدلال کرتے إلى - (١) لاَيَزُنِي الزَّانِيُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (٢) لاَ إِيْمانَ لِمَنُ لاَ أَمانَةَ لَه '-جواب مدے کہالی احادیث میں اصل معنی مراد ہیں ہوتا بلکہ بخت دھمکی ہوتی ہے۔ عرف عام ہے کہ لوگ سخت شم کی دھمکیاں دیتے ہیں اور پھراس کی حقیقت برعمل نہیں كرتے \_اس طرح معاصى سے رو كنے ميں مبالغہ بھى ہوتا ہے \_اگراليى آيات اور احادیث سے ظاہری کفرواَلامعنیٰ مرادلیا جائے تو دیگران قطعی نصوص کے ساتھ کلراؤ آئے گاجن سے تفرمعلوم ہیں ہوتا۔آ سے اللہ نے حضرت ابوذر سے جبکہ انہوں نے سوال میں زیادتی اور مبالغہ کیا تو فرمایا اگر چہ زنا کرنے اگر چہ چوری کرے۔حضور فرمايا وَإِن زَنْي وَإِن سَرَق يواس وقت آبِ الله في الوذر سعرمايا مال ارشاد

بري تعالى ہے۔

وَإِنْ طَآ نِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا (الحجرات/٩) ترجمه: اوراگردوفریق مسلمانوں کے آپس میں از پڑیں۔ اس آیت میں قل وقال والوں پرمؤمن کا اطلاق ہواہے حالانکہ قل گناہ کبیرہ

-د

## عقيده نمبر۲۲: ـ

قوله: وَالْإِيْمانُ هُوَالْاِقُرَارُ بِاللّسَانِ وَالتَّصْدِيْقُ بِالْجَنانِ وَ الرَّمَدِ الرَّالِ اللّمَانِ الله المُحَدِيقُ بِالْجَنانِ وَ الْمَحَدِيقُ اللّمَانِ الللّمَانِ الللّمَانِ اللّمَانِ اللّمَانِي اللّمَانِ اللّمَانِ اللّمَانِي اللّمَانِ الللللّمَانِ الللّمَانِ الللّمَانِ الللللّمَانِي الللّمَانِي الللللللمُ الللّمَانِي اللللللمُ اللّمَانِي الللللمُ اللّمَانِي الللللمُ اللّمُلْمُ اللّمَانِي اللللللمُ الللمُ اللللمُ اللّمَالِمُ اللللمُ اللللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ المُلْمَانِ اللللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ الللمُ اللمُ الللمُ المُلْمُ الللمُ اللمُ الللمُ اللمُ الللمُ الللمُ اللمُلْمُ الللمُ اللمُ الللمُ اللمُلْمُ الللمُ الللمُ المُلْمُ المُلْمُ الللمُ الللمُ اللمُلْمُ الللمُ المُلْمُ اللمُلْمُ اللمُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ المُلْمُ الللمُلْمُ المُلْمُ اللمُلْمُ الللمُلْمُ المُلْمُ اللمُلْمُ الللمُلْمُ المُلْمُ اللمُلْمُ المُلْمُ المُ

### (۲)جمهور مخفقتین: به

ایمان صرف تقدیق قلبی کا نام ہے۔لیکن تقدیق قلبی ایک باطنی امرہ۔ایے مخص براسلامی احکام کے اجراء کے لئے کوئی ظاہری علامت ضروری ہے جس سے

پنة چلے کہ واقعی دل کے اندر تقدیق موجود ہے بیطامت زبانی اقرار ہے۔تقدیق قلی کے ساتھ اگر زبانی اقرار نہ کرے تو عنداللہ مؤمن ہے اور لوگوں کے نزدیک مؤمن نہیں۔

#### (۳) کرامیز:

ایمان صرف اقرار باللمان ہے۔دلیل ان کی بیہے کہ اہل لغت تقدیق باللمان کو ایمان مجھتے ہیں ۔ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ عہد رسالت میں جب کوئی کلمہ شہادت یدھ لیتا تو بی اللہ اور صحابہ کرام اس سے دلی تقدیق کے بارے مل بیل یو چھتے تھے صرف اس کے زبانی اقرار پراس کومؤمن مجھتے تھے۔ان کے دلائل کا جواب سے کہ ایمان تقدیق قلبی کا نام ہے یعنی قلبی تعل ہے زبانی اقرار کا نام ہیں · اس لئے زبانی اقر ارکرنے والوں سے ایمان کی فی ٹابت ہے۔ ارشاد ہے۔ وَمِنَ النَّاس مَن يَقُولُ امْناً بِاللَّهِ وَبِالْيُوم الْأَخِر وَما هُمُ بِمُؤْمِنِينِ (البقره /٨) ترجمہ:۔اورلوگوں میں کھھا ہے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پ اوردن قیامت براوروه هر گزمومن مبیل-وَقَالَتِ الْاَعْرَابُ الْمَنَّاقُلُ لَمْ تُؤْمِنُوا (الْجِرات/١٢) ترجمه: كت بي كنواركه بم ايمان لائة كهم مم ايمان بيس لائے-ایمان کامحل قلب ہارشاد باری ہے۔ أوليك كتب فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيْمانَ (الحشر /٢٢)

رجمہ: ان کے دلول میں اللہ نے لکھدیا ہے ایمان۔ وَقَلْبُهُ مُطُمَثِنُ بِالْإِیْمانِ (الْحُل/۱۰۱) رجمہ: اوراس کا دل برقرار ہے ایمان پر۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِي قُلُوبِكُمُ (الحجرات/١٠) رَجم: ـ اوراجى بين كفساايان تهار \_ دلول مير \_

کرامیکی دوسری دلیل کا جواب بہ ہے کہ حضور علیہ نے زبانی اقرار والوں پر مرف ان کے ظاہری ایمان کا حکم لگایا ہے جس سے دنیا میں سلامتی حاصل ہوتی ہے حقیقی ایمان کا حکم نہیں لگایا۔

## (۴) جمهور محدثين اور معتز له وخوارج: \_

ان کے زد یک ایمان تقد بی قبی ، زبانی اقر اراور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔ فرق یہ ہے کہ معتز لہ اور خوارج اعمال کو ایمان کا جز حقیقی سمجھتے ہیں جس کے ترک سے بندہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔ باقی حضرات کے نزدیک اعمال کامل ایمان کا جز ہیں جس کے ترک سے کامل مومن ندر ہے گائنس ایمان پر اثر نہیں پڑتا جیے ناقس اندان ہوتا ہے۔ باقی مائنس ایمان پر اثر نہیں پڑتا جیے ناقس اندان ہوتا ہے۔

# (۵)قدرىي:\_

ان کنزدیک ایمان صرف معرفت کا نام ہاس ندہب کے غلط ہونے پرعلاء کا تفاق ہے۔ اہل کماب حضور علیقے کی نبوت کو اپنے بیٹوں کی طرح جانے تھے لیکن پر بھی کا فریتھے کیونکہ ان میں تقید بی نہیں تھی۔ عقبیدہ نمبر ۱۳:۔

قوله: وَجَمِيعُ ما صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ بَلَكُمْ فِي الشَّرِعِ وَالنَّهِ اللَّهِ بَلَكُمْ فِي الشَّرِعِ وَالنَيانَ كُلُّهُ حَقَّ-

ترجمہ:۔ اور جو کچھ شرع اور بیان میں رسول الله الله علیہ سے ثابت ہے وہ سب حق ہے۔

شرح: -اس عقیده میں جمیہ ،معطلہ ،معتزلہ اور رافضیہ کارد ہے۔ بیاوگ کہتے میں کہ خبر کی دونتمیں میں (۱) خبر متواتر (۲) خبر داحد۔متواتر خبراً گرچہ سنداور ثبوت کے لحاظ سے قطعی ہے لیکن دلالت کے اعتبار سے غیر قطعی ہے۔ کیونکہ فقطی دلالت یقین کا فائدہ نہیں دیتی ہیں وجہ ہے کہ جوآیات اللہ کی صفات پروال ہیں اُن میں عیوب نکالتے ہیں ۔اورخبر واحدان کے نزدیک مفیدعلم نہیں ۔اور کہتے ہیں کہ خبر واحد کی سنداورمتن ہے استدلال اور ججت بکڑنا صحیح نہیں۔اس طرح ان لوگوں نے اللہ کی معرفت کے رائے این دلول پر بند کردئے ۔اس کے اساء اور افعال سے ب خبرر ہے اس لئے کہ بیرسب کچھ حضور تالیہ کے واسطے سے ملائھا۔اورلوگوں کو وہمی اور خیالی قضایا کے حوالہ کردیا۔اوراپنے ان وہمی اور خیالی قضایا اور مقدمات کو عقلی لحاظ ے بینی براہیں سمجھتے ہیں۔ حالا تکہ حقیقت میں بیا یک دھوکہ ہے۔ عجیب بات ہے کہ ان لوگوں نے وحی کی نصوص کی طرف پیش قدمی کی اور پھر نصوص کونصوص کی وجہ سے

چوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے ان کے دل ہدایت سے خالی ہو گئے ۔ ان کو فطرت سلیمہ وہوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے ان کو فطرت سلیمہ والے مؤید محمع عقلی قضایا اور نصوص نبویہ میں کامیا بی حاصل نہ ہو تکی ۔ اگر بیلوگ وی کامیا بی موافق محمع عقلی قضایا میں بھی ان کے نصوص کو اصل حاکم بناتے تو فطرت سلیمہ کے ساتھ موافق محمح عقلی قضایا میں بھی ان کو کامیا بی ہوتی ۔

اں طرح ہر گمراہ فرقہ نے نصوص کواپی بدعات اور اختر اعات پرپیش کیا ہے جن نص کوایئے تین اپنی اختر اعی باتوں کے موافق سمجھا اس کو محکم سمجھ کر قبول کیا اور جس كو خالف يايا اس كومتشابه مجھ كرچھوڑ ديا \_ اور اپنے اس ترك كانام تفويض ركھ دیا۔ان کے مقابلے میں اہل السنة والجماعة صریح نص سے اعراض نہیں کرتے اور نہ کی معقول کے ذریعہ نص کا مقابلہ کرتے ہیں اور نہ کسی کے قول کے ذریعہ نص کے ماتھ معارضہ کرتے ہیں۔امام بخاری فرماتے ہیں میں نے محمیدی سے ستاہے کہ ہم الم ثافق کے پاس تھا یک آدمی آیا اور امام شافعی سے ایک مسئلہ بوچھا۔آپ نے جواب دیا کہاس کے بارے میں حضور علیہ کا یہ فیصلہ ہے اس آ دی نے کہا کہ آپ المسكلمك بارے ميں كيا فرماتے ہيں ۔امام شافعیؓ نے فرمايا سجان الله! كيا آپ مجھے کی گرجامیں دیکھ رہے ہویا یہودیوں کے کسی عبادت خانے میں ،یامیرے ملے مل تہمیں زنارنظر آتا ہے۔ میں آپ سے کہدر ہا ہوں کہ حضو بعلی کا یہ فیصلہ ہے اورآپ پوچور ہے ہیں کہآ یک کیارائے ہے۔اللہ تعالی کاارشاد ہے۔ وُسِاكَانَ لِمُؤْمِنِ وَلاَ مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ آمُراً أَنُ يَكُوُنَ لَهُمُ الْحِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (الاحزاب/٣٦)

ترجہ:۔۔اور کام نہیں کی ایماندار مرد کا اور نہ ایماندار عورت کا جبکہ مقرر
کرد ہے اللہ اور اس کارسول کوئی کام کہ ان کور ہے اختیارا ہے کام کا۔
جمہور کے نزدیک خبر واحد کو جب امت کی طرف سے تلقی بالقبول مامل بوجائے تو وہ مفید علم بیتی بن جاتی ہے۔ اور بیمتواتر کی ایک قتم ہے اسلاف کااس میں کوئی نزاع نہیں۔حضور الیہ فی ای طرف سے ایک ایک بیغام بر بھیجا کرتے تھے۔ ای طرح اپنے خطوط ایک ایک فرد کے ہاتھ بھیجواتے تھے۔ کسی مرسل الیہ نے یہیں کہا کہ فرد کے ہاتھ بھیجواتے تھے۔ کسی مرسل الیہ نے یہیں کہا کہ فرد کے ہاتھ بھیجواتے تھے۔ کسی مرسل الیہ نے یہیں کہا کہ فرد کے ہاتھ بھیجواتے ہے۔ کسی مرسل الیہ نے یہیں کہا کہ فرد کے ہاتھ بھیجواتے ہے۔ کسی مرسل الیہ نے یہیں کہا

هُ وَالَّذِى اَرُسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ (التوبس) عَلَى الدُیْنَ کُلُه

ترجمہ:۔ای نے بھیجاا پے رسول کو ہدایت اور سیادین دے کرتا کہاں کو غلبہ دے ہردین بر۔

اللہ تعالیٰ نے تمام جبوں اور بیانات کو امت کے لئے محفوظ کردیا ہے اس کئے رسول پرجھوٹ ہو لئے والوں کو اللہ نے زندگی میں اور بعد الموت رسوا کیا ہے۔ اور اس کی حالت لوگوں کے سامنے آشکارا کردی۔ سفیان بن عیدیڈ قرماتے ہیں کہ حدیث میں جھوٹ ہو لئے والوں میں سے کسی کی اللہ نے پردہ پوشی نہیں کی عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے حدیث کے بارے میں سحری کے وقت جھوٹ با عمواتوں میں موتے ہی لوگوں نے کہدیا کہ فلاں جموٹا ہے۔ خبر واحد میں اگر چے صدق اور کذب کا احتمال ہوتا ہے لیکن وہ لوگ جن کا اوڑھنا بچھونا صرف حدیث کا شغل ہے وہ معلوم

ر لیتے ہیں کہ کون می حدیث سے ہے اور کون میں حدیث تقیم ہے۔ یہ برس مجیب بات ہے کہ حضور علیہ ہے۔ یہ برس مجیب بات ہے کہ حضور علیہ کے جام اور تقریرات کو محفوظ کرنے کے لئے ہے کہ حضور علیہ بیائے لا کھافراد کے احوال اساءالر جال کی کتب میں محفوظ کر لئے ہیں۔ لوگوں نے پانچ لا کھافراد کے احوال اساءالر جال کی کتب میں محفوظ کر لئے ہیں۔

بن المشرع والبیان: - سنت کی دوشمیں ہیں: شرع ابتدائی ابتداء ایک ایک مشروع ہو - دوسری قسم شرع بیانی ہے کتاب اللہ کے اندر جو با تیں اللہ نے شردع کردی ہیں ان کا بیان - حضور علیہ نے قرآن مجید کی بہت ی با تیں امت کے ماضے بیان کی ہیں ارشاد ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمُ (الْحَل/١٣٣) ترجمه: اوراً تاری ہم نے جھ پر بیہ یا دواشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جواتری آن کے واسطے سامنے وہ چیز جواتری آن کے واسطے لہذا دونوں قتم کی سنتیں حق اور واجب الا تباع ہیں۔

## عقیده نمبر ۱۲:\_

قوله: وَالْإِيُمانُ وَاحِدٌ وَاهُلُهُ فِي اَصُلِهِ سَوَآءٌ وَالتَّفاضُلُ بَيْنَهُمُ بِالْخَشْيَةِ وَالتَّقيٰ وَمُحَالِفَةِ الْهُوىٰ وَمُلاَزَمَةَ الْاَوُلَىٰ بَيْنَهُمُ بِالْخَشْيَةِ وَالتَّقیٰ وَمُحَالِفَةِ الْهُویٰ وَمُلاَزَمَةَ الْاَوُلیٰ بَیْنَ اللهٔ مِی وَمُلاَزَمَةَ الْاَوُلیٰ ایمان اصل ایمان میں برابر بیں -اور ترجمہ: -اورایمان واحد ہے اورائل ایمان اصل ایمان میں برابر بیں -اور خشیت، تقویٰ ،خواہشات کی مخالفت اوراولی کولازم پکرنے کی وجہے ان کے مابین تفاوت ہے۔

شرح: \_مؤمن به کی تقدیق لینی اس کودل وجان سے ماننا، اس میں سبابل ِ ایمان برابر ہیں جے نفس ایمان بھی کہتے ہیں۔اس میں سب مسلمان برابر ہی ۔ جیسے ہرا نسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے جس میں سب انسان برابر ہیں۔ایک دوسرے پر فضیات دیگرعوارض کی وجہ سے ہے۔ای طرح نفس ایمان میں سب مؤمن شریک ہیں لیکن تقویٰ ،اخلاص اور عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر نضیلت ہے۔ یہ باعث فضیلت چیزیں اصل ایمان کے اندر داخل نہیں ہیں محققین کے نزدیک ایمان قوت اورضعف کوقبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام مسلمانوں کا ایمان اورتقىدىق انبياءكرام كے تقىدىق اورا يمان جىيانېيى -جوخشىت، تقوى،خوامشات نفسانی کی خلاف ورزی اورعزیمت پرجیسے اہم امورجس درجہ میں انبیاء کرام میں موجود ہیں وہ کسی غیرنی میں نہیں۔نفس تصدیق میں سب شریک ہیں کیکن بعض کی تقدیق قوی اور اثبت ہے۔ کیونکہ تقدیق بھی ایک قلبی فعل ہے۔ نبی کے قلب کی تقدیق غیرنی کے قلب کی تقدیق سے بہت افضل ہے۔مثلاً قوت بینائی اورضعف بینائی افس بینائی میں تو سب شریک ہیں لیکن بعض کی بینائی تیز اور قوی ہوتی ہے اور بعض کی کمزورہوتی ہے۔اس کی ایک اور مثال بھی ہے مختلف وولث کے بلب جب جل رہے ہوں جن میں زیرہ ولٹ کا بلب بھی ہو۔سب بلب نفس روشی میں شریک ہیں آپ کہد سکتے ہیں کہ بیسب بلب روشی دے رہے ہیں لیکن دیگر وولث کے بلب کی روشن زیرو وولٹ کے بلب کی روشن سے زیادہ ہوگی ۔جن نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گفتا اور بردھتا ہے اس کا مطلب سے ہے کہ نیک اعمال کی وجہ سے

ایمان کے ٹمرات اور اثر ات کی روشنی بردھتی ہے۔ نفس ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بردھتا ہے۔ عملی کی وجہ سے ایمان کی قوت کمزور ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے کمزور ایمان گنا ہوں بے بیں بچاسکتا۔ گنا ہوں سے بچنے کے لئے مضبوط اور تو کی ایمان کی ضرورت ہوتی

-۴

#### عقيده نمبر ۲۵: ـ

قول المُؤْمِنُونَ كُلُّهُمُ أَوْلِيَاءُ الرَّحُمْنِ وَأَكْرَمُهُمُ عِنْدَاللَّهِ أَطُوعُهُمُ وَأَكْرَمُهُمُ عِنْدَاللَّهِ أَطُوعُهُمُ وَأَتْبَعُهُمُ لِلْقُرُانِ۔

ترجمہ:۔اورمومنین سب اللہ کے ولی ہیں۔اوراللہ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ کے نزد کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا اور سب سے زیادہ پیروی کرنے والا ہے۔

شرح: - ولى وَلا يت بفتح الباءعداوت كى ضد ہے ـمؤمنين سب الله كولى بين الله كولى بيان كارے ولى بيان كارے ولى بيان كارے اللہ كارہ اللہ كارہ اللہ كارہ اللہ كارہ ست اورولى بن جاتا ہے۔

اَللْهُ وَلِیٌ الَّذِیْنَ امْنُوُ ا (البقرہ/۲۵۷) ترجمہ:۔اللّمددگارہےایمان دالوں کا۔

فَاصُ وَلا يَتَ بِعَضَ مُوَمِّيْنَ كُوحاصَلَ ہے ارشاد ہے اَلَا إِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لاَ خَوْتَ عَلَيْهِمُ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ (يِلْس/٦٢) ترجمہ: \_ یادر کھو جولوگ اللہ کے دوست بیں نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ مکین ہوں گے۔

اس آیت میں اس ولایت خاصہ کا ذکر ہے۔وہ حضرات جن کا ظاہر وباطن ہر ونت الله كي طاعت ميس مشغول رہتا ہے ان لوگوں كوعرف ميں اولياء الله كتے بن ان کادرجہ ومرتبہ عام لوگول سے برا ہوتا ہے۔ان کی نشانی یہ ہے کہ جب ان کی طرف دیکھا جائے تو اللہ یاد آجا تا ہے۔ میر حضرات اولاً خواص کے حلقہ میں شہرت اور مقبولیت حاصل کرتے ہیں چرعوام کی طرف ان کی عنداللہ والی مقبولیت سرایت كرجاتى ہے۔ولايت عداوت كى ضد ہے جبكه إيمان كى نظير ہے۔ايمان كى وجه سے آدمی الله کادوست بن جاتا ہے اور ایمان کی ضد عداوت اور کفر کی وجہ سے الله کادشن بن جاتا ہے۔ولایت عامہ میں تمام مسلمان شریک ہیں لیکن میر بھی مجھی کامل اور بھی ناتص ہوتی ہے۔کامل ولایت متقین کے لئے ہوتی ہوات موات فیرمتقین کے لئے ہوتی ہے۔ ناتص ولایت کے ساتھ عداوت جمع ہوسکتی ہے کیونکہ گناہ بھی كرتا - فاص ولى كے بارے من صديث بي أنى عاد لي ولياً فَقَدْ بارزني بالمحاربة "جومير ولى كماته وشمنى ركمتا بميرى طرف ساس كے لئے اعلان جنگ ہے۔

خاص ادلیاء کی دو تسمیں ہیں (۱) مقتصد ون (۲) مقریون ۔ مقتصد ون وہ لوگ ہیں جو اللہ کا تقرب فرائض اور دیگر قلب وجوارح کے اعمال ۔ کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔سابقین وہ ہیں جو فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے زربیہ بھی اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ حدیث ہے کہ بندہ مسلس نوافل کے ذربیہ بہراقرب حاصل کرتارہتا ہے یہاں تک کہ میرامجوب بن جاتا ہے۔ جس کے بعد میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آئھ بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آئھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیگئا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلا ہے، اگر جھے سے سوال کر بے تو اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر جھے سے سوال کر بے تو اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر جھے سے بناہ مائے تو بناہ دیتا ہوں۔

وَأَكُومُهُمْ عِنْدَالله أَطُوعُهُمْ وَأَتْبَعُهُمْ لِلْقُرَالِ - اكرم الله أَطُوعُهُمْ وَأَتْبَعُهُمْ لِلْقُرَالِ - اكرم القاحادراقي الرم المرادية -

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللَّهِ اَتَقَاکُمْ (الحجوات/۱۳) ترجمہ: یخفین عزت اللہ کے یہاں ای کوبوی جس کی ادب بوا۔

مؤمنین میں زیادہ اطاعت کرنے والا اور قرآن کا زیادہ پیروی کرنے والا اکرم ہے۔ حضورہ اللہ کا ارشاد ہے کسی عربی کو تجی پر فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی تجی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی کا لے کو کو لیا ہے پر فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی کا لے کو گورے پر فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی کا لے کو گورے پر فضیلت حاصل ہے گرتقو کی وجہ سے ۔ سب بنی آ دم ہیں اور آ دم ٹی سے پر ابھوا ہے۔ جب اصل معیار اور مدار تقو کی ہوا تو یہ جھڑ ااب فضول ہے کہ فقیر صابر (مار فقیر کسی کسی کو فضیلت کا تعلق اعمال ہے۔ فضیلت کا تعلق اعمال ہے۔ فضیلت کا تعلق اعمال ، احوال اور فقیل نہ فقیل نہ فضیلت کا تعلق اعمال ، احوال اور فقیل نہ فقیل کے ساتھ بلکہ فضیلت کا تعلق اعمال ، احوال اور فقائق کے ساتھ ہے نہ کہ فقر اور فقیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقر اور فیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقر اور فیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقر اور فیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقر اور کی ساتھ ہے نہ کہ فقیل کے ساتھ ہے نہ کہ کو ساتھ ہے نہ کہ کہ فقیل کے ساتھ ہے نہ کہ فقیل کے ساتھ ہے کہ کو ساتھ ہے کہ فقیل کے ساتھ ہے کہ کو ساتھ ہے کو ساتھ ہے کہ کو ساتھ ہے کہ کو ساتھ کے کہ کو ساتھ ہے کہ کو

غِنی کے ساتھ۔حضرت عرض ارشاد ہے فقر اور غِنی دوسواریاں ہیں جھے کوئی پرواہ ہیں غِنی کے ساتھ۔حضرت عرض ارشاد ہے فقر اور غِنی دونوں بندے کے لئے اللہ کی طرف سے جس پر بھی سوار ہوجاؤں فقر اور غِنی دونوں بندے کے لئے اللہ کی طرف سے من مائش ہیں۔ارشاد ہے۔

فَامَّاالْإِنْسَانُ إِذَا مَاابُتَلاَهُ رَبُّهُ فَاكْرَمَهُ وَنَعَمَهُ فَيَقُولُ رَبِّى اكْرَمَنِ (الفجر/١٥)

ترجمہ: سوآ دمی جوہے جب جانچ اس کورب اس کا پھراس کوعزت دے اوراس کو فعمت دے تو کیے میرے دب نے جھے کوعزت دی۔

ا گرفقیراور مالدارتقوی میں برابر ہیں تو درجہ میں بھی برابر ہوں گے۔دونوں میں جس کا تقویٰ زیادہ ہوگا وہ عنداللہ افضل ہوگا کیونکہ فقر اور غِنی نہیں تولے جا کیں گے بلكه صبراور شكر كاوزن كياجائے گافقير كالمتخان صبر ميں ہوتا ہےاورغني كاشكر ميں - فقير کوچاہے کہ صبر کرے اور غنی کوچاہیے کہ شکر کرے ہاں شکر کا امتحان کے مقابلے میں مشکل ہے اس کئے کہ مال اور مالداری میں ایک خاص فتم کا نشہ ہے جس میں آدمی مدہوش ہوکرشکر بھول جاتا ہے۔جس کی وجہ سے مالداری غفلت کا سبب بنتی ہے اور غفلت بذات خود ایک خطرناک بیاری ہے اس سے بناہ مانگی گئ ہے۔ حضور الله كاار شاد إلى الله الذي اعُودُبك مِنَ الْغَفْلَةِ وَالْقَسُوةِ السالله میں غفلت اور دل کی تختی سے تیری بناہ میں آتا ہوں۔ اکثر گنا ہوں کا سبب مال ہے فقر میں آ دمی بیدار ہوتا ہے اسلیے کے فقر آ دمی کوجھنجوڑ کرر کھدیتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایمان نصف مبر ہے اور نصف شکر پس مبراور شکر دونو ل ضروری ہیں۔

## عقيده نمبر٧٧:\_

شرح: \_ مذكوره عقا مُدادر خصلتين اصول دين بين \_ حديث جبرئيل مين ان كا ذكر برب أي الله المان كي بار على يوجها كياتو آ يالية في جواب دیا کہ آپ ایمان لا کیں اللہ یر، اس کے ملائکہ یر، اس کے رسولوں بر، اس کی کتابوں پر ادریم آخرت برادر بیر کو ایمان لائے ہراچھی اور بری تقدیر بر۔ ایمان تصدیق قلبی کانام ہے۔اس قلبی ایمان کے ساتھ زبانی اقرار، بدنی اعمال، طاعت کالزوم ضروری ے۔اور ساتھ جحو داورا نکار بھی نہ ہو۔اور نہ کوئی ایباعمل ہوجو تکذیب کی علامت سمجھا جاتا ہومثلاً زنار باندھنا، بت کے سامنے بحدہ کرنا۔ تقدیر کاذکر بھی حدیث جبرئیل میں نم ارشاد من المالي الم قُلُ لَنُ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَناَ (التوبة / ٥١) ترجمہ: او کہندے ہم کو ہرگزنہ مہنچ گا مگروہی جولکھ دیا ہے اللہ نے ہمارے

ترجمہ:۔اوراگر بنچ لوگوں کو پھے بھلائی تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگران کو بنچ کھ بُرائی تو کہیں یہ تیری طرف سے ہے کہہ دے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

خيراورشرالله كاطرف عامقرر ع حمد مالله كارشاو ب، خرسب تير باته مين بين اورشر تيري طرف بين يستى اسة الله تؤسية يحض شربيدانين كيا بكسهر علوق مراحمت ہاں محت کے اعترار سے دوفی ہے۔ اس محت کے كاعتبارة كا بيز من بهي شرهوتا بهدوه جزائي اوراضاني شرموتا به بكي اور عقل اور شرمطلق سے اللہ تعالیٰ یاک اور منزہ ہے۔ انفرادی طور پرصرف شرکی نسبت اللہ کی طرف منع ب\_ شربهي عموم كي من مين مرادليا جاسكتا ب\_مثلاً" الله خالق كل شع ' 'شر بھی ایک شی ہے' گل مین عندِ الله ِ ''ہر چیز الله کی طرف ہے۔ اس کے عموم میں شربھی داخل ہے۔ مجھی شرکے اپنے سبب کی طرف اضافت ہوتی ہے مثلاً" مِن شَرّ ما خَلَق "برچيزى بدى سے جواس نے بنائى ماخلق عام ب کوئی بھی چیز شرکا سبب بن سکتی ہے۔ بھی شرکا فاعل محذوف ہوتا ہے۔ ارشاد ہے۔ وَأَنَّا لَا نَدري أَشَرُّ أُريُدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ (الجن/١٠) ترجمہ: \_اوربیکہ ہم نہیں جانے کہ یُر اارادہ تھہرا ہے زمین کے رہے والول

النكهاس كے بعدرشدومدایت كی نبست الله كی طرف كی گئے۔ اَمُ اَرَادَ بِهِمُ رَبُّهُمُ رَشَداً (الجن / ۱۰) ترجہ: اِی اِی اِی کے تن میں ان کے رب نے داہ پر لانا۔

جو بچھ ہور ہا ہے وہ اس کی رحمت اور حکمت ہے۔ کلی اور عموی طور پر ہر بات میں خیر ہے کسی کے لئے اس کا شربن جانا اس عمومی خیر کے منافی نہیں۔ مثلاً بارش عموی طور پر رحمت ہے لئے اس کا شربن جانا اس عمومی خیر کے منافی نہیں۔ مثلاً بارش عموی طور پر رحمت ہے لئے باعث شربین جاتی ہے جیسے کوئی بھسل گیا ٹا نگ ٹوٹ گئی لئین اس ٹا نگ ٹوٹ پر اللہ جو اجر عطا فر ماتے ہیں وہ پھر رحمت ہے۔ جو چیز اللہ تعالی نے جس مقصد اور حکمت کے تحت بنائی ہے اگر وہ معلوم ہوجائے تو جو اہر واعراض میں کوئی شرنہیں۔

### شرکی حقیقت:\_

شاہ ولی اللہ قرماتے ہیں ہتر یہ ہیں کہ سبب جو جا ہے وہ صادر نہ ہو۔ مثلاً پائی نہ اللہ عنہ ہمری نہ کائے ۔ یا سبب جو جا ہے اس کی ضد پیدا ہو مثلاً صحت وشفاء کے لئے دوا کھائی لیکن بیاری ہو ھائی ، یہ بظاہر شراور شرکا اثر ہے۔ شریہ ہے کہ ایسی چیز پیدا ہو کہ اس کا غیراً فار کے اعتبار ہے اس سے زیادہ مصلحت والا ہو یا کوئی ایسی چیز پیدا نہ ہو کہ اس کا غیراً فار ونتائج اس جھے ہوں۔ شرکی نہ کورہ وضاحت پر غور کیا جائے تو میرے ہوجس کے آٹار ونتائج اس سے ہی نہیں بلکہ صرف خیر ہے۔ شاہ صاحب کی نظر سے سے ہی نہیں بلکہ صرف خیر ہے۔ شاہ صاحب کی تشری کے اعدر شریر ہے ہے ہی نہیں بلکہ صرف خیر ہے۔ شاہ صاحب کی تشریک مطابق جب شرکے اسباب مہیا ہوجاتے ہیں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں تارہ میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی میں تو اللہ اپنی قدرت ، رحمت اور میں میں تو اللہ اپنی تو اللہ اپنی تو اللہ اپنی تو اللہ اپنی تو کی میں تو اللہ اپنی قور کیا جا کہ میں تو اللہ اپنی تو کی تو کی تھور کیا جا کہ میں میں تو کی تو

لطف کی بناء پرقبض ،بسط ،احالہ اور الہام کے ذریعہ ان کو امر مطلوب تک پہنچادیے ہیں

قبض:۔

اسباب کی تا ثیراور صلاحیت کوسکیڑدینا۔ مثلاً ارادہ ، اختیار ، قدرت اور آلات آل کے باوجود کسی کوئل نہ کرسکنا۔

بسط:\_

چیزوں کی قوت، صلاحیت اور تا ثیرات میں خوب اضافہ کرنا۔ مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام کی تھوکر کے ساتھ زمین سے چشمہ کا پھوٹنا۔ اولیاء اللہ کی کرامات بسط کی مثال بن سکتی ہیں۔

احاليه:\_

چیزوں کی صلاحیتوں اورخواص میں تبدیلی پیدا کرنا ۔مثلاً حضرت ابراہیم کے لئے آگ ٹھنڈی ہوگئ تھی۔اولیاءاللہ کی کرامات میں اس کی مثالیں بہت ہیں۔

البام: ـ

ول میں خیر کی بات کا القاء ہونا ۔مثلاً خصر علیہ السلام کا کشتی میں سوراخ کرنا ،دیوارکوسیدھا کرنا اورلڑ کے کوئل کرنا اورا نبیاء کرام پر کتابوں کا نزول ۔

#### عقيده نمبر ٢٤: ـ

قوله: وَنَحُنُ مُوَّمِنُونَ بِذَالِكَ كُلَّهِ لاَ نُفَرَّقُ بَيْنَ أَحَدِ مِنَ رُسُلِهِ وَنُصَدِّقُهُمْ كُلَّهُمْ عَلَىٰ ما جَآوُّوا بِهِ - رُسُلِهِ وَنُصَدِّقُهُمْ كُلَّهُمْ عَلَىٰ ما جَآوُّوا بِهِ - رَجِم: اور بم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں ہم اس کے رسولوں میں سے کی کے درمیان تفریق نہیں کرتے ۔ اور ہم تمام نبیوں کی ان کے لائے ہوئے احکام میں تقدیق کرتے ہیں۔

شرح: ـ ذالک سے گزشته ان باتوں کی طرف اشارہ ہے جن پر ایمان لا تا مردری ہے ۔ لائفر ق کامعتی ہے ہے کہ ہم ایسانہیں کرتے کہ بعض انبیاءکو مانتے ہیں اور بعض کو نبیل بلکہ سب کو مانتے ہیں ۔ سب کی تقدیق کرتے ہیں ۔ بعض کو مانتا اور بعض کونہ مانتا تمام انبیاء کرام کا انکار ہے ۔ ایک کی تکذیب سب کی تکذیب ہے کیکن ایک کی تکذیب سب کی تکذیب ہے کیکن ایک کی تقدیق سب کی تقدیق ہیں ۔ ارشاد ہے۔ ایک کی تقدیق سب کی تقدیق ہیں ۔ ارشاد ہے۔

وَيَقُولُونَ نُوْمِنُ بِبَعْضِ وَنَكُفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيُدُونَ أَنُ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلاً أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقَّا (النَّمَاءُ ١٥٠) ترجمه: اوركة بي بم مانة بي بعضول كواور بي مانة بعضول كواور جائة يَلْ كَذَكُا لِهَ اللَّهُ مِنْ الكِراه اليه لوگ وبي بي اصل كافر -برنى دوبر من بي كي تأ تي وتقدين كرتا ب ارشاد ب -وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيْنَاقَ النَّبِيْنَ لَما التَيْتُكُمُ مِنْ كِتابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَ كُمُ رَسُولٌ مُصَدِّقَ لِما مَعَكُمُ لَتُؤْمِنُنَ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ (ال عمران/٨١)

ترجمہ:۔اور جب لیااللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کودیا کاب اور علم پھر آ وے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاد ہے تمہارے پاس والی کتاب کوتو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کروگے۔

جب انبیا ، کرام ایک دوسرے کی تأ ئیدوتقد این کرتے ہیں تو ہم کیے ان میں تفریق کریں گے۔ تمام انبیا ، کرام ایک سنہری زنجیر کی سنہری کڑیاں ہیں ایک کڑی نکل گئی یا ٹوٹ گئی تو پوری زنجیر بے فائدہ ہوجائے گی ۔ ہر نبی اپنے وقت میں دشد وہدایت کا بلند وبالا روش مینارتھا کی دور میں بھی ہدایت کی روشن کا انکار صحیح نہیں سب کا کام اللہ کی طرف بلانا تھا۔ گویا سب کا ایک بی کام تھا اس لیے ایک نبی کے انکار سے ان کی اہم ذمدداری دعوت و تبلغ کا انکار ہے۔ کی ایک نبی کے انکار سے ان کی اہم ذمدداری دعوت و تبلغ کا انکار ہے۔ کی ایک نبی کے انکار سے اس کی دعوت الی اللہ کا انکار لازم آتا ہے اور نبی کی دعوت الی اللہ کا انکار لازم آتا ہے اور نبی کی دعوت الی اللہ کا انکار کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدِ مِنْ دُسُلِه (البقرہ/۲۸۵)

ترجمہ:۔ ہم جدانہیں کرتے کی کواس کے پیغیروں سے۔

## عقیده نمبر ۲۸: ـ

قول الكَبَآئِرِ مِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ فِي النَّادِ لاَ يُحَمَّدُ وَاللَّهُ فِي النَّادِ لاَ يُحَلَّدُونَ إِذَا ماتُوا وَهُمُ مُؤَمِّدُونَ وَإِنْ لَمُ يَكُونُوا تَائِبِيْنَ بَعَدَانُ لَقُوااللَّهَ عَارِفِيْنَ وَهُمُ فِي مَشِيئَتِهِ وَحُكُمِهِ إِنْ شَاءً

غَفَرَلَهُمُ وَعَفا عَنُهُمُ بِفَضَلِهِ كَما ذَكَرَ عَزُّوجَلَّ فِي كِتابِهِ وَيَغْفِرُ مِأْدُونَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَآءُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ فِي النَّار بعَدَلِهِ ثُمَّ يُخُرِجُهُمُ مِنُهَا بِرَحُمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ مِنَ أَهُل طَاعَتِهِ ثُمَّ يَبُعَثُهُمُ إِلَى جَنَّتِهُ وَذَالِكَ بِأَنَّ اللَّهُ تَعالَىٰ مَوْلَىٰ أَهُلِ مَعُرِفَتِهِ وَلَمُ يَجُعُلُهُمْ فِي الدَّارَيُنِ كَأَهُلِ ؟ الَّذِيْنَ خَابُوا مِنُ هِدايَتِهِ وَلَـمُ يَنالُوا مِنُ ولاَيَتِهِ أَللُّهُمَّ ياوَلِيُّ الْإِسُلام وَأَهْلِهِ مَسَّكُناً بِالْإِسُلام حَتَّىٰ نَلْقاَكَ بهِ. ترجمہ:۔اور محمد اللہ کی امت میں سے اہل کیائر ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے جبکدان کی موت توحید کی حالت میں آئی ہو۔ اگر چدانہوں نے توبہ ند کی ہوبعدان کے کہوہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ عارف بالله ہوں ۔اور اہل کہائر اللہ کی مشیت اور اس کے حکم کے ماتحت ہیں اگرالله چاہے اینے نفل سے ان کی مغفرت کردے اور معاف کردے بيك كالشروجل في كتاب من ذكرفر مايا ب-ويَغُفِرُ ما دُونَ ذَالِكَ لِمَنُ يَسَمَاءُ اورا كرالله عِلى إلى الله عِلى الله عندل سے بفتر جنایت ان كو عذاب دے پھراین رحمت سے اور اہل طاعت کی شفاعت سے ان کوجہنم سے نکال دے پھران کو جنت میں بھیج دے۔ بیاس لئے کہ اللہ اپنی معرفت والول كامولى اوررفيق باوران اللمعرفت كوالثدتعالى دارين میں الل نکرت (غیرعارفین) کی طرح نہ کرے گاجواس کی ہدایت سے محروم بیں اور اس کی دوئی اور ولایت حاصل نہیں کی ۔اے اللہ اسلام اور اہل اسلام کے ولی (دوست) ہمیں اسلام پر برقر اررکھ یہاں تک کہ ہم اسلام کے ساتھ آپ سے ملاقات کریں۔

شرح: اسعقیده میں معتز لداورخوارج کارد ہے۔ ان کاعقیدہ ہے کہ مرتکب
کبیرہ اگر چہمؤ حد ہو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ لیکن اہل السنة والجماعة کاعقیدہ ہے کہ
مرتکب کبیرہ مخلد فی النارنہیں بلکہ اللّٰد کا قانون ہے کہ مشرک اور کافر کے علاوہ جس کو جائے معاف کردے ارشاد ہے

إِنَّ اللَّهَ لاَ يَغُفِرُ أَنْ يُشُركَ بِهِ وَيَغُفِرُما َدُونَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء/١١١)

ترجمہ: بے شک اللہ نہیں بخشا اس کو جو اس کا شریک کرے کسی کو ،اور بخشا ہے اس کے سواجس کو چاہے۔

اى طرح ارشاد ب- فَمَنُ يَعْمَلُ مِنْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ (الزلزال/2) ترجمه: يوجس في فرده بحر بعلائي وه وكي الت-

اگرمعتزلدکاعقیده مان لیاجائے تواس آیت کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ ایک طرف ایمان جیسی عظیم الثان نیکی اس کے ساتھ موجود اگر گناہ کبیرہ کیا ہے تو دوسری طرف ایمان جیسی عظیم الثان نیکی اس کے ساتھ موجود ہے۔ جب آدمی ذرہ برابر نیکی کا انجام اور صلہ پاسکتا ہے تو ایمان جیسی بردی نیکی کا انجام کیوں نہ پائے گا۔ بیتو ہمارا استدلال ہے جس سے خوارج بیجواب دے کیے انجام کیوں نہ پائے گا۔ بیتو ہمارا استدلال ہے جس سے خوارج بیجواب دے کیے ہیں کہ ہمارے نزدیک مرتکب کبیرہ غارج ازایمان ہے اور کا فرہے۔ اور معتزلہ جواب

میں پہ کہ سیتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ خارج از ایمان ہے لیکن کفر میں داخل نہیں اسلیے میں پہ کہ سیجے ہیں کہ مرتکب کبیرہ خالد فی النارہے۔اس لئے معتز لہ اورخوارج کو پھر یہ مرتکب کبیرہ خارج از ایمان نہیں بلکہ گنہگارمؤمن ہے،ایمان جواب دیاجا تا ہے کہ مرتکب کبیرہ خارج از ایمان نہیں بلکہ گنہگارمؤمن ہے،ایمان میں ہوں کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔

من امة محمد بلي كالله كالمريم علوم بوتا م كر مركب بيره كامنفرت جوالله كامشيت كے ساتھ كلى بوئى ہوئى ہواد مخلد فى النارئيس ہے بيصرف امت محمد يكن بعض فرمات بيل كر شته امتوں كے ساتھ بحى بيم عالمه بوسكا ہے۔ اس كے كر حضو معلق في فرمایا ہے " بين كر شته امتوں كان النار من كان فى قلبه منقال ذرة من اليمان" اس ميں صرف ايمان كاذكر ہامت محمد بيد فى قلبه منقال ذرة من اليمان " اس ميں صرف ايمان كاذكر ہامت محمد بيد كما تحقيق كاذكر نيس بلك بعض نتوں ميں لفظ امت مذكور نيس۔

## كبيره گناه ميں اقوال: \_

- (۱) جس کی حرمت پرتمام شرائع کا اتفاق ہو۔
- (٢)جس كى وجهساللدكى معرفت كادروازه بند موجائے۔
  - (m)جس سے جانی و مالی نقصان ہو۔
- (۱) ہروہ گناہ جس ہے دوسرا چھوٹا گناہ ہو کبیرہ گناہ ہے۔
  - (۵) کبیره گناه لیلة القدر کی طرح مخفی ہے۔
  - (٢) ہروہ گناہ کبیرہ ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔

(2) جس پرحد (سزا) مقررہو، یا آگ کی وعیدہو، یا لعنت اور غضب کامتی بنآ ہو۔ بیزیادہ مناسب قول ہے۔

صغيره گناه ميں اقوال: ـ

(۱) جس پرندد نیامیں مقررسز اہونہ آخرت میں۔

(۲) جس گناہ کے ساتھ لعنت ،غضب اور آگ کا ذکر نہ ہو۔

(۳) جس پردنیا میں حدنہ ہوآ خرت میں دعید نہ ہو۔ دعید سے مرادآگ العنت اور عذاب ہے کیونکہ دعید آخرت کے ساتھ خاص ہے جس طرح حدد نیا کے ساتھ خاص ہے بین طرح حدد نیا کے ساتھ خاص ہے بینی دنیا کے اندرمقرر سزا۔ رہی دنیا کے اندرتعزیری سزاتو اس کی مثال آخرت کی وہ وعید ہے جس میں آگ ، لعنت اور غضب کا ذکر نہ ہو۔

منتبير: -

جولوگ گناہ کی کبیرہ اورصغیرہ کی طرف تقسیم نہیں مانتے بینصوص کے خلاف ہے
کیونکہ نصوص سے کبیرہ اورصغیرہ کی تقسیم ثابت ہے۔جولوگ بیہ کہتے ہیں کہ کبیرہ کا
سرے سے پہنہ ہی نہیں یہ بھی ضحیح نہیں تو بیصرف اپنے علم کے مطابق کہدرہا ہے اس
سے بیلازم نہیں آتا کہ دوسروں کو بھی کبیرہ کاعلم نہ ہو۔

لعض کبیره گناه: ـ

شرک، قبل ، زنا، جادو، پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام ، جنگ ہے بھا گنا، پتیم کا مال کھانا ، سود کھانا ، والدین کی نا فر مانی کرنا، جھوٹی مواہی۔ وَ إِن لَم يَكُونُوا تَا يَبِينَ :- ال مِن وَيُ ظلف نبيل كروب كناه كو الله تعالى بغيرتوب كراه كو الله تعالى بغيرتوب كراك مناديتا ہے ۔ اختلاف غيرتائب ميں ہے ہمارے نزديك الله تعالى بغيرتوب كر شرك غير كو كراك معاف فرماديں كے حضور علاق کے فرمان ہے كہ شرك غير مفور ہے شرك كے علاوہ اور گناه تحت المشيت ہيں ۔ ارشاد بارى ہے۔

قُلُ بِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسُرَفُوا عَلَیٰ اَنفُسِهِمُ لَا تَقُنطُوا مِنَ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهِ یَغُفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعاً (الزمر ۵۳) رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ الله یَغُفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعاً (الزمر ۵۳) ترجمہ:۔اے بندومیرے جنہوں نے زیادتی کی ہائی جانی جان پر آس مت تورُواللہ کی مہربانی سے بِشک اللہ بخشا ہے سب گناہ۔

ارشاد ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغُفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلَمِهِمُ (الرعد/٢) ترجمہ:۔اور تیراربمعاف بھی کرتا ہے لوگوں کو باوجودان کے ظلم کے۔

بَعْدَانَ لَقُو الله تعالىٰ عارفِين : مصنف اگرعارفين كى جگه مؤمنين ذكركرتا تو بهتر ہوتا كيونكہ جواللہ كو جانتا ہے اور مانتا نہيں وہ كافر ہے۔ شيطان اللہ کو جانتا ہے اور مانتا نہيں وہ كافر ہے۔ شيطان اللہ کو جانتا ہے كيكن مانتا نہيں كفار كے بارے ميں بھى مذكور ہے۔

يُعُرِفُونَهُ كَما يَعُرِفُونَ أَبُنَآءَ هُمُ (البقره/۱۳۱) تَعُرِفُونَهُ كَما يَعُرِفُونَ أَبُنَآءَ هُمُ (البقره/۲۳۱) تَعُرِفُونَ أَبُنَآءَ هُمُ (البقره/۲۳) تَعْرِبُ لِيَا اللهِ تَعْمَدُ: جَن كُومِم نَهُ دى ہے كتاب بِيجانة اس كوجيت بِيجانة بين الله بيون كور

لیکن پر بھی کا فرضے۔اگراس عقیدہ میں معرفت سے مرادالل طریقت کی اور تقوف کی معرفت کا ملہ مراد کی جائے جو ہدایت کوسٹزم ہے اور ہدایت کا ایک اونچا درج ہے بلکہ بعض اولیاء اللہ کا عارف باللہ لقب پڑجا تا ہے۔ تو بیمراد لیما صحیح نہیں اس لیے کہ اولیاء اللہ کو پھر اہل کہ اگر سے گنا پڑے کا حالانکہ وہ تو خاصان خدا ہوتے ہیں لوگوں میں ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

و گھم فیے مستدی الله و کے کمہ: - شرک ادردیگرگناہوں میں فرق ہاں لئے شرک فیرمغفور ہاوردیگرگناہ مشیت کے ساتھ معلق ہیں۔
شرک کی مثال: فیرت مند فاوندا پی ہوی کے ساتھ کسی کا معمولی تعلق ہی برداشت نہیں کرتا۔ اگر فاوندکو بہت چل جائے کہ اس کی ہوی اس کا حق کسی اور کو دینا چاہتی ہے یاد رہ دی ہوتی اس کو ہرگز نہ برداشت کرتا ہا ور نہ معاف کرتا ہے۔
اس کے علاوہ اگر ہوی غلطی سے پورے گھر کو جلا کررکھ دے یا قصد الیا کر نے قادند برداشت بھی کرتا ہے۔

گناه كبيره توبه كے ساتھ يقينى مغفور بن جاتا ہے۔ بات ان كبيره كى ہے جس كے ساتھ بغيرتوبه كر مرجائے ونيا ميں بھى كتے ككموں كے اندر بعض جرائم نا قابل معافی موتے ہيں اور بعض خلاف ورزيوں سے بغير عذر ومعذرت كے درگزر كرديا جاتا ہے السلام واهله مستكنا بالاسلام السلام واهله مستكنا بالاسلام النے: \_ بعض شخوں ميں مسكنا كى جگہ فيتنا على الاسلام ہے۔ اسلام پر ثابت قدم رہے النے : \_ بعض شخوں ميں مسكنا كى جگہ فيتنا على الاسلام ہے۔ اسلام پر ثابت قدم رہے

وَنَرَى السَّلُوٰةَ خَلُفَ كُلِّ بَرِّ وَفاَجِرٍمِنُ اَهُلِ الْقِبُلَةِ وَعَلَىٰ مَنْ ماَتَ مِنْهُمُ۔

ترجمہ:۔اورہم اہل قبلہ میں سے ہر نیک وبد کے پیچھے نماز کو جائز بیجھتے ہیں اور ال مخص پرنماز جنازہ کو جائز بیجھتے ہیں جواہل قبلہ میں سے مرجائے۔

شران: حضوط کارشاد ہے 'صَلُوا خَلُفَ کُل بَرِّ وَفَاجِرِ ''ہرنیک دہدے بیجے نماز پڑھو۔ایک اور صدیث ہے ہم پر نماز ہر مسلمان کے ساتھ واجب ہے خواہ وہ نیک ہویا کہ اور صدیث ہے ہم پر نماز ہر مسلمان کے ساتھ واجب ہے خواہ وہ نیک ہویا کہ اگر چہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔ سیح بخاری میں ہے عبداللہ بن عمر آفاہ ہو نماز پر صفت تھے۔ای طرح حضرت انس جھی ان کے بیجے نماز پر صفت تھے۔ای طرح حضرت انس جھی ان کے بیجے نماز پر صور جب امام کافت یا بدعت معلوم نہ ہوتو اللہ الله الله پر حست ہے اس کے بیجے نماز پر صور جب امام کافت یا بدعت معلوم نہ ہوتو اللہ الله الله الله پر اتفاق ہے کہ اس کے بیجے نماز پر صور جب امام کافت یا بدعت معلوم نہ ہوتو الکہ کا اس کے بیجے نماز پر صور جب امام کافت یا بدعت معلوم نہ ہوتو الکہ کا اس کے بیجے نماز پر صور جب امام کافت اور قات اور کے لئے بیشرط نہیں الکہ کا اس کے بیجے نماز پر صور حساسے کے افتداء کے لئے بیشرط نہیں

کہ امام کا عقیدہ معلوم کیا جائے یا اس کے عقیدہ کا امتحان لیاجائے بلکہ مستورالحال کے پیچے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اگرامام کافتی ظاہر بہویا ایسا برخی ہوکہ اپنی برعت کی طرف لوگوں کو بھی بلا تا ہے اور امام را تب بہو مثلاً عیدین اور جمعہ بی امام پڑھا تا ہے اس امام کے پیچے سلف و خلف سب کے نزد یک نماز صححے ہے۔ جو آدمی فاس امام کے پیچے جمعہ اور عیدین پڑھنا چھوڑ دی تو اکثر علماء کے نزد یک مبتدع ہے جمعے یہ ہے کہ ان کے پیچے بمعہ اور پڑھی ہوئی نماز وں کا اعادہ نہ کرے صحابہ کرام نے فاجر امام کے پیچے نماز پڑھی ہیں اور پھر اعادہ نہیں کیا۔ یہ ساری گفتگونس جواز میں ہامام کے پیچے نماز پڑھی ہیں اور پھر اعادہ نہیں کیا۔ یہ ساری گفتگونس جواز میں ہامام کراہت کا مسئلہ الگ ہے تی نفسہ نماز صححے ہے۔برعتی کا امام بنانا صحح نہیں بلکہ قائل تعزیہ ہے۔اگر فساد وغیرہ کا خطرہ تعزیہ جدو جماعت ترک نہ کرے۔

وَعَلَىٰ مَنُ مَاتَ مِنْ هُمْ : - ہرنیک وبدکا جناز ہ پڑھناجا کر ہے اس عموم سے باغی اور قطاع الطریق متنی ہیں ۔ کتاب الله فار میں ہے ابن عمر نے ایک ذانیہ اور اس کے بیٹے پر نماز پڑھی ہے۔ امام محمد قرماتے ہیں ہمارے زدیک الل قبلہ میں سے اگر کوئی مرجائے تو ان پر جناز ہ ترک نہ کیا جائے گا۔ البتہ زجر آزائیہ اور خورش کرنے والوں کی خواص نماز جناز ہ نہ پڑھیں اور نہ پڑھا کیں ۔ اگر کسی کا عقادی نفاق معلوم ہوجائے تو ان پر نماز جناز ہ اور ان کے لئے استغفار جائز نہیں جس کا جناز ہ حضرت عمر شبھی اس کا جناز ہ نہ بڑھنے۔ جس کا جناز ہ حضرت حذیفہ نہ پڑھا تھے۔ کیونکہ حضرت حذیفہ فین معلوم تھے۔

#### عقيده نمبر الماز

قوله: وَلاَ نُنُزِلُ أَحَداً مِنْهُمْ جَنَّةٌ وَلاَ نَاراً وَلاَ نَشُهَدُ عَلَيْهِمُ بِيُهُمْ وَلاَ نَاراً وَلاَ نَشُهَدُ عَلَيْهِمُ بِكُفُرٍ وَلاَ بِشِرُكِ وَلاَ نِفاقٍ مَالَمُ يَظُهَرُ مِنْهُمُ شَيءً مِنْ فَالِي مَالَمُ يَظُهَرُ مِنْهُمُ شَيءً مِنْ فَالِي مَالَمُ يَظُهَرُ مِنْهُمُ شَيءً مِنْ فَالِكَ وَنَذَرُ سَرَآيُرُهُمُ إِلَى اللهِ تَعالىٰ -

ترجمہ:۔اورہم اہل قبلہ میں سے کسی کو بھی قطعی طور جنتی یا جہنمی نہیں کہتے ۔ اورہم ان پر کفر ،شرک اور نفاق کی گواہی نہیں دیتے جب تک ان میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہواورہم ان کے رازوں کواللہ کے حوالے کرتے ہیں۔

شرح: ۔ اہل قبلہ میں سے کی معین شخص کے بارے میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ جنتی ہے اور رہے جہنمی ہے۔ ہاں جس کے بارے میں حضور ملاقے نے جنتی ہونے کی خبر دی ہے مثلاً عشرہ مبشرہ یہ ہم بھی گواہی دیں گے کہ عشرہ مبشرہ جنتی ہیں ہم یہ کہتے میں کہ اہل کہائر میں سے جس کو جا ہے دوز خ میں داخل کرے گا پھراس کوائی رحت یا الل شفاعت کی سفارش کی وجہ سے دوزخ سے نکال دیں گے کسی معین شخص کے بارے میں تو قف کرتے ہیں۔اس لئے کہ ہرآ دی کے باطن کے بارے میں اللہ کوعلم ہاوراللہ بہتر جانتے ہیں کہ کون کس حالت میں مرتا ہے۔ہم کسی کے ظاہر و باطن کا ا اطلمبیں کر سکتے ۔جولوگ نیک ہیں ان کے لئے جنت کی امیدر کھتے ہیں اورجو نمے ہیں ان کے بارے میں ڈرتے ہیں کسی کے لئے جنب کی گواہی دینے کے ب<sup>ارے</sup> میں سلف کے تین اقوال ہیں۔

(۱) محمہ بن الحفیہ اور امام اوز اعلی سے منقول ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ کی کے لئے جنت کی گوائی دیتا سے خبیں۔ لئے جنت کی گوائی دیتا سے خبیں۔

(۲) اکثر علاء اور اہل حدیث فرماتے ہیں کہ جس مؤمن کے بارے میں جنتی ہونے کی نص موجود ہواس کے لئے جنت کی گواہی دینا سے ہے۔

(۳) جس کے لئے سب مؤمن گوائی ویں تو وہ جنتی ہے۔ ایک جنازہ گزرا محابہ کرام نے اس کی انچی تعریف کی تو آپ اللے نے فرمایا وجت۔ پر دومرا جنازہ کر رالوگوں نے اس کی کہ انکی کیان کی آپ اللے نے فرمایا وجبت۔ حضرت عرف نے کر رالوگوں نے اس کی کہ انکی کیان کی آپ اللے نے فرمایا جس کی آپ نے ایجائیاں عرض کی کہ وجب ت واجب ہوگی اور جس کی آپ نے کہ انکی بیان کی اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جس کی آپ نے کہ انکی بیان کی اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جس کی آپ نے کہ انکی بیان کی اس کے لئے دوز نے واجب ہوگی اور جس کی آپ نے کہ انکی بیان کی اس کے لئے دوز نے واجب ہوگی اور جس کی آپ نے کہ اللہ فی الارض "آپ لوگ ذیمن میں اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ اور آپ آلی نے نے فرمایا آپ لوگ عنظر یب اہل جنت اور اہل دوز نے کوجان لیس کے لوگوں نے کہاوہ کیے؟ آپ الکی خزر مایا 'دبیالشناءِ السمی نے الدسیءِ 'انچی اور کہ کی اور کی کے در لیے۔ آپ میک نے فرمایا 'دبیالشناءِ المسیءِ وَ الشناءِ السمیءِ 'انچی اور کی کے در لیے۔ آپ میک کے در لیے۔

وَلاَ نَشْهَدُ عَلَيْهِمُ بِكُفُر وَلاَ بِشِرُكِ وَلاَ نِفاَق:- بم ظاہر كے مكلف بين ظاہرى كفر بشرك اور نفاق كى طرف و يكنا ہوگا ـ برگمانيوں سے بميں نع كيا كيا ہے ـ اورالي بات كى اتباع سے نع كيا كيا ہے جس كا ہمارے پائ ملم نہو۔ارشاد ہے۔ نِهَا أَيُهَا الَّذِينَ المَنْوُا الْجَتَنِبُوَا كَثِيراً مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِنَّهُمْ (الْحِرات/١٢) الظُّنِّ إِنَّمُ (الْحِرات/١٢)

ترجمه: \_ائيان والوابيخ رموبهت بتمتيل كرنے سے مقرر بعض تہمت

مناه ہے۔

ارثاد م: ولا تَقُفُ ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُوْاَدَكُلُّ أُولَٰعِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْتُولًا (الامراء/٣٧)

ترجہ:۔ند پیچے پر جس بات کی خرنہیں بچھ کو بے شک کان اور آ تکھ اور دل ان سب کی اس سے پوچھ ہوگی۔

ای طرح کسی کے اندر کے رازوں کی کھوج سیجے نہیں بس اس کے ظاہر کے مطابق فیملہ سیجے ہے ارشاد باری ہے۔

یا آئیها الَّذِیْنَ المَنُوا إِذَا ضَرَیْتُمْ فِی سَبِیلِ اللَّهِ فَتَبَیْنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنَ الْقَیٰ اِلَیْکُمُ السَّلاَمَ لَسُتَ مُوْمِناً (السّاء/۹۳)

ترجمہ:۔اے ایمان والوا جب سفر کرواللہ کی راہ میں تو شخین کرلیا کرواور مت کہوا سخص کو جوتم سے سلام علیک کرے کہ تو مسلمان ہیں۔
حضور اللّٰ نے نے ایک فوج کو ایک قوم پر جہاد کے لئے بھیجا اس قوم میں ایک شخص مسلمان تھا جوا پنا مال واسباب اور مویثی ان میں سے نکال کرعلیحدہ کھڑا ہوگیا تھا۔ اس مسلمانوں نے یہ مجھا کہ یہ بھی کا فر ہے اپنی جان ان مال بھانے کی غرض سے اینے آپ کو مسلمان فلا ہر کرتا ہے اس لئے اس کو مار ڈالا اور مال بھانے کی غرض سے اینے آپ کو مسلمان فلا ہر کرتا ہے اس لئے اس کو مار ڈالا

اوراس کے مویثی اور سارا مال لے لیا۔ اس پر بیر آیت نازل ہوئی۔ اور ملمانوں کو میں اور سلمانوں کو میں اور سلمانوں کے اسلام کا انکار نہ کرو۔ بیر مطلب عبی نہیں ہے کہ تحقیق نہ کرو بلکہ تحقیق کا تھم ہے۔ اس لئے فرمایا ' فَقَائِیْرُوْا' ، تحقیق کرایا کے مرمایا ' فَقَائِیْرُوا' ، تحقیق کرایا کرو۔

#### عقيده نمبرا 2: ـ

قول ه: وَلاَ نَرَى السَّيُفَ عَلَىٰ اَحَدٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ إِلَّا مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ السَّيْفُ -

ترجمہ:۔۔اورہم محمطانی کی امت میں سے کسی پرملوارکوجا ئز نہیں بھتے ہیں گر جس پرملوار داجب ہوگئ ہو۔

مشرح: \_حضور الله کاارشاد ہے کلمہ گومسلمان کا خون حلال نہیں ۔ کیونکہ ہرکلمہ گو مسلمان معصوم الدم بن جاتا ہے۔ارشاد باری ہے۔

مان و المدارة المائية من الله الله الآدائية و الله الله الأدائية و الانعام (الانعام (١٥١) تعمد: اور مارند و الواس جان كوجس كوجرام كيا بالله في طرح برد تعمد: اور مارند و الواس جان كوجس كوجرام كيا بالله في طرح برد المحتمد و تعمد المين بند بالمين بند بالمائية و بن بهانا جائز برد المادى شده زنا كار (٢) كا كوناح قصداً قل كرفي و الا (٣) مرتد لين دين اسلام كوسلام كربين في مرخواه كل دوسر بدين من واقل مويانه و و

#### عقيده نمبراك:

قوله: وَلاَ نَرَى الْخُرُوجَ عَلَىٰ أَيُمَّتِناً وَوُلاَةِ أَمُورِناً وَإِنْ جَارُوا وَلا نَدْعُوعَلَيْهِمُ وَلا نَنْزعُ يَدا مِن طَاعَتِهمُ وَنَرى طَاعَتُهُمْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَرِيْضَةٌ مَالَمُ يَأْمُرُوا بِمَعْصِيَةٍ وَنَدْعُولَهُمُ بِالصَّالَاحِ وَالْمُعَافَاةِ-ترجمہ:۔اورہم اینے اماموں اور امور کے والیوں برخروج (بغاوت) کو جائز نہیں سجھتے اگر چہوہ ظلم کریں اور نہ ہم ان کے لئے بدوعا کرتے ہیں اور ندان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچے ہیں ۔اور ہم الله کی اطاعت کی وجہ سےان کی طاعت کوفرض سجھتے ہیں جب تک وہ کسی معصیت کا تھم نہ کریں اورہمان کے لئے اصلاح اورمعافی کی دعاما تکتے ہیں۔ شرح: ادراده و المرادي ب الله الكالم الكان المنافي المنافي الكالم المائد وَأَطِينُعُوالرَّسُولَ وَأُولِي الْآمْرِ مِنْكُمُ (السَّاءُ٥٩) ترجمه: اعايمان والواحكم مانوالله كااورحكم مانورسول كااورها كمول كاجوتم

میں سے ہوں۔

حضور الله کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے امیر کی اطاعت کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری نافر مانی کی اس نے امیر کی نافر مانی کی اس نے میری نافر مانی کی حضرت ابوذر هر ماتے ہیں مجھے میر ہے دوست نے وصیت کی کہ میں اطاعت کروں

اگر جددہ کوئی ایسا حبثی غلام کیول نہ ہوجس کے ہاتھ پیر کئے ہوے ہول مالک روایت میں ہے اگر چہ کی البی حبثی کی اطاعت کیوں نہ ہوجس کا سربہت چھوٹا ہو\_ ہاں کسی گناہ کے کام میں امیر کی اطاعت لازم نہیں ۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں كرحضور الله في في من سيكوني كسى إمير مين كوئى نا كواربات ديكي و صبركر كيونكه جوجهاعت سابك بالشت جدا مواتو جابليت كى موت مرے كا۔ ايك روايت میں ہے کہ اس نے اسے گلے سے اسلام کا پیٹہ نکال دیا۔ قرآن وحدیث سے اولی الامركى اطاعت كاوجوب معلوم ہوتا ہے جب تك وه كسى معصيت كاحكم نہكريں۔اولى الامركى اطاعت كاحكم اللداوراس كرسول كى اطاعت كے بعد مذكور باس ميں اشاره ہے کہ اولی الامر کی اطاعت مطلقاً جائز نہیں بلکہ ان امور میں ان کی اطاعت ہوگی جن میں وہ اللہ اور اس کے رسول کے مطبع ہوں ۔ کیونکہ اولی الامر مجھی اللہ کی اطاعت سے ہٹ کرکوئی تھم جاری کرتے ہیں ۔کہمعلوم ہوا کہ فوجی قانون (order is order) تھم تو بس تھم ہوتا ہے بعنی ہرحال میں ماتحت فوجی افسر بالا كاحكم بلاچون وجراتسليم كرے كا حالانكه افسران بالا اور فوجى افسر اكثر ايساحكم ديت ہیں جو بالکل قرآن وحدیث کے خلاف ہوتا ہے اور پوری فوج اس پر آنکھیں بند كر كے مل كرتى ہے۔ ماضى قريب ميں جب امريكه فے افغانستان برحمله كيا تو پاك افواج کے جرال نے بوری فوج کوامریکیوں کے تعاون کا حکم دیا۔خوابی نہ خوابی پوری آرمی امریکہ کے ساتھ ہوگئی۔جس کی وجہ سے ایک مسلم ریاست (طالبان گورنمنٹ) صغی سے مث گئ اور بیسلملہ تا ہنوز جاری ہے۔ جہاں تک ظالم امراء کی

الماعت ہے تو خروج کے مفاسدان کے مظالم سے زیادہ ہوتے ہیں اس لیے مبر مزوری ہے جو گناہوں کے لئے گفارہ ہے اور باعث اجر بھی ہے۔ بھی اللہ ہمارے ئرے اعمال کی وجہ سے ظالم حکمرانوں کی مسلط کردیتا ہے للہذا ایسے وقت میں خوب قب اور اصلاح عمل کی کوشش ضروری ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ و کذالیک نُولِی بَعض الظّالِمِینَ بَعضاً بِما کا نُول یکسِبُون و کذالیک نُولی بَعض الظّالِمِینَ بَعضاً بِما کا نُول یکسِبُون

ترجمہ:۔اورائی طرح ہم ساتھ ملادیں کے گنھاروں کوایک دوسرے سے ان کے اعمال کے سبب۔

اگرفالم امیر کے الم سے چھٹکارا چا ہیے تو رعایا خودظم چھوڑ دے۔اس وقت پوری
امت مسلمہ جموی حیثیت کے لحاظ سے اللہ سے باغی اور ظالم ہے۔اس لئے ہرجگہ اپنے
اور پرائے ظالم حکمران مسلط ہیں۔اگر امت مسلمہ واقعی مظلوم بن جائے اللہ تعالی ان
اپنے اور پرائے ظالم حکمرانوں کا صفایا کردیں گے۔ مالک بن دینا رفر ماتے ہیں میں
نے آسانی کتب میں پڑھا ہے (اللہ فرماتے ہیں) میں اللہ ہوں مالک الملک ہوں
بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔جومیری اطاعت کرتا ہے تو بادشاہوں کوان
کے لئے رحمت بنادیتا ہوں اور جومیری نافر مانی کرتا ہے تو حکمرانوں کو ان کے لئے
زمت اور مصیبت بنادیتا ہوں۔اس ظالم حکمرانوں کی وجہ سے خود کو نہ جولولیتن میری
طرف متوجہ رہو، تو ہمروان بادشا ہوں کو میں تم پرمہر بان بنا دوں گا۔

#### عقيده نمبر ١٤٥: ـ

قوله: وَنَتَّبُعُ السَّنَّةَ وَالْجَماعَةَ وَنَجْتَنِبُ الشُّذُودَ وَالْخِلانَ وَالْفُرُقَةَ-

ترجمہ:۔اورہم سنت اور جماعت کی اتباع کرتے ہیں اور شندوذ ،خلاف اور علی علی میں اور شندوذ ،خلاف اور علی میں اور شندوذ ،خلاف اور علی کے بیں ۔

شرح: \_ سنت سے مراد حضور علیہ کا طریقہ اور جماعت سے مراد جماعت المسلمين ہے اور بيصحابہ كرام اور تا بعين بيں ۔ان بى لوگوں كو ابل السنة والجماعة كتے ہیں ۔ صرف سنت پر جلنے والے سی نہیں اور نہ صرف جماعت کے ساتھ رہے والے بلکہ سنت اور جماعت دونوں کی بیروی ضروری ہے۔ بعض لوگ خود کو اہل قر آن کہتے میں بیلوگ غلط میں ۔اس طرح بعض لوگ خود کو اہل حدیث کہتے میں کیونکہ بیدونوں جماعت المسلمين سے كنے والے بيں حالانكه قانون اور طريقه كے ساتھاس قانون اورراستے پر چلنے والے افراد کا ساتھ بہت ضروری ہے۔ہم سورہ فاتحہ میں دعا کرتے بِين الهُدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيَّمَ" (الفاتح/٢) رجم: يتلام كوراه سيدى -صراطمتقيم سنت والاراسته موار پهراس سنت والے راستے کی تشریح اس راه ک چلنے والے بہترین اور کا میاب افراد کے تذکرے کے ساتھ ہوئی۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمُ (الفاتحه /2) ترجمه: \_راه ان لوگول کی جن پرتونے فضل فرمایا \_

اب رائے کی وضاحت کے لئے افراد کا ذکر ہوا لیخی جماعت المسلمین معلوم ہوا کہ سنت راستے پر بغیر انعام یافتہ افراد کے چانا دشوار ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ مراہ ہوجائے۔اللہ نے ایک مجمج اورسید معراستے پر چلنے کے لئے کتاب بھیجی ہے تو ساتھ ماحب كتاب كوبھى بھيجائے \_معلوم ہوا كہ صحيح سنت والے راستے پر چلانے والے افرادی بیناس لیے اسلام میں تصوف کے اندر بیعت کا سلسلہ شروع سے چلا آر ہا ہے۔داہ شریعت کے شہوار اور شناور اینے مریدوں کو اسلام کے راستے پر چلنا سکھاتے ہیں جس کوطریقت کہتے ہیں۔ بڑے بڑے علاء حق میں سے شاید کوئی ایہا ہو جس نے کسی باشرع مُرشد سے بیعت نہ کی ہو۔مولانا محمد قاسم نا نوتو ی مولانا رشید احد كنگوي اورمولانا اشرف على تقانوي جيسے جبال العلم نے حضرت حاجي امداد الله مهاجر می کو اینا پیر ومرشد بنایا تھا۔لہذا افراد ،رجال اور جماعتی زندگی سے کشنا خطرناک ہے۔ارشادباری تعالی ہے۔

وَمَنُ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعُدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدىٰ وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيُلِ الْمُؤْمِنِيُنَ نُولِّهِ مِا تَوَلِّى وَنُصُلِهِ جَهَنَمَ وَسَآئَتُ مَصِيُ أَلُالْمَاءُ 10)

ترجمہ:۔اور جوکوئی مخالفت کر بے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پرسیدهی راہ اور چلے مسبم مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہ ی طرف جواس نے اختیار کی اور ڈالیس گے ہم اس کو دوز خ میں اور وہ بہت مرک جگہ پہنچا۔

ارشاد ہے۔

وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنَ بَعْدِ ماَ جاءً هُمُ الْبَيْنَ أُولُولُ الْمُران/١٠٥) الْبَيْنَ أُولُولُ لَهُمُ عَذَابٌ عَظِيمٌ (الْمُران/١٠٥) ترجمه: داورمت بوان كى طرح جومتفرق بوگئ اوراختلاف كرن كالحرح بعداس كري جي ان كوم صاف اوران كوبرُ اعذاب ہے۔ اورشاد ہے۔ ارشاد ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمُ وَكَانُوا شِيَعاً لَسُتَ مِنْهُمُ فِي شَيْءٍ (اعراف/١٥٩)

ترجمہ:۔ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہوگئے بہت سے فرقے ، جھ کوان سے چھ سروکارنہیں۔

عرباض بن ساری قرماتے ہیں صفور اللہ نے وعظ فرمایا جس سے آکھیں بہہ پڑی اور دل نرم ہوگئے ۔ کی نے کہا شاید بیالودائ وعظ ہے ہمیں کوئی وصیت فرما کیں ۔ فرمایا تم اپنے او پرا طاعت کولازم کرو ۔ زندہ رہ تو میرے بعد بہت اختلافات دیکھو گے ۔ پس تم پرمیری اور میرے ہدایت یا فتہ خلفاء راشدین کی سنت اختلافات دیکھو گے ۔ پس تم پرمیری اور میرے ہدایت یا فتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے ۔ یہاں پر بھی اہل رجال کے ساتھ رہنے کا حکم ہے ۔ فرمایا اہل کتاب کے بہتر فرق میں بٹے گی ۔ سب آگ میں ہوں گے بہتر فرقے ہوگئے تھے اور بیامت تہتر فرقوں میں بٹے گی ۔ سب آگ میں ہوں گے صرف ایک فرقہ نجات یا فتہ ہوگا اور وہ اہل النہ والجماعة ہے ۔ معلوم ہوا نجات والے وہ ہیں جو سنت کی بیروی جماعت والوں کے ساتھ کرتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ بن وہ ہیں جو سنت کی بیروی جماعت والوں کے ساتھ کرتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ بن

سود نے کیا خوب فرمایا ہے جس کو کی راستے پر چلنا ہے اس کوچا ہیے کہ مُر دول کے راستہ پر چلے کیونکہ زندہ فتنول سے محفوظ نہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ اہل افراد درجال کا ساتھ نہ چھوڑ و ۔ اور بیہ مُر دے حضور اللہ نے کے صحابہ ہیں جو اس امت کے اضل افراد ہیں۔ ان کے ول انتہائی نیک شے ۔ اور علم انتہائی گہرا تھا اور بہت کم تکلف اور اپنے تی اللہ نے اپنے نی اللہ کے دین واللہ نے اپنے نی اللہ کے محبت کیلئے اور اپنے دین والے شے ۔ یہ ایسی قوم تھی جن کو اللہ نے اپنے نی اللہ کے گھو۔ ان کے آثار کی انتہاع کرو۔ کے قیام وبقا کے لئے منتخب کیا تھا۔ ان کی فضیلت کو پہچا نو۔ ان کے آثار کی انتہاع کرو۔ می الوسے ان کے افلاق اور ان کے دین کی پیروی کروکیونکہ وہ سب صراط متنقیم پر قائم رہنے والے شے ۔ الحاصل جماعت کے ساتھ رہنا حق اور جدائی کی اور عدائی کی اور عدائی کی

## عقيده نمبره ك: \_

قوله: وَنُحِبُ أَهُلَ الْعَدْلِ وَالْآمَانَةِ وَنُبُغِضُ أَهُلَ الْجَوْرِ وَالْخِيَانَةِ-

ترجمہ:۔اورجم اہل عدل اور اہل امانت کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اہل ظلم اور اہل خیانت کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔

شر ن نصوفیاء کرام کہتے ہیں انبیاء کرام کواللہ نے ازالہ کیلئے ہیں بلکہ امالہ کے اللہ بھی بلکہ امالہ کے اللہ بھیجا ہے ۔ حسد ، کینہ بغض ، حبت ، نفرت ، غصہ وغیرہ فی نفسہ بُری چیزیں نہیں انبیاء کرام ان کا ازالہ نہیں فرماتے ۔ بلکہ ان کے جے استعمال کیلئے بچے جگہ بتاتے ہیں

کہ غصہ کہاں اور کس پر کرنا ہوگا۔ بغض کس کے ساتھ جا تز ہے اگران کامیح استعال پر توبیایمان کی علامات بن جاتی ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے لیے نفض اور محت افضل عمل ہے۔اہل عدل اوراہل امانت کے ساتھ محبت اور اہل ظلم اور اہل خیانت کے ساتھ بغض کمال ایمان اور کمال عبدیت ہےا یہ شخص کا ایمان کامل ہے کیونکہ عمادیہ کمال محبت اور کمال ذلت کا نام ہے۔انبیاء کرام اورمؤمنین کے ساتھ محبت اللہ کے ساتھ محبت ہے اگر چہ اللہ والی محبت کا غیر اللہ مستحق نہیں ۔ پس غیر اللہ کے ساتھ اللہ کے لیے محبت کی جاتی ہے نہ کہ اللہ والی محبت اس کے ساتھ کی جاتی ہے۔ محب محبوب کی جا ہت کا خیال رکھتا ہے محبوب جس سے بغض رکھتا ہے محت بھی اس کے ساتھ بغض ر کھتا ہے محبوب جس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے محب بھی اس کے ساتھ دوتی رکھتا ہے محت محبوب کی رضامندی پر چلتاہے۔محبوب جو تھم کرتا ہے محت بھی وہ تھم کرتا ہے محبوب جس سے روکتا ہے محت بھی اس سے روکتا ہے۔ ہر حال میں محت محبوب کی موافقت کواختیار کرتاہے۔

مثال: جب کوئی شخص کسی کے مجبوب بیٹے کو محبت کی نگاہ سے دیکھا ہے، اس کے ساتھ پیار کرتا ہے تو باپ کی نظر میں وہ شخص محبوب بن جاتا ہے۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل شہید کے چھوٹے بیٹے کا ان کے سامنے ایک حاجی صاحب نے بوسہ لیا، پیار کیا تو شاہ فیصل نے اس کوریا لوں کے انعام کے ساتھ نوازا۔

الله تعالی محسنین ، متقین ، توابین اور منظمرین کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ ہم بھی ان کے ساتھ محبت کرتے ہیں جن کے ساتھ اللہ محبت کرتا ہے اللہ خائنین ،مفسدین اور متلم ین کے ساتھ محبت نہیں کرتے ہم بھی ان کیساتھ محبت نہیں رکھتے بلکہ ہم ان کے ساتھ اللہ کی موافقت کرتے ہوئے بغض رکھتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے''اوثق کے ساتھ اللہ کی موافقت کرتے ہوئے بغض رکھتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے''اوثق جِ؟؟الاِنْیَان الحبُ فی اللّٰهِ وَالْبُغض فی اللّٰهِ 'ایمان کی مضبوط کڑی اللّٰہ کے لئے کسی کے ساتھ محبت اور بغض ہے۔

### عقیده نمبر۵۷: \_

قوله: اَللَّهُ اَعُلَمُ فِيُمَااشُتَبَهُ عَلَيْنَاعِلُمُهُ-رجه: \_جن باتوں کاعلم ہم پرمشتبہ وجائے اس کے بارے میں ہم اللہ اعلم کتے ہیں۔

مثرح: پہلے گزر چکاہے کہ اس شخص کا دین سالم نہیں جوخود کو اللہ اور اس کے رسول کے سپر دنہ کرے ۔ اور مشتبہ بات کو اس کے جانے والے کی طرف نہ لوٹائے اور بغیر علم کے گفتگو کرنے والاحقیقت میں خواہش کی اتباع کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

وَمَنُ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدَى مِنَ اللَّهِ (القصص) ترجمہ:۔ اور اس سے گراہ زیادہ کون جو چلے اپی خواہش پر بدون راہ بتلائے اللہ کے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنُ يُجَادِلُ فِى اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ (الحج/٣) ترجمہ:۔اوربعض لوگ وہ ہیں جو جھکڑتے ہیں اللہ کی بات میں بے خبری
سے اور پیروی کرتا ہے ہر شیطان سرکش کی۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے نجی کیا ہے کہ جس بات کاعلم نہ ہواس کو میرے علم کی
طرف لوٹا دو۔ارشادہ۔

قُلِ اللّه أَعْلَمُ بِما لَبِثُوالَهُ غَيْبُ السَّمُوتِ وَالْارْضِ (الكهف/٢٦)

ترجمہ: ۔ تو کہ اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت ان پرگزری ای کے پاس ہے چھے بھید آسان اور زمین کی ۔ چھے بھید آسان اور زمین کی ۔

قُلُ رَبِّیُ اَعُلَمُ بِعِدَّتِهِمُ (الکهف/۲۲) . ترجمہ:۔تو کہ میرارب خوب جانتا ہے ان کی گنتی۔

جب حضوط الله المحلة المحالة المحالة الله المحالة المح

العلم الأذرى "لاادرى كهنا بھى ايك علم ہے۔ ائمہ جہتدين جبدائے پيش كرتے ہيں تو ساتھ يہ بھى كہتے ہيں كہ يہ ميرى دائے ہا گرضج ہے تو الله كى طرف ہے ہا گرضج ہے تو الله كى طرف ہے ہا گرفتا ہے ہا گرفتا ہے ہا گر غلط ہے تو ميرى طرف سے اور شيطان كى طرف سے ہے۔ محققين كا طريقہ ہے تحقیق كے آخر ميں والله اعلم بالصواب كہه كرا بنا ذمه فارغ كرديتے ہيں كونكہ ہرانيان خواہ كتنا براعالم بن جائے اس كا جہل اس پرحاوى ہوتا ہے۔ ہرآ دى كے جہولات اس كى معلومات سے زيادہ ہوتی ہیں۔

### عقيدهنمبرا ٧: ـ

قوله: وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى السَّفَرِ وَالْحَضَرِ كَمَاجَآءَ فِى الْاَثْرِ-

ترجمہ:۔اور ہم سفر وحضر میں موزوں پرسے کو جائز بیجھتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

تشرح: \_موزوں پر سے اور پاؤں دھونا دونوں حضوطی ہے ہے تواتر سے ثابت
ہیں \_دوافض اس سنت متواترہ کونہیں مانتے \_موزوں پر سے مقیم اور مسافر کے لئے
قرآن سے بھی ثابت ہے جب' اُز جُولِ کُھُم'' کی قرائت بالکسر ہو ۔حضوطی ہے نے
اپ فعل سے واضح کردیا کہ موزوں کی حالت میں سے ہے اور جب موزے نہ پہنے
ہول تو عسل ہے ۔موزوں پر سے اگر چہ کتاب اللہ پرزیادہ ہے کیکن بیزیادتی خبر مشہور
کی وجہ سے ہے ۔حضرت علی بن ابی طالب سے مسے علی الحقین کے بارے میں پوچھا

كياتوآت فرمايا كرسول التعليظ في مسافر كے لئے تين دن راست اور تيم ك كرتے بيل كرآ بياف نے مسافر كے ليے تين دن رات اور مقيم كے لئے ايك دن رات موزوں برمے کی اجازت دی ہے۔ حسن بھری فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے ہر صحابہ کرام کو مایا ہے جوسے علی الخفین کوجائز سجھتے تھے۔ای وجہ سے امام اعظم فرماتے ہیں کہ میں سے علی الخفین کا قائل ہیں ہوا یہاں تک کہ جھے کواس کے بارے میں دن کی روشی کے مانندواضح دلائل پہنچ گئے۔اور کرخی فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کے کفر کا اندیشہ رکھتا ہوں جوسے علی الخفین کو جائز نہیں سمجھتا۔اسلیے کہاس کے بارے میں آثار تواترتك بہنچ گئے ہیں۔اور جو محص معلی الخفین كوجائز نہ مجھے تو وہ اہل بدعت سے ہے۔ یہاں تک کہ حضرت انس بن مالک سے اہل السنة والجماعة کے بارے میں یو جھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان کی علامت شیخین سے محبت، دونوں داماد حضرت عثمان اور حضرت على كومطعون نه كرنا اور معلى الخفين كرنا ـ

مسے علی الخفین اگر چہ فقہی جزئیات میں سے ہے لیکن شیعوں نے اس کا انکار کیا ہے لہذا اس کا اقرار اہل السنة والجماعة کی علامت بن کرعقا کد میں مذکور ہوا۔

عقيده نمبر ۷۷: ـ

قول : وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ مَاضِيَانِ مَعَ أُولِى الْآمُرِ مِنَ الْمُمْرِ مِنَ الْمُمْرِ مِنَ الْمُمْرِ مِن الْمُسْلِمِيُنَ بَرِّهِمُ وَفَاجِرِهِمُ إلى قِيَامِ الْقِيَامَةِ لَا يُبُطِلُهُما شَىءٌ وَلاَ يَنْقُضُهُما - رجہ: اور جماد دونوں قیامت تک مسلمانوں کے ائمہ کیما تھ جاری رجی اور جہاد دونوں قیامت تک مسلمانوں کے ائمہ کیما تھ جاری رہیں کر خواہ وہ ائمہ نیک یا فاجر ہوں۔ان دونوں فریضوں کوکوئی ہی باطل نہیں کر عتی اور نہان دونوں کوتو ڈسکتی ہے۔

شرح: \_فرائض تو بهت بين ليكن حج اور جهاد وونون ايسے فريضے بين جن ميں الل انظام كى بہت زيادہ ضرورت يراتى ہے۔اس لئے دونوں فريضے امير كے ماتحت ادائے جائیں گے،خواہ امیر نیک ہویا براشیعوں کے نزد یک امام معصوم ہونا ضروری ہے حالانکہ امام اور امیر معصوم نہیں ہوتا۔ ہاں گنا ہوں سے محفوظ ہوسکتا ہے۔ لیکن انبیاء كرام كےعلاوہ كوئى معصوم بيس ہوتا۔اس عقيدہ ميں روافض كارد ہے كہتے بيل كماللد كراسة مين جہاداس وقت تك نہيں ہوسكا جب تك ال محمطين سے امام رضى تشریف ندلائیں۔ پھرآسان سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ امام رضی کی اتباع کرو ان کا بیعقیدہ غلط ہے اور نہام کامعصوم ہونا ضروری ہے ۔ یکے مسلم میں ہے عوف بن ما لک الا تجعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول التعلیق سے سنا کہتمہارے بہترین امراءوہ ہیں جن کوتم پند کرتے ہواور وہ تم کو پبند کرتے ہیں وہ تم پر نمازیں پڑھتے بیں اور تم ان پرنمازیں پڑھتے ہو اور تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم بغض ركهتے مواوروہ تم سے بغض ركھتے ہيں تم ان پرلعنت بھيجتے مواوروہ تم پرلعنت بھيجتے ہيں من نے کہایا رسول اللہ! پھرہم ان کوالیے حالات میں چھوڑ دیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہتمہارے مابین نمازیں قائم کرتے ہیں۔فر مایا خبردارا گرتم میں سے سی پر کوئی اليادالي اوراميرمقرر موجائے جس ميںتم الله كى نافر مانى د مكيرلوتو اس كى نافر مانى كوئرا

جانولیکن اس کی اطاعت سے اپنے ہاتھ نہ تھینچو۔

شیعوں کا امام معصوم دراصل امام معدوم ہے اس لئے کہ وہ فی الحال بھی موجود

نہیں اور نہ آئندہ بھی ظہور پذیر ہوگا۔ اس لئے ان کے امام کا نہ دنیا میں فائدہ ہے نہ

آخرت میں ۔ ان کا بیامام غائب ہے جس کا ان کو انظار ہے کہ تشریف لائے گا۔ وہ

امام محمد بن حسن العسكرى ہیں وہ ۲٪ ہے سے ان کے گمان کے مطابق ایک تہد خانہ میں

داخل ہوئے اور لوگوں نے ان کے لئے ایک نچر یا گھوڑے کا انظام کردکھا ہے وہاں

داخل ہوئے اور لوگوں نے ان کے لئے ایک نچر یا گھوڑے کا انظام کردکھا ہو ہاں

ہے جب لکیں گے تو اس پرسوار ہوکر تشریف لائیں گے، ۔ اور انہوں نے ایک منادی

ہمی وہال مقرد کردرکھا ہے جو اس غار کے باہر آ وازلگا تا ہے اے مولا نا! باہر تشریف لاؤ

۔ اور وہ لوگ اس کے ساتھ اسلحہ کے ساتھ لیس ہوں گے وکی ان کے ساتھ مقابلہ نہیں

کر سکے گا۔ بیشیعوں کی عجیب خرافات ہیں جن پرعقلاء ہینے ہیں۔

لطیفہ:۔ شیعوں کی طرف سے بھی اتحاد کے لئے کہاجا تا ہے۔ مناظر اسلام مولانا محمدا میں اوکا ڈوک نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں نے کہا جب تک آپ کا امام عائب ہے۔ آپ کی بن جا کیں اور جب آپ کا امام تشریف لائے تو ہم شیعہ بن جا کیں گے۔ الحاصل جج اور جہاد میں سفر کی ضرورت پڑتی ہے۔ الحاصل جج اور جہاد میں سفر کی ضرورت پڑتی ہے۔ دشمن کا مقابلہ بھی ہوگا۔ اور بیا ہے کام ہیں جو نیک اور فاجر دونوں تنم کے امام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس میں عصمت کی ضرورت نہیں ہے۔

## عقيره المبره المازر

قوله: وَنُوفِنُ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْجَعَلَ عَلَيْنَا عَلَيْنَا حَالَيْنَا حَالِيْنَ -

رجمہ:۔اورہم کراماً کا تبین پرایمان رکھتے ہیں بے شک اللہ نے ان کوہم پر مافظ مقرر کرر کھا ہے۔

شُرِح: - الله تعالى كاارشاد - - وَإِنَّ عَسلَيْ كُسمُ لَسَحَسافِ ظِيْنَ كِرَاماً كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ (الانفطار/١٢..١٢)

ترجمہ:۔اورتم پرنگہبان مقرر ہیں عزت والے عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھتم کرتے ہو۔

ارشاوہے

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيُنِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ مَايَلُفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (المُحَامُ) مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (المُحَامُ)

ترجمہ:۔جب لیے جاتے ہیں دو لینے والے داہنے بیٹھا اور بائیں بیٹھانہیں بوتا اس کے یاس ایک نگہبان تیار۔

لَهُ مُعَقِّبَاتُ مِنُ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحُفَظُونَهُ مِنُ أَمْرِاللَّهِ (الرعد/١١)

ترجمہ:۔اس کے پہرے والے ہیں بندہ کے آگے سے اور پیچھے سے اس

صحح حدیث ہے کہ دن رات میں تہارے پائ فرشتے بدل بدل کرآتے ہیں مسیح عدیث ہے کہ دن رات میں تہارے پائ فرشتے بدل بدل کرآتے ہیں مسیح کی اور عصر کی نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ جب او پر چڑھ ہیں تو ان سے پوچھا جا تا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڈ کرآئے ہو کہتا ہیں جب ان کوچھوڈ کرآئے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے جب ان کوچھوڈ کرآئے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے جب ان کوچھوڈ کرآئے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے دیا سے فرشتے ہیں جوتم سے پڑھ رہے تھے ۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تمہارے پائ ایسے فرشتے ہیں جوتم سے جدانہیں ہوتے صرف بیت الخلاء اور جماع کے وقت دور ہوجاتے ہیں۔ ان سے حیا کرو، ان کا اگرام کرو۔

دوفر شے دائیں طرف ہوتے ہیں دویا کیں طرف داکیں طرف والے نکیال کھے ہیں دواور فرشے ہیں جو شاظت الا کھے ہیں دواور فرشے ہیں جو شاظت الا چوکیداری کرتے ہیں ایک آ کے ہوتا ہے ایک چیچے ۔ چار فرشے دن کو ہوتے ہیں اور چار این عباس فرماتے ہیں بی فرشے آ کے چیچے سے شاظت کرتے ہیں جب وقت مقرراً تا ہے تو فرشے ہے جاتے ہیں ۔ حضو تعلیقہ کا ارشاد ہم میں ہرایک کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور ایک فرشتہ فرمایا میرا شیطان میرا تا ابعد اللہ ہوتا ہے اور ایک فرشتہ فرمایا میرا شیطان میرا تا ابعد اللہ ہوتا ہے کہ فرشتہ فرمایا میرا شیطان میرا تا ابعد اللہ ہوتا ہے کہ فرشتہ فرمایا میرا شیطان میرا تا ابعد اللہ تعلیم کرتا ہے ۔ نصوص فرکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتہ قول اور فعل کھے ہیں کیونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل میں نہونگ کے نہونگ کیا ہونگ کے نہوں کیا ہے تھی کھے ہیں کیونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل میں نہونگ کے نہوں کیا کہ فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کے نہوں کیا کہ نہوں کیا کہ کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کے نہوں کیا کھے ہیں کیونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کھے ہیں کیونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فور کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے، یک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کا در قائم کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کونکہ نیت دل کا فعل ہے کی کے نہوں کیا گیا کونکہ نیت در ایک فیل کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کونکہ نیت دل کا فعل ہے کی کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کونکہ نیت کی کونکہ نیت کونکہ نیت کونکہ نیت دل کا فعل ہے کہ کونکہ نیت کونکہ ن

تفعَلُونَ عِموم میں بیسب داخل ہے۔حضوطان کا ارشاد ہے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کسی کر آئی کا قصد کر بے تو اس کونہ کھوا کر گناہ کر لے تو صرف ایک عناہ کھوا در جب ایک بندہ نیکی کا ارادہ کر لے اور نیکی نہ کر بے تو بھی ایک نیکی کھو اگر نیکی کر لے تو دس نیکیاں کھوا۔

عقيده نمبر ٩٧: ـ

قول المُؤْمِنُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ الْمُؤْكَلِ بِقَبُضِ آرُوَاحِ الْمُؤَكَّلِ بِقَبُضِ آرُوَاحِ الْعَالَمِيْنَ -

ترجمہ:۔ اور ہم موت کے اس فرشتہ پر ایمان رکھتے ہیں جو تمام عالم کی روس قبض کرتاہے۔

شرح:۔اللہ کا ارشاوہے۔

قُلُ يَتَوَفَّاكُمُ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكُلَ بِكُمُ ثُمَّ إلىٰ وَكُلُ بِكُمُ ثُمَّ إلىٰ وَكُلُ بِكُمُ ثُمَّ إلىٰ وَبُكُمُ تُرْجَعُونَ (السجده/١١)

ترجمہ:۔نو کہ قبض کر لیتاہےتم کوفرشتہ موت کا جوتم پر مقررہے پھراپنے رب کی طرف پھر جاؤ گے۔

الثادم-تَوَفَّتُهُ رُسُلُنَا وَهُمُ لاَيُفَرِّطُونَ (الانعام/١١) ترجمه: - قِعنه مِن لي ليت بريال كوجار - بصح موت فريا

ترجمہ: - قبضہ میں لے لیتے ہیں اس کو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اور وہ کوتائی نیں کرتے \_ ارثاد ہے۔اَللهٔ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا (الزمر/٢٣) ترجمہ:الله يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا (الزمر/٢٣) ترجمہ:الله عِنْ لِيمّا ہے جانیں جب وقت ہوان کے مرنے کا۔

بہلی آیت میں قبض ارواح کی نسبت ملک الموت کی طرف ہے دوسری آیت میں قبض ارواح کی نسبت فرشتوں کی جماعت کی طرف ہے، تیسری آیت میں قبض ارواح کی نسبت الله کی طرف ہے تینوں نسبتیں الگ الگ ہیں تینوں میں تعارض ہے۔ جواب: \_ تینوں کی طرف قبض ارواح کی نسبت صحیح ہے \_ الله قبض ارواح کاحقیق فاعل ہے ملک الموت اس کی طرف سے قبض ارواح پر مقررے اور فرشتوں کی جماعت ملک الموت کے اعوان اور مددگار ہیں ۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے احقر کی كتاب تطبيق الأيات ص/ ١٣٧) اس تطبيق كو يون بهي بيان كياجا سكتا ہے كه ملك الموت توارداح کے قبض اور نکالنے پر مامور ہیں پھروہ ارواح اس سے عذاب کے فرشتے یا رحمت کے فرشتے حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر بیفرشتے اس روح میں اللہ کے حکم اوراس کی قضاء وقدر سے تصرف کرتے ہیں۔اس طرح توفی کی نسبت اوراضافت تیوں کی طرف صحیح ہے۔

# عقبيره نمبر • ٨: \_

قول ه: وَنُوْسِنُ بِعَذَابِ الْقَبْرِلِمَنُ كَانَ لَهُ اَهُلاً وَسُوالِ مُنْكَرِونَكِيْرِ فِى قَبْرِهِ عَنُ رَبِّهِ وَدِيْنِهِ وَنَبِيِّهِ عَلَىٰ مَاجَاءَ تُ بهِ الْاَخْبَارُ عَنُ رَسُولِ اللهِ يَظْمُ وَعَنِ الصَّحَابَةِ رِضُوانُ اللهِ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِيُنَ- رجہ:۔اورہم قبر کے عذاب پریفین رکھتے ہیں اس مخص کے لئے جواس کا اللہ ہاور منکر کئیر کے سوال پریفین رکھتے ہیں۔ میت سے اس کی قبر میں اس ہوں اس کے دین کے بارے میں اس تفصیل اس کے دین کے بارے میں اس تفصیل کے مطابق سوال کیا جائے گا جس کے ساتھ حضور قلیہ اور صحابہ کرام سے اخبار وارد ہیں۔

اخبار وارد ہیں۔

شرح:۔ارشادباریہے۔

وَحَاقَ بِالِ فِرُعَوْنَ سُوَّءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعَرَضُونَ عَلَيُهَا غُدُواً وَعَشِيّاً (المؤسن/٣٦،٣٥)

ترجمہ:۔اورالث پڑا فرعون والوں پربری طرح کاعذاب وہ آگ ہے کہ دکھلادیتے ہیں ان کو جے اور شام۔

ارشاد ہے۔

فَذَرُهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوُمَهُمُ الَّذِى فِيُهِ يُصُعَقُونَ يَوُمَ لاَ يُغُنِى عِنْهِ يُصَعَقُونَ يَوُمَ لاَ يُغُنِى عَنْهُمُ كَيُدُهُمْ شَيْئاً وَلاَ هُمْ يُنْصَرُونَ وَإِنَّ لِلَّذِيْنَ طَلَمُوا عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ وَلَكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ وَلَكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ

(الطور /۵۳تا ۲۳)

ترجمہ: موچھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ دیکھ لیں اپنے اس دن کو جس میں ان پر پڑے گئی کا کہ دیکھ کی ان کو ان کا داؤ کچھ بھی ان پڑسے گا ان کو ان کا داؤ کچھ بھی اور نہان کو مدد پہنچے گی اور ان گنہگاروں کیلئے ایک عذاب ہے اس سے

# ورے، پر بہت ان میں کے بیں جانتے۔

اس آیت میں اخمال ہے کہ عذاب سے مراد دنیا میں قبل کا عذاب ہواور رہی احمال ہوسکتا ہے کہ برزخ کا عذاب مراد ہو۔اوربیاحمال ظاہر ہے کیونکہ ان میں بہت سے بغیر قل کے مرکئے ہیں۔حالانکہ عذاب تو سب کے لئے عام ہے واکر عذاب قبرمرادلیاجائے توسب کوضرور ملے گا۔اس کتے بیاخمال اظہراوردانج ہے۔ا اس عذاب سے دنیا و برزخ دونوں کاعذاب مراد موسکتا ہے۔ براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ہم بقیع غرقد کے مقام پرایک جنازہ میں شریک تھے۔ ہمارے پاس حضور الله تشریف لائے وہ بیڑے گئے اور ہم بھی آپ ایک کے اردگرد بیٹھ گئے، گویا ہمارے مرول يريرند \_ بين عقد اورآ يعلي في تن مرتبة فرمايا" أعُوذُ با الله مِن عَذاب القبر "اورفرمایا كمومن كى جان كن كاونت جب آتا ہے تواس كے پاس روثن چہرے والے فرشتے آتے ہیں جن کے یاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے قریب الموت آدمی سے دور بیٹے جاتے ہیں پھر ملک الموت آتا ہے جواس کے سر کے قریب بینه جاتا ہے اور کہتا ہے کہائے فس طیبہ!اللہ کی مغفرت کی طرف نکل آ ،تو فرشتے ال کی روح کواس جنت والے خوشبودار کفن میں لے کراویر چڑھتے ہیں جب بھی فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تووہ فرشتے کہتے ہیں کیاعمہ ورون ہے۔اس طرح اوپر کے آسانوں کے فرشتے ان کے ساتھ ملتے جاتے ہیں یہاں تک كداس كا اندراج اعلى عليين ميس موجاتا ہے۔ پھراس كى روح اس كے جمد كى طرف لوٹائی جاتی ہے۔اس کے پاس دوفرشتے آ کراس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں من ربگ

تیرارب کون ہے مؤمن مردہ کہتا ہے رئی اللہ،میرا رب اللہ ہے، پھر پوچھتے ہیں اریک، تیرادین کیا ہے؟ بیرکہتا ہے دین الاسلام میرادین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں مہارے مابین اس بھیج ہوئے آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ مردہ کہتا ہے ، رسول الله \_ پھراس کے لئے جنت کا بچھونا بچھایا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول ریاجا تا ہے اور وہال کی خوشیو کیں آئی شروع ہوجاتی ہیں۔ای طرح کا فرکے یاس قبر می دوفرشتے آتے ہیں اس کو بھا کراس سے سوالات کرتے ہیں تیرارب کون ہے وہ كتاب هاها بلا ادرى بائے افسوس مجھے کچھ معلوم نہيں۔ ہرسوال كے جواب ميں يہى کتے ہیں آسان سے ایک منادی آواز لگا تاہے کہ جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے آگ کا بر بچادواوردوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو، دوزخ کی طرف سے زہریلی گری اس کی طرف آناشروع ہوجاتی ہے۔اس پراس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے یہاں تك كداس كى بسليال أيك دوسرے ميس تفس جاتى بين صحيحين كى حديث ہے فرمایا کدان دونوں کوعذاب قبر جور ماہے اوراس کی وجد کوئی کبیرہ گناہ بیں ایک پیشاب سنہیں بچتاتھااور دوسرا چغل خورتھا۔ پھرایک ہری شاخ منگوائی اور ہرایک کے قبر پر اُدى آدمى گاڑھ دى حضور ملاقة كاارشاد ہے جب مرده كوقبر ميں ركھا جاتا ہے تو دو كيرى أنھول والے فرشتے اس كے پاس آتے ہيں ايك كومنكر اور دوسرے كونكير کہاجاتا ہے۔عذاب قبراور نعیم قبر کی روایات معنی تو اتر کے ساتھ ٹابت ہیں۔قبر میں روح جمد کی طرف لوٹ آتی ہے لیکن دنیاوی حیات کی طرح نہیں ۔ روح کے بدن

كى ماتھ يائى طرح كاتعلق ہے۔

(۱) ماں کے پیٹ میں جنین کے ساتھ روح کا تعلق \_

(۲) ماں کے بیٹ سے جب دنیا کی طرف نکل آئے تواس وقت کا تعلق۔

(۳) نیندی حالت میں بدن کے ساتھ تعلق من وجیر بدن کے ساتھ تعلق ہوتا ہے من وجبر و ح بدن سے جدا ہوتی ہے۔

(۳) برزخ میں بدن کے ساتھ تعلق ، اگر چہروح بدن سے جدا ہوتی ہے لیکن کی جدائی نہیں ہوتی کہ بالکل بدن کے ساتھ تعلق باتی نہ رہے۔ روایات میں آتا ہے جب مردہ کے قبر پرکوئی سلام کرتا ہے تو روح واپس لوث آتی ہے۔ ای طرح جب لوگ مردہ کو وفن کر کے واپس لوٹ تی ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

لوگ مردہ کو وفن کر کے واپس لوٹے ہیں تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

لیکن روح کا بیلوٹنا خاص قتم کا ہے اس کے ساتھ بدن میں قیامت سے پہلے دیات سے بہلے دیات کے ساتھ بدن میں قیامت سے بہلے دیات سے بہلے دیات کے ساتھ بدن میں قیامت سے بہلے دیات سے بہلے دیات کے ساتھ بدن میں قیامت سے بہلے دیات سے بہلے دیات کے ساتھ بدن میں قیامت سے بہلے دیات کے ساتھ بدن میں تو اس سے بہلے دیات کی دولوں کے دیات کی دولوں کے دولوں کے دولوں کے دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کے دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کے دولوں کی دولوں کے دولوں کی دو

(۵) جب مرد ہے قبروں سے اُٹھائے جا کیں گے تو اس وقت روح کابدن کے ساتھ کامل تعلق ہوتا ہے جو گزشتہ تعلقات سے بالکل جدا ہے۔ اس تعلق کے بعد بدن کو نہ موت آتی ہے نہ نینداور نہ بدن میں فساد ہر یا ہوتا ہے۔ کیونکہ نیندموت کی بہن ہے۔ قبر میں سوال صرف روح سے نہیں اس لیے عذا ب روح اور بدن دونوں کو ہوگا۔ مثال: ایک لنگڑ اکمی اندھے کے کندھوں پر سوار ہوکر کسی باغ سے پھل توڑ سے تو سزا دونوں کو سلے گی کیونکہ میددنوں ایک دوسرے کے بغیر پھل نہیں تو ڈ سے شے۔ اس طرح روح اور بدن ایک دوسرے کے بغیر پھل نہیں تو ڈ سکتے تھے۔ اس طرح روح اور بدن ایک دوسرے کے بغیر پھل نہیں تو ڈ سکتے تھے۔ اس طرح روح اور بدن ایک دوسرے کے بغیر پھر میں کر سکتے تھے۔

عذاب قبر سے مراد برزخ کاعذاب ہے مرتے بی عذاب قبر کامتی ہوجاتا ہے فراہ قبر میں دفن ہویا نہ ہو۔ اس کو درندے کھاجا ئیں یا جل کراس کی را کھ ہوا میں بھر جائے یا پانی میں غرق ہوجائے۔ جس طرح قبر میں مدفون مردہ کی روح اور بدن کو سرنا ملتی ہے ای طرح ان فدکورہ مردوں کو بھی سزاملتی ہے۔ عذاب قبر تو اس لئے کہتے ہیں کہ عام طور پر مردے قبر میں دفن ہوتے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہے قبر میں ہونے ہیں ورنداصل عنوان عذاب برزخ ہیں گئے گیا ہے۔

## دار کی قشمیں:۔

(۱) دار دنیا (۲) دار برزخ (۳) دار قرار برایک کے احکام جدا جدا ہیں۔ انان روح اور بدن سے مرکب ہے۔ دنیا میں احکام بدن کے لئے ہوتے ہیں اور روح اس کے تالع ہوتی ہے، برزخ میں احکام روح کے لئے ہیں اور بدن اس کے تابع ہے۔اورحشر کے دن جب قبروں سے نکل آئیں تو عذاب اور نعیم بدن اور روح دونوں کے لئے اصالۃُ ثابت ہوں گے۔ بیجمی جاننا جا ہیے کہ عذاب قبریا نعیم قبراس دنیا کی جنس سے ہیں ،ان مردوں کود میصنے اور چھونے سے ان کے عذاب اور انعام کا پتہیں چلتا کیونکہ ان کا تعلق اب برزخ کے ساتھ ہے۔ یہی قبریا تو جنت کا باغیجہ ہوتا ہے یا جہنم کا گڑھا لیکن مشاہرہ سے کچھ بھی پہتہیں چلتا ۔اللہ تعالیٰ بعض او قات بھن بندوں کوعذاب قبر اور تعیم قبر د کھلاتے دیتے ہیں۔اس طرح سے بہت سے واقعات کا لوگ مشاہد ہ کر چکے ہیں ۔اگر تمام لوگوں کو قبر کے کمل احوال کا پیتہ چل جائے ،مثاہرہ کرلیں تو مکلف بتانے کی حکمت اور ایمان بالغیب ختم ہوجائے گااور لوگ مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہتم مردوں کو دفنانا چھوڑ دو گے تو اللہ سے سوال کرتا کہتم کوعذاب قبر سنادے جیے میں سنتا ہوں۔البتہ بہائم اس کا ادراک کرتے ہیں،عذاب قبر کوسنتے ہیں بلکہ سیانے لوگ سرکش گھوڑ ہے کو کنٹرول کرنے اوراس کے اکڑین کوختم کرنے کے لئے قبرستان میں بائد سے ہیں، قبرستان کے عذاب قبر کے ادراک سے گھوڑ ہے کا اکڑین ختم ہوجاتی بائد سے ہیں، قبرستان کے عذاب قبر کے ادراک سے گھوڑ ہے کا اکڑین ختم ہوجاتی

کیا قبر کاعذاب منقطع ہوتا ہے یادائی ہے؟ اس کا جواب بیہ ہے کہ عذاب قبر کی دونتمیں ہیں۔ایک نتم دائی عذاب کی ہ جیے ال فرعون کے بارے میں ہے۔

اَلنَّارُ يُعُرَضُونَ عَلَيُهَا عُدُواً وَعَشِيًّا وَيَوُمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوا الَ فِرُعَوْنَ اَشَدُ الْعَذَابِ (الْمؤمن ٣٦/) ترجمہ:۔وہ آگ ہے کہ دکھلا دیتے ہیں ان کوشنج اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت تھم ہوگا داخل کر وفرعون والوں کوشخت سے تخت عذاب میں۔

اس طرح کافر کے بارے میں براء بن عازب کی حدیث ہے پھر کافر کے لئے

ہی کی طرف سے دردازہ کھول دیا جائے گا اور اپنے ٹھکانے کو قیامت تک

ہی کی طرف سے دردازہ کھول دیا جائے گا اور اپنے ٹھکانے کو قیامت تک

ہوجاتا ہے۔ یہ وہ گنہگار مسلمان ہیں جن کے جرائم ملکے ہوتے ہیں تو ان کو ان کے

جرائم کے مطابق سزا ملنے کے بعد تخفیف ملتی ہے۔ میت کو صدقہ جاریہ اور ایصال

واب کا فائدہ بھی ملتا ہے جس کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ ای طرح قبر

کافس عذاب سے بھی تطہیر ہوتی رہتی ہے۔ آہتہ آہتہ یہ سلملہ عذاب منقطع

ہوجاتا ہے۔

سوال: جو کافر بہت پہلے مرچکا ہے اور وہ عذا بقبر میں اس وقت سے مبتلا ہے ایک کافر آج مرتا ہے تو عذا ب قبر میں گرفتار ہوجا تا ہے ایک کافر مستقبل میں مرکر گرفتار ہوگا۔ بظاہران کی سزامیں مساوات نہیں کیونکہ کوئی زیادہ مدت سے مبتلا ہے اور کوئی کم ۔ مثلاً قرب قیا مت والے کی سزا کم ہوگی مدت کے لحاظ سے۔

جواب: قبر میں ماضی ،حال اور مستقبل کا تصور نہیں بس مرتے ہی گرفتار عذاب ہوجاتے ہیں گرفتار عذاب ہوجاتے ہیں۔ قبر کی زندگی کا فر کے لئے بہت کمبی محسوس ہوتی ہے اور مسلمان کے لئے بہت مختصریہ مختصریہ

مثال: فوج کا قانون بن جائے کہ فوج سے باغی کی سزاسزائے عمرے تو

جس فرجی کی بغاوت جس وقت قابت ہواس وقت سے سزائے مرشروع ہوجاتی ہوجاتی ہوجرم میں پہل کرے گااس کی سزاشروع ہوجائے گی۔جو بعد میں باغی ہے گااس کی سزا بعد میں باغی بنے گااس کی سزا بعد میں شروع ہوگی۔ بعد میں باغی بنے والے کو پہلے باغی کے ساتھ سزا میں شریک نہیں کیا جاتا کیونکہ اس کا جرم بعد میں قابت ہوا۔ تو سزا کا اجراء جرم کے ثبوت کے بعد ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ دنیا کی بیسزائے عرصوت کے ساتھ ختم ہوجاتی ہے جبکہ عذاب قبر میں یہ تصور نہیں ۔ فرض کریں فوج کے باغیوں کی عمریں بہت لیمی ہوجائے تو سزا میں لاز ما طول پیدا ہوگا۔ باغیوں کو بیری حاصل نہیں کہ دہ ایک دو ایک دوسرے سے کہیں کہ مثلاً تیری مدت سزالمی ہوگئی اور میری مدت سزامنح میں ہوتھ ہے۔

#### ارواح كالحفكانه:\_

موت کے بعد قیامت تک ارواح کہاں ہوتی ہیں اس کے بارے میں مختلف وال ہیں۔

(۱) مؤمنین کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور کفار کی ارواح جہنم میں ہوتی ہیں، (۲) مؤمنین کی ارواح جنت کے درواز بے کے قریب صحن میں ہوتی ہیں جہاں سے جنت کے مزے لوٹتی ہیں۔

(۳) اپنے تبور کے قریب ہوتی ہیں مالک فرماتے ہیں کہروح آزادادھراُدھر پھرتی ہیں۔

(م) مؤمنین کی ارواح اللہ کے پاس ہوتی ہیں۔

(۵) مؤمنین کی ارواح دمثل میں جابیہ کے مقام پر ہوتی ہیں اور کفار کی ارواح

حضرموت میں برصوت نامی کنویں میں ہوتی ہیں۔

(۲) کعب فرماتے ہیں کہ و منین کی ارواح ساتویں آسان میں علیین کے مقام رہوتی ہیں

(2) مؤمنین کی ارواح حضرت آدم کے دائیں طرف ہوتی ہیں اور کفار کی ارواح حضرت آدم کے بائیں طرف ہوتی ہیں ۔ابن حزم فرماتے ہیں ارواح کا مھانہ وہی ہے جہاں اجساد کے بیدا ہونے سے بل تھیں۔ ابو عمر بن عبد البر فرماتے ہیں كة شهداء كى ارواح جنت ميں ہوتى ہيں اور عام مؤمنين كى ارواح اينے قبرول كے ارد گردہوتی ہیں۔ابن شہاب فرماتے ہیں کہ شہداء کی ارواح سبزیر ندوں کی طرح عرش کے ساتھ معلق ہوتی ہیں صبح وشام جنت کے باغوں کی سیر کرتی ہیں روز اندایے رب تے یاس آ کرسلام کرتی ہیں۔ایک فرقہ کا قول ہے کہ ارواح کا مھکا نہ عدم محض ہے ہیہ قول كتاب وسنت كے خلاف ب\_ايك فرقد كہتا ہے كہتمام ارواح كوان كا عمال، اخلاق اور صفات کے مناسب ایک بدن ملتا ہے تو ہرروح اینے مناسب بدن میں چلی جاتی ہے۔ بیمنکرین معاد کاعقیدہ تناسخ ہے جس کوآ واگون کہتے ہیں بیہ مندوں کا عقیدہ ہے۔

# تناتنخ کی تر دید کے دلائل:۔

عقیدہ تنائے کے مطابق لوگوں کی تعداد نہیں بردھنی جا ہے مثلاً ابتداء میں دس آدمی سے ان کے مرنے کے مطابق لوگوں کی تعداد نہیں بردھنی جا ہے مثلاً ابتداء میں دس آدمی سے ان کے مرنے کے بعد دس اجھے یا کرے اور اچھے یا کرے بدنوں والے حیوان میں روز بروز ہونے جا ہے تھے لیکن ہم د کھے رہے ہیں کہ انسانوں اور حیوانوں میں روز بروز

اضافه مورها ہے۔

(۲) انسان کی روح تو مرنے کے بعد کسی حیوان کی شکل میں آجاتی ہے لیکن حیوان کے مرنے کے بعد بیروح کہاں چلی جاتی ہے۔

(۳) سب سے پہلے انسان حضرت آدم کی روح ،حضرت آدم کی وجہ سے مزے کردہی ہے کیونکہ نبی عنداللہ مقرب اور مکرم ہوتا ہے ۔ تو پہلی انسانی روح کیوں حضرت آدم کے ساتھ مل کر مزے کردہی ہے؟ وہ کس کی روح تھی ؟ اس نے کیا کارنامہ انجام دیا تھا کہ مزے کردہی ہے، حالا نکہ روح کوسز ایا جز اان کے عقیدہ کے مطابق اس کے متعلقہ بدن کی وجہ سے ملنی جا ہے تھی۔

(۳) اگرروح اس طرح جزاد مزا کاشنے کیلئے دنیا میں اسطرح آتی رہے تو یہ دنیا دار الجزابن جائے گی ،معاد کا تصور ختم ہوجائے گا۔لہذا آریہ ماج کا پیعقیدہ انکار آخرت پرمبنی ہے۔

(۵) اس عقیدہ کے مطابق انسان جانور بھی بن سکتا ہے حالانکہ انسان انسان اسان ہے اور جانور جانور ہے ۔ صور تامسخ الگ چیز ہے جیسے یوم السبت والوں کے ساتھ ہوا تھا جود نیا میں آخرت کے سزا کے علاوہ ایک الگ انتیازی سزاتھی۔اس امت میں اس متم کا سنجیں ہوتا۔

#### ارواح کے درجات:۔

برزخ کے اندر ارواح کے درجات میں بہت بڑا تفاوت ہے \_بعض ارواح ملاً اعلیٰ کی اعلیٰ علیین میں ہیں اور بیانبیاء کرام کی ارواح ہیں اور وہ بھی اپنے درجات میں متفاوت ہیں۔ بعض ارواح سبز پر ندوں کے پوٹوں میں ہوں گی جو جنت میں جہاں چا ہیں چریں گی۔ اور یہ بعض شہداء کی ارواح ہیں نہ کہ سب شہداء کی۔ بعض شہداء کی ارواح ہیں نہ کہ سب شہداء کی۔ بعض شہداء کی ارواح مقروض ہونے کی وجہ سے جنت کے داشلے سے روک دی جا کیں گی۔ ایک صحابی نے حضو مقابقے سے پوچھا اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہوجاؤں تو میرے لئے کیا اجر ہے آ پ آلیت نے فرمایا جنت، جب وہ صحابی واپس لوٹے تو فرمایا کہ گرمقروض شہید۔

سوال: شہداء کی ارواح کوسبر برندوں کے بوٹوں میں رکھنا توجس اور قیدہے۔ جواب: \_اگركوئى بوائى جهاز ميس بينه كرفضائى سفر كے مختلف خوب صورت مناظر سے لطف اندوز ہور ماہوتو بیرقیر جس اور سزانہیں بلکہ بیرتو محض انعام اور اکرام ہے۔ مكن ہے كہ شہداء كى ارواح كے لئے سبر برندے كے بوٹے يا بيلك كى جگہ ہو كيونكہ پوٹے کا مقام ہی پرندے کے گلے کے اسلے حصہ میں ہوتا ہے۔ یعنی روح اس پرندہ ہوائی جہاز کے پائیلٹ کی جگہ بیٹھی ہواوراس ہوائی جہاز کوخود چلاتی ہواور پائیلٹ کی جگه بینه کرآ دمی زیاده لطف اندوز موتا ہے۔ یائیلٹ کے قریب بیٹھ کرایک دفعہ خوداحقر ہوائی سفرے لطف اندوز ہوچکا ہے۔ بعض ارواح جنت کے دروازے کے ساتھ محبوں ہوں گی حضور علی ہے فرمایا کہ میں نے تمہارے صاحب کو جنت کے دروازے کے پاس محبوس دیکھا ہے۔ بعض وہ ارواح ہیں جوانی قبرول میں محبول ہوں گی بعض وہ ہیں جوز مین میں ہوں گی۔اور بعض زنا کارمردوں اورعورتوں کی ارواح تئور میں ہوں گی بعض وہ ارواح ہیں جوخون کے نہر میں تیرتی ہوں گی۔اور

بھروں کو تکلیں گی۔ ارواح کے بارے میں ان تمام اقوال کے لئے احادیث سے مجوت ملاہے۔ جوت ملاہے۔

# شهداء کی حیات:۔

شہداء کی حیات خاص حیات ہے اور صرف ان کے ساتھ خاص ہے۔ ارشاد ہے وَلاَ تَدْسَبَنَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْ اِفِی سَبِیْلِ اللّهِ اَمُوَاتاً بَلُ اَحْیَاءً عِنْدَ رَبِّهِم یُرُزَقُونَ (العمران / ۱۹ ا)

م عِنْدَ رَبِّهِم یُرُزَقُونَ (العمران / ۱۹ ا)

م عِنْدَ رَبِّهِم یُرُزِقُونَ (العمران / ۱۹ والا اللهِ الل

ان کی ارواح سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں ۔عبداللہ بن مبارک ہے روایت ہے کہ حضور اللہ اللہ نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے تو ان کو اللہ نے سبز پرندوں کے پوٹوں میں جگہ عطافر مائی ، جنت کے باغوں کی سیر کرتے ہیں، وہاں کا پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سامیہ میں قناد بل کے اندر رات گزارتے ہیں عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں جب شہداء نے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ دے دیا تو اللہ بن مسعود فرماتے ہیں جب شہداء نے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ دے دیا تو اللہ بن مسعود فرماتے ہیں جب شہداء نے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ دے دیا تو اللہ بن مسعود فرماتے ہیں جب شہداء ہے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کے بوش برزخ میں بہتر ابدان عطاکر دیے جن میں دے دیا تو اللہ دیے۔

تامت تک ہیں مے اور ان برنول کے واسطہ سے جنت کی نعمتوں سے متنفید ہونے بی میں ہے دارواح کی نعمتوں سے متنفید ہونے بی مجردارواح کی نعمتوں سے بردھ کر ہول گا۔اس لیے مؤمن کی روح پرندے کی صورت میں ہوتی ہے۔ صورت میں ہوتی ہے۔

# انبیاءکرام کے اجسادمبارکہ ان کی حیات:۔

زین پراللہ نے حرام کردیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجسادکو کھاجائے۔شہید کا درجہ انبیاء کرام سے کم ہوتا ہے اس لیے انبیاء کرام کی حیات برزخی شہداء سے کی درجہ بروج کرہوگی۔ان کو بھی تو می حیات ملی ہے اور رزق دیا جا تا ہے۔حیات انبیاء پرعلاء کرام نے مستقل کتا ہیں گھی ہیں۔

سوال: عذاب قبراور تعیم قبر کا انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ میت بے جان ہے نہاں میں دیاں ہے نہاں ہے نہاں کے خواص سے ہیں۔ نہاں میں حیات ہے نہاں میں اور اک۔ کیونکہ یہ چیزیں زندوں کے خواص سے ہیں۔

جواب: الله قادر ہے کہ میت میں عذاب کی تکلیف یا تعیم کی لذت کے ادراک کے لئے ایک فاص قتم کی حیات پیدا کردے۔ شہداء کے بارے میں آتا ہے 'نہوں کہ اُخیاء عند ربھی می حیات سے بدن کی طرف روح کا لوٹا لازم نہیں کہ حرات کی طرف روح کا لوٹا لازم نہیں کہ حرات کی بعد حشر ہو ۔ کیونکہ اعادہ روح میں اور موت کا سامنا کرنا پڑے جس کے بعد حشر ہو ۔ کیونکہ اعادہ روح حرات خاصہ کے لئے اعادہ روح ضروری نہیں بلکہ حیات خاصہ کے لئے اعادہ روح ضروری نہیں بلکہ انک کے فروح کا بدن کے ساتھ دور سے تعلق بھی کافی ہے ۔ تو اللہ تعالی اس بات پرقادر ہے کہ روح کا تعلق بدن یا بدن کے اجزاء کے ساتھ پیدا کردیں اور پھر بدن یا برقادر سے کہ دور کا ادراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بدن یا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی بین کا دراک پیدا کردیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی کا دراک پر دیں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو جمادات کے انتخافی کی دروں کی کو دین کے دروں کی در

اندرادراک اور شعور پیدا کیا ہے۔ ہرفتی اس کی تبیج کرتی ہے۔ جنب بے جان چیزوں میں ادراک ، شعور پیدا کرسکتا ہے بنی اسرائیل کے مقتول کوزندہ کیا ہموکا سے جنہوں نے کہاتھا۔

لَنُ نُوْمِنَ لَكَ حَتَىٰ ذَرَى اللَّهَ جَهْرَةُ (البقره ٥٥/٥)

ترجمہ: ہم ہرگزیقین نہ کریں گے تیراجب تک کہند کھے لیں اللہ اس پرقادر
اللہ نے ان کوموت دی پھرزندہ کیا۔اصحاب کہف کوزندہ کیا تو کیا اللہ اس پرقادر
نہیں کہ برزخ والوں میں ایس حیات پیدا کردیں جس کے ساتھ انعام اور عذاب
کا ادراک کرسکیں۔اس کا انکار صرف منکر اور ہے دھرم ہی کرےگا۔

سوال: بانی میں ڈوب کرمرنے والے کو ،آگ میں جل کر راکھ بن جانے والے کواور جس کودر تدہ کھا جائے ان کو کیسے عذاب ملتاہے؟

جواب: الله نے جب انسان کو بنایا تو اس کے اجزاء صرف بھرے ہوئے ہیں تھے بلکہ محض معدوم ہے ۔ نطفہ خون سے بنمآ ہے ، خون خوراک سے ، اور خوراک زمین سے ۔ اس میں پھر ہوا ، موسم ، گرمی ، مردی ، چا ند ، سورج ، ستار سے سب حصہ لیتے ہیں گویا انسان کے اجزاء نطفہ ، خون ، خوراک ، زمین ، ہوا ، پانی ، چا ند ، سورج اور ستارول میں ہے ۔ اللہ نے رحم کے اندر جمع فرما کر انسان بنادیا ، نیست سے ہست کردیا تو پانی ہوا اور کی پرندے کے پیٹ کے اندر بھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر کے عذاب ہوا اور کی پرندے کے پیٹ کے اندر بھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر کے عذاب یا انعام دینے پرقاد ہے۔

سوال: کسی کی قبرکو کھول کردیکھیں نہ جہنم کا گڑھا ہےنہ جنت کا باغیجہ ہے۔

جواب: مرده کی قبراس دنیا میں ہے اور برزخ ایک اور عالم ہے۔اس عالم کی بانس جارے مشاہرہ میں ہیں آسکتیں۔ایک سویا ہوا آدمی خواب کے عالم میں مزے ازاتا ہے یا تکلیف میں متلا ہوتا ہے یاس میٹے ہوئے بیدار آدمی کواس کا احساس نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ سویا ہوا عالم خواب میں ہے اور بیدار آ دمی عالم دنیا میں ہے۔ بہت ی چزیں ہمیں دکھائی نہیں دیتی لیکن ہم ان کا اٹکارنہیں کرسکتے ہمیں آسیب زدہ کا جن دکھائی نہیں ویتا۔حضرت جبرئیل حضور علیہ کے علاوہ صحابہ کرام کو دکھائی نہیں دیتاتھا۔ ہماراحضور اللہ کی باتوں پریقین ضروری ہاس لیے کہ تمام اسلامی باتوں کا تعلق ساع کے ساتھ ہے یعنی سننے کے ساتھ مسلمان نجی الفیلے کی بات س کر چاتا ہے و کیے رہیں چانا۔و کیے کر چانا حیوانات کا کام ہے۔ کسی کھانے میں زہر ہو کتے کے سامنے تقریر کروکہ بیروٹی نہ کھاؤز ہرآ لود ہے اس کوروٹی آیک بہترین نعت نظرآ ئے گ مجراس کو کھائے گالیکن اگر کہیں بہترین تازہ اور گرم بلاؤ پڑا ہواور ایک بھوکا اس کے کھانے کے لئے آ پہنچے اور کھانے کے لئے بالکل تیار اور ایک بچے آ کراس سے کہے کہ ابھی ابھی ایک کتا آیا تھا اور کھانا سونگھ کر چلا گیا تو وہ آ دمی فورا کھانا ہوں ہی پڑا ہواچھوڑدےگا۔ بیاس بھو کے آدمی نے سننے برعمل کیا تو حضور اللے سے نی ہوئی یا ئېچى ہوئى بات ير كىيے مل نە**ہوگا**\_

## عقیدهنمبرا۸: \_

قوله: وَالْقَبُرُ إِمّا رَوْضَةً مِنُ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوُحُفُرَةً مِنْ حُفَرِ النَّيْرَان- ترجمہ:۔اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

شران: مؤمن صالح جس كوقبر ميں ثابت قدى نفيب ہومكر نكير كے موالات كا صحيح جواب دي تواس كے لئے قبر جنت كے باغوں ميں سے ایک باغ ہواور جو كا شخ جواب دي تواس كے لئے قبر جنت كے باغوں ميں سے ایک باغ ہواور جو كا فر ہے ، منافق ہے يا فاسق ، فاجر اور ظالم ہے تو اس كے لئے اس كى قبر جنم كا ايك گرھا ہے۔

## عقيده نمبر۸۲:\_

قولسه: وَنُوسِنُ بسِالْبَعْثِ وَجَزَآءِ الْآعُمَالِ يَوُمَ الْقِيَامَةِ وَالْعَرُضِ وَالْحِسَابِ وَقِرَائهُ الْكِتَابِ وَالثُّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالصَّرَاطِ وَالْمِيْزَانِ -

ترجمہ:۔اورہم بعث پرایمان رکھے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء پر اور عرض وحساب پر اور کتاب (اعمال نامه) کے پڑھنے پر اور تواب اور عقاب براور بل صراط اور میزان بر۔

شرے: معاداور بعث بعد الموت کے مسئلہ کوتر آن مجید نے کھول کھول کربیان کیا ہے اور عقل اور فطرت سلیمہ بھی اس کا انکار نہیں کرتی ۔ قرآن مجید کی بہت ی سورتوں میں محکرین معاد کی تردید بیان ہوئی ہے۔ ایمان باللہ پرتو سب انبیاء منفق ہیں کیونکہ رب کا اقرار بی آدمی میں عام ہے۔معاند کے علاوہ ہرایک اس فطری مسئلہ

> قُلُ يُحْيِيُهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ (يُسَ / 9) رَجِه: تَوَكِه ان كُوزِيره كرے گاجس فے بتایا ان كوپہلی بار۔

قَالَ فِيُهَا اللَّهِ مُن اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

ترجمہ:۔فرمایاای میں تم زندہ رہوگے اور ای میں تم مرو گے اور ای سے تم نکالے جاؤگے۔

حفرت نوح عليه السلام نے فرمايا

وَالسَّلْهُ اَنْبَتَكُمُ مِنَ الْآرُضِ نَبَاتاً ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيُهَا وَيُهَا وَيُهَا وَيُهَا وَيُهَا وَيُخُرِجُكُمُ إِخُرَاجاً (نوح/١٨٠١)

ترجمہ:۔اوراللہ نے أكاياتم كوزين سے جماكر، پرمكرر والے كاتم كواس من اور نكالے كاتم كوبابر۔

حفرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔

وَالْسِذِى اَطْسِمَعُ اَنْ يَسِغُ فِرَلِى خَسِطِيْهُ تَرِسَى خَسِطِيْهُ تَرْسَى يَسُوْمَ الدُّيُنِ (الدشعراء/٨٢)

ترجمہ:۔اوروہ جو مجھ کوتو تع ہے کہ بخشے میری تقفیم انصاف کے دن۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موکیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔

إِنَّ السَّاعَةَ اتِيَةً أَكَادُأُخُفِيهَا لِتُجُزِئ كُلُّ نَفُسٍ بِمَا تَسْعَىٰ (طُلاً/10)

ترجمہ: قیامت بے شک آنے والی ہے میں مخفی رکھنا چاہتا ہوں اس کوتا کہ بدلہ ملے ہر مخص کو جواس نے کمایا ہے۔

تمام انبیاء کرام نے معاد اور بعث بعد الموت کے بارے میں اپنی ای امتوں کو بتلایا ہے۔

سوال: مرنے کے بعد آدمی مٹی میں مل کرمٹی ہوجاتا ہے یا آگ میں جل کر راکھ ہوجاتا ہے یا آگ میں جل کر راکھ ہوجاتا ہے یا کوئی جانور اس کو کہ موجاتا ہے یا کوئی جانور اس کو کھاجاتا ہے تو دوبارہ کیسے زندہ انسان بن جائے گا؟

جواب: - جس طرح انسان کو اللہ نے اولاً عدم سے وجود بخشاہ ای طرح معدوم کرنے کے بعد دوبارہ اعادہ پر بھی قادر ہے۔ ہم دنیا میں ہرانسان، حیوان اور نبات کہاں سے آیا۔ یہ بالکل نبا ت کی طرف د کیھتے ہیں ہر نیا انسان، حیوان اور نبات کہاں سے آیا۔ یہ بالکل معدوم محض تصاللہ نے ان کو ہست کر دیا۔ مثلاً انسان خون اور نطفہ سے بنا ہا اور یہ دونوں خوراک سے اور خوراک زمین سے ۔ اور خوراک میں ہوا موسم ، پانی ، چا کہ دونوں خوراک سے اور خوراک زمین سے ۔ اور خوراک میں ہوا موسم ، پانی ، چا کہ اور سورج کی تا شیرشامل ہے۔ اندازہ لگا کی ہرانسان پورے عالم میں بھر اہوا تھا اللہ اور سورج کی تا شیرشامل ہے۔ اندازہ لگا کی جو جود بخشا۔ ہماراعقیدہ ہے کہ وہ اعادہ معدوم کی سے نبورے عالم سے اس کو جود بخشا۔ ہماراعقیدہ ہے کہ وہ اعادہ معدوم کی

قادر ہے پھرانسان کو دوبارہ اُٹھانا اعادہ معدوم بھی نہیں بلکہ اعادہ موجود ہے۔ کیونکہ ہر انیان کاجیم بے شار چھوٹے اجزاء (خلیات ) سے مرکب ہے، ہر خلیے میں کمل ایک انیان موجود ہے۔ پیفلیات مرتے ہیں بلکہ اگران پر ہزاروں سال گزرجا ئیں تو بھی زندہ رہتے ہیں۔ایک مرنے والے انسان سے دوبارہ اس جیسے کروڑوں انسانوں کا اعادہ ممکن ہے۔ موجودہ طبی ترقی نے میہ بات ثابت کردی کہ ہرانسان بے شار خلیات ے مرک ہے اور ہر خلیہ کے اندر کمل انسان ہے۔ ایک انسان سے جتنے خلیے لئے مائیں تواس انسان کے مشابدانسان بیدائے جاسکتے ہیں اس عمل کوکلوننگ کہتے ہیں۔ م نے والے انسان کے بیر بے شار خلیات ضرور کہیں نہ کہیں موجود ہوتے ہیں اور م تے نہیں ۔انسان ریزہ ریزہ ہوجا تا ہے انتہائی باریک ذرات کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کامکمل صفایا ہو گیا ہے۔ جب ایک چیز موجود ہے تو وہ کہاں چلی گئی یہ بھی ایک سوال ہے۔ بیدالگ بات ہے کہ انتہائی باریک ہونے کی وجہ ہے ہم عادةٔ كہتے ہیں كەمكىل مٹ گئى ۔ دنیا میں كتنے باريك جراثيم موجود ہیں جن كونه كوئى ریکتاہے نہ تنکیم کرتا ہے لیکن خور دبین کے ذریعے ان کا دیکھناممکن ہوتا ہے۔ ہر جرثومه اپنا اثر بھی ظاہر کرتا ہے۔عقلاً موجوو چیزختم نہیں ہوسکتی جب ایک چیز موجود ہتو وہ کہاں چلی گئی ۔باریک سے باریک تر تو ہوسکتی ہے لیکن معدوم نہیں ہوسکتی۔ لیکن اللہ نے نظام ایسا بنایا ہے کہ ایک چیز پیدا ہوتی ہے اپی طبعی عمر پوری کر کے صفحہ ہتی سے غائب ہوجاتی ہے۔ جب ایک چیز کا وجود اوراعادہ عقلاً ممکن ہے اور پھر ٹر بیستاس کے اعادہ کی خبر بھی دیے دینوا نکار محض عناد ہے۔

#### بعث کی حقیقت:۔

دنیا دارالعمل ہے اور آخرت دارالجزاء ہے۔ دنیامیں کمل جزاوس اکا منامشل ہے مثلاً ایک جنتی کواللہ تعالیٰ اس دنیا ہے دس گنابری جنت دیں محتواس دنیا میں م کیوں کرمکن ہے۔ایک ایک دوزخی کی ڈاڑھاحد بہاڑ کے برابر ہوگی۔ایک سمان الله كااجر برداسايه دار درخت ہے جس كے سايہ كے ينجے تيز رفيار گھوڑ اسينكروں سال دوڑ تارہے تو پھر بھی اس کا سامیے تم نہیں ہوتا۔ بے شار جنتی اور دوزخی ہیں ان سب کے جزاوسزا کے لئے ایک وسیع جگہ ہونی جا ہے۔اللہ نتحالی فی الحال بھی اس پر قادر ب ليكن بجرايمان بالغيب كاعقيده اورفله فعمل ختم موجائے گا۔اگرا چھےاور بُرے مل كى جزاوسزاكے لئے جگہ مقررندى جائے ياكسى كواس كے عمل كابدلدندديا جائے تو پھريوں کہنا پڑے گا کہ اعمال ہیں اور ان کے اثر ات مرتب نہیں ہورہے ہیں ۔ توبی خلاف قانون بھی ہے کیونکہ برعمل کا روعمل ضرور ہوتا ہے۔نیک اعمال ادر یرے اعمال کا ر دعمل آخرت میں ظاہر ہوگا۔ جس کے ظہور کے لئے اعادہ اور حشر ہوگا۔ جہال ہر انسان این عمل کا اثر دیکھے گا اور اعمال کا تفاوت بھی دیکھے گا۔ جب دنیا میں اعمال متفادت ہیں کوئی اچھاعمل ہے کوئی بُر ا، تو اس کا متفاوت اٹر بھی ضرور ظاہر ہونا چاہیے، ورنہ بر ممل فضول ہوگا۔ عاملین کا تفاوت ختم ہوجائے گا۔ اچھے برے کی تمیز فضول ہوجائے گی ۔لوگ کیوں خود کو اعمال کے ذریعے تھکارہے ہیں ۔ کفار دنیا میں کیوں عیش کردہے ہیں اور مسلمان دنیا میں کیوں قیدی کی طرح زندگی بسر کردہے ہیں. طیب اور خبیث کی جدائی ضروری ہے۔ان تمام اعمال کے اثر ات کوظاہر کرنے کے

لے اور برے اور نیک کوجد اکرنے کے لئے آخرت ہے تاکہ ہرایک اپنے اپنے مل کا عمل بتيجه ديك اورسب برفرق ظاهر موجائ اللدتعالى قدردان بهى بي اور منتقم ہی ۔ نیک لوگوں کی قدر دانی آخرت میں اچھی جزا کے ساتھ کریں گے اور بُرے ور سے انقام لیں گے۔ای عمل اور اسکے ردعمل کے قانون کے مطابق لوگ نیک اعال كرتے ہيں اور يُر سے اعمال سے بچتے ہيں۔اى كانام بعث بعد الموت اور حشر ہے۔ای لئے آخرت میں جزاومزا کے اس قانون کے لئے پیش ہوکرحساب دینا ہوگا "مالكِ يَوْم الدّين "ميل يهى فرمايا كيا ب كدوه روز جزاكا ما لك ب-حشر، بيثى ادر حاب ای جزاوسزا کے لئے ہے۔ دنیا میں ہر نیک اور کرے مل پراس کا اثر مرتب ہورہاہے کیکن اثر کے ظہور کا وقت ابھی نہیں آیا ان اعمال کے اثر ات جان کنی کے وتت سے شروع ہوجاتے ہیں آ ہستہ آ ہستہ ان کا ظہور برد هتا چلا جا تا ہے ممل اثر ہیشہ کی جنت یا دوزخ کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ چونکہ دنیا میں ان اعمال کے اثرات بدے طور پر ظاہر نہیں ہوتے اس لئے منافق ، فاجر اور کا فرکو دھو کہ لگتاہے کہ شاید ہیہ دنیاباربیش کوش کے عالم دوبارہ نیست کا مصداق ہے۔ای طرح بعض نادان اور كزوريقين والےائي نيك اعمال كے اثرات نظرندآنے برقدرے مايوى كاشكار ہوجاتے ہیں۔ دنیا میں بھی بعض چیزوں کے اثرات جلد نظر نہیں آتے۔مثلاً ایک شخص آم كى تعلى اس لئے اگا تاہے كہ منتھ منتھ پختد اور تازه آم كھاؤں كا چندمهينوں كے بعدسوچاہ کرنہ و آم کا پیربنانہ آم بیدا ہوئے ۔ توسمجھدار آدمی اس سے کہنا ہے کہ ال پرکئی سال لگیس سے انتظار کر و تصویلی اُ گانے کے عمل کے اثر ات کئی سال بعد نظر

-UZI.

### قرأة الكتاب: ـ

ارثادبارى - اِقْرأ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمُ عَلَيْكَ حَسِيبًا (الامراء/١٢)

ترجمہ: ۔ پڑھ کے کتاب اپنی تو ہی کافی ہے آج کے دن اپنا حماب لینے والا۔
اعمال نامہ میں بندوں کی طاعات اور معاصی درج ہوں گے ۔ اہل ایمان کو
اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جبکہ کفار کو بائیں ہاتھ میں پیٹے بیچھے سے اعمال
نامہ دیا جائے گا کہ خود پڑھ کر فیصلہ کرے۔ عمر بھر کے اعمال سب سامنے ہوں گے۔
اعمال نامہ کے اندر کی بیشی کا خود جائزہ لے گا، یقین کرے گا کہ سب بچھا عمال نامہ
میں بلاکم وکاست موجود ہے ارشاد ہے۔

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُحَرِبِينَ مُشَفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يُويُلَتَنَا مَالِ هذَاالْكِتَابِ لَايُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحُصَاهَا وَوَجَدُوا مَاعَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظَلِمُ رَبُّكَ اَحَداً (الكهف/٣٩)

ترجمہ:۔اوررکھا جائے گا حساب کا کاغذ پھرتو دیکھے گنہگاروں کوڈرتے ہیں اس سے جواس میں لکھا ہے اور کہتے ہیں ہائے خرابی کیسا ہے یہ کاغذنہیں پھوٹی اس سے چھوٹی بات اور نہ بردی بات جواس میں نہ آگئ اور بائیں گے جو پچھو کی اس سے چھوٹی بات اور نہ بردی بات جواس میں نہ آگئ اور بائیں گے جو پچھوکیا ہے سامنے اور تیرارب ظلم نہ کرے گاکسی پر۔

جزاء الاعمال: - ارشاد باری به مالیك يوم الذين (الفاتي/م) زجمه: - مالك روز جزاكا -

يَوْمَثِذٍ يُوفِّيُهِمُ اللَّهُ وِيُنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعَلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَالْحَقُ وَيَعَلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَالْحَقُ الْمُبِينُ (الرعد/٢٥)

ترجمہ:۔اس دن بوری دے گا ان کواللہ ان کی سز اجو جو جا ہے اور جان لیس گے کہ اللہ وہی ہے سچا کھولنے والا۔

دین کامعیٰ جزائے 'کسا تُدِین تُدانُ اَی کساتُ جَازِی تَجَازِی تَجَازِی جَازِی مَا کُسَاتُ جَازِی جَارِی جَازِی جَا

جَزَآءً بِمَا كَانُوُا يَعُمَلُونَ (البحده/ ١٤) ترجمہ: ـبدله اس کا جوکرتے تھے، جَزَآءً وِفَاقاً (الدہا /٢٦) ترجمہ: ـبدلہ ہے پورا۔

مَنُ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشُرُ أَمُثَالِهَا وَمَنُ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُخْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمُ لَا يُظُلِّمُونَ (الانعام/١٢٠)

ترجمہ:۔جوکوئی لاتا ہے ایک نیکی تواس کے لئے اس کادس گنا ہے اور جوکوئی لاتا ہے ایک یُر ائی سوسز ایائے گااس کے برابراوران پرظلم ہیں ہوگا۔

حضرت ابوذر سے منقول ہے (الله فرماتے ہیں) کہ اے میرے بندو ایہ تمہارے الله فرماتے ہیں) کہ اے میرے بندو ایہ تمہارے ایک گفتی ہورہی ہے پھر تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ سطے کا جواس میں خیرد کیھے اور پائے پس الله کی تعریف کرے اور جواس میں خیر کے مطاور پائے ہیں الله کی تعریف کرے اور جواس میں خیر کے مطاور پائے تو صرف اپنے آپ کوملامت کرے۔

#### والعَرَضُ وَالْحِسَابُ:-ارثادب

فَامَّامَنُ أُوتِى كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَسَوُفَ يُحَاسَبُ حِسَاباَيسِيراً وَيَنْقَلِبُ إلى أَهُلِهِ مَسُرُوراً وَأَمَّامَنُ أُوتِى كِتَابَهُ وَرَآءَ ظَهُ سِرِهِ فَسَسُوفَ يَسَدُّعُ وَثُبُ وُراً وَيَسَلَّلُ لَانشقاق / كتا ١١) سَعيُراً (الانشقاق / كتا ١٢)

ترجمہ: ۔ سوجس کو ملا اعمالنامہ اس کا دائے ہاتھ میں تواس سے حماب لیں گے آسان حماب اور پھر کرآئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہوکر اور جس کو طلا اس کا اعمالنامہ پیچے سے سووہ پکارے گا موت ، موت اور پڑے گا آگ میں۔

إِنَّ اللَّهُ سَرِيعُ الْحِسابِ (آل عمران/199) ترجمہ: ۔ بِشک الله جلد لیرا ہے حماب۔

وَاتَّقُوا يَوُما تُرُجَعُونَ فَيَهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفِّىٰ كُلُّ نَفُسٍ مَا كَسَبَتُ وَهُمُ لاَ يظُلَمُونَ (البقره/ ٢٨١)

ترجمہ:۔ اور ڈرتے رہواس دن سے کہ جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر پوراد یاجائے گاہر شخص کوجو پھھاس نے کمایا اور ان برظلم نہ ہوگا۔
صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے قیامت کے دن جس کے ساتھ حساب ہوا ہلاک ہوجائے گا میں نے کہا یارسول اللہ! کیا اللہ نے بینس فرمایا جس کو اس کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی جائے تو اس کا حساب آسان ہوگا

ن حضور الله نظر مایا ہے تو عرض (پیشی) کے لئے ہوگا۔ جس کے ساتھ حساب میں مناقشہ ہوااس کوعذاب ملے گا۔ حضور الله نظر کا ارشاد ہے قیامت کے دن لوگوں کی نین پیشیاں ہوں گی ، دو پیشیاں جدال اور عذر کی ہوں گی تیسری پیشی اعمالنا موں کے نین پیشیاں ہوگا اور آن کی ہوگا۔ جس کو اعمالنا مددا نیس ہاتھ میں ملااس کو تو آسان حساب ہوگا اور جس کو اعمالنا مد ہا نیس ہاتھ میں ملاآگ میں داخل ہو جائے گا۔ اور جس کو اعمالنا مد ہا نیس ہاتھ میں ملاآگ میں داخل ہوگا۔

قول : وَالصَّرَاطُ: - بل صراط پر ہماراایمان ہے جہنم کے اوپرایک بل ہال سے باریک ادر تکوار سے تیز ہے۔ نیکو کا راور بدکارسب کواس پر سے گزرتا ہوگا۔ جب اس پر سے گزر نے لگیس تو اللہ فرشتوں کو تھم دے گا کہ ان کو تھمراؤ کیونکہ پہلے ان کو حماب و کہ اب و کا۔

موال: اتن باریک اورنازک بل پر سے اہل محشر کیے گزریں گے؟
جواب: جن کواللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین ہے وہ تو اس کوشلیم کرتے ہیں۔ بل
مراط پر چلنا ہوا پر چلنے سے زیادہ تعجب انگیز نہیں ہے۔ ہوائی جہاز اپنے بھاری وزن
مامان اور سینکڑوں لوگوں کے ساتھ ہوا کے دوش پر کیسے تیز رفاری سے چلا ہے۔
جب یمکن ہے تو بل صراط پر بھی چلنا بطریق اولی ممکن ہے کیونکہ وہ ہوا کی نسبت
زیادہ مضبوط ہے۔ اس بل پر بعض کی رفاز بجل کی طرح ہوگی بعض کی تیز ہوا کی ما تھ
ادر بعض کی تیز رفاز گھوڑے کی طرح۔
ادر بعض کی تیز رفاز گھوڑے کی طرح۔

جواب: اصل حکمت تو اللہ کو معلوم ہے بظاہر بیر معلوم ہوتا ہے کہ بیا ان کے امتحان کیلئے ہے اس کی تا تیدا کی حدیث سے ہوتی ہے جس کا مفہوم ہے کہ بل مراط اندھیرا ہے اور اس کا چراغ ایمان ہے ۔ مؤمن اور منافق اس بل کے ساتھ ایک دوسر سے سے جدا ہول گے۔ اس بل پر ہرا یک گزرے گا۔ ارشاد ہے۔ وار کو گئی ہوا گئا کے نہ کہ اور کو گئی ہو کے اس بل پر ہرا یک حَدَّماً مُقَضِیّاً (مریم/ال) مرجمہ: اور کو گئی ہیں تم میں جونہ پنچے گا اس پر ، ہو چکا یہ وعدہ تیرے دب پر لازم مقرر۔

ورود سے مراد بل صراط پرگزرنا ہے۔ لیکن اللہ مؤمنین اور متقیوں کو باوجود مرور

کو آگ سے نجات دیں گے۔ حضور علیہ نے فرمایا فتم ہاں ذات کی جس کے قضے میں میری جان ہے۔ حضور علیہ نے بیعت کی ہوہ دوزخ میں داخل نہ بیض میری جان ہے جس نے شجرہ کے نیچ بیعت کی ہوہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا حضرت حضور تا نے کہا کیا اللہ نے رہیں فرمایا ہے؟ ' وَإِنْ مِنْکُمُ إِلَا وَارِدُهَا' ' حضور علیہ نے نے نہا کیا اللہ نے رہیں سنا۔

ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ الْقُوْا وَنَذَرُ الظَّلِمِيْنَ فِيهَا جِثِيًا (مريم/21) ترجمه: پهر بچائيں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گنهگاروں کواس میں اوندھے گرے ہوئے۔

لیمی ورود ناردخول نارکوستازم نہیں۔حضرت جابر فقر ماتے ہیں آیت میں ورود سے مراد ورود صار خول نارکوستازم نہیں۔حضرت ابو ہریر فاسے فر مایا لوگوں کو میری سنوں کی تعلیم دواگر چہوہ اس کو پہند نہ کریں۔اگر تو چاہتا ہے کہ بل صراط پر جنت کے داخلہ

کی اتی در کے لئے بریک نہ لگے جتنی در میں آکھ جھکی ہے تو دین میں اپنی رائے ہے آئی در کے لئے بریک نہ لگے جتنی در میں آکھ جھکی ہے تو دین میں اپنی رائے ہے کوئی نی بات نہ پیدا کر حضو تھا ہے کا ارشاد ہے آگ مؤمن سے کے گرد بریا ہؤمن "جلدی گزرا ہے مؤمن تیر نے ور نے تو میرے آگ کے شعلہ کو بجادیا۔

وَالْمِيْزَانُ: ماراميزان پُكَاكِمان مهاراماري مهاراي مهاري المؤرد المؤ

ترجمہ: ۔اوررکھیں گے ہم ترازوئیں انساف کی قیامت کے دن پھرظلم نہ ہوگائس جی پرایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانہ کی تو ہم لے آئیں گے اس کو اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

فَمَنُ ثَقُلَتُ مَوَازِينَهُ فَأَلَئِكَ هُمُ الْمُفَلِحُونَ وَمَنُ خَفَّتُ مَوَازِينَهُ فَأَلَئِكَ هُمُ الْمُفَلِحُونَ وَمَنُ خَفَّتُ مَوَازِينَهُ فَالْمُكُ الَّذِينَ خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَمَ خَالِدُونَ (المؤمن /١٠٣،١٠)

ترجمہ:۔ سوجس کی بھاری ہوئی تول تو وہی لوگ کام لے نکلے اور جس کی ہگی نگلی تول سودہی لوگ ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان دوز خ ہی میں رہا کریں گے۔ میں۔ مے۔

قرطبي فرماتے ہيں علاء كہتے ہيں كہ جب حساب ختم ہوجائے تو وزن اعمال

ہوگا۔وزن جزاء ہے پس مناسب ہے کہ حماب کے بعد ہو۔ حماب اعمال کے ثابت رے کے لئے ہوگا اور وزن اعمال کی کمیت اور کیفیت ظاہر کرنے کے لئے ہوگا تا کہاں کےمطابق جزادی جائے۔(۱) یا تو تر از ومتعدد ہوں گے جن میں اعمال تولے جائیں گے یا تلنے والے اعمال متعدد ہیں اور تر از وایک ہے۔موازین جمع باعتبار مختلف انواع اعمال کے ہے۔سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کے ترازو کے دوحی پلاے ہیں جن کا مشاہرہ ہوگا۔حضور علیہ کا ارشاد ہے کہ ایک آ دمی کو قیامت کے دن سب کے سامنے لایا جائے گااس کے اعمال کے ننا نوے دفتر اس کے سامنے کول دیے جائیں گے، ہررجٹر حدنگاہ تک بدا ہوگا، پھراس سے کہاجائے گا کہاس میں جو پچھ کھا ہے اس پر اعتراض تو نہیں ، کیا میرے کا تبین نے آپ پر کوئی ظلم تو نہیں كيا؟ وه صحص كم كانبيس يارب، ال سے فرمائے گاكيا كوئى نيكى ياعذر ہے؟۔آدى حیران رہ جائے گا کیے گانہیں یا رب۔اللہ فرمائے گاہاں ہمارے یاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پرظلم نہیں ہوگا۔اس کو کاغذ کا ایک ٹکڑا دکھایا جائے گا جس میں لکھا ہوگا'' أَشْهَدُ أَن لاَ إِلهَ إِلاّ اللهُ وَأَنّ مُحمداً عبدُهُ وَرَسُولُهُ " كَهِكَا الكُوماض كرو - كې گايارب! بي كاغذ كا پرزه اينے رجيروں كا كيا مقابله كرے گا- كہاجائے کا تجھ پرظلم نہیں ہوگا۔ پس وہ تمام رجٹر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور کا غذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں ، توبیکلہ والا پلڑ ابھاری ہوجائے گا۔ (۲) یا خود آ دمی کوتولا جائے گا۔حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن خوب موٹا آ دمی لایا جائے گالیکن اس کاوزن اللہ کے نزد یک چھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ پڑھوا گرتم چاہتے ہو۔ 'فکلا نُقِیمُ لَگُمْ یَوْمَ القِیامَةِ

وَزُنَا'' ای لِے علاء فرماتے ہیں 'اِنَّ الْعَامِلَ يُوْدَنُ مَعَ عَمَلِهِ''آدی ایچمل

کے ماتھ تولا جائے گا۔ صفرت ابو مسعود شمواک تو ڑنے کے لئے کیکر کے درخت

پرچڑھے، آپ کی پنڈلیاں بٹلی تھی ، ہوا کی وجہ سے نظر آنے گی ، دیکھنے والوں کو آپ

کی نازک اور بٹلی پنڈلیوں پرہنی آگئ۔ حضو ہو ایک نے فرمایا کہ سیات پرہنس رہے

ہو صحابہ کرام نے کہایا رمول اللہ! ان کی بٹلی پنڈلیوں کی وجہ سے حضو ہو ایک نے نے

فرمایاتم ہاس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی دونوں پنڈلیاں

زازو میں تم سب پر بھاری ہوں گے۔

(۳)یاصرف اعمال تو لے جا کیں گے۔ مسلم شریف کی صدیت ہے 'ال طُنہ وُ وُ مَنظُرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُلِلَٰهِ تَمُلَّا الْمِیْزَانَ ' الجمدالله میزان کو مجرد ہے گا۔ بخاری شطرُ الاِیْمَانِ وَالْحَمْدُلِلَٰهِ تَمُلَّا الْمِیْزَانَ ' الجمدالله میزان کو بیارے بیں شریف کی آخری صدیت ہے دو کلے بیں جو زبان پر بلکے بیں اللہ و لیے خیان اللّٰهِ الْعَظِیْمِ '' میزان میں بھاری بیل ' شبیخان اللّٰهِ الْعَظِیْمِ '' معرت انس بن ما لک فقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا رازو کے دونوں بلڑوں کے سامنے اس کوروک دیا جائے گا اورا یک فرشتہ اس پرمقرر مواغ کا اگراس کا میزان بھاری ہوا تو ایک فرشتہ ایسی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سین کے فلان آدمی الیا سعادت مند ہوا کہ اس کے بعد بھی بھی بد بخت نہ ہوا گو اگراس کا تراز و ہلکا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے فلان آدمی الیا ہوا تو فرشتہ الی آواز لگائے گا جس کوسب لوگ سیس کے خت نہ ہے گا۔

سوال: معتزله كہتے ہيں كماعمال اعراض ہيں كيے تكيس مے؟ جواب: ۔ اللہ کی قدرت سے بعید نہیں کہ اعمال کومجمد کر کے تولیں ممل کوئی ۔ صورت اختیار کرلے۔عالم مثال میں معنوی چیزوں کی مختلف شکلیں ہیں ممکن ہےان ی شکلوں کو تولا جائے۔ یا پیرمطلب ہے کہ ہر چیز کے تو لئے اور ماینے کا الگ الگ يانه اورآله ٢ ـ دوده من ياني كي مقدار ماييخ كا آله بيروميثر كهلا تاب، يماركادرد حرارت معلوم کرنے کے لیے آلہ تھر مامیٹر ہے، چلتی ہوئی گاڑی کے سپیڈمعلوم کرنے کے لئے جوآلہ ہےاں کواپیڈومیٹر کہتے ہیں۔ای طرح موسم میں درجہ ترارت معلوم كرنے كے لئے الگ آلہ ہے ، مخلف بياريوں كے جراثيم معلوم كرنے كے لئے الگ الگ آلات اور ٹیسٹ بین ۔ بچل کاوزن بھی معلوم کرتے ہیں۔اس طرح اعمال اگرچہ اعراض ہیں لیکن اچھی یا یُری کمیت اور کیفیت معلوم کرنے کے لئے اللہ نے جوآلہ تیار كرركها بال كوميزان كہتے ہيں۔جس كى حقيقت الله كومعلوم ہے۔ايك حديث ميں ہے اس میزان کے دوحسی بلڑے ہیں جن کا مشاہدہ ہوگا۔انسان نے مختلف چیزوں کے اندازوں کومعلوم کرنے کے لئے عجیب عجیب آلات ایجاد کرلئے ہیں۔ایک ایبا حساس ترازوبھی ایجاد کرلیا ہے کہ جس کے ذریعہ سے کا غذیر پنسل سے لگائے ہوئے نقطہ کا دزن معلوم کیا جاسکتا ہے۔ کا غذ کے دوبرابروزن کے چھوٹے پُرزے لیں ایک یرزه پر پنسل سے نقطہ لگا کیں پھر ہر پرزہ کوا لگ الگ پلڑے میں رکھ دیں تو وہ تراز و آپ کونقطه کا وزن بتلا دے گا اور نقطه والا کا غذ دوسرے کا غذیر بھاری ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ انصاف کا تراز ولگائیں مے ایک ایک ذرہ کا حیاب ہوگا۔ جب ایک انسان کاغذ کے پرزہ پرپنسل کے نقطہ کا وزن معلوم کرسکتا ہے تو اللہ تعالی بھی ایک ایک زرہ کاوزن معلوم کر سکتے ہیں۔اسلئے ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

### عقيده نمبر ١٨٠٠\_

قوله: وَالْعَجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخُلُوقَتَانِ لاَ تَفْنِيَانِ أَبَداً وَلاَ تَبِيُدَانِ
فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَخَلَقَ لَهُمَا أَهُلاً فَمَنُ
شَآءَ مِنْهُمُ إِلَى الْجَنَّةِ فَضُلاً مِنْهُ وَمَنُ شَآءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ
مَاءَ مِنْهُمُ إِلَى الْجَنَّةِ فَضُلاً مِنْهُ وَصَائِرُ إِلَىٰ مَاخُلِقَ لَدَ
عَدَلاً مِنْهُ وَكُلُّ يَعُمَلُ لِمَافُرِغَ مِنْهُ وَصَائِرُ إلىٰ مَاخُلِقَ لَدَ
مَدَدَ اور جنت اور دوزخ دونوں پيرا كى جاچكى بين دونوں نہ بھى فاہوں كے نہ ہلاك ہوں كے اور الله تعالى نے مخلوق كو پيراكر نے سے فاہوں كے نہ ہلاك ہوں كے اور الله تعالى نے مخلوق كو پيراكر نے سے پہلے جنت اور دوزخ كو پيراكيا ہے اور ان دونوں كے لئے اہل كو پيراكيا ، پہلے جنت اور دوزخ كو پيراكيا ہے اور ان دونوں كے لئے بيرا فرمايا اور جمعی من میں جس كو چا ہا ہے فضل سے جنت كے لئے بيرا فرمايا اور جمعی ممل كر ہا ہے اس فراغت ہو چكی ہے۔

شرات: - اہل السنة والجماعة كا بميشه سے بيه منفقه عقيده ہے كه جنت اور دوزخ بيدا بوچكى بيل اور فى الحال موجود بيل معتز له اور قدريه نے اس كا انكار كيا ہے۔ وہ كہتے بيل كه الله تعالى جنت اور دوزخ كو قيامت ميں بيدا فرما ئيل مے ان لوگوں مناسلة تعالى جنت اور دوزخ كو قيامت ميں بيدا فرما ئيل مے ان لوگوں مناسلة عليم من خلاف اينے ايك فاسد اصول كى وجہ سے كيا ہے۔ ان كا ايك فاسد

اصول ہے کہ اللہ کو یوں کرنا چا ہیے اور یوں نہیں کرنا چا ہیے۔ بیکام اس کے منارب ہواور یہ مناسب نہیں۔ ان کے فد جب کی بنیا داس فاسد قیاس پر ہے کہ وہ اللہ کو گاوق پر قیاس کرتے ہیں گویا عقل پر ست ہیں ، شری باتوں کو عقل کے تائع بناتے ہیں حالانکہ عقل شریعت کے تائع ہے۔ کہتے ہیں کہ جز اسے قبل جنت کو بیدا کرنا عبث ہے کیونکہ اس طرح جنت طویل عرصہ کے لئے معطل پڑی رہے گی ۔ اپ عقید کو ہے گئی سال طرح جنت طویل عرصہ کے لئے معطل پڑی رہے گی ۔ اپ عقید کو سے چھر دیتے ہیں۔ مواضع سے چھر دیتے ہیں۔

وجود جنت وجہنم کے دلائل:۔

ارشادہ۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِینَ (ال عمران ۱۳۳۱)
ترجمہ:۔ تیار ہوئی ہے واسطے پر ہیزگاروں کے۔
اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ الْمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ (الحدید/ ۲۱)
ترجمہ:۔ تیارکر رکھی ہے واسطے ان کے جویقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں یہ۔

اُعِدَّتُ لِلُكَافِرِيْنَ (ال عمران/۱۳۱) ترجمہ:۔تیارہوئی کافروں کے واسطے

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتُ مِرُصَاداً لِلطَّاغِينَ مَا لَا اللهَ /۲۲،۲۱) ترجم: - بِ ثَكُ دوز خ بِهَ تاك مِي ، شريون كالمُعكان - وزخ بهتاك مِي ، شريون كالمُعكان - وَلَـ قَدَدَا لُهُ نَسَوْلَةً أُخُسر عِنْ فَرَسِد وَ وَالْسَمُ نُتَهِى وَلَسَعُ نَتَهِى اللهَ الْسَمُ نُتَهِى عِنْ فَرَسِد وَ وَالْسَمُ نُتَهِى اللهِ اللهِ السَمُ نُتَهِى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

عِنْدَهَاجَنَّهُ الْمَأْوِي (الْجُمْ/١٥٢١) رجمہ:۔ اور اس کواس نے دیکھا ہے اترتے ہوئے ایک بار اور بھی سدرة النتهی کے پاس،اس کے پاس ہے بہشت آرام سےرہے گی۔ حضور الله في جنت المأ وي كود يكها ب\_قصة االاسراء من بي كه چرحضرت جرئیل مجھے سدرة النتهی تک لے گئے ، وہ مختلف رنگوں سے ڈھکی ہوئی تھی ، مجھے معلوم نہیں کہ اس کی حقیقت کیاتھی ۔ پھر میں جنت میں داخل ہوا پس وہ موتیوں کے غنچے تھاوراس کی مٹی مشک کی تھی ۔ جیجین میں عبراللد بن عمر کی روایت ہے کہ جبتم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکا ناصبح وشام پیش کیا جاتا ہے پھراس کو کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن تجھ کو اللہ اُ تھائے حضو سالیت نے سورج گرہن کے موقعہ پر جنت کود یکھا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت دیکھی میں نے جاہا کہ اس کے غنچوں کو حاصل کروں اگر میں ان کو حاصل کر لیتا تو تم ان کو رئتی دنیا تک کھاتے۔اور میں نے آگ کوبھی دیکھا میں نے اس سےخطرناک منظر آج تک سی طرح بھی نہ دیکھا۔

جنت اورجہنم کے جو آیات پیش کی گئی ہیں اُن میں ماضی کے صینے ہیں۔ان کو ماضی سے دوسرے زمانے کی طرف بھیرنا سیجے نہیں۔

سوال: بنت فی الحال پیدائیس ہوئی ۔ اگرتنگیم کرلیں کہ پیدا ہوگئ ہے تو اپنی افظراری کیفیت کی وجہ سے فنا ہوجائے گی ۔ اور اس کے اہل بھی فنا ہوجائیں گے اس کے کہ ارشاد ہے۔ کُلُّ شَنی عَلَی اللّٰ وَجْهَهُ (القصص/ ۸۸)

ر جمہ:۔ ہر چیزنا ہے گراس کا منہ اس کی ذات کُلُ نَفُسِ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (العمران /۱۸۵) ترجمہ:۔ ہرجی کو چھنی ہے موت۔

حدیث میں آتا ہے کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے، پانی میٹھا ہے اور چیٹیل میدان ہے ہیں اللہ الااللہ الااللہ اللااللہ اللااللہ اللااللہ اللااللہ اللااللہ اللااللہ اللااللہ اللا اللہ ا

رب ابن یی عِندت بیت یی البعر را است ترجمہ: اے رب بنامیرے داسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں۔

یم معلوم ہوا کہ ہر چیز فنانہیں ہوگی مثلاً جنت ۔ یا کُسلُ شَسی ۽ هسالِكَ إلا فرجہ ہے کہ ہر ممکن باری تعالی کے واجب الوجود کے مقابلہ میں حالک وَجہ ہے کہ ہر ممکن باری تعالی کے واجب الوجود کے مقابلہ میں حالک اور بحزلہ معدوم ہے کیونکہ واجب الوجود کے مقابلے میں ہر وجود کی کوئی حیثیت نہیں ۔ لینی ہر ممکن اپنی ذات کے اعتبار سے ہلاک ہونے والا ہے اگر چہ بالفعل ہلاک نہ و مثلاً جنت ۔ توا سے وجود پر حالک کا اطلاق صحیح ہے۔

سوال:\_ارشادباری ہے\_

تِلُكَ الدَّارُالَاخِرَةُ نَجْعَلُهَ الِلَّذِينَ لَايُرِيُدُونَ عُلُوّاً فِي الْكَرْضُ وَلاَ فَسَاداً (القَّمَصُ/٨٣)

ترجمہ:۔وہ گھر پچھلا ہے ہم دیں گے وہ ان لوگوں کو جونہیں چاہتے اپنی بڑائی ملک میں اور نہ بگاڑ ڈالنا۔

''نجنک''استقبال کاصیغہ ہے۔ معلوم ہوا کہ جنت بعد میں بنے گ۔
جواب: 'نجنک'' مضارع کا استقبال کے لئے متعین ہونا بقین نہیں۔ جس طرح
استقبال کا اختال ہے اسی طرح حال اور استمرار کا بھی اختال ہے اس اختال کی تائید
ان آیات سے ہوتی ہے جن میں جنت کے وجود پر ماضی کے صیغوں کے ساتھ تذکرہ
ہوا ہے۔ اگر ' ذبحل'' کو استقبال کے لئے ہی مان لیس تو پھر ' دبعل'' کو تملیک اور
تضیف کے لئے لینا ہوگا معنیٰ ہوگا ہم اس کا مالک بنادیں گے۔ اگر ' دبعل'' بمعنیٰ ''
فاتن' ہی ہوتو پھر ماضی کے صیغوں کے ساتھ ظراؤ ہے جن میں جنت کے وجود کا ذکر
سے تو پھر استمرال کے ضرعات دم علیہ السلام کے قصہ سے ہوگا جومعارضہ سے محفوظ ہے۔

لاتفنيان ابدأولا تبيدان: - سلف اور خلف مين جهورا مُركاملك ے کہ جنت اور جہنم ہمیشہ باقی رہے گی ۔امام معطلہ جم بن صفوان جنت اور دوزخ کے فنا ہونے کے قائل ہیں۔سلف اور خلف میں کسی نے ان کی تاعمیز ہیں کی۔عام اہل سنت نے اس کے قول کی تر دبیر کی ہے اور ان کو کفر کی طرف منسوب کیا ہے۔ بیربات جم بن صفوان نے ایک فاسد قانون کے مطابق کہی ہے کہ حوادث کا غیر متناہی وجود ممتنع ہے ،جس طرح حوادث ماضی میں ازلی نہیں اسی طرح مستقبل میں ابدی نہیں کسی چیز کا دوام رب برمستقبل میں متنع ہے جس طرح ماضی میں از لی ہوناممتنع ہے۔ شیخ المعنز لہ ابوہذیل العلاف جم کی قدرے فرق کے ساتھ موافقت کی ہے کہتا ہے کہ اہل جنت ودوزخ کی حرکات بالکل ختم ہوکر ساکن ہوجا کیں گے۔ جم كابيخيال باطل ٢- جنت اورابل جنت ، دوزخ وابل دوزخ اگر جه حادث ہیں لیکن ان کو دوام دینا اللہ کافعل ہے وہ اپنی مرضی سے ایسا کریں تو کون روک سكتاب اوركون اس سے يو جيوسكتا ہے۔وہ قادر فعّال لماريدرب ہوہ جميشه سے زندہ قادراور جاننے والارب ہے۔وہ ممکن کودوام بخشنے پر قادر ہے نصوص سے صراحناً جنت اوردوزخ کا دوام ٹابت ہے۔اب اگر کسی کی عقل تنلیم نہ کرے تو ہم اس عقل کو شرع شریف کے مقالبے میں تسلیم ہیں کرتے۔

> جنت اور ووزخ کی ابدیت کے دلائل: ۔ ارثاد باری ہے ۔خالدین فیصا (البینه/۲)

رجمه: \_سدارين العلم-

وَمَاهُمُ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ (الحجر ٣٨/)

رجمه: \_اورندان كوومال مت كوكى فكالي

وَأَمُّ اللَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِى الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيُهَا مَادَامَتِ السَّلْطَ فَيُهَا مَادَامَتِ السَّلْطَ فَي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيهَا مَادَامَتِ السَّلْطَ فَعَطَاءً غَيْرَ السَّلْطَ فَعَطَاءً غَيْرَ مَحُذُونٍ (هود/١٠٨)

ترجمہ:۔اور جولوگ نیک بخت ہیں سوجنت میں ہیں ہمیشہ رہیں اس میں جب تک رہے۔ اور جولوگ نیک بخت ہیں سوجنت میں ہیں ہمیشہ رہیں اس میں جب تک رہے آسان اور زمین گرجو جا ہے تیرارب، بخشش ہے با انہاء غیر منقطع دوا می سلسلہ الا ساشاء ربك " كمنا فی غیر منقطع ہوا می سلسلہ الا ساشاء ربك " كمنا فی نہیں۔ استناء كى علاء كرام نے مختلف معانی بیان كئے ہیں۔

(۱)قِیُلَ مَعْنَاهُ إِلَّا مُدَّةَ مَكْثِهِمْ فِی النّارِ مَرّان کی آگ میں دہنے کی متسب کے لئے ہیں النّارِ می النّارِ می متسب کے لئے ہیں اللہ صرف ان اوگوں کے لئے ہے جو پھی مدت کے لئے آگ میں ہیں ہیں اللہ صرف ان اوگوں کے لئے ہے جو پھی مدت کے لئے آگ میں دیا جائے گا۔

(۲) إلَّا سُدَّةَ مَقَامِهِمْ فِي الْمَوْقَفِ مَرْمُوقَف مِنْ تَمْرِ نَ كَلَمْت كَ الله والميشه جنت مِن ربي گے۔

(٣) إِلَّا مُدَّةَ مَقَامِهِمَ فِي الْقُبُورِ وَالْمَوْقَفِ \_ قَبِراور موقف مِن تَفْهِر نَ كَالْمُوتِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْمَوْقَفِ \_ قَبِراور موقف مِن تَفْهِر نَ كَالْمُ سَاكِمُو وَالْمَوْقَفِ \_ قَبِراور موقف مِن تَفْهِر فَي كَالْمُ سَاكِمُو وَالْمَوْقَفِ \_ قَبِراور موقف مِن تَفْهِر فَي الْقُبُورِ وَالْمَوْقَفِ \_ قَبِراور موقف مِن اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُه

(٣) هُوَ اِسْتِثْنَاءُ الرَّبِّ وَلَا يَفْعَلُهُ مِلْ اللِّهِ كَهِ كَمْ لَكُونَ لَمْ يَشَأَم

اگراللہ چاہیں تو لیکن نہ چاہیں گے۔ مثلاً کوئی کہے کہ میں ضرور آپ کی دعوت کروں کا الا میہ کہ میں کوئی اور ارادہ نہیں کرتے ۔ لیخی ضرور مرف الا میہ کہ میں کوئی اور ارادہ نہیں کرتے ۔ لیخی ضرور مرف دعوت کریں گے ۔ کیونکہ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتے ،اس لئے کہ استزاء کے مستزاء کے مستزاء کے مستزاء کے مستزاد کے استزاء کے مستزاد کے مستزاد کے استزاء کے استزاد کے استزاء کے استزاد کی استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کی استزاد کی استزاد کے استزاد کے استزاد کی استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کی استزاد کے استزاد کی استزاد کے استزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کے استزاد کے استزاد کی مستزاد کے استزاد کے استزاد کی مستزاد کی مستزاد کا کوئی کے استزاد کی مستزاد کی مستزاد کی مستزاد کی مستزاد کی مستزاد کا مستزاد کی مستزاد کے استزاد کی مستزاد ک

(۵) استناءاس کے ہے کہ اللہ تعالی اعلان فرمارہ ہیں کہ باوجود یکہ جنت ابدی ہے لیکن اس کی مشیت سے کوئی چیز خارج نہیں اور خروج کا تحت المشیہ ہونا اس بات کے منافی نہیں کہ وہ یقینا ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ بہت سے ایک با تمی ہیں جو اللہ نہیں چا ہے اور نہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی تحت المشیہ ہوتی ہیں، یعنی مشیت سے دواللہ نہیں سے اور نہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی تحت المشیہ ہوتی ہیں، یعنی مشیت سے نکل نہیں سکتیں اس لئے کہ اللہ کے لئے عموم قدرت ثابت ہے۔ بہت ی چیزیں الیک فیل نہیں سکتیں اس لئے کہ اللہ کے لئے عموم قدرت ثابت ہے۔ بہت ی چیزیں اللہ کی حقیقی اور ذاتی صفت ہے جس کو صفت مؤثرہ کہتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی چیز بالفیل حقیقی اور ذاتی صفت ہے جس کو صفت مؤثرہ کہتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی چیز بالفیل وجود کے اندر آجاتی ہے۔ ارشاد ہے۔

فَانُ يَشَا اللّهُ يَخْتِمُ عَلَىٰ قَلْبِكَ (الشورىٰ ٢٣١) ترجمه: مواگرالله في مِهركروك تير حول بر قُلُ لَوْشَآءَ اللّهُ مَاتَكُوتُهُ عَلَيْكُمُ وَلَا أَدُرْكُمْ بَهِ (يوسُ/١١) ترجمه: كهدو عاكرالله في اتا تو من شريه هتااس وتهار عما مناور شم كوفركرتااس كي - وَلَوْشِعُنَا لَنَذُهَبَنَ بِإِ الَّذِي أَوْحَيُنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَاتَجِدُلَكَ بِهِ عَلَيْنَاوَكِيلًا (الاسراء/٨٧)

رجہ:۔اوراگرہم جا ہیں تو لے جائیں اس چیز کوجوہم نے بچھ پہیجی پھر تو نہائے اپنے واسطے اس کے لادینے کی ہم پرکوئی ذمہ دار۔

معلوم ہوا کہ قدرت الہید معدومات کو بھی شامل ہے۔ ہر ممتنع بالغیر تحت قدرت الہید ہے ہر ممتنع بالغیر ممکن بالذات تحت قدرت الہید الہید ہے ہر ممتنع بالغیر ممکن بالذات تحت قدرت الہید ہوتا ہے۔ اللہ تعالی حضور اللہ تعالی جنت اور دوز خ کو معدوم کر سکتے ہیں لیکن ولائل شرعیہ سے ممتنع بالغیر ہے۔ ای طرح اللہ تعالی جنت اور دوز خ کو معدوم کر سکتے ہیں لیکن ولائل شرعیہ سے ممتنع بالغیر ہے۔ ارشاد ہے۔

إِنَّ هَذَالَرِزُقُنَامَالَهُ مِنْ نَفَادٍ (صَ ۵۴) ترجمہ: میہ ہوتا۔ اُکلُهَادَائِمٌ وَظِلُهَا (الرعد/ ۳۵)

ترجمه: ميوه اس كالميشه باورساميكى \_

لَايَذُوْقُونَ فِيُهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولِيٰ (الدخان/٥٦) ترجمه: نه يَكُومِين مَرو بِهِلِي يَكِي وَمِال موت مَرجو بِهِلِي يَكِي .

صدیث میں آتا ہے کہ جو جنت میں داخل ہوگا تو تعتیں حاصل کرے گا، ناامید نہ ہوگا، ہوگا، تا ہے کہ جو جنت میں داخل ہوگا تو تعتیں حاصل کرے گا، ناامید نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا موت نہیں آئے گی۔ وہاں تو موت کوموت آئے گی۔ حدیث میں سے کہ منادی اعلان کرے گا اے اہل جنت! تمہارے لئے صحت ہے تم مجھی بیار نہ

ہو گے ۔ تم جوان رہو گے تم پر بھی بڑھا پا نہ آئے گا۔ تم زندہ رہو کے بھی نہ مروکے ۔ موت کو ذکے کردیا جائے گا اور کہا جائے گا اے اہل جنت! جنت جیکئی ہے موت ہیں ۔ اے اہل دوز خ ادوز خ جمیشگی ہے موت نہیں ۔

## آگ کی ابدیت:۔

اس میں آٹھ اقوال ہیں۔

(۱) جواس میں داخل ہوگا پھر بھی نہ نکلےگا۔ بیخوارج اور معتزلہ کا قول ہے۔
(۲) دوز خیوں کوعذاب دیا جائے گا آہتہ آہتہ ان کی طبیعتیں آگ کے موافق بن کر لذت محسوس کریں گی ۔ کیونکہ آگ کے ساتھ طبعی موافقت ہوگی ۔ بیامام الاتحادیدا بن العربی الطائی کا قول ہے۔

(٣) محدودونت كعذاب ك بعدا كستكال دع جائيس ك پران كل جدوس قوم آجائي كيدوكا قول بالله فان كائل يبك به وقال فالنو أن الله فاله فالله ف

(۵) آگ خود بخودختم ہوجائے گی کیونکہ حادث ہے۔جس کا حدوث ثابت

ہوجائے اس کی بقاء محال ہوتا ہے۔ بیٹم اوراس کی جماعت کا قول ہے۔
(۲) اہل دوزخ کی حرکات ختم ہوجا کیں گی اور بیلوگ جماد کی طرح ساکن ہوجا کیں سے کوئی دردوغیرہ محسوس نہ کریں گے۔ بیابو ہذیل العلاف کا قول ہے جو شخ المعتز لہے۔

(2) الله جس کوچا ہیں آگ ہے نکال دیں گے پھر آگ کوقدرے بقاء ہوگی پھر اس کوفنا کردیں گے کیونکہ اس کے لئے ایک مقررہ مدت ہے

(۸) الله جس کو جا بیں آگ ہے نکال دیں گے جیسا کہ سنت میں وارد ہے اور کفاراس میں ہمیشہ رہیں گے۔الی بقاء ہوگی کہ جس کے بعد بھی فنا نہ ہوگی ۔جیسا کہاس عقیدہ میں ذکر ہوائے۔

آخری دواقوال کےعلادہ سب باطل ہیں۔آخری دواقوال کے بارے میں اہل سنت کا الگ الگ نقط نظر ہے۔

ان کے دلائل جن کے نزد کی دوز خ کھے عرصہ بعد ختم ہوجائے گا:۔ (۱)ارشاد باری ہے۔

قَالَ النَّارُ مَثُوَاكُمُ خَالِدِيْنَ فِيهَا إِلَّا مَاشَآءَ اللَّهُ (الانعام/ ١٢٨) ترجمه: فرماوے گاآگ ہے گرتم ارار ہاکرو گے ای میں گرجب چاہا للہ (۲) فَاسًا الَّذِیْنَ شَفُوا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیُهَا زَفِیْرٌ وَشَهِیْقً خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمُواتُ وَالْارُضُ إِلَّامَاشَآءَ رَبُّكَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ السَّمُواتُ وَالْارُضُ إِلَّامَاشَآءَ رَبُّكَ أَنْ رَبُّكَ فَعَالُ لِمَایُریْدُ (حور/ ۲۰۱، ۱۰۵) ترجمہ: ۔ سوجولوگ بد بخت ہیں وہ تو آگ میں ہیں ان کووہاں چیخا ہے اور دھاڑتا ، ہمیشہ رہیں اس میں جب رہے آسان اور زمین گر جو چاہے تیرارب، بے شک تیرارب ڈالٹا ہے جو چاہے۔
ان آیات میں استناء کے بعدائل جنت کی طرح ''عَطَاء غَیْرَ مُجْدُو ذ'' مُدُورہیں ان آیات میں استناء کے بعدائل جنت کی طرح ''عَطَاء غَیْرَ مُجْدُو ذ'' مُدُورہیں (۳) لَابِشِیْنَ فِیْهَا اَحْقَاباً

صرف فناء تار کا قول ابن عمر ، ابن مسعود ، ابو ہریرہ اور ابوسعیدرضی اللہ عنہم سے فروجہ ان حضرات کا کہنا ہے کہ آگ موجب غضب ہے اور جنت موجب رحمت ہے اور اللہ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔

عذاب کے ساتھ ہوم کا ذکر ہے عذاب ہوم عظیم ،عذاب ہوم الیم ،عذاب ہوم عقیم نعذاب ہوم عقیم نعذاب ہوم عقیم نعذاب ہوم کا ذکر ہیں آیا۔ارشاد ہے

(٣)عَذَابِى أَصِيُبَ بِهِ مَنُ أَشَآءُ وَرَحُمَتِى وَسِعَتَ كُلَّ شَىءٌ (الاعراف/١٥١)

ترجمہ:۔میراعذاب ڈالٹاہوں میں اس کوجس پر چاہوں اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو۔

(۵)رَبَّنَاوَسِعُتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحُمَةً وَعِلْماً (المؤمن / 2) ترجمہ:۔اے پروردگار ہارے! ہر چیز سائی ہوئی تیری بخشش اورآگاہی۔ ان آیات کے عوم کی بناء پر معذبین کو بھی کچھ حصہ ملنا چاہیے۔اگر معذبین ہیشہ کے لئے عذاب ہی میں رہیں تواس عام رحمت سے محروم رہ جائیں گے۔ قیامت کے پیاں ہزارسال کے دن میں بھی معذبین میں جرائم کے لحاظ سے تفادت ہوگا۔ارحم الراحین اور اظلم الحاکمین کی حکمت کا تقاضا یہ بیس کہ کی کو ہمیشہ کا اور سرمدی عذاب دیں۔ ہاں ہمیشہ کے انعامات عطاکرنا حکمت کا تقاضا ہے کیونکہ احسان بالذات مراو میں۔ ہاں ہمیشہ کے انعامات عطاکرنا حکمت کا تقاضا ہے کیونکہ احسان بالذات مراو ہے اور انتقام بالعرض مراوہ

بقاء دوزخ کے قائلین کے دلائل:۔

ارشاد باری ہے

وَلَهُمُ عَذَابٌ مُقِينمٌ (التوبة /٢٨)

لَايُفَتَّرُ عَنَّهُمُ وَهُمُ فِيهِ مُبُلِسُونَ (الزخرف/٥٥)

ترجمہ: نہ ملکا ہوتا ہے ان پرسے اور وہ اس میں پڑے ہیں ناامید۔

فَلَنُ نَزِيُدَكُمُ إِلَّا عَذَابِأُ (النبأ /٣٠)

ترجمہ: کہ ہم نہ بردھاتے جائیں گےتم پر مگرعذاب۔

خَالِدِيْنَ فِيهَا (البين/٢) رَجمه: سدار بين اس مين \_

وَمَاهُمُ مِنْهَابِمُخْرَجِينَ (الحجر ٣٨/)

ترجمه: \_اورندان كودمال سےكوئى تكالے\_

وَلَايَسَدُخُسُلُونَ الْسَجَسَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِى سَمُّ الْخَيَاطِ (الاعراف/ ٥٠)

ترجمہ:۔ندداخل ہوں گے جنت میں یہاں تک کھس جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں۔ لَايُهُ ضَى عَلَيْهِمُ فَيَمُوتُوا وَلَايُحَفَّفُ عَنْهُمُ مِنُ عَذَابِهَا (فاطر/٣١)

رَجمهُ: دندان پُرِ مَم پَنِیج که مرجا کی اور ندان پُر ملکی ہووہاں کی پُری کلفت۔ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَاماً (الفرقان / ۲۵) رَجمهُ: دید تُک اس کاعذاب چیٹنے والا ہے۔

احادیث الشفاعة اورکلمه گوکااخراج من النارثابت ہے اگر کفار بھی آگ سے نکل آ آئیں تو ان حضرات کی تخصیص ختم ہوجائے گی۔الحاصل بقاء جنت اور بقاء دوزخ ان کی ذات کا تقاضانہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو باقی رکھیں گے۔

#### بنده کی رائے:۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کی دو تعمیں ہیں، رحمت والی اور غضب والی \_دونوں کے مظاہر الگ الگ ہیں نیک، نیکی، جنت، اور تعمیم جنت اور بقاءِ جنت اس کی رحمت کی صفات کے مظاہر ہیں ۔ یُرا، یُرائی ، دوزخ ،عذاب دوزخ اور بقاء دوزخ اس کی غضب والی صفات کے مظاہر ہیں ۔ جس طرح اللہ کی ذات وصفات قائم ، دائم اور باتی ہیں اسی طرح اس کے مظاہر ہیں ۔ جس طرح اللہ کی ذات وصفات قائم ، دائم اور باتی ہیں اسی طرح اس کے مظاہر کا قیام اور دوام بھی ہونا چاہیے ۔ دونوں قتم کی صفات کے مظاہر کے دوام اور بقاء سے دونوں قتم کی صفات میں مساوات لازم نہیں آتا کیونکہ نیکی کا اجر بے شارگنا زیادہ ہے، گناہ کا صرف ایک بدلہ ہوتا ہے ۔ ظاہر بات کے کہ اثر اور جزا بھی بدلہ جتنا ہوگا ۔ اہل جنت اور جنت کی وسعتوں اور نعمتوں کے بعد مقابلے میں دوزخ کا عذاب کم ہے ۔ گناہ گارمؤمن کو پچھ مدت سز ادیے کے بعد

جنت میں داخل کرنا بھی سبقت رحمت کا تقاضا ہے۔ رہا کفار کا بمیشہ دوز خ میں رہنا تو رہاں لئے کہ کفار بمزلہ گندگی ہیشہ گندگی ہیشہ گندگی ہی رہتی ہے وہ بھی پاک نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ کفار بمزلہ گندگی کے بیں گندگی ہمیشہ گندگی ہی رہتی ہے وہ بھی پاک نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کا عذاب تو بین کے لئے ہوا در گنا ہمگار مسلمانوں کا عذاب تطہیر کے لئے ہوتا ہے۔ اگر دوز خ ختم ہوجائے تو اللہ کی غضب والی صفات بغیر مظاہر اور اثر ات کے دہ جا کہ چہ صفات کے مظاہر اور اثر ات کے ختم ہونے سے فضب والی صفات پر اثر نہیں پڑتا لیکن اثر ات ومظاہر کے بقاء کے ساتھ ضدین کا اجتماع رہے گا اور اہل دوز خ کو ابتہاع رہے گا اور اہل دوز خ کو دز خ میں کو دنت میں مز ہ آئے گا اور اہل دوز خ کو دز خ میں کو دنت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

وَخلق لهما اهلا:-ارثاد--

وَلَقَدُذُرَ أَنَالِحَهَنَّمَ كَنِيْرِأُمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ (الاعراف/١٥)

رَجمہ: اورہم نے بیدا کے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اورآ دی۔
حضرت عاکش کی روایت ہے کہ حضو ہو آئے کہ کو انصار کے ایک بچہ کے جنازہ کے لئے بلایا گیا تو حضرت عاکش نے کہا جنت کے چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لئے فو خری ہو، نہ تو اس نے کوئی برائی کی اور نہ برائی تک رسائی ہوئی ۔ حضو رعائے نے فرمایا عاکشہ! بات کچھاور ہے اللہ نے جنت کے لئے اہل جنت بیدا فرمایا ہے ان کو جنت کے لئے اہل جنت بیدا فرمایا ہے ان کو جنت کے لئے اہل جنت بیدا فرمایا جان کو دوزخ کے لئے اس وقت بیدا کیا جب یہ جنتی اپنی آباء کے پشت میں تھے۔ اور بعض کو دوزخ کے لئے اس وقت بیدا کیا جب یہ جنتی اپنی آباء کے پشت میں تھے۔ اور بعض کو دوزخ کے لئے اس وقت بیدا کیا جب وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے۔ اور بعض کو دوزخ کے لئے اس وقت بیدا کیا جب وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے۔ اور بعض کو دوزخ کے لئے اس وقت بیدا کیا جب وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے۔

(۱) جوطبعًام محر ہو(۲) جوابیے ارادہ اور اختیار ہے محر ہو۔ پہلی شم کی ہدایت ان کی طبیعت میں داخل ہے دوسری شم کی ہدایت ان کے ارادہ عقل اور شعور کے تالع ہے۔ پھراس ہدایت کی تین شمیں ہیں۔

(۱) بیصرف خیر کااراده کرتے ہیں اس کی مثال ملائکہ ہیں

(۲) جوصرف شر کاارادہ کرتے ہیں ان کی مثال شیاطین ہیں۔

(۳) جوخیراورشرکااراده کرتے ہیں اس کی مثال انسان ہے۔

ان کی پھر تین قسمیں ہیں (۱) جن کا ایمان ، عقل اور معرفت ان کی خواہشات پر غالب رہے بید ملائکہ کے ساتھ ملحق ہوجاتے ہیں۔ (۲) جن کی خواہشات ان کے ایمان ، عقل اور معرفت پر غالب آجاتی ہے بیلوگ شیاطین کے ساتھ ملحق ہوجاتے ہیں۔ (۳) جن کی حیوانی شہوتیں ان کی عقل پر غالب آجا کیں یہ حیوانات کے ساتھ ملحق ہوجاتے ہیں۔

الحاصل جس طرح کسی کاعین اور وجود الله تعالی کی ایجاد کامختاج ہے ای طرح ہر چیز کی ہدایت اللہ کی تعلیم اور إهداء کامختاج ہے۔

فَمَنُ شَاءَ مِنْهُمَ إلَى الْجَنَّةِ فَضَلاً مِنْهُ: - جنت مِن واظه الله كافضل ہے اور دوز خ مِن داخله اس كاعدل ہے۔الله كو كمل صالح ك وواب سے محروم نہيں كرتے ہاں اگر كوئى ثواب كے سبب يعنى عمل صالح سے دك جائے ارشاد ہے۔

وَمَنْ يَعْمَلُ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ 'فَلَايَخَاتُ

ظُلُماً وَلَا هَضَماً (طَهُ / ١١٢)

ترجمہ:۔اورجوکوئی کرے کچھ بھلائیاں اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوسواس کوڈر

نہیں بےانصافی کااور نہ نقصان پہنچنے کا۔

سی کاعذاب ہیں روکتے اگر عذاب کے سبب یعنی بُرے مل کاار نکاب کرے

ارشادہے۔

وَمَا اَصَابَكُمْ مِنُ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتُ أَيُدِيْكُمْ (الشوريُ السوريُ السوريُ السوريُ السوريُ ترجمه: اور جو پردے تم پر کوئی تخی سووہ بدلہ ہے اس کا جو کمایا تمہارے ماتھوں نے۔

الله تعالی معطی بھی ہے اور مانع بھی۔اس کی اعطاء کے لئے مانع نہیں اوراس کے امناع کے لئے مانع نہیں اوراس کے امناع کے لیے کوئی معطی نہیں ۔لیکن اللہ کامنع اوراعطاء اپنے ایک قانون کے مطابق ہے لیے کوئی معطی نہیں ۔کیکن اللہ کامنع اوراعطاء اورامتناع کرتا ہے۔ ہے لیک نیک عمل اور برے مل کے مطابق اعطاء اورامتناع کرتا ہے۔

سوال:۔ جب اس کا عدل اور فضل سبب عدل اور سبب فضل کی وجہ سے ہے تو جنت اور دوزخ کا داخلہ تو اس کے فضل اور عدل کی وجہ سے نہ ہوا۔

جواب: فضل اورعدل کے اسباب وہ عکیم علی الاطلاق مہیا کرتا ہے۔ اسباب السکے قبضہ میں ہیں ہوتا سب کچھاس کے عدل اور فضل کی وجہ سے ہے کیکن ظاہری قانون کے مطابق نبست عدل اور فضل کے اسباب کی طرف ہوتی ہے۔ گاڑی کو کھینچنے قانون کے مطابق نبست عدل اور فضل کے اسباب کی طرف ہوتی ہے۔ گاڑی کو کھینچنے والا اصل آئجن ہے گارڈ جب ہری جھنڈی ہلاتا ہے تو انجن اور گاڑی چل پڑتی ہے اور جسم من جھنا ہے کہ جب مرن جھنڈی دکھلاتا ہے تو انجن اور گاڑی رک جاتی ہے۔ ظاہر بین سمجھتا ہے کہ جب مرن جھنڈی دکھلاتا ہے تو انجن اور گاڑی رک جاتی ہے۔ ظاہر بین سمجھتا ہے کہ

گاڑی کا چلنا اور رُکنا ہری اور سرخ جھنڈی کی وجہ سے ہے حالانکہ یہ ہری اور سرخ جھنڈی چلنے اور رکنے کی فقط ایک علامت ہے،اصل تو انجن ہے۔ای طرح اصل تو عدل اور فضل ہے نیک عمل ادر براعمل ہری اور سرخ جھنڈی کی طرح جنت اور دوزخ کی علامت ہیں۔علاوہ ازیں نیک عمل کی تو فیق بھی اللہ کا فضل ہے تو جنت کا داخلہ اللہ کے فضل ہی کی وجہ سے ہوا۔ نیک عمل کی تو فیق کا سلب بھی اللہ کا عدل ہے تو دوزخ کا داخلہ اس کے عدل کی وجہ سے ہوا۔

عقیدهنمبر۱۸:\_

قوله: وَالْحَيْرُ وَالشَّرُّ مُقَدَّرَانِ عَلَى الْعِبَادِ تَرَجِم: فَيَرَاور شُرِبندول كے لئے مقدر ہے۔

مشرح: ۔ یعنی اللہ نے بندوں کے لئے اپ نضل اور عدل سے خیر اور شرکا فیصلہ کرلیا ہے۔ کسی کے مقدر میں شرہے ۔ پھر ہرایک خیر کی تقدیر کے مقدر میں شرہے ۔ پھر ہرایک خیر کی تقدیر کے مطابق نیک اعمال اپ ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے۔ اسی طرح شرکی تقذیر کے مطابق اپ ارادہ اور اختیار سے بُر ے اعمال کرتا ہے۔ الحاصل خیر وشراس کے تضاء اور قدر کے مطابق ہے ارشادہ ہے۔

قُلُ كُلِّ مِنْ عِنْدِ اللهِ (النساء/ ۸۵) ترجمه: که دے کرسب الله کی طرف ہے۔ وَنَبُلُو كُمُ بِالسَّرُوالْخَيْرِ فِتُنَةً (الانبياء/ ۳۵) رجمہ:۔ادرہم تم کوجانچتے ہیں برائی سے اور بھلائی سے آزمانے کو۔ جواللہ جا ہے وہ ہوگا جونہ جا ہیں نہ ہوگا۔

## عقيده نمبر ۸۵: \_

قول الله وَالْإِسْتِطَاعَةُ الَّتِي يَجِبُ بِهَا الْفِعُلُ مِنْ نَحُو التَّوْفِيُقِ الَّذِي لَايَجُوْزُ أَنُ يُوْصَفَ الْمَخْلُوقُ بِهِ تَكُونُ مَعَ الْفِعُلِ وَأَمَّا الْإِسْتِطَاعَةُ مِنْ جِهَةِ الصَّحَّةِ وَالْوُسْعِ وَالتَّمَكُّنِ وَسَلاَمَةِ الْالاَتِ فَهِيَ قَبُلَ الْفِعُلِ وَبِهَايَتَعَلَّقُ الْخِطَابُ وَهُوَ كَمَاقَالَ تَعَالَىٰ "لَايُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسَاً إِلَّا وُسُعَهَا ترجمہ:۔وہ استطاعت جس کے ذریعہ فعل پایا جاتا ہے جس کوتو فیق کہتے یں اس کے ساتھ مخلوق کا اتصاف جائز نہیں ۔ پیراستطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے۔ صحت ، وسعت ہمکن ادر سلامتی آلات کے اعتبار سے استطاعت وقدرت فعل سے پہلے ہوتی ہے اور اس کے بارے میں اللہ تَعَالَى كَارِشَادِ ٢- لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا-ترجمہ:۔اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدراس کی مخبائش ہے۔

اشاعر فعل کے ساتھ مقارن بالزمان مانتے ہیں۔ جب بندہ کی ایکے فعل کا ادارہ کرتا ہے اور جب بندہ شرکا ادادہ کرتا ہے اللہ خیر کی قدرت کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ اور جب بندہ شرکا ادادہ کرتا ہے اللہ شرکی قدرت پیدا کردیتے ہیں۔ بیدقدرت فعل پر مقدم نہیں ہوتی ۔ بیدقدرت کی زاع ہے۔ معتز لہ کہتے ہیں کہ بیقدرت قبل الفعل بھی ہے اور مع الفعل بھی قبل الفعل تعلی ہے اور مع الفعل ہی قبل الفعل اس فقدرت اس لئے ضروری ہے کہ کہیں غیر مستطیع مکلف نہ بن جائے۔ اور مع الفعل اس فقدرت اس فقدرت کے فعل کا موجود ہونا لازم نہ آئے۔ اس قدرت کی اللہ بندہ کے اندرا سباب، آلات کی سلامتی کے بعد فعل کا ادادہ کرنے کے وقت پیدا فرمادیتے ہیں۔

قدرت هیقی فعل کے ساتھ اس کئے مقارن ہے کہ استطاعت ایک عرض ہو جو فعل کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اگر استطاعت فعل کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اگر استطاعت پہلے یائی جائے تو ما بہ القیام کے بغیر بقاء عرض لازم آئے گا جو محال ہے۔ اس لئے یہ قدرت فعل کے ساتھ ہوگی۔

دوسری قدرت، قدرت متعارفہ ہے۔جوآسباب وآلات کی سلامتی ہے۔ لین فعل کو وجود میں لانے سے قبل کے اسباب ، عقل سلیم ،حواس سالمہ اور سلامتی اعضاء وغیرہ کا موجود ہونا ہے۔ یہی مدار تکلیف ہے اس قدرت کا فعل پر مقدم ہونا ضرور ک ہے۔ اس قدرت کے تقدم علی افعل میں کسی کا اختلاف نہیں ۔ اس کو مجاز اقدرت کہتے میں ۔ اس قدرت متعارفہ کی وجہ سے انسان مکلف ہے ۔ اس قدرت کا قرآن میں جا بجا تذکرہ موجود ہے۔ ارشاد ہے۔ وَلِلْهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلا (آلعران/ ٩٤)

ترجمہ:۔اوراللہ کاحق ہے لوگوں پر جج کرنااس گھر کا جوشخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی۔

ج صرف منطق پر فرض ہے۔ اگراس آیت میں استطاعت سے قدرت تقیقیہ این استطاعت مع الفعل مراد کی جائے تو جے صرف اس شخص پر فرض ہوگا جو جج اداکرے۔ اور جس نے ابھی تک جے ادائیس کیا اس پر فرض نہیں۔ حالانکہ جے مستطیع پر اداکرے۔ اور جس نے ابھی تک جے ادائیس کیا اس پر فرض نہیں۔ حالانکہ جے مستطیع پر اداکرے۔ ای ادائیگ سے پہلے فرض ہوتا ہے۔ پہلی فرضیت ٹابت ہوتی ہے پھر اداکرتا ہے۔ ای ادائیگ سے پہلے فرض ہوتا ہے۔ پہلی فرضیت ٹابت ہوتی ہے پھر اداکرتا ہے۔ ای الزائر جی کی ادائیگ سے قبل مرجائے تو گناہ گار ہوتا ہے۔ اگر استطاعت سے مراد لئر رہے ہے تو پھر ترک جی پر پکڑ کیوں ہے۔ ارشاد ہے۔

فَاتَّقُواللَّهَ مَااسُتَطَعُتُمُ (التغابن /٢١)

ر جمہ: موڈرواللہ سے جہاں تک ہوسکے\_

تقوی حسب استطاعت واجب ہے۔انسان تقوی اختیار کرنے سے پہلے تقوی کا مختیار کرنے سے پہلے تقوی کا مختیار کرنے سے پہلے تقوی کا مختف ہے۔اگر تقوی کی استطاعت سے قدرت مع التقوی مراد کی جائے تو تقوی کا مختف مرف وہ تقوی کا مختف مرف وہ تقوی کا حقیار نہ کیا ہووہ تقوی کا مختف مرف وہ تقوی کا جو تقوی کا مختب کے نزدیک مجرم منتقب سے نزدیک مجرم مختب سے نزدیک مجرم منتقبین نے کہا

لُوِاسْتَطَعُنَا لَخَرَجُنَا مَعَكُمُ (التوبه /٣٢)

ترجمہ:۔اگرہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور چلتے تمہارے ساتھ۔

اللہ نے ان کے قول کی تکذیب کی ہے۔ اگر منافقین کی مراد قدرت سے تدرت میں منافقین کی مراد قدرت سے تدرت کی اپنے آپ سے نفی میں منافقین جھوٹے تھے۔ معلوم ہوا کہ مدار تکلیف خروج سے تا کی قدرت متعارفہ معنی سلامت الالات والاسباب مراد ہے۔ مثلاً منافقین کی مراد یہ متعارفہ معنی سلامت الالات والاسباب مراد ہے۔ مثلاً منافقین کی مراد یہ تھی کہ بیار جیں یا مال نہیں۔ کیونکہ خروج کے لئے اسباب صحت اور مال ہے۔ عمران بی صحین کے قول میں ای قدرت متعارفہ کا ذکر ہے فرماتے جیں کھڑے ہو کرنماز پڑھ اگراس کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کرنماز پڑھ۔ اگراس کی بھی طاقت نہیں تو پہلو کے تل بر نماز پڑھ۔ تو مدار تکلیف قدرت متعارفہ ہے۔ قدرت حقیقیہ کا ذکر بھی قرآن ٹی موجود ہے۔ ارشاد ہے۔

مَا كَانُوُايَسُتَطِيعُونَ السَّمُعَ وَمَا كَانُوُا يُبُصِرُونَ (حود/٢٠) ترجمه: دنه طاقت ركعتے تھے سننے كى اور ندد يكھتے تھے۔

اس آیت میں قدرت هیقید کی نفی ہے آلات داسباب کی نفی نہیں۔ کیونکہ آلات داسباب توان کومہیا تھے۔

> إِنَّكَ لَنُ تَسُتَطِيعَ مَعِى صَبُراً (الكهف/٢٧) ترجمہ:۔تونہ شہر سكے گامير ہے ساتھ۔

یہاں تفی صبر کی ، حقیقی قدرت کی ہے نہ کہ صبر کے اسباب وآلات کی ۔ کیونکہ مبر کے آلات واسباب تو ثابت تھے۔اس کئے حضرت موکا "بار بار حضرت خضر کوٹو کئے تنے۔ حالانکہ جس کے پاس کمی فعل کے اسباب وآلات نہ ہوان کوکوئی بھی ملامت نہیں کرتا۔

عقیده نمبر۸۷:\_

قوله : وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ خَلْقُ اللهِ وَكَسُبُ مِنَ الْعِبَادِ رَوِله : وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ خَلْقُ اللهِ وَكَسُبُ مِنَ الْعِبَادِ رَجِم : داور بندول كى طرف سے رجہ: داور بندول كى طرف سے كيا ميا ہے۔

شرح: \_افعالِ عباد کی دو تتمیں ہیں

(۱) افعال اضطراریہ:۔یہوہ افعال ہیں جو بندہ کے ارادہ اور اختیار کے بغیر مادرہوتے ہیں۔جیداس شخص کی حرکت جسے رعشہ کی بیاری لاحق ہو۔اس سم کے افعال بالا تفاق اللہ کی مخلوق ہیں۔

(۲) افعال اختیاریہ:۔ مثلاً کفر وائیان ، طاعت اور معصیت کا صدور۔ یہی کل اختلاف ہے۔ جبریہ اوران کی رئیس جم بن صفوان کہتا ہے کہ مخلوق کے تمام افعال کی تدبیر اللہ کرتے ہیں۔ مرفعش کی حرکت کی طرح بندوں کے تمام افعال اضطراری بیر اللہ کرتے ہیں۔ مرفعش کی حرکت کی طرح بندوں کے تمام افعال اضطراری بیر اللہ کوئی کہے کہ یہ بیل۔ بندول کی طرف ان افعال کی اضافت مجاز آ ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ یہ مارت اچھی اور خوبصورت بنی ہے۔ عمارت کے حسن اور بنانے کی نسبت عمارت کی طرف منسوب طرف مجاز آ ہے کا من بنا تو اصل میں بنانے والے کی طرف منسوب طرف مجاز آ ہے کا منت کا حسن اور اس کا بنتا تو اصل میں بنانے والے کی طرف منسوب

معتزلہ کہتے ہیں کہ وہ تمام افعال اختیار یہ جو مخلوقات سے صادر ہوتے ہیں تلوق خوداس کی خالق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خلق کا ان افعال کے ساتھ کو کی تعلق ہیں۔ اگر اللہ بھی بندہ کے فعل کا خالق ہواور بندہ بھی تو ایک ہی فعل کے دوخالق بن جائیں کے اور ایک فعل کے دوخالق بن جائیں کے اور ایک فعل دوخالقوں کے لیے مقدور ہوجائے گا۔ حالانکہ ہر فعل کا صدور مرف ایک خالق سے ہوگا۔

اہل حق لیحنی اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں کہ وہ افعال جن سے بندہ مطبع یا عاصی بندہ مطبع یا عاصی بندآ ہے اللہ کے خلوق ہیں۔ کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اس کے سواکوئی خالق نہیں۔ اہل حق کے دلائل:۔

(۱) اگر بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہوتا تو اس کو ان افعال کا تفصیلی علم ہوتا۔ گر

تالی باطل ہے لہذا مقدم بینی بندہ کا اپنے فعل کا خالق ہوتا بھی باطل ہے۔ اپ فعل کا
علم اس لئے ضروری ہے کہ ایجاد کے لئے ارادہ اور قصد بغیر علم کے نہیں ہوتا۔ مثلاً

آدمی کی حرکات ، سکنات ، آج کتے قدم لئے کتنے سکتے ہوئے ، حرکت کی رفار کیاتی

مخود بدن کے اندر کیا ہور ہاہے ۔ کی فعل کے لئے کتنی قوت صرف ہوئی ۔ ان کے
بارے میں انسان کمل جابل ہے۔

(۲) ارشاد ہے۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمُ وَمَاتَعُمَلُونَ (الصَّفَّة / ۹۲) ترجمہ:۔ اور اللّٰہ نے بنایا تم کو اور جوتم بناتے ہو۔ (۳) ارشاد ہے۔ خَالِقُ كُلِّ شَیْءَ فَاعْبُدُوهُ (الانعام/۱۰۲) ترجمہ:۔ پیدا کرنے والا ہر چیز کا سوتم اس کی عبادت کرو۔ جب ہر چیز کا خالق ہوا تو افعال عباد کا بھی خالق ہوا۔ ارشادے۔
افکہ ن یک نے گئ کہ ن کا یک کے گئ (النحل/ ۱۷)
ترجہ:۔ بھلا جو پیدا کرے برابر ہاس کے جو پھے نہ پیدا کرے۔
کیا خالق (معبود برق ) اور غیر خالق معبود ان باطلہ برابر ہیں۔
مَلُ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ (فاطر / ۳)
ترجہ:۔ کیا کوئی ہے بنانے والا اللہ کے موا؟

اس عقیدہ کے ساتھ معتزلہ کا فرنہیں بنتے۔ کیونکہ معتزلہ بیا قرار نہیں کرتے کہ اللہ کے ساتھ ایک اور واجب الوجود بطور شریک موجود ہے یا بندہ خالق ہو اتو مستحق عبادت لینی معبود بھی بن جائے گا۔ کیونکہ بندہ کے خالق ہونے میں اور اللہ کے خالق ہونے میں اور اللہ کے خالق ہونے میں فرق ہے۔ اللہ کی تخلیق صفت تکوین کی وجہ سے ہو ور بندہ کی تخلیق آلات کا تخلیق ا

## معتزله کے دلائل:۔

اختیاری حرکت مثلاً ماشی کی حرکت اور غیر اختیاری حرکت مثلاً رعشہ والے خض کی حرکت میں فرق ہے۔ کی حرکت میں فرق ہے۔ اگر اللہ خالق میں تو دونوں حرکتیں اضطراری ہونی چا ہیے۔ (۲) اگر تمام افعال کا خالق اللہ ہے تو بندہ کے اختیار اور ارادہ کا کیا مقصد ممکلف کیوں بنایا ، ثواب وعذاب کا کیا معنی ، بیسب چیزیں تو اس وقت ہوں گی جمب بندہ خودا پنے افعال کا خالق ہو۔

ان کے استدلالات کا جواب بیہ ہے کہ ہم بندہ کو جربید کی طرح مجبور نہیں مانے

بلکہ ہرانیان کا اپ فعل میں قصد اور ذخل ہوتا ہے۔ جس کوکسب کہتے ہیں۔
اکھاما کسکہ نے وعکی کھا ما اکتسکہ فی البقرہ (۲۸۲)

ترجہ: ای کوملا ہے جواس نے کمایا اور ای پر پڑتا ہے جواس نے کیا۔
مدار تکلیف اور جزاو مزاکا ترتب بندہ کے کسب پر ہوتا ہے۔
معتزلہ کہتے ہیں کہ اگر ہر فعل کا خالق اللہ ہے تو پھر اس کوقائم ، قاعد ، نائم ، آکل
معتزلہ کہتے ہیں کہ اگر ہر فعل کا خالق اللہ ہے تو پھر اس کوقائم ، قاعد ، نائم ، آکل
مشارب ، اور عیاد آباللہ زانی کیوں نہیں کہتے ؟ کیونکہ فعل اپ موجد کے ساتھ قائم

ہوتا ہے۔ فعل کا خالق اللہ ہے تو بندہ ان افعال کے ساتھ موصوف کیسے ہوگیا؟ کہنائم ، زانی اور شارب بن جائے۔

جواب: بنده ان افعال کواپ اراده اور افقیار کے ساتھ کرتا ہے اللہ افعال کے ساتھ بنده موصوف ہوگا۔ اللہ صرف ان افعال کا خالق اور موجد ہے۔ اللہ سواد اور بیاض کا خالق ہے لیکن اس کوکوئی اسود اور ابیض نہیں کہتے۔ بلکہ اسود اور ابیض وہ جسم ہوگا۔ رنگریز اگر کسی کیڑے کوہر ٹرنگ دے تو رنگریز احمز نہیں کہلائے گا بلکہ کپڑا احمر ہوگا۔ موڑ چلانے والے کو محرک نہیں کہتے بلکہ بالذات موڑ متحرک ہے۔ معتز لہ کہتے ہیں وَإِذْ تَخُلُقُ مِنَ الطّنين (المائدہ/۱۱)

ترجمہ: \_اور جب توبنا تا تھا گارے ہے۔

اس میں خلق کی نبیت غیراللہ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہوئی ہے۔
اس میں خلق کی نبیت غیراللہ اُخست النخالِقِیْنَ "(المؤمنون/۱۳)
ترجہ:۔سوبری برکت اللہ کی جوسب سے بہتر بنانے والا ہے۔

ان آبات میں خلق جمعنیٰ تقدیر اور اندازہ کرنے کے ہیں بینی صورت بنانا، نقشہ بنانا، خات کا معنیٰ تقدیر اور اندازہ کرنے کے ہیں بینی صورت بنانا، نقشہ بنانا، خاک کا معنیٰ تو بیہ کے کہ کی چیز کوعدم سے وجود بخش کرذی روح بناد ہے تو بیاللّٰد کا کام ہے۔

# جربیے دلائل:۔

ارشادہے۔

وَمَارَمَيْتَ إِذُ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمِيْ (الانفال/ ١٥) ترجمه: اورتونے نہیں پیکی مٹی خاک کی جس وقت کہ پیکی تھی کیکن اللہ نے پیکی ۔

الله نے نبی سے رمی کی نفی کر کے اپنے لئے رمی ثابت کی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس رمی میں نجی اللہ اور بندہ کا دخل نہیں۔

جواب: اذ رمیت میں حضو واللہ کی طرف رمی کی نسبت ہوئی ہے نفی نہیں ۔ شبت غیر منفی ہے۔ رمی کی ایک ابتداء ہے ایک انتہاء ۔ ابتداء ککریاں پھینکنا تھا اور انتہاء انتہاء انتہاء کریاں آپ نے نہیں پہنچائی انتہاء انتہاء ان کا پہنچائی ہے ۔ جربیکا یہ قانون ان جملوں میں نہیں چائا ''مَا صَلَّیْتَ اِذُ صَلَّیْتَ وَلَٰکِی الله صَلَّی '' آپ نے نماز نہیں پڑھی جب آپ نے نماز پڑھی مسلَّیْتَ وَلَٰکِی الله صَلَّی '' آپ نے نماز نہیں پڑھی جب آپ نے نماز پڑھی ہے۔ 'ومَا صُلَّی الله صَام '' ومَا شَدَ وَلَٰکِی الله صَام '' ومَا رَدُه وَلَٰکِی الله صَام ' اله صَام ' الله صَام ' اله صَام ' الله صَام ' الله صَام ' ا

معنیٰ لینا باطل اور فاسد ہے۔ اگر بندہ اپنے افعال کا نہ خالق ہے نہ کا سب تو جز اوس ا کا نظام ختم ہوجائے گا۔

الحاصل بندہ کاسب ہے اور اللہ خالق ہے۔ ایک بی فعل خلق کے لیا ظارونوں مقد ورہے اور کسب کے لیاظ سے بندہ کا مقد ورہے۔ معتز لدکا ہے کہنا کہ ایک فعل دونوں کے لئے مقد ور نہیں بن سکتا۔ ہے بات محل تا مل ہے دوآ دی زور لگا کر ایک درخت اکھاڑتے ہیں، دوآ دمی ایک ساتھ دھکا لگا کرگاڑی کو دھکیل دیتے ہیں۔ ایک فعل دویا زیادہ کا مقد ور بن سکتا ہے۔ ایک مقتول کے لئے کئی قاتل ہو سکتے ہیں۔ بندہ اپنی ارادہ ، اختیار اور سلامت الآلات و لاسباب کی وجہ سے ایک کام کرتا ہے اللہ اس پر بطور خلق کے نتیجہ مرتب کردیتے ہیں۔ مثلاً کوئی کی کوتھیٹر مارے تو اللہ درد بیدا کریں بطور خلق کے تھیٹر نہ مارے تو اللہ درد بیدا کریں گے۔ تھیٹر نہ مارے تو اللہ درد بیدا کریں گے۔ تھیٹر نہ مارے تو اللہ درد بیدا کریں گے۔ تھیٹر نہ مارے تو اللہ درد بیدا کریں گے۔ تھیٹر نہ مارے تو اللہ درد بیدا کریں گے۔

## عقيده نمبر ١٨٤ــ

وَلَمْ يُكَلِّفُهُمُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِلَّامَايُطِيُّقُونَ وَلَايُطِيُقُونَ إِلَّا مِلْيُطِيُقُونَ إِلَّا مَا كُلْفَهُمُ وَهُو تَفْسِيرُ لَاحُولَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ نَقُولُ لَاحِيلَةَ مَا كَلْفَهُمُ وَهُو تَفْسِيرُ لَاحُولَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ نَقُولُ لَاحِيلَةَ لِاحْدِولَا تَحْدُولَا مَا يَعْمِيةِ اللهِ لِاحْدِولَا حَرْكَةَ لِاحْدِعَنُ مَعْصِيةِ اللهِ تَعَالَىٰ إِلَّابِمَعُونَةِ اللهِ وَلَاقُوّةً لِاحْدِعَلَىٰ إِقَامَةِ طَاعَةِ اللهِ وَالثَّهُ اللهِ وَالثَّوَةُ لِاحْدِعَلَىٰ إِقَامَةِ طَاعَةِ اللهِ وَالثَّهُ وَالثَّهُ اللهِ وَالنَّهُ اللهِ وَاللهِ وَاللّٰهِ وَاللهِ وَاللّهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَلَا اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ

ترجمہ:۔اوراللہ نے بندوں کواپی کاموں کا مکلف بنایا ہے جن کی طاقت رکھتے ہیں ۔اور وہ طاقت نہیں رکھتے مگر جن کے وہ مکلف ہیں ۔اور یہی لاول ولاقوۃ الاباللہ العظیم کی تفییر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نہ کی کے لئےکوئی حلے ہے اور نہ کسی کے لئے کوئی طاقت ہے اور نہ کسی کے لئے اللہ کی عافر مانی سے بیخے کی کوئی حرکت ہے مراللہ کی مدد سے۔ اور نہ اللہ کی طاعت کے اداکر نے پر کسی کی کوئی قوت ہے اور نہ طاعت پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ہے مراللہ کی تو قیق سے۔

شرح:۔ارشادباری۔۔

لَايُكَلُّفُ اللَّهُ نَفُساً إِلَّاوُسْعَهَا (الْقره/١٨٦)

ترجمہ:۔الله تکلیف نبیس دیتا کسی کو مگرجس قدراس کی منجائش ہے۔

لَانُكَلِّثُ نَفْساً إِلَّا وُسُعَهَا (الانعام/١٥٢)

ترجمہ:۔ ہم کسی کے ذمدہ بی چیز لازم کرتے ہیں جس کی اس کوطافت ہے۔
ہندہ ایسے فعل کا مکلف نہیں جو اس کی بس میں نہ ہو۔ مالا بطاق کی تین قسمیں
ہیں (۱) محال بالذات:۔ جیسے اجتماع نقیصین ، جیسے ایک آدمی کو ایک بی وقت میں
ہیں بیٹھے اور کھڑے ہونے کا مکلف کیا جائے۔ اگر بیٹھے تو کھڑا ہونے پڑمل نہ ہواا گر کھڑا
ہوا تو بیٹھے پڑمل نہ ہوا۔ دونوں کوجمع نہیں کرسکتا ، نہ دونوں کوترک کرسکتا ہے۔

(۲) ممکن بالذات کین اس کا وقوع عادة محال ہے۔ کسی کو ہوا میں اڑنے کا مکلف بنانا یا ایک میل کمیں گانے کا مکلف بنانا یا ایک میل کمی چھلانگ لگانے کا مکلف بنانا یا ایک میل کمی چھلانگ لگانے کا مکلف بنانا۔

(س) ممكن بالذات اورمحال بالغير: كوئى فعل في نفسه ممكن بوليكن اراده اللي نه

ہونے کی وجہ ہے کال ہوجاتا ہے۔ اگر اللہ کا ارادہ نہ ہواور وہ ہوجائے تو اللہ اپنے ارادے میں ناکام اور مراد میں نامراد ہوجائے گا۔ کال بالذات کی تکلیف نہ جائز ہے اور نہ واقع ہوئی ہے۔ مالا پطاق کی دوسری قتم جوئی نفسہ ممکن ہے کیکن عادہ کال ہواس کی تکلیف واقع ہے، ابوجہل اور اس کی تکلیف واقع ہے، ابوجہل اور ابولہب ایمان کے مکلف تھے کیکن اللہ کے علم از لی میں یہ بات ٹابت تھی کہ ایمان نہیں لا کیل عرب کی وجہ سے ان کا ایمان لا نامحال ہوگیا لیکن تھے مکلف کو نکہ مدار لا کیل قدرت متعارف ان میں موجودتھی سلامت آلات واسباب کے لاظ سے مکلف کے فاظ سے نکلیف والی قدرت متعارف ان میں موجودتھی سلامت آلات واسباب کے لاظ سے مکلف

ابوالحن اشعریؒ کے نزدیک تکلیف مالا بطاق عقلاً جائز ہے۔ پھران کے اصحاب نے اختلاف کیا کہ آیا اس تکلیف مالا بطاق پرشرع وارد بھی ہے یا نہیں ۔ بعض نے کہا کہ شرعاً تکلیف مالا بطاق جائز ہے۔ دلیل ہیہ کہ ابولہب مکلف بالا بمان ہے کہ اللہ سے کہ ابولہب مکلف بالا بمان ہے کہ اللہ سے خبردی ہے کہ ایمان نہیں لائیں گے۔

سَيَصُلَىٰ نَارِأُذَاتَ لَهَبِ (لهب/٣) ترجمہ: اب پڑے گالپیس مارتی آگ میں۔

معنیٰ ہوا کہ مامور ہے کہ ایمان لائے اور ایمان نہ لائے ۔ یہ جمع بین الفدین ہوا کہ مامور ہے کہ ایمان لائے اور ایمان نہ لائے ۔ یہ جمع بین الفندین جب بلکہ سلامت آلات واسباب کی وجہ سے ایمان کا مکلف ہے اور خبر خداوندی کی وجہ سے ایمان نہیں لائے گا۔ ابوجہل کا مکلف ہونا تکلیف مالا بطاق کی دوسری فتم ہے بہانتم نہیں۔ ابوجہل وغیر میں مدار تکلیف والی

قدرت متعارفه موجود ہے۔

سوال: تكليف الايطاق جائز اورواقع بـ الله فرشتول عفر ما يا أنبِنُونِي بِأَسُمَآءِ هو آلاءِ إِنْ كُنْتُمُ صلدِقِيْنَ (البقره/ ١٣) ترجمه: بتاؤمجه كونام ال كارتم سيج مو-

حالانکه فرشتوں میں استطاعت نتھی۔مصوّرین سے قیامت کے دن کہاجائے گا۔ اَحُیوُ اما خَلَقُتُم "جوتصورین بنائی تھیں ان کوزندہ کرو۔

جواب: ۔ یہ امر تکلیف اور تملی کے لئے نہ تھا بلکہ تجیز کے لئے تھا۔ اور تکلیف اور تعجیز میں فرق ہے، تکلیف میں آمری خواہش ہوتی ہے کہ مامور سے مامور بہ کا وجود ہو اور تعجیز میں آمری خواہش ہوتی ہے کہ مامور بہ انجام نہ دے سکے۔

سوال: مصابہ کرام کے دلوں میں بلااختیار جووسوے آتے تھے ان کوان سے بچنے کا مکلف بنایا توان پرشاق گزرا۔ان سے کہا گیا کہ بول کہو۔

رَبُّنَاوَلَاتُحَمِّلُنَامَالَاطَاقَةَلَنَابِهِ (البقره/٢٨٦)

ترجمہ:۔اے رب جارے اور نہاٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کوطافت ہیں۔

چراللہ نے فرمایا۔ لائے کُلفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا وُسُعَهَا (البقرة /۲۸۲)
ترجمہ:۔الله تکلیف نہیں دیتا کی کو گرجس قدراس کی تنجائش ہے۔
معلوم ہوا کہ تکلیف مالایطاق واقع ہوئی ہے۔
جواب: یہ میل سے مراد تکلیف نہیں ہے بلکہ معنی یہ ہے کہا ے اللہ ہم پرایسے

شدائدنازل نفرماجن كوسبنى جار الدربرداشت ندجو

انسان قدرت متعارفہ کی وجہ سے مکلّف ہے اس کے مطابق نیکی کرنے اور کُوائی سے نیچنے کی بھر پورکوشش کر ہے گا۔ باتی سب پھی خداوند قدوں کے بھنہ میں ہے ۔ اس کی احداد اور تو فیق سے سب امور سرانجام پاتے ہیں۔ اس پر بھروسہ کر کے ہم معالمہ میں اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ نیکی کی تو فیق اور اس پر اجرکواللہ کا کر معالمہ میں اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ نیکی کی تو فیق اور اس پر اجرکواللہ کا کر اور فضل سمجھے خود کسی کا کمال نہیں نہ کوئی اس کا اہل تھا۔ یُرائی کا ارتکاب بھی قدرت متعارفہ کا خالق بھی اللہ ہے متعارفہ کے غلط استعمال کی وجہ سے کیا ہے چونکہ قدرت متعارفہ کا خالق بھی اللہ ہے ۔ اگر چہ بندہ اس کے قدرت متعارفہ کا استعمال کی وجہ سے کیا ہے چونکہ قدرت متعارفہ کا خالق بھی اللہ ہے۔ اگر چہ بندہ اس کے قدرت متعارفہ کے استعمال کی نبیت بھی اللہ کی طرف ہوتی ہے۔ اگر چہ بندہ اس کے قدرت متعارفہ کے استعمال خلط کیا ہو۔

# عقیده نمبر۸۸:\_

وَكُلُّ يَجُرِى بِمَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَقَضَآيَهِ وَقَدَرِهِ غَلَبَتُ مَشِيَّتُهُ الْمِيلُ كُلُهَا مَشِيَّتُهُ الْمِيلُ كُلُهَا مَشِيَّتُهُ الْمِيلُ كُلُهَا يَعَلَى وَقَضَآتُهُ الْجِيلَ كُلُهَا يَفْعَلُ يَفْعَلُ مَايَشَعَلُ عَمَّايَفُعَلُ يَفْعَلُ مَايَشَعُلُ عَمَّايَفُعَلُ وَهُو غَيْرُ ظَالِمٍ أَبَدا لَا يُسْتَلُ عَمَّايَفُعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُونَ.

ترجمہ:۔اور ہر چیز ہوتی ہے اللہ کی مشیت سے اور اس کے علم ، فیصلہ سے
اور اس کی مشیت تما م مشیوں پر غالب آتی ہے اور اس کا فیصلہ تما م مشیوں پر غالب آتی ہے اور اس کا فیصلہ تما م تد بیروں پر غالب آتا ہے۔اللہ جو چا ہتا ہے کرتا ہے۔اور وہ کسی پرظلم نہیں کہ جاسکتی اور لوگوں سے باز پرس نہیں کی جاسکتی اور لوگوں سے باز

يرس ہوگی۔

شرح: \_ قضاء کی دونتمیں ہیں (۱) کونی (۲) شری \_ یہاں کونی قضاء مراد ہے ای طرح اراده ،امر ،اذن اور حکم کی بھی دو،ووتشمیں ہیں یعنی تکوینی اورشری \_قضاء کونی پیہے۔

فَقَضَاهُنَّ سَبِّعَ سَمُواتٍ فِي يَوْمَيْنِ (حَمَّ سجده/١١) ترجمه: \_ پيمر کرد ميئے وہ سات آسان دوون ميں \_

قفاء شرعی کااس آیت میں ذکر ہے۔

وَقَضِيٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعُبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (بني اسرائيل ٢٣/)

ترجمہ:۔اور حکم کرچکا تیرارب کہنہ بوجواس کے سوائے۔

امرکونی اس آیت میں ہے۔

إِنْمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنُ يَقُولَ لَهُ كُنُ فَيَكُونُ (يِلسَ ٨٢/) رجمہ:۔اس کا حکم یہی ہے کہ جب کرنا جا ہے کی چیز کوتو کیے اس کو کہ ہودہ ای وقت ہوجائے۔

وَإِذَا أَرَدُنَا أَنُ نُهَالِكَ قَرُيَةً إَمَرُنَا مُتُرَفِيهًا فَفَسَقُوا فِيُهَا (الاسراء/٢١)

ترجمہ:۔اور جب ہم نے جاہا کہ غارت کریں کسی ہوتھ کھیج دیااس کے میش کرنے والول کو پھرانہوں نے نافر مانی کی اس میں۔

امرشری کی مثال:\_

إِنَّ اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل / 90) ترجمہ: اللَّهُ مَا مُرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا۔ اذن کوئی کی مثال:۔

وَمَاهُمُ بِضَارٌ يُنَ بِهِ مِنُ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذُنِ اللَّهِ (البقره/١٠٢) ترجمہ: اوروہ اس سے نقصان نہیں کر سکتے کی کا بغیر حکم اللہ کے افان شرعی:۔

سَاقَطَعْتُمُ مِنُ لِيُنَةٍ أَوْتَرَكَتُمُوْهَاقَائِمَةً عَلَىٰ أَصُولِهَا فَبِاذُنِ اللهِ (الحشر/٥)

ترجمہ:۔جوکاٹ ڈالاتم نے تھجور کا درخت یار ہے دیا کھڑااپنی جڑ پرسواللہ کے حکم ہے۔ سند سے ن

كتاب كونى:

وَسَايُعَمَّرُ مِنُ سُعَمَّرٍ وَلَا يَنُقُصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابِ (الفاطر/١١)

ترجمہ: ۔اور نهمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا ادر نہ گھٹتی ہے کسی کی عمر مگر لکھا ہے کتاب میں۔

وَلَقَدْ كَتَبُنَا فِى الزَّبُورِ مِنُ بَعُدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ (الانبياء/٥٠١)

ترجمہ:۔ اور ہم نے لکھ دیا زبور میں تقیحت کے پیچھے کہ آخرز مین پر مالک

ہوں مے میرے نیک بندے۔ کتاب شرعی:۔

وَكَتَبُنَا عَلَيْهِمُ فِيهَا أَنَّ النَّفُسَ بِالنَّفُسِ (المائده /٣٥)
ترجمه: اورلكه دياجم نے ان پراس كتاب مس كه جى كر لے جى۔
عمر كونى: ـ

فَكُنُ أَبُرَحَ الْأَرُضَ حَتَىٰ يَأْذَنَ لِي آبِي أَوْيَحُكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (يوسف/٨٠)

ترجمہ: ۔ تو ہرگز نہ سرکول گا اس ملک سے جب تک کہ تکم دے جھ کو میراباپ یا تضیہ چکادے اللہ میری طرف سے اور وہ ہے سب سے بہتر حکانے والا۔ حکانے والا۔

تھم شرعی:۔

ذَالِكُمْ حُكُمُ اللهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ (الممتحنه/١٠) ترجمه: بيالله كافيمله بيم من فيمله كرتا بـ تحريم كونى:

قُسالَ فَساِنَهَ المُحَرَّمَةُ عَلَيْهِمُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيُهُونَ فِي الْآرُضِ (المائده/٢٦)

ترجمه: فرمایا تحقیق وه زمین حرام کی منی ان پر چالیس برس سرمارت

پریں مے ملک میں۔

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرُيَةٍ أَهُلَكُنَاهَاأَنَّهُمُ لَا يَرُجِعُونَ (الانبياء/٩٥) ترجمه: اورمقرر موچکا مرستی پرجس کوغارت کردیا ہم نے کہ وہ پھر کرنیں آئیں گے۔

تحریم شرعی:۔

حُرِّمَتُ عَلَيْكُمُّ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ (المائده /٣)

ترجمه: يرام بواتم برمرده جانورادرابو

حُرِّمَتُ عَلَيْكُمُ أُمَّهَاتُكُمُ (النساء/٢٣)

ترجمه: حرام موئی بینتم پرتهاری مائیس\_

کلمات کوئیہ:۔

وَتَمَّتُ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسنى عَلَىٰ يَنِي إِسُرَآئِيُلَ بِمَاصَبُرُوْا(الاعراف/١٣٤)

ترجمہ:۔اور پورا ہوگیا نیکی کا وعدہ تیرے دب کائی اسرائیل پر بسبب ان کے صبر کرنے کے۔

كلمات الشرعيه: ـ

وَإِذِانْتَلَىٰ اِبْرَاهِيُمَ رَبَّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ (البقره/١٢٣) ترجمہ:۔اورجب آزمایا ابرا آیم کواس کے رب نے کی باتوں میں پھراس نے وہ پوری کیں۔ یفعل مایشاء و هوغیر ظالم ابداً:۔ ارثادے۔
وَمَارَبُّكَ بِظُلَّم لِلْعَبِیْدِ (خَمَ سجده / ۲۳)
رَجمہ:۔ اور تیرارب ایا بہیں کظم کرے بندوں پر۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظُلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةِ (النساء / ۴۳)
رَجمہ:۔ بِشُک اللّٰدَق بہیں رکھا کی کاذرہ برابر۔

الله نظالم ہے نظلام ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے عدل ہے۔ بندہ بھی ظلم کرتا ہے ظلم وہ کھ کرتا ہے طلم اللہ وہ کو کھی کی خالق اور ما لک وہ کی کی خالق اور ما لک اور ما اللہ ہے۔ ارشاد ہے۔ ارشاد ہے۔ آمراور تا ہی نہیں۔ وہال ظلم کا تصور بھی محال ہے۔ ارشاد ہے۔

وَمَاظُلُمْنَاهُمُ وَلَكِنَ كَانُوْاهُمُ الظَّالِمِينَ (الزخرف/٢٧) ترجمہ:۔اورہم نے ان پڑھم ہیں کیا لیکن تصوی بےانصاف۔ وَلاَیَظُلِمُ رَبُّكَ أَحَداً (الكمن ٩٩) ترجمہ:۔اور تیراربظم ہیں کرے گاکسی پر۔ لاظلُمَ الْیَوْمَ (المؤمن/۱۷) ترجمہ:۔بالکل ظم ہیں آج۔

عدیث شریف میں ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں اے میرے بندو! إِنّی حرّمتُ السُّلُمُ علی نَفسِی میں نے اپنے او پرظم حرام کیا ہے۔ اللہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے وہ اپنی مملوک اور مخلوق میں ہرفتم کے تصرف کا حق رکھتا ہے۔ ایک شخص اگر این جملوک اور مخلوق میں ہرفتم کے تصرف کا حق رکھتا ہے۔ ایک شخص اگر این جمل دار باغ کوختم کردے یا وود صدینے والے جانورکوذئ کر کے کسی جامعہ کے طلباء کواس کا گوشت کھلا دے تو ظالم نہیں کیونکہ بااختیار مالک ہے جو چاہے کرے

ہمیں اس مالک اور اس کی ملک سے کیاغرض۔ جب ایک مجازی اور عارضی مالک اپنی ملک میں ہرشم کا تصرف کرسکتا ہے تو خالق حقیقی اور مالک حقیقی اپنی ملک اور کلون میں کیسے تصرف کاروا دارنہ ہوگا۔

## عقیده نمبر۹۸:

قوله: وَفِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ وَصَدَقَاتِهِمُ مَنْفَعَةً لِلْاَمُواتِ۔ ترجمہ:۔اورزندہ لوگوں کی دعامیں اور ان کے صدقات میں مردوں کے لئے نفع ہے۔

شرت: - مردول کے لئے زندول کی دعا میں اور زندوں کی طرف سے مردول کے لئے زندول کی دعا میں اور زندوں کی طرف سے مردول کے لئے صدقہ میں نفع ہے - معتزلہ اس کا انکار کرتے ہیں کہ دوسرے کاعمل نفع بخش نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ قضاء بدلتی نہیں حالانکہ مردول کو دعا وصدقہ سے نفع بہنچانا بھی قضاء ہے معتزلہ کہتے ہیں۔

كُلُّ نَفْسِ بِمَاكَسَبَتُ رَهِيُنَةً (المدتر ٣٨/) ترجمه: - برايك بى اپنے كيكاموں ميں پھنا ہوا ہے۔

آدمی کوسرف اپنیمل کافائدہ ملے گا۔ اہل تی کنزدیک احادیث سے ثابت ہے مردوں کے لئے دعا کرنا۔ خاص کرنماز جنازہ کی دعا اور اس پرسلف کاعمل ہے اگر اموات کو ان دعاؤں اور جنازوں سے فائدہ نہیں ملیا تو مفت میں جان کیوں تھکاتے ہیں حضور ملفظ کا ارشاد ہے جس میت پرکوئی جماعت جن کی تعداد سوتک پہنچی ہونماز جنازہ پڑھتی ہے اور مردہ کے لیے سفارش کرتے ہیں تو سب کی سفارش

تول ہوجاتی ہے۔ سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اللہ! ام سعد مرحی ہے ان کے لئے
کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ ملی نے فرمایا بانی ۔ تو سعد بن عبادہ نے کنوال
کھدواکر ام سعد کے نام وقف کردیا ۔ صدیث میں ہے کہ قبر کے مردے کی مثال
فرو بنے والے فریادرس کی ہے۔ اس کو باب ، مال ، بیٹا یا بااعماد دوست کی دعاؤں کا
انظار دہتا ہے۔ جب اس کو دعائی ہے تو بہت خوش ہوتا ہے۔

وَأَنُ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعَىٰ (النجم ٣٩) ترجمہ:۔اوریہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جواس نے کمایا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کونٹے نہیں ہوتا۔

جواب: ۔(۱) دوسرے کی سعی کا فائدہ نہ ملنا حضرت ابراہیم اور حضرت مولی علیما الله میں اسلام کی امت کے لئے اپنی اور غیر کی سعی سے فائدہ پہنچا ہے۔

(۲) ربیج بن انس کہتے ہیں کہ الانسان سے مراد کا فر ہے۔ بیضعیف قول ہے۔ (۳) حسن بن فضل کہتے ہیں صرف اپنے عمل کا فائدہ اللہ کا عدل ہے اور دوسرے کے مل سے فائدہ اس کا فضل ہے۔

(۳) ماسعیٰ سے مراد مانویٰ ہے بینی انسان قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اُسٹھے گا۔

> (۵) برانسان کے عمل کا بو جو صرف ای پر ہوگا۔ وَلَا تَرِدُ وَازِرَةً وِرُرَ أَخْدِیٰ (فاطر /۱۸)

ترجمہ:۔اورندا تھائے گا کوئی اٹھانے والا ہو جھددوسرے کا۔ کا بھی بہی مطلب ہے۔امام قرطبی فرماتے ہیں اختال ہے کہ خاص سیئات کااڑ صرف اس پر ہو۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ ایمان کے بارہ میں صرف ہی کہ ایمان کے بارہ میں صرف ہی کہ ایمان کے کام نہ آوےگا۔ کی کوایصال ثواب کمائی ملے گی ، یعنی کی کودوسرے کا ایمان اس کے کام نہ آوےگا۔ کی کوایصال ثواب کرنا بھی توانسان کی سعی ہے جب اس کا ایصال کردہ ثواب مردہ کوئل جائے توایسال کنندہ کوائی سعی تا گئی۔

عقيده نمبر ۹۰: ـ

قول : وَاللُّهُ تَعَالَىٰ يَستَجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَيَقْضِى الحَاجاتِ - الحَاجاتِ -

ترجمہ:۔اوراللہ تعالی دعاؤں کو تبول کرتا ہے اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔ شرح:۔ارشاد باری ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِیُ اَسْتَجِبُ لَكُمُ (المؤمن / ۲۰) ترجمه: اور کهتا جتها را رب محصو پکاروکه پنچول تهاری پکارکور وَإِذَا سَالَكَ عِبَادِیُ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبُ اُجِیْبُ دَعُوةَ الدَّاعِ إذَا دَعَان (البقره / ۱۸۲)

ترجمہ:۔ اور جب تجھ سے پوچیں میرے بندے مجھ کوسو میں تو قریب ہوں قبول کرتا ہوں مانگنے والے کی دعا کو جب مجھ سے دعامائے۔ دعا جلب منفعت اور دفع معزت کے لئے قوی سبب ہے حضور وافعہ کا ارشاد ہے بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ گناہ یاقطع رحی کے متعلق نہ ہو۔ارشاد ہے تمہارارب بزاباحیاءاور کریم ہے جب بندہ اس کی طرف ہاتھ اُٹھا تا ہے تو اسے ان کو خالی واپس رتے ہوئے حیاء آتی ہے۔ دعا کی مقبولیت کے لیے ضروری اشیاء صدق ،خلوص قلب اورحضور قلب ہے۔اور حرام خوراک و بوشاک سے بیاؤ ہے۔ارشاد ہے دعا ما گولیکن قبولیت کے یقین کے ساتھ جو دعانہیں مانگتا اس پر اللہ کوغصہ آتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے ما کھنے کے لئے لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔۔ الرَّبُ يَغُضَبُ إِنْ تُرَكُّتَ سُؤُالَهُ وَيَنِي آدُم حِينَ يُسأَلُ يَغُضَبُ ابن عقبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دعا کی طرف چند وجوہ کی بناء بر بلاتاہے

(۱) الوجود: الله تعالى موجود بغير موجود سے كوئى نہيں ما تكا۔

(٢) الغِنيٰ: وه غنى ب فقير ك كوئى نهيس ما نكتار

(m) السمع: وه سنتا ہے بہرے سے کوئی نہیں مانگتا۔

(س) الكرم: يخى بخيل كوكونى نبيس بكارتا-

(۵)الرحمة: ـ سنگ دل كى طرف كوكى حاجت كرنبيس جاتا ـ

(۲) القدرة: عاجزيه كوئي نبين ما تكتاب

#### مقبوليت دعا كالمعنى: \_

مجھی دعابعینہ پوری ہوجاتی ہے۔ بھی اس کی جگہ دوسری چیز مل جاتی ہے۔ بھی اس کی جگہ دوسری چیز مل جاتی ہے۔ بھی دعا کی برکت سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔ بھی آخرت کے لیے ذخیرہ ہوجاتی ہے۔ بھی مختم ہوتو دعا خودا کی عبادت والاعمل ہے اور ہرعبادت پر اللہ اجر عطافر ماتے ہیں۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ سے ماگئی جا ہیے۔

# کافرکی دعا:۔

جمہور کے زدیک کافری دعا قبول نہیں ہوتی۔االلہ کاار شادہ۔ وَمَادُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ إِلَّا فِیُ ضَلَالِ (المؤمن/ اس کے کہوہ اللہ سے دعا کرتا ہی نہیں اس کواللہ کی معرفت حاصل نہیں۔ سوال:۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوجاتی ہے۔إنَّ دعوةَ الْمظلومِ وإن کانَ کافراً یُستَجابُ۔

جواب: کا فرسے مرادا صطلاحی کا فرنہیں بلکہ کفران نعمت ہے۔ یعنی مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگر چہوہ کفران نعمت کرتا ہو۔

سوال: \_ابلیس بڑے کا فرکی دعا قبول ہوئی ہے تو اور کا فروں کی دعا قبول کیوں نہیں ہوتی ؟ ابلیس نے کہا'' رَبِّ اَنْظِرُنِی اِلیٰ یَوْمِ یُبُعَثُونَ فَرَمَا اِلْمُنْظَرِیْنَ (الجر/۱۵) کچھے مہلت دی گئی۔ فرمایا: فَالنَّکَ مِنَ الْمُنْظِرِیْنَ (الجر/۱۵) کچھے مہلت دی گئی۔ جواب: \_ پوری اور ممل دعا وہ ہے جود نیا وآخرت میں نفع بخش ہو \_ کفار کی دعا جواب: \_ پوری اور ممل دعا وہ ہے جود نیا وآخرت میں نفع بخش ہو \_ کفار کی دعا

مرف دنیا میں بھی قبول ہوجاتی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہرکا فرکی دعا قبول ہو۔ آخرت کے اعتبار سے ان کی دعا بالکل نفع بخش نہیں ہے۔ حالا نکہ اصل آخرت ہے۔ عقیدہ نمبر او:۔

قوله: وَيَمُلِكُ كُلَّ شَيْءٍ وَلَا يَمُلِكُهُ شَيْءً وَلَا غِنى عَنِ اللهِ طَرُفَة عَيْنٍ عَنِ اللهِ طَرُفَة عَيْنٍ وَمَنِ اسْتَغُنىٰ عَنِ اللهِ طَرُفَة عَيْنٍ وَمَنِ اسْتَغُنىٰ عَنِ اللهِ طَرُفَة عَيْنٍ فَقَد كَفَرَوصَارَ مِنُ أَهُلَ الْحِين -

ترجمہ:۔اور ہر چیز کا مالک ہے اور کوئی اس کا مالک نہیں۔اور ایک لمحہ کے لئے اللہ سے بنازی نہیں ہے اور جو ایک لمحہ کے لیے اللہ سے بنازی ہیں ہے اور جو ایک لمحہ کے لیے اللہ سے بنازی ہواوہ کا فرہوگیا اور اہل ہلاکت میں سے ہوگیا۔

مشرح: انسان الله کامملوک ہے۔ برلحہ اس کی طرف جتاج ہے کی لحہ کے لئے اس کی مملوکیت سے نکل نہیں سکتا۔ اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کے لئے بھی خود کو اللہ سے مستنخی سمجھے تو کا فر ہوگیا کیونکہ اللہ کی صفات لینی مالکیت سے انکار لازم آتا ہے۔ انکار میں دوام ہویا تھوڑی دیر کے لئے دونوں کفر ہیں۔ از سرنو تو بہ کرے گا۔ ایک ماحب تقریباً تین سومیل کا سفر طے کر کے ہمشیرہ کے گھر پہنچا۔ بہن سے کہنے لگا کہ پر صاحب تقریباً تین سومیل کا سفر طے کر کے ہمشیرہ کے گھر پہنچا۔ بہن سے کہنے لگا کہ پر صاحب نے پہنچا ویا۔ بہن نے برجستہ جواب دیا کہ کیا اللہ چھٹی پر تھے؟ ہردم ہرفتدم صاحب نے پہنچا ویا۔ بہن اختہار ضروری ہے۔

## عقيده نمبر ١٩: ـ

قوله: وَاللّهُ يَغُضَبُ وَيَرُضَىٰ لَا كَأَحَدِمِنَ الُورَىٰ۔ ترجمہ:۔اورالله عضب ناک موتاہے اور راضی موتاہے گلوق میں سے کی کی طرح نہیں۔

شرح: - الله تعالى غضب ناك بهى موت بي اور راضى بهى موت بيل اور راضى بهى موت بيل ارشاد من الله عنه منه الله عنه منه (التوبر ۱۰۰۱) ترجمه: الله راضى مواان منه الله عنه منه الله عنه منه الله عنه الله عنه الله عن الله عنه الله عنه

ترجمہ: تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والول سے جب بیعت کرنے لگے تھے سے اس درخت کے نیچے۔

> مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ (المائده/ ۲۰) ترجمہ:۔وی جس پراللہ نے لعنت کی اوراس پر غضب نازل کیا۔ وَبَا حُجَّابِغَضَبِ مِنَ اللَّهِ (العَمران/۱۱۲) ترجمہ:۔اور کمایا انہول نے غصراللہ کا۔

غضب، رضا، عداوت، ولا بت ، حب اور بغض الله کی صفات ہیں۔ جس طرح دیکر صفات ہیں۔ جس طرح دیکر صفات ہیں۔ جس طرح دیکر صفات میں اور تشبید ہے جہیں اس طرح غضب اور رضا کی نفی یا تشبید ہے جہیں۔ وہ اپنی شان کے مطابق غصہ بھی کرتا ہے اور ناراض بھی ہوتا ہے۔ اللہ کو گلوق پر قیاس کرنا

میح نہیں ۔ای قیاس کی وجہ سے کوئی ان صفات کی نفی کرتا ہے ۔کوئی تشبیہ دیتا ہے مالانکہ دونوں با تیں صحیح نہیں ۔

عندالبعض رضا سے مراداحسان کا ارادہ ہے اور غضب سے مرادانقام کا ارادہ ہے۔ بیض اس تاویل کو پہندہیں کرتے کیونکہ بیتاویل بھی صفت کی نفی ہے۔ عقبیدہ نمبر ۱۹۳۰۔

قوله: وَنُحِبُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ وَلاَ نُفَرُّطُ فِي حُبُ اَحَدٍ مِنْهُمُ وَلَانَتَبَرُّا مِنُ اَحَدِمِنُهُمْ وَنُبُغِضُ مَنَ يُبُغِضُهُمْ وَبِغَيْرِ النَّخَيْرِ يَذُكُرُهُمُ وَلَانَذُكُرُهُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ وَحُبُّهُمْ دِيْنٌ وَإِيْمَانً وَإِحْسَانٌ وَبُغُضُهُمْ كُفُرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانً.

شرت: -اس عقیده پس شیعه روانف اور نواصب کارد ہے اور ہراس مخض کارد ہے جو محابہ کرام پر ہاتھ مصاف کرتا ہے۔اللہ تعالی اور اس کے رسول میں ہے تے محابہ

كرام كى تعريف كى ب \_اللد تعالى نے ان كے ساتھ اچھا وعدہ كيا ب\_اصول مدیث والوں نے تو بات ہی صاف کردی کہ تمام صحابہ عادل ہیں۔جس کی محابی<sub>ت</sub> ظاہر ہوجائے تو پھر روایت قبول کرنے کے لیے مزید چھان بین کی ضرورت نہیں پورادین ہم تک اس مقدس گروہ کے ذریعہ پہنچا ہے۔اگر ان پرکسی نے الزام لگاماتو بوراقرآن وحديث بمعنى موكرره جائے گا۔ان پرانگی أنها ناحضو عليہ پرالزام لگانا ہے۔ان کوآپ اللہ کی محبت حاصل ہے آپ ملی کے تربیت یافتہ ہیں۔ایمان وعمل میں بقیدلوگوں کے لئے معیار بن گئے ہیں۔ دینا میں کون ہے جولوگوں سے کہیں كہم جسے ہوجاؤيہ جرائت صرف صحابہ كرام نے كى ہے۔ نبى كريم ملائل كى فعلى تعليم کے کافی حصد کی تکمیل صحابہ کرام کے ذریعہ ہوئی ہے۔ کیونکہ حضو علاق کی فعلی تعلیمات میں بعض امور آ ہائیں کی ذات کے مناسب نہ تھاں لیے ان کا صدور آ ہائیں سے ہیں ہوا۔ مثلاً چوری اور زنا اگر صحابہ کرام کے ذریعہ ان کاعملی ظہور نہ ہوتا تو چوراور زانی کی ملی سزا کا کسی کو پنة نه چاتا صحابه کرام کی تعریف میں علاء کرام نے مخلف كتابيل كسى بين -بنده كابھى مقام صحابة كے نام سے ايك كتاب كيف كا اراده ہے۔ ارشادباری تعالی ہے۔

وَالسَّابِقُونَ الْآوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْانْصَارِ وَالَّذِيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْانْصَارِ وَالَّذِيْنَ النَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُو اعَنْهُ وَاعَدُ التَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُو اعَنْهُ وَاعَدُ لَا اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُو اعَنْهُ وَاعَدُ لَهُمْ جَنْتِ تَجُرِئُ تَحْتَهَا الْانْهَارُ خَلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدا ذَالِكَ لَهُمْ جَنْتِ تَجُرِئُ تَحْتَهَا الْانْهَارُ خَلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدا ذَالِكَ الْفَوْرُ الْعَظِیمُ (التوبه / ۱۰۰)

رجہ:۔اور جولوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد
کرنے والے اور جوان کے ہیروہوئے نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوان سے
اوروہ راضی ہوئے اس سے ۔اور تیار کرر کھے ہیں واسطے ان کے باغ کہ
ہتی ہیں نیچ ان کے نہریں رہا کریں انہی میں ہمیشہ یہی ہے بری
کامیابی۔

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدًا ء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُم تَرَاهُمُ وَالَّذِينَ مَعَهُ الْمُعُم تَرَاهُمُ وُلُحُمّا وَالْفَتِح ٢٩)

ر ترجمہ:۔اور جواس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کا فروں پرنرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے گاان کورکوع میں اور سجدہ میں۔

لَقَدْرَضِى اللّه عَنِ المُولِينِينَ إِذْيُبَايِعُونَكَ تَحُتَ الشَّجَرَةِ (الفتح/١٨)

ترجمہ: یخفیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سےاس درخت کے پنچے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ الْمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوابِأَمُوَالِهِمُ وَانَفُسِهِمُ فِي اللَّهِ الْمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوَا بِأَمُوَالِهِمُ وَانْفُسِهِمُ الْوَلِيَاءُ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِيْنَ اوَوَا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمُ اَولِيَآءُ بَعْضُهُمُ اَولِيَآءُ بَعْضِ (الانفال/2٢)

ترجمہ:۔جولوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ ااور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے

#### رفتی ہیں۔

لَايَسُتُوى مِنْكُمُ مَنُ أَنْفَقَ مِنُ قَبُلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولِئِكَ الْاَيْسُتُوى مِنْكُمُ مَنُ أَنْفَقُ مِنْ قَبُلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلُوا وَكُلَا أَعْظُمُ دَرَجَةً مِنَ اللَّذِيْنَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعُدُ وَقَاتَلُوا وَكُلَا وَعَذَاللَّهُ الْحُسُنى (الحديد/١٠)

ترجمہ:۔برابر نہیں تم میں جس نے کہ خرج کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑائی کی ان جمہ:۔برابر نہیں تم میں جس نے کہ خرج کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑائی ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے ان سے جو کہ خرج کریں اس کے بعد اور لڑائی کریں ،اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا۔

وَيُوْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمُ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصِاصَة (الحشر/٩) ترجمه: اورمقدم رکھتے ہیں ان کوائی جان سے اور اگرچہ ہوائے اور فاقد۔ حضور الله كاارشاد بمراع حابد لوكالى نددوا كرتم من سے كوئى أحد بهار جتنا سونا خرج کریں ان کے ایک مریا نصف مُد تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایک مدیث میں آتا ہے اصحاب محمطیق کو گالیاں نہ دوں ان کی نی الفت کے ساتھ ایک ساعت کی معبت تمہارے جالیس سال کے نیک عمل سے بہتر ہے۔حضور علی نے فرمایا میرا زمانه بہترین زمانہ ہے پھران کے ساتھ ملاہوا زمانہ پھراس کے ساتھ ملا ہوا زمانہ صحابه كرام حضور والنفطة كے زمانے والے حصرات بيں صحابه كرام كى وجد سے زمانہ خر وبركت والا موكيا \_ابن مسعود فرمات بين الله في لوكون ك دلون ير نظر والى تو محمد مالی کے دل کوتمام لوگوں کے دلول میں بہتر پایا۔اس کوایے لیے چن لیا اوراس کو رسول بنایا۔ پھر بندوں کے دلول پر نظر ڈالی تو سحابہ کرام کے دلوں کولو کوں میں بہتر پایا

پی ان کواپنے نی الف کے لیے وزراء بنادیا۔ صحابہ کرام پرطعن وشنیج اللہ کے استخاب راعراض - حضور الله فرمات مين الخسار ليى أصداراً وأنصاراً وَأَصْهِ الله الله الله الله الله الله المادرسرال كالتخاب كياب بندوں کے انتخاب برکوئی اعتراض کرے تو نا قابل برداشت بن جاتا ہے۔ صحابہ كرام ك بارك من كجه كهناايها م جيع عياذ أبالله الله في استخاب من علطي كي ہے۔اس سے زیادہ کون بد بخت ہوگا جوامت کے بہترین اشخاص پر اعتراض کر ہے یبودے کہا گیا کہ تمہاری ملت میں بہترین لوگ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ اصحاب موی علیدالسلام \_نصاری اسے کہا گیا کہتمہاری ملت میں بہتر لوگ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ اصحاب عیسیٰ علیہ السلام ۔ جب روافض سے کہا گیا کہ تمہاری ملت من بدر بن افرادكون بين تو كها كه اصحاب محملية وصرف چند صحابه كرام كااستناء كميا ہے۔ حالانکہ جن صحابہ کرام کوئر ابھلاکہا ہے وہ کی گنا افضل ہیں ان صحابہ کرام ہے جن کوروافض تنکیم کرتے ہیں۔

ولانفرط فى حب احد منهم :- صابكرام سى محبت كرت بيل كين افراط سى ما كية مثلاً شيعول نے حضرت على كرم الله وجهكو الله وجهكو الله على ما الله وجهكو الله على مثلاً شيعول نے حضرت على كرم الله وجهكو الله مقام سے بہت زيادہ بردهايا ہے - يا علوفى الدين ہے - جس طرح عيما يول من حضرت عيما على الله م كونوت سے آ كے خدا كے درجہ تك پنجاديا -

وَلانتبرأمن احدٍ منهم :- كي صابي مدوانض كي طرح برأت

بھی سے جہاں۔ بعض بدبختوں نے شیخین سے براُت کی۔ اہل السنة والجماعة سب محابہ کرام کودوست رکھتے ہیں اور ہرا یک کواپنا اپنا مقام ومرتبہ دیتے ہیں۔

وَحُبُّمُ مُ دِیْنَ وَإِیْمَانَ : صحابہ کرام کی مجت دین وایمان ہے کوئر ان سے مجت نصوص کی پیروی ہے۔ ترفدی کی روایت ہے میرے محابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ان کونشا نہ نہ بناؤ جس نے ان سے مجت کی اس نے میری عبت کی موات کی اللہ عجبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری عداوت کی نظر مجب نے ان موات کی بار سے عداوت کی بہر کی عداوت کی بہر کے ان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے اللہ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی جس نے اللہ کو تکلیف دی جس کے اس کی پکڑ ہوجائے۔

وبُغُتُ مُ مُ كُفُرٌ: - صحابه كرام كے ماتھ بغض كفر ہے ـ الل بدعت كى تكفير كا مسئلة كرر چكا ہے ـ

عقيده نمبر ۱۹: ـ

قوله: وَنُثِبِتُ الْحِلَافَة بَعُدَ رَسُولِ اللَّهِ عِلَيُّ اَوَلاً لِآبِي بَكْرٍ السَّدِيْقُ اَوْلاً لِآبِي بَكْرٍ الصَّدِيْقِ تَفْضِيلاًلَهُ وَتَقْدِيماً عَلَىٰ جَمِيعِ الْاُمَّةِ ثُمَّ لِعُمرَ ابْنِ الصَّدِيْقِ تَفْضِيلاًلَهُ وَتَقْدِيماً عَلَىٰ جَمِيعِ الْاُمَّةِ ثُمَّ لِعُمرَ ابْنِ الصَّدِيْقِ وَهُمُ الْحُلَفَاءُ الْحَطَابِ ثَمُ لِعَلِي وَهُمُ الْحُلَفَاءُ الْمُحْتَدُونَ وَالْائِمَةُ الْمُحْتَدُونَ -

ترجمہ: \_اورجم رسول المعلق كے بعداولاً خلافت كوحفرت الوبكرصد إن

کے لئے ٹابت کرتے ہیں ان کوتمام امت پر فضیلت اور فوقیت دیتے ہوئے۔ پھر حضرت عثمان بن عفان کے لئے پھر حضرت عثمان بن عفان کے لئے پھر حضرت عثمان بن عفان کے لئے پھر حضرت علی کے لئے ۔ اور بیر خلفائے کے راشدین اور ائمہ مہتدین ہیں۔ ہیں۔ ہیں۔

شرح: -حضرت ابو بكرصد يق رسول التعليك كے خليفه بلافصل بيں -جاروں ت ائمہ اور خلفاء ہیں عقل بھی کہتی ہے کہ ابو برط کی خلافت سب سے مقدم ہونی عاہيے كيونكمان كاانقال خلفائے راشدين ميں يہلے مواہے۔اگران كى خلافت كواولا اور بلافعل نہ مانا جائے تو چرکب وہ خلافت کرتے۔جس ترتیب کے ساتھ و نیا سے مے ہیں اس ترتیب کے ساتھ سب کو خلافت ملی ہے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ ان کی خلافت نص سے ثابت ہے یا اختیار سے بعنی لوگ اپنی طرف سے کسی کوخلیفہ بنادیں ۔ حسن بھری اور اہل حدیث کی ایک جماعت کے نزدیک نصوص میں خفی الثارات کی وجہ سے ثابت ہے ۔ بعض کے نزد یک صریح نصوص سے ثابت ہے بعض کے نزد یک نص سے ثابت نہیں بلکہ اختیار سے ثابت بے۔اثبات خلافت بالنص کے لئے احادیث موجود ہیں۔ایک عورت حضور علیقہ کے پاس آئی آپ علیقہ ن فرمایا پھر آنا۔اس نے کہا اگر میں آؤں اور آپ کونہ یاؤں تو۔ بعنی اگر آپ ایک ا انقال کرجائیں۔ آپ ایک نے فرمایا اگر مجھے نہ یاؤ تو ابو بکڑ کے پاس آنا۔ یہ آپ کی المت پرنس ہے۔حضور ملک نے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر اور عمر کی افتداء کرنا۔ أَسِيَالِيَّةِ مِنْ مُايِادٌ مُسرُوا أَبِابِكِرِ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ " الوَبَرُّ عَلَيْ كُولُوكُول كَى

المامت كرائے \_ آپ ملاقعة خود بھی حضرت ابو بكرتكو كہد سكتے تھے ليكن آپ ملاقعے يہ ز لوگوں کے سامنے اپنا تھم ظاہر کیا تا کہ کوئی اختلاف کی مخبائش ہی ندر ہے۔اور سر کو یہ چل جائے کہ آپ نے حضور علیہ کے علم سے امامت کرائی ہے۔ آپ ملات نے نے برسر منبر فرمایا اگر میں کسی کواہل زمین میں سے اپنا خلیل بنا تا تو ابو بکڑ کو بنا تا مے میں ابوبکر کے خوجہ (جھوٹا دروازہ) کے علاوہ تمام خوے بند کردو۔حضور علیہ نے ایک مرتبہ یو چھاکسی نے خواب دیکھا ہے تو ایک آ دمی نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے آسان سے ایک تراز و نازل ہوااس میں آپ ایک کا اور حضرت ابو بکر شکا وزن کیا گیا آپ مالية عليه حضرت ابوبكر" بربهاري نكلے \_ پھرحضرت ابوبكر"اورحضرت عمر كاوزن كيا كياتو حضرت ابوبكر معاري نكلے، پھرحضرت عمراورحضرت عثان كاوزن كيا گيا تو حضرت عمرا بھاری نکلے پھر تراز واُٹھالیا گیا۔راوی کہتا ہے کہ میں نے حضور ایک کے جبرے پر تا گواری دیکھی آ سینلی نے فرمایا کہ بینوت والی خلافت ہے اس کے بعد اللہ جس کو ما ہیں حکومت عطا کردیں۔اس خواب میں حصرت علی کا ذکر ہیں ہے کیونکہ آپ کی خلافت میں لوگوں کے مابین اختلاف بیدا ہو گیا تھا۔ سمرۃ بن جندب فرماتے ہیں کہ ايك آدى نے كہايارسول الله! كويا آسان سے ايك ڈول نازل ہواحضرت ابوبكرائے اور ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑی اور تھوڑ اسایانی پیا۔ پھر حضرت عمرات عے اور ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کراتنا یانی پیا کہ شکم سیر ہوگئے۔ پھر حضرت عثمان آئے اور ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کر شکم سیر ہوکر بانی پیا۔ پھر حصرت علی آئے اور ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑی اور وہ چھوٹ می اور کھھ پانی آپٹ پر گرا ﴿ حضرت ابو بکڑنے یانی کم پیاکم

ظافت کی طرف اشارہ ہے جو ڈھائی سال کے قریب ہے۔ حضرت عمر اور حضرت علی نے زیادہ پانی بیا ان وونوں کی مدت خلافت زیادہ ہے حضرت عمر کی خلافت ساؤھ دی سال اور حضرت عمان کی بارہ سال تھی۔ حضرت علی نے پانی نہ پی سکے اشارہ ہے کہ آپ کی خلافت کے زمانے میں اختلاف بیدا ہوگا ﴾ (نعمانی) حضور اشارہ ہے کہ آپ کی خلافت کے زمانے میں اختلاف بیدا ہوگا ﴾ (نعمانی) حضور علی کا ارشاد ہے کہ نبوت والی خلافت تمیں سال تک ہوگی پھر بادشاہت شروع ہوجائے گی۔ چنا نچہ خلفائے راشدین کا زمانہ اتنابی بنتا ہے۔ جولوگ بید کہتے ہیں کہ خلافت خبر ما ثور کے ساتھ قابرت نہیں ان کی دلیل ہے کہ حضرت عمر خرمات ہیں کہ میں اگر کی کو خلیفہ بنا گا ہے (حضرت ابو بکر نے خلیفہ بنا گا ہے (حضرت عمر میں اور میں اگر کی کو خلیفہ بنا گا ہے (حضرت ابو بکر کی کو خلیفہ بنا گا ہے (حضرت ابو بکر کی کو خلیفہ بنا گا ہے کہ جھے ہے ہم تھی اور میں اگر کی کو خلیفہ بنا گا ہے کہ جھے ہے ہم تھی خطرت میں اگر کی کو خلیفہ بنا گا ہے کہ جھے ہم تھی حضرت میں اگر کی کو خلیفہ بنا گا ہے۔ اس لیے کہ جھے ہم ہم تعین حضرت میں استان کی دیا ہم کی کو خلیفہ بنا گا ہے۔ اس لیے کہ جھے ہم ہم تھی حضرت میں استان کی کو خلیفہ نبیل بنا گا ۔

حضور علی کے فرمان ہے کہتم سے قبل امتوں میں محدّ تون ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں محدّ تون ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدّ ث ہوتا تو تم میں سے حضرت عمرٌ ہوتا۔ ابن وہب فرماتے ہیں محدّ ثون کامعنی دملے مگرون 'ہے (جن کوالہام ہوتا ہے)

تم لعشمان: حفرت عمر كي بعد حفرت عمان كي خلافت ابت ب -حضرت عمر في شوري كوحضرت عثان كى بيعت كے لئے كہا۔آب كوذوالنورين کتے ہیں ۔آپ کے نکاح میں حضور علیہ کی کیے بعد دیگر سے دوبیٹیاں تھیں حضور التينة في حضرت رقيمًا نكاح ان ميكرايا تفاان كانقال كے بعدام كلثوم ا كا نكاح كراما \_ جب ان كالبحى انقال مواتو فرمايا كه اگرميري تيسري بيني موتى تواس كا بھی نکاح کرادیتا۔آپ اتنے حیادار سے کہ فرشتوں کو بھی آپ سے حیاء آتی تھی حضرت عائش فرماتی بین کرایک مرتبه حضور الله گرمیں لیٹے ہوئے تھے آپ ایک کی ران یا پنڈلی کھلی ہوئی تھی ۔حضرت ابوبکڑ نے اجازت جابی آپ ایک نے اجازت دی اور آپ این حالت میں تھے۔ پھر حضرت عرقے واخلہ کی اجازت عانی تو آپ این نے اجازت دی اور آپ ایک مالت میں تھے اور بات چیت فرمارے سے ۔ پھر حضرت عثمان نے اجازت جابی تو آپ ایک بیٹھ گئے اپ كيڑے درست فرمائے حضرت عثمان واخل ہوئے اور بات چيت ہونے لگی۔ پھر حضرت عائشہ نے پوچھا کی شخین کے آنے پر آپ نے ان کی برواہ نہیں کی اور حضرت عثمان کے داخلہ کے وقت آپ اللہ کے اور کیڑے درست فرمالنے ية آييلية نے فرمايا كيا ميں اس مخص سے حياء نه كروں جس سے فرشتے بھى حياء

کرتے ہیں۔ بیعت رضوان کے موقع پر چونکہ حضرت عثمان مکہ میں تھے آپ اللہ اللہ کے ایک اللہ کا بیائی کے ایک اللہ کا ا نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ فرمایا کہ بیر حضرت عثمان کا ہاتھ ہے پھراس پر اپنا ہاتھ مارااور کہا کہ بیر بیعت حضرت عثمان کے لئے ہے۔

ئے لے علی :۔ حضرت عمّان کے بعدہم حضرت علیٰ کے لئے خلافت ثابت کرتے ہیں قبل عثان کے بعدلوگوں نے حضرت علیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واجب الطاعة حق امام بن مسئة \_آ ي خلافت بهي نبوت والى خلافت بـــ حضرت ابو بكر كي خلافت دوسال تنین ماه تھی ۔حضرت عمر کی خلافت دس سال جید ماہ تھی ،حضرت عثال اُ كى خلافت باره سال تقى \_ اور حضرت على "كى خلافت جارسال جيد مهينے تقى اور آپ " کے بیٹے حضرت حسن کی خلافت جھ ماہتھی۔ پھر حضرت معاویۃ بہترین بادشاہ بن گئے حفرت حسن نے جب ان کوخلافت سونپ دی تو امام برحق بن گئے ۔حضرت علیٰ کے ہاتھ برتمام صحابہ کرام نے بیعت کی صرف حضرت معاویہ اور اہل شام نے بیعت نہیں کی ۔ حق حضرت علیٰ کے ساتھ تھا۔ شہادت عثمان کے بعد ایک شورش بر پاتھی ۔ الل شام کے پاس غلط خبریں اور غلط افواہیں جہنجنے لگیں اس لئے وہ بھی خود کوحق برسمجھتے تھے۔حضرت علیٰ کے بارے میں حضور علیہ کاارشاد ہے تیری مثال میرے لئے ایسی ب جیسے موی علیہ السلام کے لئے ہارون ، بات صرف اتن ہے کہ میرے بعد نبی نہیں یوم خیبر کے موقعہ برآ پیلائے نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور آپ کے ہاتھ خیبر فتح ہوا۔مبللہ کے موقعہ برحضور علی لے حضرت علی ، بی بی فاطمہ ،حضرت حسن اور حضرت حسين كوبلاكرفر مايا "اللهم هؤلاءِ اهلى" ياالله يميرا خاندان --

وهم خلفاء الراشدون والاثمة المهتدون: ان چاروں خلفاء کی اللہ تعالی نے تق کی طرف رہنمائی کی تھی۔ اور حضوط اللہ نے تق کی طرف رہنمائی کی تھی۔ اور حضوط اللہ نے اشدین کی سنت لازم ہے۔ لیعنی بعدوالے دیگردین امور کے علاوہ خلافت و حکومت میں جس خلیفہ کی پیروی کریں وہ شریعت کے مطابق ہوگی۔ خواہ وہ پیروی طریقہ انتخاب کی ہویا طرز حکومت کی ہو۔ یاان کے اختلافات کی ہودی ہووہ سب تق پر تھے۔ ان کا آپس کا اختلاف بھی حق پر تھا۔ اگران کے آپس میں بعض اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی میں بعض اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی میں بھی ان کے آپس میں بعض اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی میں بعض اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی میں بھی ان کا آپ کی کا اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی میں بعض اختلافات کی صورت میں کس کی پیروی

## عقيده نمبر٩٥:\_

ترجمہ: \_اوروہ دس حضرات جن کے رسول اللہ اللہ اللہ نے نام لئے اوران کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ان کے لئے ہم حضور اللہ کا کوائی کے مطابق جنت کی بشارت دی ہے۔ ان کے لئے ہم حضور اللہ کے گوائی کے مطابق

جنت کی گواہی دیتے ہیں۔اور آپ ملی کا قول حق ہے اور وہ ابو بکر ،عمر عنان علی طلحہ ، زبیر ،سعد ،سعید ،عبد الرحلٰ بن عوف اور امین الامت ابوعبید ہ بن الجراح ہیں اللہ ان سب سے داختی ہو۔

شرح: \_ خلفائے راشدین کے علاوہ ان چیم حابہ کرام کے بھی الگ الگ ففائل ہیں ان کی مشتر کہ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ سب کے لئے حضو تعلیق نے نام لے کر جنت کی گواہی دی ہے۔معلوم ہوا کہ یہ چھ حضرات بھی بقیہ لوگوں کے لئے معیار کامل ہیں حضور الفیصلے نے تو گوائی دی ہے ان کی فضیلت ٹابت ہوگئ لین ہم بھی بحثیت مسلمان حضور اللہ کی طرح ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیں کے تاکہ ہمارے نزد یک بھی ان کا مقام اور معیار حق ہونا ٹابت ہوجائے۔سعد بن وقاص کے لئے حضور اللہ نے فرمایا تیر جلاؤتم پر میرے مال باپ قربان ہول حفرت طلح كا ما تمد حضو وليسة كى دفاع من أحد كے موقعه برشل ہو گيا تھا۔ طلح أور سعكم ال موقعه برساتھ تھے۔حضور اللہ نے فرمایا ہرنی کا ایک حواری ہوتا ہے میراحواری زبیر ہے ۔حضور علی کا ارشاد ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ان دس محابہ کرام کے فضائل اور مناقب کی وجہ سے اہل سنت نے ان کی تعظیم اور تفتہ یم برا تفاق کیا ہے۔

روافض عشره مبشره کی جگه باره اماموں کو مانتے ہیں۔حضرت علی جسن جسین علی بین العامد میں بین بھر العامد میں بین جعفرا لکاظم میں العابدین بھرین العابدین بھرین علی الباقر بجعفرین محمد العادی بست میں العسکری بھرین علی البواڈ بھی بن محمد بن علی الجواڈ بھی بن محمد بن علی الجواڈ بھی بن محمد بن علی العسکری بھرین

الحنّ بيلوگ ان كى محبت ميل غلوكرتے بيں اور حدسے تجاوز كرجاتے بيں۔ عقيده نمبر ٩٤:-

نیال رکھو۔ یعنی اگر کسی نے اہل بیت کے بارے میں ایسی و کسی بات کہی تو آپ اللے کے اسے میں کو تکلیف ہوگی۔ گویا اہل بیت کے بارے میں کھ کہنا آپ اللے کے بارے میں کہنا آپ اللے کے بارے میں کہنا آپ اللے کے بارے میں کہنا آپ اللہ کے بارے میں کہنا ورافش کی بنیا وعبداللہ بن سیاء منافق اور زئدیق ہے جس نے دین اسلام کی بخ کنی کا قصد کیا تھا۔ اپنا اسلام صرف اس لیے ظاہر کیا کہ اپنے مگر اور خبائث کے ساتھ دین اسلام کو فقصان پہنچا ہے۔ جس طرح پولوس نے عیسائیت کو فقصان پہنچا ہا۔ عبداللہ بن سیاء نے شہادت عثمان اور اس فتنہ میں حصہ لیا پھر کو فد آیا اور حضرت علی کے بارے میں خلوے کام لیا تا کہ اپنے غلط اغراض میں کامیاب ہو۔ حضرت علی کو پت چلا تو اس کوئل کرنا چا ہا لیکن وہ بھاگ گیا۔ خوارج اور شیعہ اس رفض کے پیدا وار جیں پھر غلط عقائد گرنا چا ہا لیکن وہ بھاگ گیا۔ خوارج اور شیعہ اس رفض کے پیدا وار جیں پھر غلط عقائد گرنا چا ہا لیکن وہ بھاگ گیا۔ خوارج اور شیعہ اس رفض کے پیدا وار جیں پھر غلط عقائد گرنا چا ہا لیکن وہ بھاگ گیا۔ خوارج اور شیعہ اس رفض کے پیدا وار جیں پھر غلط عقائد گھڑ لئے جن میں صحابہ کرام سے تیمی بھی شامل ہے۔

### عقيده نمبر ٩٤: \_

مشرح: دین اوردینداری میں ہمارے لئے واسط ملی وعملی صحابہ کرام ، تا بھین اور جہتدین عظام ہیں ۔ بینی خیر القرون والے ۔ بید مفرات بوری امت کے منین ہیں۔ ان کے واسط سے بقیہ لوگ صحے علمی وعملی سفر کررہے ہیں۔ اگر بیت اور مقدی واسطہ نہ ہوتا تو قیامت تک کے لوگوں کے لئے علمی وعملی عملی غملی غمونے نہ ہوتے ، نتیجہ گرای ہوتا۔ جس طرح نعمت کا شکر بیضروری ہے ای طرح واسطہ فی افتحمۃ کاشکر بیجی ضروری ہے۔ ای طرح واسطہ فی افتحمۃ کاشکر بیجی ضروری ہے۔

أَنِ اشْكُرُلِى وَلِوَالِدَيْكَ (لَقَمَانَ/١٣) ترجمه: حق مان ميرااورائيخ مان بايكا،

الله فرماتے ہیں کہ میرااور والدین کا شکر بیادا کر وحالانکہ والدین وجود کی نعت میں ایک واسطہ ہیں۔اصل منعم الله کی ذات ہے۔ تو قرآن وحدیث ایک عظیم نعت ہے بیغت ہمیں خیرالقرون والوں کے واسطہ سے لی ہے جس طرح دین اسلام ہیں عظیم نعت کا شکر بیضروری ہے ای طرح اس نعمت کے ہتفین کا شکر بیضروری ہے۔ معظیم نعت کا شکر بیضروری ہے۔ اس عقیدہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مقدی دین میں مقدی رجال کا واسطہ ضروری ہے کیونکہ قرآن وحدیث خودناطق نہیں بلکہ قرآن کو سمجھانے والے صحاب کرام ، تابعین اور جہتدین ہیں۔ان کی ٹرائی بیان کرنا نمک حرامی ہے کیونکہ ان واسطوں کے ذریعہ ہم نے اسلام کو پڑھا اور سمجھا۔ جب استعداد بیدا ہوگئی تو اب کیوں بدگرانی کریں۔ جس وقت کیفٹے کے مل سے گزرر ہاتھا تو ان پر کھل اعتاد تھا کہ انہوں نے جو تشریح کی ہے وہ صحیح ہے لیکن استعداد پیدا ہوگئی تو اب کیوں بدگرانی کریں۔ جس وقت کیفٹے کے مل سے گزرر ہاتھا تو ان پر کھل اعتاد تھا کہ انہوں نے جو تشریح کی ہے وہ صحیح ہے لیکن استعداد پیدا ہونے کے بعدان کے افکار

وخیالات اور آراء میں کیڑے نکالتے ہیں۔ دنیا کا کوئی فن بغیر استاذ کے سیکھنا مشکل ہے استاذ قابل احترام بن جاتا ہے۔ استاذ کی شاگر دتعریف کرتا ہے ، بُر ائی بیان کرد ہے تو اس کا بیمطلب ہے کہ اس کا استاذ قابل اعتاد نہیں تو پھر شاگر دی اس کی کیوں اختیار کی۔ ان کے چلے جانے کے بعد یوں دغا مانگی جائے۔

رَبَّنَااغُفِرُلَنَاوَلِإِخُوَانِنَاالَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالْإِيْمَانِ وَلَاتَجُعَلُ فِى قُلُوبِنَا غِلَّا لِلَّذِيْنَ الْمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَوُّونُ رَحِيْمُ (الحشر/١٠)

ترجمہ: اے رب! بخش ہم کواور ہارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے ایمان میں اور نہ رکھ ہارے دلوں میں بیر ایمان والوں کا ،اے رب! تو بی فرمی والامہر بان ہے۔

سلف صالحین بی الل خر، الل عدیث اور الل فقد داخل ہیں کوئی الل عدیث کوئیں مات کومان ہے اور الل فقد کوئیں مات کوئی الل فقد کو مان ہے تو الل عدیث کوئیں مات سب الل خیراور محسنین ہیں۔ الگ الگ لحاظ سے ہرایک نے دین کی خدمت کی ہے اگرالل عدیث نے عدیث کے ذخیرہ کی بہترین خدمت کی ہے تو الل فقد نے معانی اگرالل عدیث نے عدیث کے ذخیرہ کی بہترین خدمت کی ہے تو الل فقد نے معانی اور علل کی خدمت کی ہے۔ دونوں کی خدمات کی وجہ سے دین اسلام پر چلنا آسان ہوگیا ہے۔ یول سمجھوک الل عدیث نے دین اسلام پر چلایا۔ جو شخص ان کائر ائی سے ذکر ممجھایا۔ اور الل خیر اور صوفیاء نے دین اسلام پر چلایا۔ جو شخص ان کائر ائی سے ذکر کرتا ہے تو یہاں کے داستے پر نہیں۔ ان سلف صالحین کا داستہ ای داستہ ہے اس کو

#### چھوڑنا خطرناک ہے۔ارشاد ہے۔

وَمَنُ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعُدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَبِعُ غَيْرَ سَبِيُلِ الْمُؤْمِنِيُنَ نُولَّهِ مَاتَوَلَىٰ وَنُصُلِهِ جَهَنَّمَ وَسَآءَ تُ مَصِيراً (النساء/١١٥)

ترجمہ:۔اور جوکوئی مخالفت کرے دسول کی جبکہ کھل چکی اس پرسیدی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کردیں گے اس کو وہی طرف جواس نے اختیار کی اور ڈالیس گے ہم اس کو دوز خ میں اور بہت مری جگہ پہنچا۔

مسلمانوں پراللہ اور اس کے رسول متالیقہ کے علاوہ مؤمنین کی دوی بھی ضروری ہے۔ خاص کر حضو متالیقہ کے ورثاء کی جو بقیہ امت کے لئے ہدایت کے ستارے ہیں۔ بہاں اگر ان حضرات سے غلطی ہوجائے اور معلوم ہوجائے تو پھر اس میں بیروی نہ کر رہے۔

## عقیدهنمبر۹۸: \_

قوله : وَلَانُفُضُّلُ اَحَداً مِنَ الْاوُلِيَآءِ عَلَىٰ اَحَدِ مِنَ الْاَنْبِيَّاءِ عَلَىٰ اَحَدِ مِنَ الْاَنْبِيَّاءِ عَلَىٰ اَحَدِ مِنَ الْاَنْبِيَّاءِ عَلَىٰ اَحَدِ مِنَ الْاَنْبِيَّاءِ عَلَيْهِمُ السَلامُ وَنَقُولُ نَبِى وَاحِدُ اَفْضَلُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَآءِ -

ترجمہ:۔اورہم کی ولی کوانبیاء پر فینیلت نہیں دیتے اورہم کہتے ہیں کہایک نی تمام اولیاء سے افضل ہے۔

شرح: \_ الل السنة والجماعة كاعقيده ب كهكوئي امتى خواه كتني عبادت اورریاضت کرلے لیکن انبیاء کرام کے مرتبہ ومقام کونبیں پہنچ سکتا۔ انبیاء کرام جن كمالات كے ساتھ متصف ہوتے ہيں وہ كمالات امت كے اولياء ميں ہيں (ا) انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں جبکہ اولیاء گناہوں سے محفوظ تو ہوتے ہیں لیکن معصوم نہیں ہوتے۔(۲) انبیاء کرام کوسوء خاتمہ کا اندیشہیں ہوتا جبکہ اولیاء کرام کو بیاندیشہ لاحق ہوتا ہے۔(۳) انبیاء کرام پروی آتی ہے فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اولیاء کی طرف وجی نہیں ہوتی (۴) انبیاء کرام الله کی طرف سے تبلیغ پر مامور ہوتے ہیں جبکہ اولیاء کرام انبیاء کرام کی طرف سے تبلیغ پر مامور ہوتے ہیں۔(۵) انبیاء کرام کونبوت ورسالت بلاواسطه الله كي طرف سي ملتى ب جبكه اولياء كرام كوولايت الله كي طرف بواسطہ نبی (اتباع نبی کی وجہ سے) ملتی ہے۔(۲) ولایت محنت ریاضت کے ساتھ ملتی ہے جبکہ نبوت بغیر کسی محنت کے ملتی ہے یا بول کہیے کہ نبوت وہبی ہے اور ولایت کسی ہے(2) محنت وریاضت سے آدمی ولی تو بن سکتاہے لیکن نبیس بن سكا\_(٨)رسول اور نبي مطاع ہوتاہے اور ولي مطبع مطبع سے مطاع بہتر ہوتا ہے۔اس عقیدہ میں اتحاد بیاور جابل صوفیاء کارد ہے۔ بعض کا خیال تحراول اور یادہ عبادت اور باطن کی صفائی کے ساتھ انبیاء کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ بعض کا خیال بكانبياء سے افضل موجاتے ہیں۔ بعض كاخيال بكرام خاتم الأولياء كے مفكوة سے علم باللہ حاصل كرتے ہيں۔ بيسب غلط اور خلاف شرع خيالات ہيں۔

# عقيده نمبر ٩٩: \_

قوله: وَنُومِنُ بِمَاجَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمُ وَصَحَّ عَنِ النَّقَاتِ مِنُ رِوَايَاتِهِمُ -

ترجمہ:۔اوراولیاءکرام کی ان کرامات کو مانتے ہیں جو تقدراو یوں سے ان کی روایات کی صحت کے ساتھ ثابت ہیں۔

مشر آ: - فارق عادت امور کی چارفتمیں ہیں۔ اگر مدگی نبوت کے ہاتھ سے صادر ہوتو مجرہ ہے۔ اگر مؤمن کے ہاتھ سے صادر ہوتو کرا مت ہے۔ اگر مؤمن کے ہاتھ سے صادر ہوتو استدرائ ہے ہاتھ سے صادر ہوتو استدرائ ہے اگر کا فر، فاس اور طحد سے صادر ہوتو استدرائ ہے اولیاء کرام کی کرامات تن ہیں ہم مانتے ہیں۔ لیکن کرامت ولایت کے لیے شریا نہیں بلکہ ولایت کے لئے استقامت شرط ہے ۔ استقامت اصلی ،معنوی اور حقیق کرامت ہوئی ہے۔ اور حی کرامت سے ولایت کی پیچان ہوتی ہے۔ اور حی کرامت سے ول ایک کی پیچان ہوتی ہے۔ اگر صاحب میں بیت چل جا تا ہے کہ بیکرامت ہے۔ اگر صاحب مستقامت ولی سے کوئی امر فارق فاہر ہوتو ہمیں پیت چل جا تا ہے کہ بیکرامت ہے۔ استقامت ولی سے کوئی امر فارق فاہر ہوتو ہمیں پیت چل جا تا ہے کہ بیکرامت ہے۔

# كرامت كاثبوت قرآن سے:۔

حضرت مریم کا قصد آل عمران میں اور اصحاب کہف کا واقعہ دلیل کر امت ہے ان کا نیند کے ساتھ زندہ رہنا اور تین سونو سال تک آفتوں سے محفوظ رہنا ان کا کرامت تھی۔ای طرح آصف برخیا کا تخت بلقیس کو پینکٹروں میل دورسے بلک جھیکئے

میں حاضر کرناان کی کرامت تھی۔

احادیث سے ثبوت:۔

حضور الله نے نے فرمایا کہ گہوارہ میں صرف تین مخصوں نے بات کی ہیں۔ایک حضرت عینی علیہ السلام ،اورایک بچ نے جری جوگی کے زمانے میں اورایک اور بچ نے جری جوگی کے زمانے میں اورایک اور بچ نے بیٹی علیہ السلام کا واقعہ مشہور ہے۔جری پر ماں کی نافرمانی کی وجہ سے زنا کا الزام لگا۔ زناسے بیداشدہ بچے نے اپناباپ ایک چروا ہم تلایا۔ تیسرے بچکا واقعہ یہ کہ ایک عورت کی گود میں بچہ تھا۔ عورت نے ایک خوبصورت طاقتور نوجوان کو دیکھ کر کہایا اللہ امیرے بیٹے کو ایسا بنا ہے۔ بچہ بولا اللہ اجمعے ایسا نہ بنائے۔ایک عورت کی گردی جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اس نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے ماں نے کہا میرے لئے بچہ بول پڑا اللہ جھے ایسانی بنائے۔

مدیث الغار میں بھی امور خارقہ کا ذکر ہے، تین آ دمی غار میں بھٹس گئے تھے ہر ایک نے اپنی اپنی نیکی بیان کی جس کی وجہ سے غار کے منہ سے پھر سرک گیا اور غار کا منہ کھل گیا۔

حضور الله کا ارشاد ہے بہت سے پراگندہ حال غبار آلود بھٹے پرانے کپڑے والے جن کا ارشاد ہے بہت سے پراگندہ حال غبار آلود بھٹے پرانے کپڑے والے جن کا کوئی خیال نہیں رکھتا اگر اللہ پر بھروسہ کرکے تم کھا بیٹھیں تو اللہ اسے پوری فرماویں۔

كرامت كي شمين .

کرامت کی دونتمیں ہیں جسی اور معنوی حسی کی تین قتمیں ہیں (۱) معلوم اور اختیاری: جیسے حضرت عمر فاروق نے نیل کے نام خط لکھا تھا۔ آپ کومعلوم تھا کہ اس خط کے ساتھ دریا چل پڑے گا۔

(۲) بھی کرامت کاعلم ہوتا ہے لیکن اختیار میں نہیں ہوتا جیسے بی بی مریم کے پاس جنت کا کھل آتا تھا،علم تھالیکن اختیار میں نہتھا۔ارشاد ہے

أنَّىٰ لَكِ هٰذَاقَالَتُ هُوَ مِنْ عِنْدِاللَّهِ

(۳) کرامت کاعلم بھی نہ ہواور غیرا ختیاری بھی ہو۔ مثلاً ایک شام حضرت ابوبکر تین مہمانوں کو گھر لے کرآئے۔ خود حضو مطلقہ کے پاس تشریف لے گئے واپس آئے تو کھانے کا پوچھا مہمانوں نے آپ کے بغیر کھانے سے انکار کردیا تھا۔ آپ نے تشم کھائی کہ میں میکھانا ہرگز نہ کھاؤں گا۔ آپ لوگ کھا کیں ایک صاحب کا بیان ہے کہ جب ہم لقمہ اُٹھاتے تو وہ نیچے سے اور زیادہ بڑھ جاتا۔ ہم سب شم سیر ہو گئے اور کھانا جب ہم لقمہ اُٹھاتے تو وہ نیچے سے اور زیادہ بڑھ جاتا۔ ہم سب شم سیر ہوگئے اور کھانا جب نیادہ ہوگئے اور کھانا جب سے زیادہ ہوگیا ابو بکر شنے اپنی اہلیہ سے فرمایا اسے این فراس کی بہن! یہ کیابات ہے اس نے کہا یہ تو پہلے سے قبن گنا ذیادہ ہے۔ اب دیکھیں کہ ابو بکر تو خلم نہ تھا اور نہ اختیار میں تھا۔

دوسری شم معنوی کرامت ہے جس کواستقامت کہتے ہیں بیکرامت کی سب سے اعلیٰ شم اور ولایت کے لئے بنیادی شرط بھی ہے۔ ابوعلی الجوز جائی فرماتے ہیں کہ استقامت کا طالب بن کرامت کا طالب ندین بفس تھے سے کرامت طلب کرتا ہے اور دب تجھ سے کرامت طلب کرتا ہے اور دب تجھ سے استقامت طلب کرتا ہے

# كرامت كي چنداور شميس:-

(۱) مردوں کوزندہ کرنا (۲) مردوں کابات چیت کرنا (۳) دریا کاشق ہونا (۳) قلب اہیت، زین کاسٹ آنا جس کوطی الارض کہتے ہیں (۵) جمادات اور حیوانات کا کلام کرنا (۲) بیار یوں کا تندرست کرنا (۷) حیوانات کا فرما نبردار ہونا (۸) وقت کا سٹ جانا (۹) وقت کا وستے ہونا (۱۰) مقبولیت دعا (۱۱) کی مجلس میں دلوں کو اپنی طرف کھنچنا (۱۲) کشف سے غیبی خبردینا (۱۳) تصرف (۱۲) دور کے مقام کو باوجود حجابات کے دکھے لینا (۱۵) تھوڑے زمانے میں بہت کام کرنا مولانا تھا نوگ کی تھنیفات اوردینی کارنامے کرامت کی بہائتم ہے۔

# معجزه کی حقیقت:۔

مجزه امرفارق کو کہتے ہیں بدراصل اللہ کی قدرت ہوتی ہے۔اللہ کی قدرت کی دوستمیں ہیں ،عام قدرت اور فاص قدرت ۔عام قدرت کو امور عادیہ کہتے ہیں۔فاص قدت کے ظہور کو امر فارق کہتے ہیں۔امور عادیہ بیں بندہ کو اختیار ہوتا ہے حالانکہ یہ بھی اللہ کی قدرت ہے۔مثل کھانا کھانے سے بھوک کا مُنا اور پائی پینے سے بیاس کا بجمنا اللہ کی قدرت سے ہے۔امور پینے سے بیاس کا بجمنا اللہ کی قدرت سے ہے۔امور غیرعادیہ اللہ کی فاص قدرت ہے جمعی اللہ اپنے فی اور ولی کو یہ فاص قدرت عطا فرماتے ہیں۔مجزہ اور کرامت جب اللہ کی قدرت ہوئی تو اس کی کوئی حدنہ ہوگی کو کو کہ اللہ کی قدرت ہوئی تو اس کی کوئی حدنہ ہوگی کے فرماتے ہیں۔مجزہ اور کرامت جب اللہ کی قدرت ہوئی تو اس کی کوئی حدنہ ہوگی کو کہ کا منا اللہ کی قدرت ہوئی قدرت ہوئی قدرت ہوگی حدنہ ہوگی کو کہ کا منا کے کوئی اللہ کی قدرت ہوئی تو اس کی کوئی حدنہ ہوگی کو کہ کوئی اللہ کی قدرت ہوئی قدرت ہوئی قدرت ہوگی قدرت کو دو کرامت

نہیں ہوسکتی ،مثلا قرآن کامثل شرعاً ممنوع ہے تو کوئی کرامت کے ساتھ قرآن کامثل نہیں لاسکیا۔معزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں ۔ یہ بالکل محسوسات کا انکار ہےاور حقیقت میں باری تعالی کی قدرت کا انکار ہے۔دلیل میپیش کرتے ہیں کہ اگراولیاء ے خوارق کاظہورمکن ہوجائے تو معجز و کے ساتھ اشتباہ بیدا ہوگا۔جواب بیہ ہے کہ ولی کی کرامت رسول کامعجزہ ہوتا ہے۔ کرامت ولی کے لئے بالذات ٹابت نہیں ہوتی بلکہ نبی کی انتاع کی وجہ ہے ملتی ہے بعض لوگ اولیاء کی بعض کرامات کا اس لئے انگار كرتے ہيں كەكرامت والى امر خارق مجى نى كے لئے ظاہر نہيں ہوئى ہوتى ہ عالانکہ بینے نبیں۔ پھرتو بہت ی کرامات کا اٹکارلازم آئے گا۔ شلاً حضرت عثال سے فرشة حياءكرت تق حضرت عمر عشيطان دُرتا تفا-جس راسة عي علة ال رائے سے شیطان بھاگ جا تاتھا۔اب اگرکوئی ان کرامات کا انکارکرے کہ حضور مالند کے لئے اسی با تیں نہیں تو سیح نہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام اور اولیاء کی تمام کرامات کامنج ومنشاحضور الله کی ذات ہے۔ان خوارق کاظہور صحابہ کرام اور اولیاء کرام سے موتو اصل كمال حضو بطايعة كا موا\_

# كرامات كمال بين:

بعض اوگ کرامات کو کمال نہیں بچھتے ۔ کہتے ہیں کہ بیکوئی کمال نہیں کہ ہوا ہیں اڑتے ۔ اگر یہ کمال ہوتا تو پرندے با کمال ہوتے کیونکہ سب ہوا میں اُڑتے ہیں ۔ سندر اور دریا میں چلنا کمال نہیں کیونکہ بہت ساخس وخاشاک پانی کے اوپ تیں ۔ سندراور دریا میں چلنا کمال نہیں لیکن انسان کا اڑنا کمال ہے۔ پرندوں کا ہوا میں اڑنا کمال نہیں لیکن انسان کا اڑنا کمال ہے۔ پرندوں کا

اڑناان کی فطرت اور طبیعت ہے جس طرح ہم زمین پر چلتے ہیں۔ لیکن انسان اگر ہوا

میں اڑے تو بیے خلاف عادت اور امر خارق ہے۔ اور امر خارق کرامت ہوتا ہے
حضرت عرف نے ہزاروں میل کے فاصلے سے حضرت ساریہ کومنبر سے آواز دی یا
ساریۃ الجبل ، حضرت ساریٹ نے آواز س لی۔ اب اگر کوئی کے کہ بیاتو کمال نہیں اس
لئے کہ ٹیلی فون ، وائر لیس اور موبائل سے بیمکن ہے۔ جدید آلات سے آواز پہنچانا
کرامت اور کمال نہیں لیکن بغیر آلات کے آواز پہنچنا بھینا کرامت اور کمال ہے
کرامت بعد الموت بھی ہوتی ہے تمام اولیاء کی کرامات حضور اللی کے بعد الموت
مجزات ہیں۔

# کرامت برمبنی مسئله:

جُوت الکرامۃ للبشر قطع ۔ ہرمسلمان کو کرم کہہ کرکرامت کا انکار محض جہل ہے فقہاء کہتے ہیں اوامر کی اوائیگ کے لئے قدرت مکنہ شرط ہے۔ پھراس میں توہم قدرت کافی ہے نہ کہ تحقق قدرت میں ان ہیں ہوجائے یا مہم سلمان ہوجائے یا مہم بالغ ہوجائے یا مائضہ پاک ہوجائے ، یہ آخری وقت اتنا ہو کہ اس میں صرف تکبیر تحریمہ کی مخوائش ہوتو ان فہ کورین پرنماز فرض ہے۔ وقت نگلنے کے بعد قضانماز پڑھیں گے۔ یہاں صرف تو ہم قدرت ہے تحقق قدرت نہیں کہ طہارت کے ساتھ وقت کے اندر پوری نماز پڑھ لیس۔ کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ خرق عادت ساتھ وقت کے اندر پوری نماز پڑھ لیس۔ کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ خرق عادت کے ایونکی کرامت کے طور پر اس آخری وقت میں وسعت پیدا ہوجائے اور طہارت کے لیونکی کرامت کے طور پر اس آخری وقت میں وسعت پیدا ہوجائے اور طہارت کے لئے ساتھ فرایفنہ کی اوائیگل کر سکے ۔ حضرت علی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ساتھ فرایفنہ کی اوائیگل کر سکے ۔ حضرت علی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے

وقت رکا تھا۔ اب غور کریں کرامت ہرایک کی نہیں ہوتی لیکن نقہاء نے مئلہ ہرایک کے لئے نورالانوارد کیھئے۔
کے لئے بکسان بیان کردیا کہ سب کا حکم ایک ہے تفصیل کے لئے نورالانوارد کیھئے۔
عقیدہ نمبر \* \* ا:۔

مشر آن و قیامت کی کھے علامات ہیں جن پر ہمارایقین ہے۔علامات قیامت کی تین قسمیں ہیں (۱) علامات بعیدہ (۲) علامات متوسط (۳) علامات قریبہ حضوط اللہ کی بعثت بھی علامات قیامت ہے ہے کیکن بعید علامت ہے۔ آپ علی کا ارشاد ہے 'انا والسماعة کھا تین' الگلیوں کے اشارہ سے فرمایا کہ میں اور قیامت قریب قریب ہیں۔ کھے علامات متوسط ہیں۔ عالبًا حدیث جرئیل میں ان کا ذکر ہے لوگ قریب ہیں۔ کھے علامات متوسط ہیں۔ عالبًا حدیث جرئیل میں ان کا ذکر ہے لوگ بری بری عمار تیں بنا کمیں احادیث میں بہت زیادہ وجا کیں کے درزیل اور بست لوگ اوپ آ جا کیں کے درزیل اور بست لوگ اوپ آ جا کیں کے درزیل اور بست لوگ اوپ آ جا کیں گے۔ بہت کی احادیث میں بہت زیادہ نشانعوں کا ذکر ہے۔ اس عقیدہ میں

علامات قریبہ کا ذکر ہے جو قرب قیامت کی علامات ہیں۔ان علامات کے ظہور کے بعد قیامت قائم ہوگی۔ان علامات کے ظہور کی جو تر تیب ہے وہ اللہ کو معلوم ہے اس میں تفویض اور تو قف بہتر ہے۔البتہ بعض علاء نے بیر تیب بتلائی ہے۔(۱) وُ خان (۲) خروج د جال (۳) نزول عیلی بن مریم (۳) خروج یا جوج ماجوج (۵) خروج دلبۃ (۲) طلوع مشمس مغرب سے یعض کے نزدیک اول تین حسف ہول گے (۱) مشرق میں (۲) مغرب میں (۳) ہزیرہ عرب میں ، پھر خروج د جال پھر نزول عیلی ابن مریم پھر خروج وج دوج داجوج داجوج داب بین مریم پھر خروج وج داب پھر نزول عیلی ابن مریم پھر خروج ماجوج کی مرت کی بھر طلوع مشمس مغرب سے پھر خروج داب بین مریم پھر خروج ماجوج پھر درج کی مطلوع مشمس مغرب سے پھر خروج دابۃ ابن مریم پھر خروج ماجوج پھر درج کی مطلوع مشمس مغرب سے پھر خروج دابۃ پھر دُون دابۃ

## خروج دجال:\_

قوم یہودکا آدی ہے جس کا لقب سے ہایک آکھکا کا نا ہوگا۔اس کے ماتھ پر کھا ہوگاک، ف، د۔ نبی اللہ کے دمانے سے موجود ہے ظہور سے رکا ہوا ہے ترخی کلھا ہوگاک، ف، در نبی اللہ کے دمانے سے موجود کا قصہ فدکور ہے۔اور ظہور کا شریف میں تمیم داری کی روایت میں دجال کے وجود کا قصہ فدکور ہے۔اور ظہور کا وقت اللہ کو معلوم ہے۔اولا شام اور عراق میں ظاہر ہوگا۔نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر اصفہان آئے گا اور الو ہیت کا دعویٰ کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری روئے زمیں پرچالیس دن میں گھو ہے گا۔اس کے ساتھ ایک بڑا سفید گدھا ہوگا۔استدراجاً دجال سے آبل اولا دفاطمہ دجال سے آبل اولا دفاطمہ دجال سے آبل اولا دفاطمہ دجال سے مشابہ ہوگا اور اس کے سے حضور ہوگا۔ دجال سے آبل اولا دفاطمہ سے حضور ہوگا۔اس کا غام محمد بن عبداللہ ہوگا اور اس کے اس کا خام محمد بن عبداللہ ہوگا ماں کا نام آمنہ اکثر اخلاق حضور ہوگا ماں کا نام آمنہ اکثر اخلاق حضور ہوگا ماں کا نام آمنہ

ہوگا۔جس وفت لوگ اس کی بیعت کریں ہے اس کی عمر جالیس سال ہوگی۔خروج دجال سے قبل تین دجال کے وفت اس کی عمر چھیالیس یا سنتالیس سال ہوگی۔خروج دجال سے قبل تین سال سے قبط ہوگا۔ دجال کے خوارق میں سے بیہ ہے کہ اس کے تعم سے بارش ہوگ اور زمین پھل پیدا کرے گی ۔ایک آدی کو پکڑ کر دوئلڑ ہے کرے گا پھراس سے کہا گا دروئلڑ ہے کرے گا پھراس سے کہا گا دروئلڑ ہے کرے گا ہوا تو وہ مردہ زعرہ ہوگا اور ایسے گا اور لوگول کے آ باء اور امہات کو زعرہ کرے گا۔

# نزول عيسكا:\_

چوہتھ آسان سے زول فرمائیں گے۔

وَإِنَّهُ لَعِلَمٌ لِلسَّاعَةِ (الرَّرْف/١١) رَجمہ:۔اوروہ نشان ہے تیامت کا۔ یعنی تیامت کی علامت ہے۔ارشاد ہے۔

وَإِنْ مِنْ أَهُلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُسَوَّمِنَ نَ بِهِ قَبُلَ مَوْتِهِ (النساء/١٥٩)

ترجمہ:۔اور جننے فرقے ہیں اہل کتاب کے سوعیتی پریفین لاویں گے اس کی موت سے پہلے۔

عیلی بن مریم کی موت سے بل سب اس پر ایمان لائیں گے۔ پوری امت ایک امت بن جائے گی۔ یعنی ملت اسلام پر آجا ئیں گے۔ عیسی علیه السلام جائے مہد دشق شام میں شرقی مینار سے نزول فرمائیں گے۔ دجال کے قبل کی طرف تشریف لائیں گے عصا کی ایک ضرب کے ساتھ دجال کو قبل کردیں گے۔ عیسی امام مہدی سے مازی اقامت کے بعد امام مہدی حضرت عیسی کی طرف نماز پڑھانے ملیں مے۔ نمازی اقامت کے بعد امام مہدی حضرت عیسی کی طرف نماز پڑھانے

کاشارہ کریں مےوہ اس علت کے ساتھ انکار کریں گے کہ بینماز تیرے لئے قائم کی می ہے۔ تواس مقام میں بہتر ہے کہ امامت کرائے عیسی مام مہدی کی اس نماز میں افتداء کریں گے تاکہ ظاہر ہوجائے کہ عینی بن مریم ہارے تی اللہ کے تالی ہیں۔جیبا کہ حضورہ اللہ کا ارشاد ہے اگر عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے علادہ مخیائش نہ ہوتی عیسی نزول کے بعد جالیس سال زندہ رہیں سے پھرانقال کرجائیں گے۔مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھ کرحضوں اللہ کے قریب دنن کردیں مے سیخین بوے خوش قسمت ہیں دونوں دو انبیاء کے پہلو میں رہیں گے۔ شرح عقائد میں ہے کہ پھراضے یہ ہے کہ پیلی بن مریم لوگوں کونماز پڑھا کیں گے ان کی امات كريس كے اورامام مهدى ان كى افتداء كريں كے اس لئے كہ عيلى بن مريخ افضل بیں تو ان کی امامت اولی ہوگی۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ ابتداء تماز حضرت مهدى يردها كيس محاور بقاء محضرت عيلى" - پرياجوج ماجوج كاظهور موكا عيلى كى دعا كى بركت سے الله ان كو بلاك كردے گا۔ پيرمؤمن مرجائيں مے اورسورج مغرب سے نکلے گااور قرآن اُٹھالیا جائے گا۔

ياجوج ماجوج:

ادشادہے۔

حَتَىٰ إِذَا فُتِحَتُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنَ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ (الانبياء/٩٧)

ترجمه: \_اوروه براوچان \_\_ محسلة علية عـ

این فوح کی اولاد سے دو قبلے ہیں۔ایک قول کے مطابق ماجوج ترک سے ہیں اور بین فوح کی اولاد سے دو قبلے ہیں۔ایک قول کے مطابق ماجوج ترک سے ہیں اور باجوج جنات سے ہیں۔ بعض لوگوں سے لیے ہیں بعض ایک بالشت کے برابر ہیں۔

الن میں سے ہرایک کی ایک سو فذکر اولاد پیدا ہونے کے بعد مرے گا۔ جب روئ زمین پرانسان ،حیوانا ت اور نباتات ختم ہوجا کیں قویلوگ آسمان کی طرف تیر چلاکیں زمین پرانسان ،حیوانات اور نباتات ختم ہوجا کیں قویلوگ آسمان کی طرف تیر چلاکیں کے اور کہیں کہ اب اہل آسمان کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی گردن میں کے تیروں کو خون کے ساتھ رنگین کر کے لوٹا کیں گے۔ بھر اللہ تعالیٰ ان کی گردن میں پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پھوڑا پیدا فرمادیں گے جس سے سب یک دم مرجا کیں گے۔اس زمانہ میں عیلیٰ " اور پیریں کی جماعت جبل طور پر ہوگی۔

# طلوع ممسمغرب سے:۔

ارشاد ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہر مر قصصور میں ایک کا ارشاد قال کرتے ہیں قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکل آئے۔ جب لوگ اس کو دیکھیں کے تو ایمان لائیں کے لیکن میدوہ وقت ہوگا کہ اس نفس کوایمان نفع نہ دے گا جو ابھی تك ايمان بيس لايا عبدالله بن عروفر مات بين من في حضو والفي ساليد سنی ہے جس کواہمی تک بھولائیں فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے بہلی نشانی سورج كامغرب سے طلوع مونا ہے اور جا شت كے وقت دابة كاخروج ہے۔ان دونوں ميں سے جونشانی بھی پہلے ظاہر ہودوسری اس کے فوراً بعد ہوگی۔ ترفدی میں ہے حضرت ابوذر ترماتے ہیں غروب مس کے وقت مسجد میں داخل ہوا حضو پیلیسے تشریف فرماتھ فرمایا اے ابوذر! تحقی معلوم ہے میسورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اوراس کے رسول کوخوب علم ہے۔فرمایا بہ بحدہ کی اجازت کے لئے جاتا ہے اس کو اجازت ملتی اں کوکہا جائے گاو ہیں سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے پس مغرب سے طلوع کرے

#### خروج دابة:\_

ارشادباری ہے۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَولُ عَلَيْهِمُ أَخُرَجُنَالَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ الْأَوْفَ الْفَهُمُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ

#### کالفین نہیں کرتے تھے۔

شاہ عبدالقادر ترماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے صفا پہاڑ کمہ کا پھٹے گااس میں سے
ایک جانور نکلے گاجولوگوں سے با تیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے۔ اور بچ
ایمان والوں کو اور چھے منکروں کو نشان دے کر جدا کرے گا (موضح) علامہ شہراہم
عثاثی فرماتے ہیں بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل آخری زمانہ میں طلوع
مشر من المغر ب کے دن ہوگا۔ قیامت تو نام ہی ای کا ہے کہ عالم کا سب موجودہ
نظام درہم برہم کردیا جائے لہذا اس تم کے خوارق پر پھے تبجب نہیں کرنا چاہیے جو
قیامت کی علامات قریبہ اور اس کے پیش خیمہ کے طور پر ظاہر کی جا کیں گی۔ شاید
دلبۃ الارض کے ذریعہ یہ دکھلا تا ہو کہ جس چیز کوتم پیغ بروں کے کہنے سے نہ مانے سے
دلبۃ الارض کے ذریعہ یہ دکھلا تا ہو کہ جس چیز کوتم پیغ بروں کے کہنے سے نہ مانے سے
مرف کہ جیل اور کی زبانی مانی پڑری ہے۔ گر اس وقت کا مانا نافع نہیں مرف
کمذیدن کی جہل اور تی زبانی مانی پڑری ہے۔ گر اس وقت کا مانا نافع نہیں مرف

# عقیدهنمبرا ۱۰: ـ

قوله: وَلَانُصَدُّقُ كَاهِناً وَلَا عَرَّافاً وَلَامَنُ يَدَّعِى شَيْءاً يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَإِجْمَاعَ الْاُمَّةِ۔

ترجمہ:۔اورہم کسی کا بن کی تقدیق نہیں کرتے اور نہ نجوی کی اور نہاں محض کی جوکتاب دسنٹ اور اجماع کے خلاف مخض کی جوکتاب دسنٹ اور اجماع کے خلاف

شرح: - (۱) اَلْكَاهِنُ : - سَنُ يَدَّعِى عِلْمَ الْغَيْبِ - جَوْمِبِ وَالْى كامدَى مو - (۲) اَلْعَرَّافُ الْمُنْجِمُ مِنْجُوى -

علم غیب باری تعالی کا خاصہ ہے۔غیب سے مرادوہ ہے جولوگوں سے غائب ہے لوگوں کے پاس جوملمی ذرائع ہیں اس کے ذریعہ معلوم نہ کرسکے۔مثلاً حواس مثل اوروی ۔غیب کی دوشمیں ہیں (۱) غیب مال (۲) غیب غیر مالل ۔

غیب مرل : ۔ جوعش اور حواس سے غائب ہے لیکن وی کے ذریعہ اس کاعلم ہمیں ملاہو۔ مثلاً جنت، دوزخ وغیرہ کاعلم۔

غیب غیر مدلل:۔ جس کے جانے کا ہر ذرایعہ مفقود ہو، یہاں تک وی کے ذرایعہ بھی نہ بتلایا گیا ہو۔ مثلاً احوال وواقعات کو نیہ لیمن کا نئات کے حالات اور کا نئات میں واقع ہونے والے واقعات کا کی کو کم نہیں ۔ نجوی اور کا هن لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ ہمارے پاس تکو بی علم ہے۔ان لوگوں کی تصدیق کرنا سے نہیں ماتوں محصور بیل ہے کہ کا ارشاد ہے جو شخص نجوی کے پاس آکرکوئی چیز پوچھے تو چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔ حضرت ابو ہریر ہ فرماتے ہیں کہ حضور بیلی ہے نے فرمایا کہ جو نجوی یا کاهن کے پاس آئے اور اس کے قول کی نقمہ این کر بے تو اس نے محمد محمور بیلی ہوتی ہے بیس اور علم الوی کے بین از ل شدہ کا انکار کیا ۔ یعنی قرآن وصدیث دونوں کو وی کہتے ہیں اور علم الوی سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب کا لفظ نہ ہوگا۔ اگر غیب کا لفظ نہ ہوگا۔ آگر غیب کا لفظ نہ ہوگا۔ آگر غیب کا لفظ نہ ہوگا۔

ا گرعلم اور غیب دونوں ایک ساتھ آئے ہیں تو پھر اللہ کاعلم مراد ہوگا جملوق کانہیں کے لوق کے لئے اطلاع غیب ،انباءغیب اور اظہارغیب کے الفاظ آئے ہیں علم وغیب کے دونوں الفاظ ایک ساتھ نہیں آئے۔اللہ نے غیب کی اطلاع دی ہے یا اظہار کیا ہے یا انباء کی ہے۔حضور اللہ سے کا ہنوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ اللہ نے فرمایا بيلوك كي محديثيت بيس ركهة \_آ ينافية سيكها كيايارسول الله! بيلوك بهي بهي توحق بات بھی بتلادیتے ہیں۔تو آپ ملائے نے فرمایا کہ بیروہ حق کلمہ ہے جس کوشیطان اُ چک کراینے دوست ( کا بن ) کے کان میں ڈال دیتا ہے۔ پھروہ اس کے ساتھ سو جموث ملاديتا - آپيان نخ فرمايا" حُلُوانُ الْكَاهِن خَبيتِ "كابن كى كمائى حرام اور گندى ہے \_ كابنول كے ساتھ شياطين كى دوتى ہے \_شيطان ايك دوسرے پر چڑھ کرآ سانوں میں فرشتوں کی تکوینی گفتگو سنتے ہیں۔ان کو مار بھگانے کے لئے ایک شعلہ آتا ہے بیالک آدھ کی بات اُ چک لیتے ہیں پھرایے کابن دوستوں کو بتلادیتے ہیں۔ چروہ کا بن اس کے ساتھ سوجھوٹ ملاکرلوگوں کے سامنے حق اور سے ظاہر کر کے بیان کرتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے یوں کہا مُطِرُنا بِنَوْءِ كَذَاوَكَذَا فَذَالِك كَافِرْبِي مُؤْمِنٌ بِالْكُوَاكِبِ" جَل نے بارش کی نسبت ستارہ کی طرف کی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستارہ پر ایمان لایا نوء کی جمع انواء ہے، انواء تجمین کے نزدیک اٹھائیس ہیں جن کے مطالع مشہور ہیں۔ ہر تیرہ ون میں ایک ستارہ مغرب میں غروب ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں اسی وفت دوسراستارہ مشرق میں طلوع ہوتا ہے اور اب اٹھائیس ستاروں کے خاتمہ

کے ساتھ ساتھ سال کا اختیام ہوجاتا ہے اور پھر از سر نوشروع ہوجاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کا خیال تھا کہ ایک ستارہ کے طلوع اور دوسرے کے غروب کے وقت بارش یا ہوا کا ہونا ضروری ہے اس وجہ سے وہ بارش کو ای ستارے کی طرف منسوب کرتے ہے جس کے طلوع کے وقت بارش ہوتی تھی۔ اور کہتے ہے مُطِر نا بنوء شریا وبنوء الد بران۔

حدیث میں آتا ہے کہ چار باتوں کا تعلق جا ہلیت ہے۔ حسب (حیثیت)

رفخر، نسب میں طعن ، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور رونا۔ الحاصل فن نجوم زمین

حوادث کے لئے احوال فلکیہ کو بغیر کمی ظاہری سبب کے اصل سبب اور علت سجمتا

ہے۔ آج کل دیواروں پر نجومیوں کے نام کھے جاتے ہیں ، اخبارات میں اشتہارات

آتے ہیں ، چھوٹے تشہیری پیفلٹ شاکع کرتے ہیں ، لوگوں کو اپنی طرف راغب

کرتے ہیں ۔ سادہ لوح اور تو ہم پرست لوگوں نے ان کی دکان گرم کررگی ہوئی

ہے۔ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی اسلامی نظریاتی سرحدات کی حفاظت کی

فاطر ان نجومیوں کا قلع قبع کردے۔ حضرت الوبر طعنہ تعلقہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں

لوگ اگر مشکر کو دیکھیں اور شع نہ کریں قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عام عذاب میں جتلا

عقیدهنمبر۱۰۱:

قوله: وَنَرَى الْجَمَاعَةَ جَقّاً وَصَوَاباً وَالْفُرُقَةَ زَيْعاً وَعَذَاباً ترجمہ: ۔ اور ہم جماعت کوش اور درست بھتے ہیں اور ان سے ملیحدگی کو بھی

اورعذاب بجحتے ہیں۔

شرح:۔ارشادباریہ۔

وَاعْتَصِمُوابِحَبُلِ اللهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرُّقُوال

وَلَاتَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَاجَائَتُهُمُ

الْبَيِّنْتُ وَأُولَافِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (ال عمران/٥٠١)

ترجمہ:۔اورمت ہوان کی طرح جومتفرق ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے

بعدال کے کہ بی جیان کو عم صاف اوران کو برداعذاب ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمُ وَكَانُوا شِيَعاً لَسُتَ مِنْهُمْ فِي اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ مَ فِي شَهُمْ فِي شَيْءَ (الانعام/١٥٩)

ترجمہ:۔ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے بہت سے فرقے تھے کوان سے کھیمروکارنیں۔

اس آیت بس الل رحمت کواختلاف سے مستعمٰی کرویا ہے۔

وَإِنَّ الَّذِيْنَ الْحُتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَانٍ بَعِيدٍ (البقره/١٤١) ترجمه: اورجنهول في اختلاف والاكتاب من وه بي شك ضد من دورجايزار

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَبعُ عَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيُنَ نُولِّهِ مَاتَوَلَىٰ وَنُصُلِهِ جَهَنَّمَ وَسَآتُت

مَصِيْراً (النساء/١١٥)

رجہ:۔اورجوکوئی خالفت کرے رسول کی جب کہ کمل چی اس پرسید می راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کردیں گے اس کو وی طرف جواس نے اختیار کی اور ڈالیس کے اس کو دوز خ میں اور وہ بہت مرک عرب کے کہ کہ ہے۔

حضوطی کا ارشاد ہے کہ اہل کتاب نے اختلاف کی وجہ سے بہتر فرقے پیدا کے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک فرقہ کے سب جہنم میں جائیں گے اور وہ جماعت ہے یعنی ' اانا علیہ واصحانی ' جس کا ترجمہ اہل النة والجماعة ہے۔ ترفدی کے ابواب الفتن میں لڑوم جماعت کے بارے میں باب ہے حضوطی کے ارشاد ہے جماعت کے ساتھ لازم رہو جدائی سے بچو ، شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے دو سے دور ہتا ہے۔ جو پیٹھ کی اعلیٰ جنت چا ہتا ہے اس پر جماعت کے ساتھ لاوم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لاوم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لاوم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لادم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لادم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لادم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میری امت گرائی پرجمع نہیں ہوتی۔ جماعت کے ساتھ لادم ضروری ہے۔ فرمایا کہ میں میں کیک دیا جائے گا۔

نظریاتی طور پر ہرمسلمان کواہل السنة والجماعة کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔ سواد اعظم والی جماعت کے ساتھ نظریاتی وابستگی ہوتو مکان وزمان کی جدائی سے فرق نہیں پرتا۔ کیونکہ اصل اتحاد اور یکجائی نظریات کی ہے۔ زمان ومکان کے لحاظ سے پوری ہماعت کی یکجائی ممکن نہیں۔ اس نظریاتی وابستگی کی بناء پر پوری دنیا کے مسلمان صحابہ محاصت کی یکجائی ممکن نہیں۔ اس نظریاتی وابستگی کی بناء پر پوری دنیا کے مسلمان صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کرائی تک اور قیامت تک ایک رہیں گے۔ جوان کے کرام کے زمانہ سے لے کرائی تک اور قیامت تک ایک رہیں گے۔ جوان کے

ساتھ دابستہ رہے نفس اور شیطان کے حملول سے محفوظ رہے گا۔ اسلام نے جماعتی زندگی پر بہت زور دیا ہے۔ اجماعی عبادات میں اس نظریاتی اتحاد کی طرف اشارہ ہے جماعت کی نمازاگر قصد اُترک کردی جائے تواس پر دعیدات وارد ہوئی ہیں۔امت من حیث الامت معصوم ہے جبکہ کوئی امتی معصوم نہیں ۔کوئی دوراییانہیں ہوتا جس میں طا كفهمنصوره نه موراس طا كفهمنصوره كامصداق محدثين ، فقهاء ، مجابدين اورصوفياء كي جماعتیں ہیں بیسب اہل النة والجماعة کے مختلف شعبے ہیں۔ بیابل النة والجماعة اور سواد اعظم سے کوئی الگ یاان کے خلاف گروپ بندی نہیں ۔ الگ الگ نظریاتی جماعت بنا کرا لگ الگ نام رکھنا بڑا خطرناک معاملہ ہے۔ چنانچے کوئی خود کو اہل قرآن كہتے ہيں كوئى الل حديث كہتے ہيں۔اگريينام حق مسلك الل السنة والجماعة كى دوسرى تعبير إق تعيك ب جس طرح مسلك ديوبند ب اورا كربينام ابل السنة والجماعة کے مقابلے میں ہوں ،نظریاتی اختلاف بھی ہوتو پھر معاملہ بگر اہواہے۔تمام مسلمانوں کو جاہیے کہ سب اہل السنة والجماعة کے جھنڈے تلے کام کریں۔ کیونکہ بیفرقہ ناجیہ اورطا كفهمنصوره ہے ۔ بعض اوقات اہل السنة والجماعة میں ہی مختلف جماعتیں بن كر اس حق مسلک کے لئے کام کرتی ہیں مثلاً کوئی جہادی تنظیم تبلیغی جماعت یاضح اسلامی سیاسی جماعت وغیرہ یوالی جماعتوں کے ساتھ وابستگی اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ وابستكى ہوتى ہے۔ان جماعتوں كے امراء كو جاہيے كہ خود كو جماعت كا ايك فرد سمجھيں حضرت جی مولانا بوسف قر مایا کرتے تھے میں خود کو جماعت کا ایک فرد سمجھتا ہوں۔

## اختلاف كي حقيقت: ـ

شریعت کےدلائل کی جارفتمیں ہیں

(۱) قطعي الثبوت قطعي الدلالة - ثبوت اوردلالت دونول طعي مول

(٢) قطعي الثبوت ظنى الدلالة \_ مبوت طعي مواور دلالت ظني مو

(س) ظنى الثبوت قطعى الدلالة \_ ثبوت ظنى بواوردلالة طعي بو\_

(س) ظنى الثبوت ظنى الدلالة \_ ثبوت اوردلالت دونو ل ظنى مول \_

پہلی تم سے ٹابت ہونے والی مسائل کواصولی مسائل کہتے ہیں ان میں اختلاف کی کوئی مخبائش نہیں ہوتی ۔ اگر کوئی اختلاف کر بے تو وعیدات کا مستحق ہوگا۔ بقیہ تین فتم کے دلائل سے جومسائل ٹابت ہوتے ہیں وہ فروی مسائل کہلاتے ہیں۔ جن میں اختلاف اور جہاد کی مخبائش موجود ہے۔ بیا اختلاف باعث عذاب نہیں بلکہ باعث رحمت ہے۔ جہتدین اور چارمشہور مسالک کا اختلاف بہی فروی اختلاف ہے اس اختلاف کے بنیاد دلائل ہیں۔ اس اختلاف کے لئے چند با تیں ضروری ہیں۔

(۱) اہلیت: ۔ اختلاف کا اہل ہولیعنی جہتد ہو۔ جیسے دو ڈاکٹروں کا اختلاف دووکیلوں کا اختلاف کو ڈاکٹر کے ساتھ اختلاف کاحق نہیں ۔ آج کل نام نہا داور نا اہل برائے نام اہل حدیث جہتدین کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں یہ نااہل کا اہل کے ساتھ اختلاف کے ہے کوئکہ دونوں مجے مسلک کے ہیروکار ہیں

(۲) اختلاف میں خواہشات کی اتباع نہ ہو۔ کیونکہ خواہش پرتی اور نفس پرتی

شروع ہوجائے گی نہ کہ دین پرتی ۔اس لئے اکثر فقہاء صوفیاء بھی ہوتے ہیں ۔اور دین تو نام ہی نفس کی خلاف ورزی کا ہے۔ چنانچہ اسلام کے تمام احکامات پرغور کرو خلاف طبع تکلیں گے۔

(۳) جہتداوراہل میں اختلاف کے وقت تعصب نہ ہو۔ یعنی دھڑے بندی اور اپنی بند ہونے کی وجہ سے دوسرے مسلک کے قوی دلیل کورد کردیتے ہیں اور اپنی مسلک کی ضعیف دلیل کو قبول کرتے ہیں۔ اپنے مسلک کی ضعیف دلیل کوقبول کرتے ہیں۔ اپنے مسلک کے غلط مسئلے سے رجوع نہیں کرتے ۔ اور دوسرے مسلک کے حق مسئلہ کو قبول نہیں کرتے ۔ چنانچے مختلف مسالک میں بعض افراد متشدداور متعصب مشہور ہوتے ہیں۔

(۳) اہل اختلاف میں اخلاص بھی ضروری ہے۔ یہ اختلاف صرف اللہ کی
رضا کی خاطر ہے پھر حق مسئلہ کو تبول کرنا آسان ہوتا ہے۔ اور غلط مسئلے سے رجوع بھی
کر لیتا ہے اور اختلاف کرتے ہوئے اللہ سے ڈرتا بھی ہے۔

ان شرائط کی رعایت کے ساتھ مجتبداور اہل اگر غلطی بھی کر جائے تو اس کو ایک اجر اہے۔

موجوده الل حديث: ـ

بیرحضرات حقیقت بیل غیرمقلد بیل بیدندخودالل اور مجتهد بیل اورندکی مجتهد کی تعلیم کی جمهد کی تعلیم کی جمهد کی تعلیم کرتے بیل بلکہ فرقہ واریت ہے ۔ کیونکہ بیلوگ اپنی اپنی جماعتوں سے چھے ہوئے بیل ۔ اگر واقعی قرآن وحدیث کے بیروکار اور عامل بیل تو ان کا ہرفردا پی اہل حدیث جماعت کے ساتھ کیوں وابستہ ہے ۔ خود قرآن وحدیث سے دلائل تلاش مدیث جماعت کے ساتھ کیوں وابستہ ہے ۔ خود قرآن وحدیث سے دلائل تلاش

کے بھی اور ہرایک کی تقلید بھی نہ ہوگی ۔ لیکن بیا فرادشرالقرون کے افراد اور ان کا پی ایک رائے ہوگی ۔ اور کسی کی تقلید بھی نہ ہوگی ۔ لیکن بیا فرادشرالقرون کے افراد اور ان کے اجتہاد سے وابستہ ہیں ۔ فرقے انکہ اربعہ والوں نے بیس بنائے بلکہ اہل حدیث اگر آن وحدیث پھل شروع کریں تو بھر دیکھیں بے شار فرقے بنیں گے ۔ ان غیر مقلدین کو اہل حدیث ہوتے ہوئے حق نہیں کہ کسی کے چیھے چلیس خواہ ان کی اپنی مقلدین کو اہل حدیث ہوتے ہوئے حق نہیں کہ کسی کے چیھے چلیس خواہ ان کی اپنی مقام اس کی اپنی مقام کی ایک بیا عت ہو ایک کی ایک انقاضا میں ہے۔

# ہر مجہدحق پرہے:۔

جب قرآن وحدیث سب کا ایک ہے، مامور بدایک ہے تو حق میں تعدد کہاں سے آیا۔ حق تو ایک ہے ضرور ایک جمہد غلطی پر ہوگا۔ اگر ہر ایک مصیب ہے تو پھر حق متعدد ہوا۔ شاہ عبدالعزیز فاو کی عزیز بید میں تحقیق کی ہے تق بھی ایک ہوتا ہے مثلاً ظہر کی نماز سب کے نزد یک فرض ہے اس میں دوقول نہیں۔ بھی حق متعدد ہوتا ہے نفل نماز بیشے کر پڑھنا بھی حق ہے۔ بھی حق ایک ہوتا ہے نفل نماز بیشے کر پڑھنا بھی حق ہے ۔ بھی حق ایک ہوتا ہے لیکن وہ متعین نہیں ہوتا بلکہ دائر ہوتا ہے مثلاً قبلہ ایک ہے لیکن اشتباہ کی صورت میں عار آدمی الگ الگ جہت کی طرف منہ کر سکتے ہیں۔ ان میں مصیب ایک ہوگا کیونکہ حق ایک ہوا۔ ان چار آدمی الگ الگ جہت کی طرف منہ کر سکتے ہیں۔ ان میں مصیب ایک ہوگا کیونکہ حق ایک ہوا۔ ان چار آدمی ایک ہوگا کے والے میں کہ بیچی معلوم نہیں کہ بیچی میں سے ساتھ ہے تو حق دائر ہوا۔ ان چار آدمیوں کی تحری اور اجتہاد کے ساتھ جس طرف منہ کیا نماز ہوجائے گی۔ ای طرح

ایک مسئلہ میں مختلف اجتہادی آراء ہوسکتی ہیں کیونکہ مسئلہ ندکورہ میں حق ایک ہوتا ہے لیکن غیر متعین اور دائر ہوتا ہے، جس کی تلاش میں مجتهدین کے مختلف اقوال سامنے آجاتے ہیں۔

## عقيده نمبرسا • ا: ـ

قوله: وَدِيْنُ اللَّهِ تَعَالَىٰ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَاحِدٌ وَهُوَ دِيْنُ الْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلاَمُ وَقَالَ تَعَالَىٰ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيُناً-ترجمہ: اور الله كا وين زمين وآسان ميں ايك ہے اور وہ وين اسلام ہے۔اللہ کاارشاد ہے اوردین تو اللہ کے نزدیک فقط اسلام ہے اور اللہ نے فرمایا ہے اور میں راضی ہوگیا تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر-شرح: ۔ اللہ تعالی نے ہر دور میں لوگوں کو زندگی گزارنے کا ضابطہ دیا ہے۔ یہ ضا بطے انسانی عقائد، عبادات ، معاملات ، معاشرت اور اخلاق برحاوی ہوتے ہیں انسان كوعبث اوربے كارنبيل جيوڑا۔ اور نداس بات كى اجازت ہے كہ آ دى خودا بخ کے دین گھرلے یا ہے دین بن جائے۔انسان کواللہ نے نہ بدوین بنے دیا ہے اورنہ ہے دین - جب انسان کو اللہ نے خود اپنی قدرت سے بنایا تو اب دین بھی اللہ دیں محاس کے کہتے ہیں کہ شارع حقیقی صرف اللہ ہے، انبیاء کرام اور رُسُل صرف شرع کو بیان کرتے ہیں ۔اصل دین ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے کیونکہ عقائد ،اخلاق اور اصول دیانات میں سب منفق رہے ہیں ۔ بعض فروع میں زمانہ کی مصلحت کے لیاظ سے کچھ تفاوت ہے ۔ اس طرح دین کے قائم رکھنے کے طور طریقے ہر دور میں الگ الگ رہے۔ اس لئے فرمایا۔

لِكُلِ جَعَلْنَامِنُكُمُ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً (المائده /٣٨) ترجمه: - برايك ودياجم نے دستوراورداه -

ہردین این دور میں حق تھا ہارے دور کادین حق اسلام ہے۔ ارشاد ہے وَمَنُ يَتَّبعُ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنهُ (الْ عمران / ۸۵) ترجمہ: ۔ اور جوکوئی جا ہے سوادین اسلام کے اور دین سواس سے ہرگز قبول نہوگا۔

ہارادین زمان اور مکان کے اعتبار سے عام ہے۔ زمین وآسان کا خالق اللہ ہے اہذا اس کے دین اسلام کا راج ہر جگہ ہوگا۔ زمین میں سمندر، نضاء میں، جنگل میں جہاں ہوکا میا بی صرف دین اسلام میں ہے اور اس دین پر چلنا ہوگا۔ دین اسلام کے مقابلہ میں اگر کوئی کسی اور ساوی دین پر چلے تو کا میا بی ناممکن ہے۔ پھر وہ لوگ سوچ لیں جو کسی دین ساوی کی پیروی نہیں کرتے ، نددین ناسخ کی نددین منسوخ کی۔ اب لوگ آہتہ آہتہ ندا ہب سے دینویت اور مادہ پرسی کی طرف نکل رہے ہیں جس کو کی آہتہ آہتہ ندا ہب سے دینویت اور مادہ پرسی کی طرف نکل رہے ہیں جس کو کی کے ہیں خودین سے نکل کے ہیں خودین سے نکل کے ہیں خود کو بڑا نہ ہی انسان سے جوان کو نہ ہی پابندی کے بارے میں کہتو وہ نگ نظر اور ہیں۔ حالانکہ بینا ممکن ہے جوان کو نہ ہی پابندی کے بارے میں کہتو وہ نگ نظر اور

ائتناء پیندمسلمان ہوتا ہے۔انسان ذیدہ رہے خواہ کتنا سیکورین جائے لیکن پھر بھی کی نہ کہی نظریہ کو اپنا تا ہے۔خود کو کچھ نہ کچھ فد ہمی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ فد ہمب انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ تو پھر سب ہے بہتر ،صاف شفاف اور آسان فد ہمب اسلام کو کیوں نہیں اپنا تا جو فطری دین بھی ہے اور جس کا انتخاب اللہ نے اپنانے کا لئے کیا ہے۔اللہ ہے۔اللہ انتخاب کون کرسکتا ہے۔خود بندہ کو دین بنانے یا اپنانے کا اختیار نہیں دیا۔

# عقیده نمبره ۱۰: ـ

قول التعطیل العند و التعلیل التعلیل التعلیل التعلیل التعلیل و التعلیل التعلیل التعلیل الکونی الکونی الکونی و الکیاس و التعلیل التعلیل کے اور تعلیل کے اور تعلیل

وَكَذَالِكَ جَعَلُنَا كُمُ أُمَّةً وَسَطاً (البقرة / ۱۳۳)
ترجمہ: اوراس طرح کیا ہم نے تم کوامت معتدل۔
ثیخ الہندمولا نامجود حسن فرماتے ہیں وسط یعنی معتدل کا بیمطلب ہے کہ بیامت فیک سیدی راہ پر ہے جس میں کچھ بھی کی کا شائبہیں اورا فراط وتفریط سے بالکل فیک سیدی راہ پر ہے جس میں کچھ بھی کی کا شائبہیں اورا فراط وتفریط سے بالکل بری ہے۔ (تفیرعثانی) اس کا تھم اعتدال والا ہے خواہ تبلغ ہویا جہاد۔ اگر کہیں غلو ہوتو

دولوگوں نے کیا ہوگا۔ فی نفسہ اسلام میں فلونہیں بلکہ غلوفی الدین سے منع کیا گیا ہے ارشاد ہے۔

قُلُ يَا اَهُلَ الْكِتَابِ لَا تَعُلُوافِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَق (المائده/ 22) ترجمه: يو حمد الحال كتاب! مت مبالغه كرائي وين كى بات ميں ناحق يا الله لكم يَا اَيُّهَا اللَّذِيْنَ المَنْوُ الاَتُحَرِّمُ وُاطيِّبَاتِ مَا اَحَلُ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعُتَدُوالِقُ اللهُ لَا يُحِبُ الْمُعَتَدِيْنَ (المائده / 24) ترجمه: ال الله لايجبُ المُعَتَدِيْنَ (المائده / 24) ترجمه: ال ايمان والوامت حرام مُحمراو وه لذيذ چيزي جو الله في تمهار على الله يندنيس كرتا تمهار مد الي حلال كردين اور حد من بين هو الله يندنيس كرتا حد من تجاوز كرف والول كو

عبادت میں تکو بُری بات ہے کیونکہ امت مسلمہ کی تاریخ دین مجاہدات، ریاضات اور تکوعبادات و تلاوت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ فلویہ ہے کہ ایک پہلوکوا ختیار كركے دوسرا پہلوترك كرديا جائے۔مثلاً نيند بالكل ترك كردے تو پھرسے ہے شرعی مجاہدات بھی نہ کرسکے گا۔ دیگر ریاضات کا تو یو چھنا ہی کیا۔ شادی بالکل ترک كردے \_عبادت الله كاحق ہے اور نيندنفس وبدن كاحق ہے كيكن نفس اور بدن كويرحق اس کے دیا کہ بدن میں راحت آئے گی توعبادت کے اندرنشاط بیدا ہوگا۔ آدمی ہیشہ روزه ر کھاورافطارنہ کرے توممکن ہے کہ ایک وقت آئے کہ فرض روزہ رکھنے کے بھی قابل ندرہے۔ کیونکہ بھوک کے ساتھ بدن کمزور ہوجا تاہے۔ آج کل تو موٹا ہے کا علاج بی ڈاکٹنگ ہے۔ کم کھانے اور نہ کھانے میں زمین وآسان کا فرق ہے، کم سونے اور بالكل ندسونے ميں بھي برا فرق ہے۔ نينداور كھانا بالكل چھوڑنا غلو ہے اور كم كھانا اور كم سونا مجامده ب جومقاصد شريعت تك ببنجان كا بهترين وربعه ب-اسلام مل ندر میانیت ہے کہ سب کھیرک کیا جائے اور ندحیوانیت ہے کہ سب کھے ہڑپ کیا

ای طرح فد جب اسلام تشیداور تعطیل کے مابین ہے۔ ذات وصفات کی تشید کی مخلوق کے ساتھ منع ہے اور ندصفات کی نفی و تعطیل ہے بلکداس کی شان کے مناسب ان صفات کا اقرار ہے۔ اس طرح ندانسان مجبور ہے اور ند کمل باا فقیار ہے جبر وقد ر کے مابین ہے۔ اس طرح امن اور یاس کے مابین ہے۔ اس طرح امن اور یاس کے مابین ہے اس کے عذاب کا خوف ہواور رحمت کی امید ہو۔ خوف و امید کے دو پرول ہے ساتھ سیرالی اللہ کرے گا۔ اللہ کی رحمت کی امید ہو۔ خوف و امید کے دو پرول ہے ساتھ سیرالی اللہ کرے گا۔ اللہ کی

مفات غضب اور رحمت والی بیل تو غضب سے خوف اور دحمت کی امید ہو۔اللہ جب ذرائے تو پھرای سے امید رکھے۔ حال ہی میں زلزلہ کی افواہ کی وجہ سے لوگ بہت درگئے تھے سب کی نیندا رُگئے تھی لیکن ای حالت میں بھی سب ای سے امید بائد ہو کر گئے تھے۔اگر غیر اللہ کر ما تک رہے تھے۔ اگر غیر اللہ کر ما تک رہے تھے۔ اگر غیر اللہ کسی کو ڈرائے تو ڈرائے والا پھراس کے پاس دحم کی امید لے کر نہیں جاتا بلکہ اس کے دل میں ڈرائے والے کی نفرت بیدا ہوجاتی ہے۔

# عقيده نمبر۵•ا: ـ

قول الله بن كُلِّ مَن خَالَفَ الَّذِي وَكُرُنَاهُ وَبَيَّنَاهُ وَنَسُأَ لُ اللهَ اللهِ مِن كُلِّ مَن خَالَفَ الَّذِي وَكُرُنَاهُ وَبَيَّنَاهُ وَنَسُأَ لُ اللهَ تَعَالَىٰ أَنُ يُثَبِتَنَاعَلَى الْإِيْمَانِ وَيَخْتِمَ لَنَابِهِ وَيَعْصِمَنَا مِنَ الْاهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَآرًاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ مِثُلَ الْاهْوَاءِ المُعُتَزِلَةِ وَالْمَتَفَرِّقَةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ مِثُلَ الْمُسَمَّةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهُمِيَّةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ مِثُلَ الْمُسَمَّةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهُمِيَّةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ وَالْمَدَاعِةِ وَالْمَسَمِّةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهُمِيَّةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَةِ وَالْمَعَتَزِلَةِ وَالْجَهُمِيَّةِ وَالْمَدَاهِ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَالْمَعَمَّةِ وَالْمَعَنِيَةِ وَالْمَعَتَزِلَةِ وَالْمَعَمَّةِ وَالْمَعْتَذِيَةِ وَالْمَعَمِيَّةِ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَالْمَعْتَذِيقِةِ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَالْمَعْتَدِهِمِ مَا اللهُ وَالسَّالَةَ وَالْمَعْتَزِلَةِ وَالْمَعْتَذِيقِ مِنْ اللهُ وَالسَّانَة وَالْمَعْتَدِهِمُ مَا اللهُ وَالسَّالَةُ وَهُمْ عِنْدَنَا ضَلَالً وَحَالَفُ وَالشَّالَةُ وَبُولُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُولُولُ وَالْمُعُولُ وَاللَّهُ وَالْمُولُولُ وَالَعْمَامَةُ وَاللَّهُ وَالْمَالُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمَالُولُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُولُولُ وَالْمَالُولُ وَالْمُعْمَامُ وَالتَّوْمِيْقُ وَاللَّهُ وَالْمُعْمَامُ وَاللَّهُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُعْمَامُ وَاللَّهُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُعْمَامُ وَاللَّهُ وَالْمُعْمَامُ وَاللَّهُ وَالْمُعْمَامُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُعْمِلُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُعُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُعْمِولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُ وَالْمُولُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُولُولُولُولُ وَالْمُولُ وَالْمُولُولُ وَالْمُولُولُولُ وَالْمُولُولُولُولُولُولُولُولُول

ترجمہ: ۔ پس بیہ مارادین اور ہمارااعتقاد ہے باعتبارظا ہر کے اور باطن کے اور ہمارادین اور ہمارااعتقاد ہے باعتبارظا ہر کے اور باطن کے اور ہم اللہ کی جانب براٹ کا اظہار کرتے ہیں ہراس محض کے بارے میں جو اس طریقہ کا مخالف ہوجس کو ہم نے ذکر کیا ورجس کو ہم نے بیان

کیا۔اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایمان پر ٹابت قدم رکھ اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما اور ہم کو مختلف خواہشات سے بچا اور متفرق آراء سے بچا اور دری فراہ ہو ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہمیہ اور معتز لہ اور جمیہ اور قدر بیاور جبریہ اور ان کے علاوہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے سنت اور جماعت کی جبریہ اور ان کے علاوہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے سنت اور جماعت کی خالفت کی اور گراہی کے دفیق اور ساتھی ہوگئے اور ہم ان سے بری ہیں اور ساتھی ہوگئے اور ہم ان سے بری ہیں اور سے بیا اور اللہ ہی کے ساتھ عصمت اور تو فیق سے ہمار سے نز دیک گراہ اور گھٹیا ہیں اور اللہ ہی کے ساتھ عصمت اور تو فیق سے۔

مثر آن بوری کتاب کا خلاصہ آخر میں ذکر کردیا اور بتلایا کہ دین واعتقاد کا تعلق خلا ہراور باطن کے ساتھ ہے۔خلوت اور جلوت میں دینداری ضروری ہے۔ ای طرح صحیح اعتقاد و فد بہب کے ساتھ غلط فد بہب اور اعتقاد والوں سے برات بھی ضروری ہے۔ ای طرح اس صحیح فد بہب واعتقاد پر ثابت قدمی اور ای پر خاتمہ کی دعا بھی ضروری ہے۔ ای طرح اس صحیح فد بہب واعتقاد پر ثابت قدمی اور ای پر خاتمہ کی دعا بھی ضروری ہے کیونکہ آدمی ابتداء سے لے کر انہتاء تک باری تعالی کامختاج ہے۔ صحیح بھی ضروری ہے کیونکہ آدمی ابتداء سے لے کر انہتاء تک باری تعالی کامختاج ہے۔ کمی اور اعتقادی مسلمان کو گمراہ کرنے والی قو توں سے بچنے کی دعا بھی مائے کہی آدمی غلط آداء کی وجہ سے گمراہ ہوجا تا ہے، بھی گمراہ کوگراہ کرتے ہیں۔ ان سب سے بچنا اور نیچنے کی دعا مائگنا چا ہیے۔ پوری کتاب میں غلط کرتے ہیں۔ ان سب سے بچنا اور نیچنے کی دعا مائگنا چا ہیے۔ پوری کتاب میں غلط عقا کہ والے فدا ہب کو یکھا گنوادیا۔ جن سے بچنا ضروری ہے۔

#### (ا)مشبهه:-

جنہوں نے اللہ کواس کی صفات میں اس کے خلوق کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ ان کا قول عیمائیوں کے برعکس ہے انہوں نے مخلوق کو خالق کے ساتھ تشبیہ دی اور عیمائی کو خالق کے ساتھ تشبیہ دے کر خدا بنایا۔ اور ان لوگوں نے خالق کی تشبیہ خلوق کے ساتھ دی جیسے داؤ دالجواری۔

#### (۲)معتزله:

ریم روبن عبیداور واصل بن عطاء اور ان کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے جب حسن بھری کی جماعت سے جدائی اختیار کی تو اعتزال کی وجہ سے ان کا نام معتزلہ پڑگیا۔
یہ لوگ دوہری صدی کے ابتداء میں گزرے ہیں۔ واصل بن عطاء نے مذہب اعتزال کے پانچ اصول وضع کئے ۔(۱) تو حید (۲) عدل (۳) انفاذ الوعید (۴) منزلہ بین مزلین (۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر ۔ان اصول خمسہ کا خلاصہ معتزلہ کی عقل پرتی ہے اور اللہ کو بندوں پر قیاس کرنا۔ وحی کی روشنی کے بغیر عقل پرتی غلط ہے اسی طرح اللہ کو بندوں پر قیاس کرنا ۔وحی کی روشنی کے بغیر عقل پرتی غلط ہے اسی طرح اللہ کو بندوں پر قیاس کرنا ہی صحیح نہیں۔

(۱) عدل: الله نه شرکا خالق ہے نه شرکا فیصلہ کرتا ہے اگر شرکو پیدا کر ہے پھراس پرکسی کی پکڑ کی تو بیظم ہوگا حالا نکہ اللہ عادل ہے۔ ان کے اس فاسد قانون کی وجہ سے بیات لازم آئے گی کہ اللہ کی حکومت میں ایسی با میں بھی ہوں گی جن کووہ نہیں چاہتا اور بعض باتوں کو چاہتا ہے لیکن نہ ہوں گی۔ اس طرح اللہ کے لئے بجز ثابت ہوگا۔ (۲) توحید: قرآن مخلوق ہے۔ اگر غیر مخلوق ہوا تو تعدد قدماء لازم آئے گا جو توحید نے منافی ہے۔ اس فاسد اصول پر لازم آئے گا کہ اللہ کی دیکر صفات مثلاً علم قدرت وغیرہ بھی مخلوق ہیں۔

(٣) وعيد: جب آقا بي بعض غلاموں كو وعيد سنائے اور پھران كوعذاب نه دے اور اپنى وعيد كا خلاف كرے تو يہ وعده خلافى ہے حالاتكہ اللہ وعده خلاف نہيں پس ان كے نزد يك اگركى كوچا ہے تو معاف نہ كرے بلكہ ضرور مزادے گا۔ اور جس كم مغفرت چا ہے اس كونہ بخشے بيفا سد قانون اس آيت كے خلاف ہے۔

ان اللّٰه لَا يَعُفِرُ اَن يُشُركَ بِه وَ يَغُفِرُ مَا دُونَ ذَالِكَ لِمَن يَسْسَاءُ (النساء / ١١)

ترجمہ: ۔ بے شک اللہ نہیں بخشا اس کو جو اس کا شریک کرے کسی کو۔اور بخشا ہے اس کے سواجس کو جا ہے۔

(۳) منزلہ بین منزلین: مرتکب کبیرہ ایمان سے نکل جاتا ہے لیکن کفر میں داخل نہیں منزلہ بین منزلیک کا میں داخل نہیں ہوتا۔ بیرقانون بھی بہت ی نصوص کے خلاف ہے۔ ایمان اور کفر ایک دوسرے کے فیصل بیں ان میں کوئی واسط نہیں۔

(۵) امر بالمعروف نبی عن المنكر: -جوہمیں کوئی تھم دے ہم اس کوتھم دیں گے جوہمیں کوئی تھم دیں گے جوہم رائزام عائد كريں گے ۔ اس قانون كا حاصل بيہ ہے كہا يہنك كا جواب پھر كے ساتھ دواورا يك دوسر ے كے ساتھ تلك بتلك كے تحت رہو۔ حالا تكہ ہر چگہ تلك بتلك كی اجازت نہیں بلكہ سی مصلحت شرعی كی وجہ سے خاموش رہو۔ حالا تكہ ہر چگہ تلك بتلك كی اجازت نہیں بلكہ سی مصلحت شرعی كی وجہ سے خاموش

#### رہ کرمبر کرنا بھی ہے۔

جمير:\_

جہم بن صفوان نے نفی صفات اور تعطیل کا فد جب اختیار کیا ہے اور اس نے بیہ باتنی جعد بن درہم سے لی ہیں جس کو خالد بن عبداللہ القسر کی نے واسط ہیں ذرج کیا تھا۔ اور اعلان کیا کہ لوگو! قربانی دواللہ تمہاری قربانیوں کو قبول فرمائے ہیں جعد بن درہم کو قربانی کرنے والا ہوں۔ جعد بن درہم کا گمان ہے کہ اللہ نے حصرت ابراہیم کو کیل نہیں بنایا اور حضرت موگا کی کہ نہیں بنایا۔

جررید: فدریدی ضد بقدرید تفدیدی نفی کرتے ہیں۔قدرید قدری طرف منسوب ہے کیونکہ اثبات منسوب ہے کیونکہ اثبات فدریں غلوے کام لیتے ہیں۔ قدریں غلوے کام لیتے ہیں۔

وغيرهم: \_

قادیا نبیت: مرزاغلام احمد قادیانی کواس کے پیرد کارنبی مانتے ہیں۔ یہ فتنہ آج بھی سرگرم عمل ہے۔

بر ملویت: بیاحمرضاخان بر ملوی کے پیروکار ہیں۔ان میں جہلاء کی تعداد زیادہ ہے ۔احمد رضاخان بر ملوی نے تقریبا بچاس سال تک مخلف بلند پایے علمی شخصیات پر کفر کے فتو سے لگائے۔ان کے ساتھ ذیل کے مسائل میں اختلاف ہے۔

(۱) نوروبشر(۲) علم غیب (۳) مخارکل (۳) حاضر وناظر (۵) عبارات اکابر حضور علیقی کونور مانتے ہیں ۔آپ الیسے کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں آپ الیسے کوئی اور ماضر وناظر سمجھتے ہیں۔ اکا برعلماء دیو بندمولا نارشیدا حمد کنگوہ گی مولا نامحہ منانوتو گی بمولا نا اشرف علی تھانو گی اور مولا ناخلیل احمد سہار نیور گی کی عبارات پراعتر اض کرتے ہیں ، اور ان حضرات کے علاوہ مولا ناشاہ اساعیل شہید پر بھی ہاتھ صاف کیے ہیں۔

پرویزیت: - غلام احمد پرویز منکر حدیث ہے اس کے پیروکار خال خال طخے
ہیں ۔خودکواہل قرآن اور قرآن کے طالب علم کہتے ہیں ۔ یہ بھی خطرناک فتنہ ہے اب
بھی موجود ہے۔ پرویز شری احکامات کے اجماعی مفہوم کو چھوڈ کر لغت کے سہار کے
سے من گھڑت مفہوم بیان کر کے لوگوں کو یہ باور کراتا ہے کہ اصل حکم شری یہ ہے
حالانکہ یہ اس کا الحاد ہوتا ہے۔ پرویز کئی کتابوں کا مصنف ہے،مفہوم القرآن کے نام
سے تفیر بھی کھی ہے۔

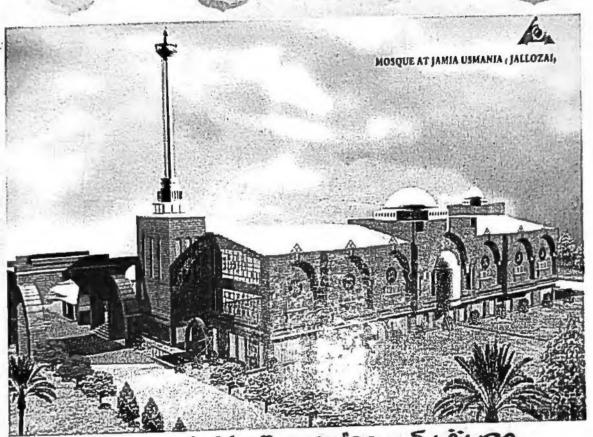
نیچریت یا سرسیدیت: ۔ سرسیداحمد خان کے پھانکاریں ۔ نزمۃ الخواطر میں بھی ہن کے مانکاریں ۔ نزمۃ الخواطر میں بھی ہن کا کہ عقائد فدکوریں ۔ الطاف حسین حالی کے حیات جا وہ میں بھی بہت عقائد کا ذکر ہے ۔ عقل پرست ہے ، معتزلہ کے عقائد رکھتا ہے ۔ شپر نیچرل (فوق العقل) باتوں کی تشریح اپنے تئیں یوں کرتا ہیکہ وہ نیچرل (حسب العقل) ہو جا کیں ۔ اس لئے معجزات کا انکار کردیا کیونکہ سب معجزات شپر نیچرل (فوق العادة)

ہوتے ہیں۔

سیکولرزم ( دنیویت )۔ بیبراخطرناک ازم ہے۔اس میں خودکود بندار کہنے اور سجھنے والے افراد بھی کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا ہیں ۔ بیاس دور کا خطرناک فتنہ ہے يتمام ندابب والے اسے اسے فدہب سے نکل کرسیکولرازم کی طرف تیزی سے آرہے ہیں مسلمان بھی دیگر اقوام کے ساتھ اس فتنہ میں مبتلا ہورہے ہیں ۔ سیکولر اوگ دنیا کو پہلے نمبر پر رکھتے ہیں لینی مقدم سجھتے ہیں ۔ فدہب اول تو ہے نہیں یا دوسرے نمبر پر ہےاوروہ بھی ذاتی معاملہ ہے۔جس کوجس ندہب میں سکون آئے اس کواپنائے خواہ وہ بت کے آگے ہاتھ جوڑنے میں ہویا سجدہ کرنے میں یا نماز میں ہو۔ پھرنعرہ ایجاد کیا''اینا مسلک جھوڑ ونہیں دوسروں کا مسلک چھیڑ ونہیں'' ''جینے دو اور جیتے رہو'۔ یہ یا تیں تبلیغ اور جہاد کے خلاف سازش ہیں۔ یوں کہنا جا ہے کہ دوسرول کو چھیٹر و بھی نہیں اور چھوڑ و بھی نہیں ، لیعنی باطل کو چھیٹر و بھی نہیں اور چھوڑ و بھی نہیں درنہ فق کونقصان بہنچے گا۔ اگر حضور علیہ اس فلسفہ برعمل کرے باطل کواصلاح کی فاطرنہ چھٹرتے تو پوری دنیا میں بیدوین کس طرح پھیلتا ۔ بیتو آپ ایک کی تبلیخ اورجہادی برکت ہے کہ آج بوری دنیا میں سب سے بہترین مذہب اسلام ہے۔ہم خركوره بالاتمام كلشيااور بے كارفرقوں اورازموں سے الله كى تو فيق اور عصمت كے ساتھ برأت كاعلان اوراظهاركرتے ہیں۔

ولله العسر ومنه السراء والرئاء

AF-1476



#### نف کی مطبوعہ تصانیف

- تطبيق الايات تبت: -/200
- وجوه التكرار في القرآن
- تحفة عثمانيه اردو شرح العقيدة الطحاويه

#### ، کی زیر طبح تصانیف

- جديد معاشى مقالات
- جديد سياسي مقالات
- جديد طبى مسائل اور ان كا فقهى حل

  - اسلامی و قانونی مقالات الجواب الشافی شرعی حقائق امثال کی روشنی میں
    - الاحكام المستنبطة (من القرآن) نكات القرآن

#### دار التصنيف

جا معه عثمانيه پشاور پوست كود: 1209

220/-